UNIVERSAL LIBRARY
OU_222875
UNIVERSAL LIBRARY

UnEven Page Numbers Within The Book Only

جملہ حقوق محفوظ

سلسلہ جدید

فصیح ناول سیریز

نمبر ۶

کونٹ آف مانٹی کرسٹو

یا

موتیوں کا جزیرہ

منشی غلام قادر صاحب فصیح

جلد سوم

میاں فیض علی ایڈیٹر پبلشر و پروپرائٹر [illegible]

فصیح ناول سیریز

نے

لاہور سے شائع کیا

اشاعت ایک ہزار [illegible] قیمت

۱۹۱۳

تاریخ اسلام

موئلفہ منشی غلام قادر فصیح

(۱) نہایت محنت تحقیق اور ملاحظات سے نئے انداز اور جدید طرز پر لکھا
زبان شستہ و شگفتہ طرز بیان دلکش ہر باب بجائے خود مکمل اور دلکش
واقعات پر حسن و دلاویز اور بدیع المثال انداز بیان میں تاشنی ڈالی گئی
مخصوصات میں ہے (۴) ایران کی پرانی تاریخ اور فراعنہ مصر کی تاریخ
دلچسپ طریقہ میں مذکور ہے (۵) خالد بن ولید فاتح شام و عراق
عبید اللہ بن زبیر فاتح طرابلس اور تمام جانبازان اسلام کے
بیان میں لکھے گئے ہیں (۶) یورپین مورخوں کی غلطیوں اور غلط فہمیوں کو نہایت خوبی
رفع کیا گیا ہے (۷) خلفائے اربعہ کی لائف پر علیحدہ علیحدہ مبسوط ریویو جو کسی تاریخ میں
دی ہے

تاریخ اسلام ... زبان
میں آجتک نہیں لکھی گئی

پیارے ولی کے پیارے حالات

یعنی

حضرت غوث الاعظم ... قیمت

... مفصل حالات مذکور ہیں۔ آپ کے ملفوظات، مکتوبات، وظائف نصیحتیں
اور دیوان کا انتخاب صحیح ترتیب ہے کہ علم تصوف و سلوک میں مرشد
ہے ہر ایک مسلمان کو مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

... مینیجر تاریخ اسلام و فصیح ناول سیریز لاہور

کونٹ آف مانٹی کرسٹو

یا

مونٹیو کا جزیرہ

مشہور معروف آتش زبان سحر بیان اور جادو نگار ناولسٹ

Checked 1963

مسٹر الگزنڈر ڈیوما

تیسری جلد

گیس پارڈ جلدی اندر چلا گیا۔ اور یہ کہہ کر کہ کمرے میں کوئی آدمی نہیں ہے اور دروازہ پر اس کا کتا حفاظت کیلئے کھڑا ہے وہ اپنی بی بی کو پکارا۔

کارکونٹی پادری نے تمہیں دھوکا نہیں دیا ہے۔ ہیرا اصلی ہے نقلی نہیں ہے خوشی کا ایک نعرہ سنائی دیا اور ایک آہستہ قدم سیڑھیوں پر سے اترتا سنائی دیا۔ یہ کارکونٹی تھی۔ اسکا رنگ راکھ کیطرح [illegible]

وہ بولی کیا کہتے ہو

میں کہتا ہوں کہ ہیرا اصلی [illegible] آدمی جو اول درجہ کا ہیں اس کے بدلے میں [illegible] دینار ہے۔ صرف اس بات [illegible] کرنے کے لئے کہہ [illegible]

ہی ہے۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ تم اسکو وہ سب واقعہ سنا دو جسطرح سے کہ ہیرا ملا ہے۔ (جواہری سے) آپ تشریف رکھیں میں آپ کے لئے کچھ کھانا لاتا ہوں۔ جواہری نے بڑی غور سے سرائے کا اندرونی حصہ دیکھا اور ان آدمیوں کی ظاہری مفلسی پر بھی نظر کی جو [illegible] پاس ایک ایسا ہیرا [illegible] بادشاہ [illegible] اس نے کارکونٹی کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ بی بی تم اپنی کہانی بیان کرو [illegible] یہ مطلب تھا کہ [illegible] تمہارا [illegible] نہیں ہے [illegible] دونوں کی باتوں میں [illegible] ہوا تو [illegible] ہوں گے۔

کارکونٹی: "جی کیا پوچھتے ہو۔ یہ تو خدا کی ایک نعمت ہے میرا خاوند ۱۸۱۵ء میں ایک جہاز ران مسمی اڈمنڈ ڈینٹیز کا بڑا دوست تھا۔ جب وہ مرا تو آخری وقت یہ ہیرا میرے خاوند کے نام وصیت کر گیا۔"

جواہری: "لیکن اس جہاز ران کو یہ کہاں سے ملا تھا کیا یہ قید ہونے سے پہلے ہی اس کے پاس تھا۔"

کارکونٹی: "نہیں۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ قید تھا۔ تو اس کی دولت مند انگریز سے دوستی ہو گئی جب یہ انگریز ایک دفعہ بیمار ہوا۔ تو ڈینٹیز نے اس کی ایسی ہی خدمت کی جیسے کہ کوئی اپنے بھائی کی کرتا ہے جب وہ انگریز رہا ہوا۔ تو اس خدمت کے عوض میں اسنے ڈینٹیز کو یہ ہیرا دیا کمبخت ڈینٹیز تھوڑے ہی دنوں مر گیا ... ابی کو یہ ہیرا دے گیا۔ کہ وہ ہمیں پہنچا سکے۔"

جواہری: "وہی قصہ اور اگرچہ یہ قیاس سے بعید معلوم ہوتا ہے مگر شاید سچ ہو۔ اچھا تو اب قیمت ہی کا جھگڑا باقی ہے۔"

گیس پارڈ: "جھگڑا کیسا۔ قیمت مقرر ہو چکی ہے۔"

جواہری: "وہی جو میں نے کہی ہے یعنی پندرہ ہزار۔"

کارکونٹی: "پندرہ ہزار۔ ہم تو اس قلیل رقم پر یہ ہیرا انہیں دیں گے۔ ابی نے ہمیں بتا دیا تھا۔ کہ یہ بیس ہزار سے کم کا نہیں ہے۔"

جواہری: "ابی کیا نام تھا۔"

کارکونٹی: "ابی بسونی۔"

جواہری: "کیا وہ کوئی اجنبی تھا۔"

کارکونٹی: "میرا تو خیال ہے کہ وہ اٹلی کا تھا اور مینٹو کے گرد و جوار کا رہنے والا تھا۔"

جواہری: "اچھا تو ہیرا مجھے پھر دکھاؤ۔"

گیس پارڈ نے اپنی جیب سے ایک پھول ڈبیا نکالی اور ہیرا نکال کر جواہری کے ہاتھ میں دیا۔ اس ہیرے کے دیکھنے پر جو سپاری کے برابر تھا۔ کارکونٹی کے منہ میں پانی بھر آیا۔

مادام کرسٹو: "اچھا تو تمنے اس تمام قصہ کی بابت کیا سوچا۔ کیا تم کو سب یقین آ گیا۔"

مسٹر شپو: "ہاں حضور کیوں نہیں مسٹر گیس پارڈ کو نیک آدمی خیال کرتا تھا۔ اور میرا ہرگز اعتقاد نہیں تھا کہ ایسا آدمی کسی جرم یا چوری کا مرتکب ہو سکتا ہے۔"

مادام کرسٹو: "اس سے تمہارے دل کی ... ہوتی ہے نہ یہ کہ تمہارا

تجربہ صحیح تھا۔ کیا تم کبھی اس
اڈمنڈ ڈینٹیز کو بھی جانتے
تھے؟"
برٹر وشیو "نہیں حضور۔ میں نے
کبھی اسکا نام تک نہیں سنا تھا۔
اور اس کے بعد بھی صرف ایک ہی
دفعہ اس کا نام سنا اور وہ بھی
ابی لسونی سے جبکہ میں نائمس کے
قیدخانہ میں تھا"
مانٹی کرسٹو "اچھا چلو"
برٹر وشیو "جواہری نے اپنی جیب سے
ایک نازک کانٹا نکالا اور ہیرے
کو تولکر کہا "چلو سترہ ہزار لیلو۔ اس
سے زیادہ میں ایک پائی بھی نہیں
دونگا اور میرے پاس یہی آتا ہے"
گیس پارڈ نے کہا "خیر اسکی آپکو کچھ
پرواہ نہیں باقی تین ہزار میں آپکے
ساتھ چلکر لے آتا ہوں"
جواہری "ہیرا واپس دیکر نہیں
جی اس سے زیادہ تو ایک کوڑی
نہ دونگا۔ اور میں نے قیمت پہلے
ہی زیادہ لگادی ہے۔ کیونکہ ہیرے
میں ایک نقص ہے۔ جو میں نے پہلے
نہیں دیکھا تھا۔ خیر میں اپنی بات
پر قائم رہونگا۔ اور سترہ ہزار تمکو
[illegible]
گیس پارڈ [illegible]

دیتے۔ اور بہتیرے خریدار لینے والوں
کا گھاٹا نہیں"
جواہری "ٹھیک تو بہت [illegible]
ایسی آسانی سے نہیں پھنس جا[illegible]
جیسے ہیں۔ اور ہر ایک اس کہانی
پر بھی اعتماد نہ کریگا۔ یہہ سراسر
خلاف عقل ہے کہ تمہارے [illegible]
آدمیوں کے پاس [illegible]
اور وہ تمہاری [illegible]
پھر تم ابی لسونی کو [illegible]
عدالت ہیرا لے لیگی اور [illegible]
[illegible] تین [illegible]
[illegible] جاؤگے اور ایک تین [illegible]
کا نقلی ہیرا تمہارے ہاتھ پکڑا یا جائیگا۔
خیال [illegible]
گیس پارڈ اور اسکی عورت [illegible]
[illegible]
ابھی ہم اتنے امیر کہاں ہیں
ہزار کا خسارہ برداشت کر [illegible]
جواہری "آپکی مرضی اگر چاہیں
تو پھر روپیہ چہرہ شاہی موجود [illegible]
[illegible] اس نے [illegible]
[illegible] نکال [illegible]
سے لوٹ لو تکا ایک [illegible]
گیس پارڈ کے [illegible]

پڑتا تھا کہ اُسے چھوڑ دے۔ آخر اپنی بی بی کے پاس جا کر اُس نے دھیمی آواز سے اُس سے پوچھا "تمہاری کیا رائے ہے"

عورت نے کہا "جلدی دیدو جلدی دیدو اگر وہ بیچارہ میں ہیرے بغیر چلا گیا تو وہ ضرور مخبری کر دیگا۔"

گیبس بارڈ "اچھا لاؤ سترہ ہزار ہی سہی۔ لیکن میری بی بی کو سونے کی زنجیر کی ضرورت ہے اور مجھے چاندی کے دو بکلوں کی"

جواہری نے اپنی جیب سے ایک صندوقچی نکالی جسمیں کئی قسم کی زنجیریں اور نکلس تھے اور اُسنے کہا "میرے پاس تو یہ موجود ہیں جونسی چاہو اٹھا لو"

عورت نے تو ایک زنجیر پسند کی جو کوئی تین روپیہ کی ہوگی اور مرد نے نکلس لئے جو وہ تو کوئی چار روپیہ کے ہوں گے۔

جواہری اب تو راضی ہو۔

گیبس بارڈ "میں نے کہا تھا کہ یہ بیس ہزار کا ہے خیر لاؤ لاؤ"

جواہری "تم بھی تو [illegible] عجیب آدمی ہو میں تمہیں سترہ ہزار دیتا ہوں اور یہ اتنی رقم ہے جو میں اگر تمام عمر محنت کرتا مر جاؤں تو مجھے [illegible] نہ ہو تم ایسے حریص ہو کہ تمہارا دل بھرتا ہی نہیں"

گیبس بارڈ "اچھا جی لاؤ بھی روپیہ کہاں ہے"

جواہری "یہ لو روپیہ کہیں بھاگ تو نہیں گئے" یہ کہکر اس نے چھ ہزار نقد اور گیارہ ہزار کے نوٹ میز پر نکال کر رکھ دیئے"

پھر مجھے چراغ جلانے دو۔ رات بھی بیچ بیچ اندھیرا پڑ گیا تھا اور رات کے ساتھ ہی طوفان بھی آ گیا تھا۔ جو مدت سے گھر رہا تھا۔ بادل گرج رہا تھا مگر نہ تو جواہری اس کیطرف کچھ خیال کرتا اور نہ ہی اُن دونوں کو اُس کی طرف کچھ توجہ تھی۔ وہ تینوں اپنے اپنے فائدہ میں محو ہو رہے تھے میں خود بھی اس معاملہ میں ایسا محو ہو رہا تھا کہ گویا میں خواب میں ہوں"

گیبس بارڈ روپیوں اور نوٹوں کو بار بار گنتا تھا اور پھر انہیں اپنی بی بی کے ہاتھ دیتا تھا اور وہ اسطرح اسے بار بار گنتی تھی۔ جواہری ہیرے کو لیکر چراغ کے آگے بار بار الٹا پلٹا کرتا تھا۔

[illegible] اور ہیرے [illegible] نے اُسکو اس طوفان سے بالکل بے خبر کر دیا تھا [illegible] باہر [illegible]

گیبس یارڈ "کارکونٹی مجھے پاکٹ بک دو اور کہیں سے ایک تھیلا لاؤ "

کارکونٹی طاق کی طرف گئی اور ایک چمڑے کی پاکٹ بک لیکر واپس آئی گیبس یارڈ نے اس سے کچھ پیرا نے کاغذ نکالے اور ان کے بجائے نوٹ رکھے وہ ایک تھیلا بھی لائی تھی جس میں دو تین روپیہ اور کچھ ٹکے رکھے تھے انمیں انہوں نے تمام نقدی ڈالدی -

گیبس یارڈ " اگرچہ تمنے ہمارے تین ہزار روپیہ رکھ لئے ہیں مگر آداب ہمارے ساتھ کھانا تو کھاؤ میری بڑی آرزو ہے کہ تم کچھ تناول کرو "

جواھری " آپکی مہربانی مجھے اب دیر ہوگئی ہے - میں اب بیکار کو جاؤنگا کیونکہ میری بی بی انتظار میں اور فکرمند ہوگی (گھڑی نکالکر) یہ لو نو بج گئے ہیں - اب بیکار پہنچنے تک آدھی رات ہوجائیگی صاحبان سلام - اگر کبھی اِبی لبولی آجاؤ تو مجھے بھی یاد کرنا -

گیبس یارڈ " شاید دوسرے ہفتہ تک آپ چلے جائینگے کیونکہ میلہ ختم ہوجانے والا ہے "

جواھری - خیر اس کا کوئی مضائقہ نہیں میرے طرف پیرس میں اس پتہ پر آپ لکھ سکتے ہیں "

پیلس رائیل سٹون گیلری نمبر ۵۴

اگر اسکی ملاقات میرے حق میں مفید ہوتی تو میں یہاں تک بھی اسسے ملنے کے لئے آؤنگا " اِس وقت بادل زور سے گرجا اور بجلی اسطرح سے چمکی کہ چراغ کی روشنی کو اس نے ماند کردیا۔

گیبس یارڈ " اجی آپ ایسے وقت میں کہاں جائینگے "

جواھری - مجھے بادل اور بجلی کا بڑا ڈر نہیں ہے "

کارکونٹی " اجی رستے میں راہزنوں کا خطرہ ہے میلے کی ایام میں سڑکیں کبھی محفوظ نہیں ہوتیں "

جواھری (اس کا نام جولنس تھا) راہزنوں کا علاج میرے پاس موجود ہے " یہ کہکر اس نے اپنی جیب سے دو پستول نکالے جو بالکل تیار تھے - پھر وہ بولا " دیکھو یہ گنیں جو بھونکتے کے ساتھ ہی کاٹتے ہیں یہہ اُن کی خاطر ہیں جو اس ہیرے پر آنکھ رکھیں "

گیبس یارڈ اور کارکونٹی نے پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اس دیکھنے میں اون کی کچھ منشا تھی - معلوم ہوتا تھا کہ ان کو ایک ہی وقت میں کوئی بڑا ظالمانہ خیال سوجھا ہے "

گیبس یارڈ " اچھا تو خدا تمہیں صحیح وسلامت گھر پہونچا دے "

جوھری - مہربانی عنایت خدا تمہیں

برکت کرے یہہ کہکر اپنا بید اُٹھایا جو طاق
کے ساتھ رکھا تھا - اور باہر چلا -
جونہی اس نے دروازہ کھولا ہوا کا
ایک ایسا جھونکا آیا کہ چراغ قریباً
گل ہو گیا -

جوھری - واہ موسم تو خوب
ہے اور میں نے تیس کوس جانا ہے -

گیبس یارڈ - ابھی نہیں ٹھیر جاؤ
اسی جگہ سو رہنا -

کارکونٹی - ہاں یہیں رہ پڑو ہم
آپکی پوری محافظت کریں گے -

جوھری - جی نہیں بیکار ہی جاکر
سوؤنگا اچھا سلام گیبس یارڈ آہستہ
سے اس کے پیچھے دروازہ پر گیا -

جوھری - نہ آسمان نظر آتا ہے - نہ
زمین - دائیں ہاتھ جاؤں یا بائیں -

گیبس یارڈ - دائیں طرف آپ
راستہ نہیں بھولیں گے - کیونکہ
سڑک سیدھی ہے اور اس کے
دونوں طرف درخت ہیں - جوھری
(دور سے) اچھا خدا حافظ ہے -

کارکونٹی - دروازہ بند کر دو مناسب
نہیں کہ باد دل کے دلوں دروازہ کھلا
رہے -

گیبس یارڈ - (دروازہ کو تالا لگاکر)
خاص کر کے اس وقت جبکہ گھر میں
کچھ روپیہ ہو -

وہ اب کمرہ میں آیا اور طاق سے نوٹ
بک اور تھیلا اٹھا کر دونوں نے پھر
روپیوں اور نوٹوں کو گننا شروع کیا میں
نے اپنے تمام عمر میں کسی شخص کو ایسی
حرص کرتے نہیں دیکھا تھا - جیسے
کہ اسوقت ان دونوں کو عورت کیصورت
تو عجیب ہی بن گئی تھی - اس کی آواز
کپکپا رہی تھی اور اس کے چہرہ پر کچھ
سرخی آگئی تھی - اور اس کی آنکھیں
کوئلوں کی مانند جل رہی تھیں -

کارکونٹی - تمنے اسے یہاں سونے
کے واسطے کیوں کہا -

گیبس یارڈ - صرف اس لیے کہ اُسے
بیکار جانے کی تکلیف نہ ہو -

کارکونٹی - اور میں نے خیال کیا کہ
کسی اور غرض کے واسطے -

گیبس یارڈ - ہائے اے عورت تمہارے
دل میں ایسے خیال کیوں اٹھتے ہیں
تو انہیں میرے پاس ہر گز بیان
نہ کرو -

کارکونٹی - (کچھ توقف کے بعد) تب
تم مرد ہی نہیں ہو -

گیبس یارڈ - کیا بولی ہو -

کارکونٹی - کیا بولا ہے اگر مرد ہوتے
اسے جانے کہاں دیتے -

گیبس یارڈ - اے عورت دیکھو کیا
خدا کا غضب آرہا ہے - خدا کا خوف -

کر و یہہ کہکر اُس نے صلیب کا نشان بنایا۔ اسوقت دروازہ پر کسی شخص نے دستک دی گیس بارڈ اور اُس کی عورت بیدم ہو۔ اور اُس کی طرف دیکھنے لگے۔ گیس بارڈ نے تمام روپیہ اور نوٹ جلدی سے اکٹھے کئے۔ اور بولا یہ کون ہے۔

کون آدمی۔ میں ہوں۔

گیس بارڈ۔ تم کون ہو؟

آدمی۔ میں ہوں۔ جونس جوہری۔

کارکونٹی۔ مسکراکر۔ لو جی پھر آگیا ہی گیس بارڈ اس بات کے سننے سے بیدم ہوگیا۔ اور زرد ہوکر کرسی پر گر پڑا۔ مگر کارکونٹی اٹھی اور مضبوط قدم کیا تھ جاکر شکر یہ کہتی ہوئی دروازہ کھولا۔ آئیے آئیے تشریف رکھئے۔

جوھری۔ معلوم ہوتا ہے کہ میرے مقدر میں نہ تھا۔ کہ میں آج رات بیکار رہوں دیکھو میں مینہہ سے تربتر ہوگیا ہوں۔ پیارے گیس بارڈ تھوڑی بیوقوفی اپناہ نہیں ابی نہیں درخواست کی تھی میں نے ۔ خیر سو میں اسے منظور کرتا ہوں گیس بارڈ نے بھی کچھہ بولا جبکہ اُسنے اپنی پیشانی سے پسینے کے قطرے پونچھے۔ کارکونٹی نے جواہری کے داخل ہونے کے بعد دروازہ کو تالا لگا دیا۔

پنتالیسواں باب

خون کی بارش

جبکہ جواہری کمرے میں داخل ہوا تو اس نے اردگرد ایک متلاشی نظر کی۔ مگر کوئی بات اُسے ایسی نظر نہ آئی جس سے اُسکے دل میں کچھہ شک و شبہ پیدا ہو۔ کارکونٹی نے مسکراکر اپنی مہمان کی بڑی عزت و گرمجوشی سے آمد مد کی گیس بارڈ ابھی تک اپنے ہاتھوں میں روپیہ اور نوٹ پکڑے ہوئے تھا اور معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس کا اُسے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔

جوھری معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمہیں روپیہ کے پورا ہونے پر کچھہ شک ہے۔ کیونکہ جیسے میں نکلا ہوں اسوقت تم اُسے گن رہے ہو؟

گیس بارڈ۔ نہیں میرا ہرگز ایسا خیال نہیں بات یہ ہے کہ یہ دولت ہمیں ایسی اچانک اور بغیر کسی امید کے دستیاب ہوگئی ہے۔ کہ ہمیں اپنی خوش قسمتی پر یقین نہیں پڑتا۔ اور جب ہم روپیہ کو آنکھوں کے سامنے

رکھتے ہیں تو ہمیں یقین آیا ہے۔ کہ یہ سب واقع خواب و خیال نہیں ہے

جواہری مسکرایا اور اس نے کہا کیا اس جگہ اور مہمان بھی ہیں۔

گیس پارڈ۔ ہمارے سوا اور کوئی نہیں بات یہ ہے کہ ہم مسافروں کو یہاں نہیں اتارتے اور ساتھ ہی گاؤں یہاں سے اتنا نزدیک ہے۔ کہ کسی آدمی کا یہاں رہنے کو دل نہیں چاہتا۔

جوھری۔ میں ڈرتا ہوں کہ میں تمہارے لئے بڑی تکلیف کا باعث ہونگا۔

کارکونٹی۔ اجی ہرگز نہیں میں قسم کھاکر کہتی ہوں کہ آپکے یہاں رہنے سے تکلیف تو درکنار ہمیں عین راحت ہوگی۔

جوھری۔ کہیں تم مجھے جگہ کہاں دوگے۔

کارکونٹی۔ "وہ اوپر کے کمرہ میں"

جوھری۔ "وہاں تو تم سویا کرتی ہو"

کارکونٹی۔ "اس کا کوئی فکر نہیں۔ ہمارے لئے ساتھ والے کمرے میں الگ کمرہ موجود ہے"

گیس پارڈ نے اپنی بی بی کیطرف بڑی حیرانی سے دیکھا۔ جواہری اسوقت آگ تاپ رہا تھا۔ اور آگ سے جو کارکونٹی نے صرف اسی کی خاطر روشن کی تھی اپنے بھیگے ہوئے کپڑے خشک کر رہا تھا اب کارکونٹی نے کھانے کا سامان کیا اور اپنے معمولی کھانے کے ساتھ کچھ انڈے اس مہمان کے لئے زیادہ کر دیئے۔ گیس پارڈ نے اپنا خزانہ پھر اپنے سے الگ کر دیا تھا یعنے بنک نوٹ پھر پاکٹ بک میں رکھہ دیئے تھے اور روپیہ تھیلی میں ڈال دیئے تھے۔ اور یہ سب کچھ پھر اپنی الماری میں تالا لگا کر بند کر دیا تھا۔ اب وہ کمرہ میں اندوہگین اور اداس حالت میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ اور کبھی جواہری کیطرف دیکھتا تھا۔

کارکونٹی۔ (ایک بوتل شراب میز پر رکھکر) جناب کھانا تیار ہے۔ اگر آپ التفات فرماویں تو بڑی عنایت ہو

جوھری۔ آؤ نہ تم کھاؤ۔

گیس پارڈ۔ نہیں تو آج کچھ نہیں کھاؤنگا۔

کارکونٹی۔ آج دیر سے کھانا کھایا کہ اب ذرا بھی جی نہیں چاہتا۔

جوھری۔ تو پھر مجھے اکیلے کھانا پڑیگا۔

کارکونٹی۔ جی ہم آپکی خدمت میں حاضر رہینگے۔ اور آپکی ضروریات مہیا کرینگے۔ کارکونٹی یہ باتیں ایسی التفات اور گرمجوشی سے کہہ رہی

تھی - کہ اس کے خاوند کا مارے ڈر کے دم سوکھا جاتا تھا - اور گیس یارڈ کبھی کبھی اپنی بی بی کی طرف بڑی تیز نگاہ ڈالتا تھا - اور ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ اس کے دل میں کچھ ابال اٹھ رہے ہیں طوفان ابھی تک ایسا ہی تھا - اور اس میں ذرا کمی نہیں ہوئی تھی -

کارکونٹی - ذرا باہر دیکھو - اپنے بڑا اچھا کیا کہ اسجگہ واپس آ گئے -

جوھری - خیر اگر کھانا ختم کرنے تک کچھ سہارا ہوا تو تو بیکار ہو بجنے کی ایک دفعہ تو پھر کوشش کرونگا -

گیس یارڈ (سر ہلا کر) ہمیں تو ذرا امید نہیں کہ یہ کم ہووے - اور میرا تو خیال ہے کہ صبح سے پہلے یہ کبھی نہیں تھمنے کا " یہ کہکر اس نے بڑی لمبی آہ بھری "

جوھری - (میز پر بیٹھکر) ان بیچاروں کا کیا حال ہوگا - جو باہر ہیں اور جنہیں کوئی پناہ نہیں ملی -

کارکونٹی - (سچ سچ) ان غریبوں کی تو بڑی گنتی ہے گی -

جواہری نے کھانا شروع کیا کارکونٹی اور مہمانوں کے ساتھ بڑی بے پروائی سے پیش آئی تھی - اس کے ساتھ بڑی مدارات اور خاطر کرنے لگی اگر وہ کمبخت آدمی اس مکار عورت سے واقف ہوتا تو اس کے یہ بناوٹی اخلاق ضرور اس کے دل میں کئی طرح کے شکوک پیدا کر دیتے یا کم سے کم اسکو سخت حیران اور متحیر کرتے اس وقت گیس یارڈ اداسی کی حالت میں کمرے میں ٹہلتا رہا اور جب جواہری نے اپنا کھانا کھا لیا - تو گیس یارڈ نے دروازہ کھولا اور بولا - اب طوفان ختم ہو چکا ہے - مگر اسی ہی وقت فوراً پھر بادل گرجا جیسے کہ گھر کو بنیاد تک ہلا دیا اور ہوا کے ایک تند جھونکے نے چراغ کو جو اسنے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا بجھا دیا -

دہشت زدہ اور کپکپاتے ہوئے گیس یارڈ نے فوراً دروازہ بند کر لیا اور وہ پھر کانپتا ہوا جبکہ کارکونٹی نے فوراً آگ کی مدد سے پھر چراغ روشن کر لیا - پھر وہ بولی مسٹر بولنس آپ بہت تھک گئے ہونگے میں دو نہایت عمدہ اور سفید چادریں آپ کے بستر پر بچھا دی ہیں - بس آپ تشریف لے چلیں اور آرام کی نیند سوئیں - آپ کا بسترہ بس اسی اوپر کے کمرہ میں ہے جولنس کچھ دیر بیٹھا رہا - اسبات کا انتظار کرتا رہا - کہ طوفان کم ہووے تو پھر اپنے گھر کی راہ لے - مگر تھوڑی

دیر میں اُسے یقین ہوا کہ طوفان کا رُخ گھٹنے کے بجائے بڑھنے کی طرف ہے۔ اس لئے اٹل بات پر صبر کرکے اُس نے اپنے مہمان داروں سے سلام کی اور اپنی خوابگاہ کی طرف چلا گیا۔ جبکہ وہ میرے سوفے کے اوپر سے گذرا تو اس کے پاؤں کے دباؤ سے کھڑ کھڑ ہوا جس سے معلوم ہوا کہ وہ بہت ہی نازک اور ہلکی ہے۔ کارکونٹی اپنی آنکھیں پھیر [illegible] تھی۔ جبکہ وہ سیڑھی پر [illegible] گئی۔ گیبس یارڈ نے اس کی طرف اپنی پیٹھ پھیر دی اور معلوم ہوتا تھا۔ اس کی طرف نظر بھی نہیں کرنا چاہتا [illegible] تمام باتوں سے مجھے [illegible] اتنی تکلیف نہ ہوئی تھی جتنی اب ہو رہی ہے۔ جو کارخانہ وہاں بن رہا تھا۔ اس میں بات ایسی نہ تھی جس سے کسی قسم کا شک [illegible] میرا منشا تھا۔ کہ طوفان کم ہو جائے تو میں بھی کہیں نکلوں۔ سلئے میں نے چاہا کہ اس خاموشی میں بھی آرام کروں [illegible] جواہری کی تمام حرکات معلوم ہو رہی تھیں جس سے رات اچھی طرح کاٹنے کے واسطے سامان خاطر خواہ مہیا کر لیتے۔ آپ کو

بستر پر ڈالدیا نیند آہستہ آہستہ آنے لگی چونکہ مجھے کچھ شک شبہ نہ تھا اسلئے میں نے بھی اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر آخری بار میں نے اس کمرہ میں نظر کی جہاں کہ وہ دونوں میاں بی بی تھے۔ گیبس یارڈ ایک لکڑی کی تپائی پر بیٹھا تھا۔ جو کہ عموماً کمرے میں کرسی کے بجائے ہوتی ہیں چونکہ اس کی پیٹھ میری طرف تھی اس لئے میں اس کے چہرہ کی طرف نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور اگر اس کا منہ بھی میری طرف ہوتا تو تب بھی میں اس کے چہرہ کو نہ دیکھ سکتا کیونکہ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرہ پر ڈالے ہوئے تھے!

کارکونٹی پہلے تو خاموش اس کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی رہی پھر اپنی ابرو چڑھا کر اس کے مقابل میں آن بیٹھی اس وقت انگیٹھی سے ایک شعلہ سا نکلا اور ان دونوں میاں بی بی کے چہرہ صاف نظر آنے لگے کارکونٹی ابھی تک اپنے خاوند کی طرف دیکھ رہی تھی۔ مگر چونکہ وہ اپنی ہیئت نہیں بدلتا تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور اس کی پیٹھ پر رکھا۔ گیبس یارڈ اس سے نہرایا۔ مگر اس عورت کے ہونٹ ہلتے معلوم ہوئے۔ گویا کہ وہ کچھ بول

رہی ہے۔ مگر آیا اس سبب سے کہ وہ آہستہ بولتی تھی۔ یا اس سبب سے کہ میری آنکھوں میں نیند بھری تھی۔ اور میرے حواس باختہ ہو رہے تھے۔ میں نے اس کی باتوں کا ایک لفظ بھی نہ سنا رفتہ رفتہ میں گہری نیند میں چلا گیا مجھے معلوم نہیں کہ میں کتنی دیر اسی حالت میں رہا اچانک ایک پستول کے چلنے کی آواز میرے کان پر پڑی اس کے بعد اوپر والے کمرے میں لڑکھڑاتی ہوئی قدموں کی آہٹ سنائی دی اور دوسرے لحظہ میں ایک بھاری بوجھ سیڑھیوں پر گرتا ہوا معلوم ہوا مجھے ابھی کچھ پوری ہوش نہیں آئی تھی کہ آہیں آہیں اور بلند چیخیں سنیں۔ اور مجھے ایسا معلوم ہوا کہ دو آدمی ایک دوسرے کے ساتھ سخت اور مہلک لڑائی میں لپٹے ہوئے ہیں۔ اب مجھ پر سب کچھ ظاہر ہو گیا۔ کہ کوئی دہشتناک کام اوپر ہو رہا تھا۔ اب میں اپنے ایک بازو پر سہارا لگائے اٹھا اور میں نے اپنے گرد دیکھا۔ مگر وہاں بالکل تاریکی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد مجھے ایسا معلوم ہوا کہ چھت کا ایک تختہ میں سے رس کر قطرہ قطرہ میرے منہ پر گر رہا ہے۔ اور جیب میں سے اپنا

ہاتھ اپنے منہ پر پھیرا تو تر ہو گیا اب سب شور بند ہو گیا اور ایک گہری خاموشی طاری ہو گئی۔ ہاں اوپر کے کمرے میں ایک شخص کے ادہر ادھر چلنے کی آہٹ ضرور سنائی دیتی تھی۔ اب وہ آواز سیڑھیوں پر آتی ہوئی معلوم ہوئی اور میں نے قیاس کیا کہ وہ شخص خواہ وہ کون ہو نچلے کمرے کی طرف اتر رہا ہے دوسرے لحظہ میں میں نے دیکھا کہ ایک آدمی انگیٹھی پر جھک کر چراغ جلا رہا ہے جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ گیس یارڈ ہے اسکے چہرہ پر زردی اور مردنی چھائی ہوئی تھی اور اس کے ہاتھ [illegible] خون [illegible] لتھڑے ہوئے تھے۔ چراغ لیکر [illegible] ہوا پھر اوپر کے کمرہ میں گیا۔ اور ایک دو منٹ میں پھر نیچے کمرہ میں واپس آیا۔ اس دفعہ اس کے ہاتھ میں ایک ڈبیا تھی۔ اسکو [illegible] دیکھ اسے یقین ہو گیا۔ کہ میرا [illegible] موجود ہے۔ اب اس [illegible] میرے کو نیکر [illegible] میں [illegible] جیب میں ڈالنے کا ارادہ کیا [illegible] کو سوچتا تھا کہ اسکے [illegible] ڈالے [illegible] اسے ایک سرخ رومال میں لپیٹا

پھر اس کو اپنی گردن کے گرد لپیٹ لیا - اس اس نے طاق پر سے نوٹ اور روپئے اُٹھا لئے - اور انہیں اپنی جیبوں میں ڈالکر وہ دروازہ سے نکلا اور تاریکی میں غائب ہوگیا -

اب مجھپر سب کچھ کھل گیا میں نے اپنے آپکو ملامت کرنی شروع کی گویا کہ میں نے خود ہی یہ کام کیا ہے - مجھکو خیال ہوا کہ ابھی ہچکیوں کی آواز ہی ہے اور اس بات کا خیال کرکے کہ کمبخت جواہری میں شاید ابھی کچھ جان باقی ہو میں نے ارادہ کیا اب اپنی پچھلی غلفت کا کفارہ کردوں اور اس کی امداد کردوں کیونکہ اگرچہ میں نے خود تو یہ کام نہ کیا تھا - مگر اس کے روکنے کی کوشش بھی نہ کی تھی - اس غرض کے لئے میں نے اس دیوار سے جو میرے اور اس کمرہ کے درمیان واقع ہے زور کے ساتھ ایک راستہ نکالا اور چراغ کو ہاتھ میں لیکر ہچکیوں کی طرف دوڑتا ہوا گیا - جب ان کے درمیان پہونچا تو ایک آدمی کا جسم میرے پاؤں کے نیچے آیا - جب میں اسے اٹھانے کے واسطے جھکا تو میں نے دیکھا کہ وہ کارکونی ہے اور پستول جس کی میں نے آواز سنی تھی اس کمبخت عورت نے چھوڑا گیا تھا - اور اس نے اس کے گلے میں ایک گہرا زخم کردیا تھا جس سے خون کی ندی جاری تھی - میں نے دیکھا کہ اُسے کوئی انسانی مددکارگر نہیں ہوسکتی - اور میں آگے بڑھکر خوابگاہ میں داخل ہوا - کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں سب ابتری اور کھلبلی مچی ہوئی ہے تمام سازوسامان اپنی جگہ سے نکلا ہوا تھا - اور چارپائی الٹی ہوئی تھی - مقتول آدمی زمین پر پڑا ہوا تھا - اور اس خون میں جو اس کے سینے کے چار بڑے بڑے زخموں میں سے نکل رہا تھا - سر بسر لتھڑا ہوا تھا - ایک پانچواں زخم بھی تھا - مگر اس میں سے خون نہیں نکل رہا تھا - کیونکہ چاقو ابھی اسمیں ہی اٹکا ہوا تھا - میرا پاؤں کسی چیز سے اٹکا - میں اسے دیکھنے کے واسطے جھکا کیا دیکھتا ہوں - کہ وہ دوسرا پستول ہے - جو بارود کے میلا ہونے کے سبب نہیں چل سکا تھا - میں جواہری کے نزدیک آیا وہ ابھی بالکل نہیں مرا تھا - میرے پاؤں کی آہٹ سننے پر اس نے اپنی آنکھیں کھولیں - اور میری طرف ایک سائلانہ اور شکرمندی کی

نظر سے دیکھنے لگا۔ پھر اس کے ہونٹ ہلے۔ گویا کہ وہ بولنے کی کوشش کرتا ہے مگر اس کوشش کی وہ برداشت نہ کر سکا اور اسمیں ہی اس کا دم ہوا ہو گیا۔ اس وحشتناک نظارہ پر میری ہوش خطا ہو گئی۔ اور اس بات سے متیقن ہو کر کہ میرا وہاں رہنا کسی کے کام نہیں آسکتا۔ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ اب اس پر آفت جگہہ سے بھاگوں۔ اس خیال سے میں سیڑھیوں کیطرف دوڑا اور نیچے اترا۔ مگر یہاں کچھ اور ہی گل کھلا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں پانچ چھ پولس کے محکمہ کے افسر کھڑے ہیں اور اُن کے ساتھ سپاہیوں کی ایک مسلح جماعت ہے۔ ابھی میں اپنی تحیر سے سنبھلا بھی نہیں تھا کہ انہوں نے میرے گرد حلقہ ڈال کر مجھے گرفتار کر لیا۔ اب تو میرے حواس بالکل گم ہو گئے۔ میں نے بولنے کی کوشش کی مگر سوائے ٹوٹے پھوٹے لفظوں کے میرے مونہہ سے کچھ نہ نکلا۔

میں نے دیکھا کہ وہ سب آدمی میرے لہو بھرے کپڑوں کیطرف اشارہ کر رہے ہیں اور میں نے سمجھا کہ وہ شاید مجھپر کچھ شبہ رکھتے ہیں۔ جب میں نے اپنے آپ کو غور سے دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ قطرے جنہیں میں نے پانی کے قطرے خیال کیا تھا۔ سکارکونیٹی کے خون کے قطرے تھے وحشت کے مارے بالکل بے حس ہو جانے کے سبب سے میں نے مشکل سے اس جگہہ کیطرف اشارہ کیا جہانکہ میں نے اپنے تئیں چھپایا ہوا تھا۔

ایک افسر نے کہا کہ تیرا اس اشارے سے کیا مطلب ہے اور ایک سپاہی اس جھونپڑی کی طرف میرے اشارے کے مطابق گیا۔ اس سپاہی نے لوٹ کر جواب دیا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ اس دیوار کے اندر گھسا تھا اور اس سپاہی نے وہ سوراخ دکھائی جو جھونپڑی کی دیوار میں کی تھی۔

پہلے تو میں حیرانی اور دہشت میں غرق تھا۔ اب مجھپر ظاہر ہوا کہ میں کس حالت میں ہوں اور میں نے دیکھا کہ وہ مجھے ہی اس تمام جرم کا مرتکب سمجھ بیٹھے ہیں اپنے خطرہ کا متیقن ہو کر مجھ میں زور اور قوت پیدا ہو گئی۔ اور میں نے ان کے ہاتھوں سے اپنے تئیں چھڑا کر ٹوٹی پھوٹی آواز سے کہا۔ میں نے کچھہ نہیں کیا۔ میں بے گناہ ہوں۔ دو سپاہیوں نے اپنی

بندوقوں کے مونہہ میرے سینے پر لگ گئے
اور کہا۔ ایک قدم پیچھے ہو اور دیکھو کہ
کیا ہوتا ہے"

مین۔ تم مجھے موت کی کیوں دھمکی دیتے
ہو۔ جبکہ میں نے بیان کر دیا ہے کہ میں
بے گناہ ہوں"

سپاہی۔ بس بس اپنی بے گناہی کا
قصہ ناٹمس کے مجسٹریٹ کے پاس
چلکر بیان کر لینا۔ فی الحال ہمارے
ساتھ ہو لو اور سب سے عمدہ نصیحت
جو ہم تمہیں دے سکتے ہیں۔ یہ ہی کہ ہمارا
مقابلہ نہ کرو۔

ہائے مقابلہ کرنے کا خیال مجھے
کہاں آسکتا تھا۔ میں اپنی حیرانی اور
دہشت میں مستغرق تھا۔ اور ایک
بات تک منہہ سے نکالنے کے بغیر
میں نے انہیں اجازت دی کہ وہ مجھ
جو چاہیں کریں۔ انہوں نے مجھے ہتھکڑیاں
ڈال لیں اور مجھے گھوڑے کی دُم سے
باندھ لیا اور اس ذلت کی حالت میں
میں ناٹمس پہونچا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ ایک سپاہی نے میرا کھوج لگایا
تھا۔ اور چونکہ اس سرائے کے آگے
میرے قدموں کا نشان نظر نہ آتا
تھا۔ اُسے یقین ہو گیا تھا کہ میں
رات یہیں گذارنا چاہتا ہوں۔ اس
خیال سے وہ واپس جا کر بہت آدمیل

کو اپنے ساتھ لے آیا تھا۔ اور باوجود
ان باتوں کے اب میری بیگناہی کا
ثبوت ملے۔ تو کیونکہ ملے ہاں ایک
موقعہ میرے لئے باقی تھا۔ اور وہ یہ
تھا۔ کہ میں مجسٹریٹ سے التجا کروں
کہ وہ ایک شخص مسمی ابی لبوئی کو تلاش
کر کے منگوائے جو پانٹ ڈی کارڈ۔
کی سرائے میں قتل کے پہلے صبح ٹھیرا
ہوا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر میرے
کی بابت گیس پارڈ کا قصہ جعلی ہوتا
اور کوئی ابی لبوئی نہ ملتا۔ تو مجھپر
فتویٰ لگ چکا تھا۔ اور میرے بچنے
کی ایک خفیف سی صورت یہ بھی ہو سکتی
تھی کہ گیس پارڈ خود کہیں سے گرفتار
ہو جاوے اور سب اقرار کر لیوے
دو مہینہ اس امید و بیم میں گذر گئے۔
مجسٹریٹ نے حتی الوسع کوشش کی دو
آدمی جن پر میری جان کا بچنا منحصر تھا
کہیں سے دستیاب ہو جاویں۔ مگر
گیس پارڈ کا کہیں سے پتہ نہ ملا۔ اب
مجھے یقین ہو گیا کہ میرے بچنے کی کوئی
صورت نہیں رہی۔ میرے مقدمہ کی
تحقیقات کا دن قریب آپہونچا۔ جب
کہ آٹھ ستمبر کو یعنے واقعہ قتل کے ٹھیک
تین مہینہ اور پانچ دن بعد وہی ابی
لبوئی جس کو دیکھنے کی مجھے کبھی امید نہ
ہو سکتی تھی۔ قید خانہ کے دروازہ

پر یہ کہتے ہوئے آموجود ہوا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ کوئی شخص میرے متعلق کچھ کام رکھتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کو میری گرفتاری کا موقعہ معلوم ہو گیا تھا۔ اور وہ میری خواہش کو جو اسکے آجانے کے لئے میرے دل میں جوش زن تھی۔ پا گیا تھا۔ میں اس کے آنے کی خبر سنکر ایسا خوش ہوا کہ کیا کہوں۔ میں نے اوسے اندر بلوا کر جب ماجرا اس کے پاس کہہ سنایا جب میں ہیرے کا قصہ بیان کرنے لگا۔ تو میرے دل میں کچھ پس وپیش معلوم ہوا۔ کیونکہ یہ بالکل غیر ممکن معلوم ہوتا تھا۔ مگر آپ سمجھ سکتے ہیں کہ میں کتنا حیران ہوا مجھے اس شخص کی راستبازی اور شرافت کا پورا یقین ہو گیا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ وہ ہمارے ملک کی راہ ورسم اور اطوار سے بھی پورا واقف ہے تو میں نے خیال کیا کہ اگر یہ شخص میرے گناہوں کا اقرار لے کر اپنی طرف سے مجھے معافی دیدے تو میرے دل میں تسکین آجائیگی۔ سو میں نے اس سے درخواست کی کہ وہ میرے گناہوں کا اقرار نامہ لیوے اس نے اس درخواست کو بڑی خوشی سے قبول کیا۔ میں نے اس کے پاس اپنی زندگی کے تمام ماجرات اور اٹیل کے قتل کا قصہ ذرا ذرا کر کے سب کہہ سنائے۔ اس نے یہ سب واقعات سنکر میرے گناہوں کی معافی مجھے دیدی اٹیل کے قتل کے خود بخود بیان کرنے نے ایک اور بڑا اثر یہ کیا کہ اسکو جوہری کے قتل کے معاملہ میں میری بے گناہی کا کامل یقین ہو گیا اور جب وہ روانہ ہونے لگا تو اس نے مجھے یقین دلایا۔ کہ وہ منصف کو میری بے گناہی کا یقین دلانے میں کوئی کوشش اٹھا نہ رکھیگا۔ تھوڑی ہی دنوں میں مجھے تجربہ ہو گیا۔ کہ ابی نے میری حمایت کرنی شروع کر دی ہے کیونکہ قید خانہ کی سب صعوبتیں مجھ پر سے اٹھالی گئیں۔ اور مجھ کو یہ بھی سنایا گیا کہ میری تحقیقات ملتوی رکھی گئی ہے۔ اس مہلت میں خدا نے اپنا فضل کیا کہ کہیں یارڈ گرفتار ہو گیا اور اس نے اپنے گناہ کا سب اقرار کر لیا اسکو تو تمام عمر کالے پانی کی سزا ہوئی اور میں فوراً رہا کر دیا گیا

سمانٹی کرسٹو۔ تو اس کے بعد تم ابی لبونی کا خط لیکر میرے پاس آئے

بٹسر اوشیلو۔ جی حضور۔ ابی لبونی کو میرے ساتھ کچھ الفت ہو گئی تھی

اور اس لیے میرے حال پر رحم کھاکر اُسنے ایک دن مجھے کہا " کہ تم اگر اس محصول کی چوری کے پیشے کو جاری رکھوگے تو آج نہیں کل سہی آخر تمہارا حال بُرا ہوگا اور تمہیں برے دن دیکھنے نصیب ہوں گے۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جب تم قید سے رہائی پاؤ تو کوئی اور پیشہ اختیار کرو جس میں روٹی بھی ملے اور عزت بھی ہو"

میں " اچھا تو پھر جناب مجھے کوئی طریقہ سمجھائیں جسمیں میں اپنی اور اپنی غریب بہین کی پرورش کرسکوں ۔

ابی لبونی۔ ایک معزز آدمی ہے جس کے گناہوں کا میں اقرار لیا کرتا ہوں۔ وہ میری نسبت بہت حسن ظن رکھتا ہے۔ اور اوسنے مجھے لکھا ہی کہ میں اس کیواسطے کوئی معتبر نوکر پیدا کروں۔ اگر تمہیں اسکی نوکری پسند ہو تو میں تمہیں اسکی طرف ایک خط لکھہ دیتا ہوں اور وہ تمہاری قدر کریگا"

میں " مجھے ہر طرح سے منظور ہے کہ میں ایسے شخص کی خدمت گذاری کا شرف حاصل کروں جسکو آپ کی دوستی کی عزت حاصل ہے "

ابی لبونی۔ ایک بات کا اقرار میں تم سے لیلونگا۔ اور وہ یہہ ہے کہ تم حلف اٹھاؤ کہ تم سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہوگی جس سے مجھے اپنی سفارش سے ندامت اٹھانی پڑے میں اپنا ہاتھ پھیلا کر قسم اٹھانے کو تھا کہ اس نے مجھے ٹھہرالیا اور کہا " بس میں کارسیکا کے لوگوں کی حالت سے خوب واقف ہوں زبان سے اقرار کافی ہے " یہہ کہکر اسنے جلدی جلدی چند حرف لکھے اور مجھے دیکر رخصت کیا۔ میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور پھر اس دن سے تا حال میں امید نہیں کرسکتا کہ آپنے مجھہ سے کوئی خطا دیکھی ہو"

کونٹ " بٹروشیو تیری نسبت بڑی اچھی رائے رکھتا ہوں تم بیشک دیانتدار باوفا اور لائق ہو اگر ایک قصور جو تم میں ہے میں اسکے بیان کرنیسے بھی رہ نہیں سکتا اور وہ یہہ ہے کہ تمکو مجھہ پر پورا اطمینان نہیں ہے "

بٹروشیو " حضور اس بات سے آپکی کیا مراد ہے "

کونٹ " بس یہی کہ تمہاری ایک بہن ہے اور ایک متبنے بیٹا نگران کا تمنے کبھی میرے پاس نام تک نہیں لیا۔

بٹروشیو " ہائے افسوس میں نے ابھی اپنی زندگی کا ایک بڑا دل ہلانے والا واقعہ تو بیان کردیا ہے۔ اپنی قید سے رہائی پانے کے بعد میں اپنی پیاری بہن کی ملاقات کرنے کے لئے

نہائیت جلد کاؤسیکا کیطرف روانہ ہوا۔ مگر جب میں ر/ دگ لی اعین میں داروہوا تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میرے گھر میں تباہی اور بربادی برس رہی ہے اور وہاں ایک ایسا وہشت خیز نظارہ واقع ہوچکا ہے۔ کہ اُسے یاد کرکے ہمسایہ ابھی تک آٹھ آٹھ آنسو روتے ہیں۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ میرے جانے کے بعد میری بہن نے میری نصیحت پر عمل کرکے بینی ڈلو کو روپیہ دینے سے انکار کردیا تھا۔ اس نامعقول لڑکے کو معلوم تھا۔ کہ اسکے پاس کچھ مال ہے اس نے ایک دن کیا غضب کیا کہ اسکو اُسکے انکار کے سبب سخت سزا دینے کی دھمکی۔ کہیں نکل گیا شام تک کہیں اسکا پتا نہ ملا غریب اسنٹا اسکی یاد میں آنسو بہاتی رہی اور اس نے سارا دن بڑی بے قراری میں کاٹا شام بھی گذر گئی مگر اسکا کہیں نشان نہ ملا آخر رات کے گیارہ بجے وہ آگیا مگر اکیلا نہیں اس کے ساتھ دو دوست تھے۔ جو بڑے پرلے درجہ کے شرارتکار اور بدمعاش تھے۔ اسنٹا اُسے دیکھکر باغ باغ ہوگئی مگر جب وہ اس کے گلے لپٹنے کے لئے آگے بڑھی تو تینوں حرامیوں نے

اسکو پکڑ لیا۔ جبکہ بینی ڈلو چلایا اگر یہ اپنے خزانے کا پتہ دینے سے انکار کرتی ہے۔ تو اُسے کچھ تھوڑی عقوبت چکھانی چاہیئے۔ یہی طریقہ ہے۔ جس سے وہ سب کچھ تبلا دیگی۔ بدقسمتی سے ہمارا ہمسایہ ولیا لو کہیں گیا ہوا تھا۔ اور اس کے گھر میں سوائے اسکی بی بی کے اور کوئی نہ تھا۔ اور اس عورت کے سوائے کسیکو معلوم نہ تھا۔ کہ میرے گھر کی دیواروں کے اندر کیا اندھیر مچ رہا ہے۔ اسنٹا اس شرارت کو پیار اور لیسرانہ ناز خیال کررہی تھی۔ مگر فوراً ایک حرامی نے سب دروازہ اور کھڑکیاں بند کردیں اور پھر تینوں نے ملکر اسکا منہ کپڑوں سے بند کرلیا تاکہ اُسکی آواز سنائی نہ دے۔ بعد ازاں وہ ظالم اُسے آگ کے پاس گھسیٹ کر لیگئے اور اسباب کا پتا لگانیکے لیے کہ اس کا روپیہ کہاں ہے اس کے پاؤں کو زبردستی آگ کے اوپر رکھدیا۔ جب وہ غریب اپنی خلاصی کے واسطے ہاتھ پاؤں ماررہی تھی۔ تو اُس کے کپڑوں کو آگ لگ گئی اور ظالم موذیوں نے اس بات سے ڈر کر کہیں انکا بھی یہی حال نہ ہو جاوے۔ اسکو چھوڑ دیا آگ بجھ

اُٹھی اور اسنٹا دروازہ کیطرف دوڑی
مگر وہ بند تھا۔ پھر وہ بدقسمت مصیبت
کی ماری طاقیوں کی طرف گئی مگر انہیں
بھی بند پایا۔ اُسکی آہوں اور نالہ و
فریاد سے سب مکان تھرتھرا اٹھا
مگر یہ فوراً بند ہوگئیں اور قبر کی سی
خاموشی و سنسناہٹ طاری ہوگئی
جب صبح روشن ہوگئی۔ تو ویسا لوکی
عورت نے رپورٹ دی۔ پولیس والوں
نے آکر دروازہ کھولا۔ اسنٹا کو تخت
جہاں سے وہ گری تھی مگر ابھی تک اسمیں
دم باقی تھا۔ بینی ڈٹو سب قیمتی اشیا
نکال کر لے گیا۔ اور اس کے بعد مجھے
کچھ بھی پتا نہیں کہ اسکا کیا بنا ہے
انہیں خطرناک واقعات کے بعد
مجھے حضور کی قدمبوسی نصیب ہوئی
اور آپکے پاس بینی ڈلو کا ذکر کرنا
فضول تھا۔ کیونکہ اسکا پتا نشان
نہیں ملتا اور اپنی بہن کا ذکر بھی لاحاصل
تھا۔ کیونکہ وہ راہی عالم بقا ہوگئی۔
کونٹ - اچھا تو اس دردناک مصیبت
پر تمنے کس پہلو سے نظر کی۔
برٹروشیو۔ میں نے صرف اسے اپنے
گناہوں کی سزا خیال کیا۔ اور ان
دلفریبوں کی نسل پر خدا کی لعنت ہو۔
کونٹ - حقیقت میں وہ بُرے
لوگ ہیں۔

برٹروشیو۔ اور حضور آپ خیال
فرما سکتے ہیں کہ اسجگہ کے دیکھنے سے
جہاں پر ایسے گناہ کا ارتکاب
ہوا تھا۔ میرے دل میں کیسے خیالات
اُٹھ سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہاں
آتے ہی میری روح پر ایک عجیب حالت
طاری ہوئی۔ اور میری طبیعت ایسی
بگڑی کہ آپکو اس کا سبب دریافت
کرنا ضرور ہوا۔
اسوقت بھی جبکہ میرے دلمیں یہ وہم
گذرتا ہے کہ شاید میں اس مقام پر کھڑا
ہوں۔ جہاں اس بچے کی قبر کھودی گئی
تھی۔ تو میرے جسم پر کپکپی سی آجاتی
ہے۔" مانٹی کرسٹو پنچ پر سے جسپر وہ
بیٹھا ہوا تھا اٹھا۔ بولا" شاید ایسا ہو
مگر خواہ وہ دلفریب مرتا یا نہ مرتا ابی
لیسولی نے بڑا اچھا کام کیا کہ اس نے
تمکو میرے پاس بھیجدیا اور تم نے بھی
بہت ہی مناسب کام کیا کہ تمام کہانی
میرے گوش گزار کردی کیونکہ اس
سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ میں آئندہ
تمہاری نسبت ٹھیک رائے قائم کرسکونگا
اچھا تو وہ بینی ڈلو جس نے اتنا
اپنا نام بدنام کیا ہے پھر تمہیں کبھی
نہیں ملا۔ اور تم نے کوشش بھی
نہیں کی کہ اس کا پتہ لگاؤ"
برٹروشیو۔" اجی پتا لگانے کی کوشش

کرنا تو ایک طرف میں تو اُسکی صورت دیکھنے کا بھی روادار نہیں مجھے تو اسکے نام سے ایسی دہشت آتی ہے جیسے کسی شیر سے۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے کسی کی زبان سے اس کا نام نہیں سنا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ کہیں مر گیا ہوگا۔"

کونٹ "خیالوں ہی سے تو اپنی تسلی نہ کر لو۔ قادر مطلق حکیم خدا مجرموں کو کبھی چھوڑتا کہ اس طرح اپنے گناہوں کا خمیازہ بھگتنے کے بغیر ہی اس دنیا سے آرام کے ساتھ کوچ کر جاویں بلکہ وہ انہیں اس ارادہ سے زندہ رکھتا ہے کہ وہ دوسرے مجرموں کی سزا کا آلہ بنیں اور پھر اپنی باری میں سزایاب ہو کر جہنم میں گریں۔"

برٹرو شیو "بھلا جی زندہ ہو یا نہ ہو مگر خدا مجھے اسکا مُنہہ دکھائے (جھک کر) اب حضور میری زندگی کے تمام رازوں اور سربستہ بھیدوں سے واقف ہو گئے ہیں آپ جہان میں میرے ایسے ہی جج ہیں۔ جیسے دوسرے جہان میں اللہ۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ آیا آپ کے پاس ایک تائب اور نادم گنہگار کی تسلی کے لئے کوئی لفظ نہیں ہیں۔"

کونٹ "ایبی لبسونی نے تمکو کافی تسلّی دیدی ہوگی۔ یہ درست ہے کہ تمنے قتل کیا حقیقت میں [illegible] سزا کا مستحق تھا جیسے اس نے تمہارے ہاتھ سے پائی۔ اس نے تم سے بھی بہت سختی کی تھی۔ اور شاید اور بھی کئی جرم کئے ہوں [illegible] خیال میں اسکے قتل کے معاملہ میں تمہارا بہت کم قصور تھا۔ ہاں اسبات کے بیان کرنے سے میں رہ نہیں سکتا کہ تمہارا قصور اسبات میں تھا کہ تم نے قبر سے بچہ نکالنے کے بعد اس کو ماں کے حوالہ نہ کیا۔ اس میں یہی قصور ہے جو تمہارے ذمہ ٹھہرا جا سکتا ہے۔"

برٹرو شیو "حضور بالکل سچ فرماتے ہیں اِس معاملے میں میں نے نہ صرف شرارت کی بلکہ میں نے بہت بزدلی برتی مجھے چاہیئے تھا کہ جبھی بچہ ہوش میں آیا۔ میں اُسے اُس کی ماں کی گود میں جا دیتا۔ مگر ایک اور بات تھی۔ نہ کہ اگر میں اسکی ماں کی تلاش کرتا۔ تو شاید میں خود گرفتار ہو جاتا۔ اور دو ایسی زبردست [illegible] تھیں۔ جو [illegible] تھیں کہ میں اپنی جان بچاؤں پہلی تو یہ تھی۔ کہ میری بہن کا میرے بعد بہت بُرا حال ہوگا۔ دوسری یہ تھی کہ

میرا غرور اجازت نہیں دیتا بلکہ میں بدلا لینے میں گرفتار ہو جاؤں اور اپنے بدلے کا شکار ہو جاؤنگا - جان کی قدرتی محبت نے بھی مجھے اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے کی اجازت نہ دی - ساتھ ہی مجھ میں میرے بھائی جیسا حوصلہ اور جرأت نہ تھی یہ کہکر بٹرو شیو نے اپنا منہہ اپنے ہاتھوں سے ڈھانک لیا - جبکہ کونٹ ایک عجیب نگاہ سے اسکی طرف دیکھتا رہا - کچھہ دیر کے بعد کونٹ نے ایک اداس لہجہ میں کہا - اب اس گفتگو کو ختم کرتے ہیں - اور امید کہ پھر اسکا تذکرہ درمیان نہ لایا جاویگا مگر میں مناسب سمجھتا ہوں کہ میں وہ لفظ بھی بیان کردوں جو ابھی لبونی نے تمہاری نسبت خاص مجھے کہے تھے - امید کہ ان سے تمہیں کچھ تسلی ملے گی وہ لفظ یہ ہیں - تمام رنجوں اور دکھوں کے مٹانے کے واسطے دو نسخے بڑے مجرب ہیں اول وقت دوم خاموشی اچھا اب تم رخصت میں اکیلا اسجگہ کا تماشا کرنا چاہتا ہوں - وہی واقعات جو تمہارے دلپر ایسا اداس کرنیوالا اثر ڈالتے ہیں - میرے لئے فرحت اور خوشی کا منبع ہیں - اور میری

نظر میں اس مکان کی قدر و منزلت کو دو بالا کئے دیتے ہیں - سایہ دار درخت بھی موجود ہیں - پھول بھی موجود ہیں ضرورت تھی تو ایک آدمی کی تھی - جبکو کہ قوت متخیلہ ان کے سایہ کے نیچے پھرتا ہوا تصور کرے میں نے خیال کیا تھا - کہ یہ ایک جگہ احاطہ ہوگی - جو اونچی دیواروں سے محیط ہو مگر یہاں تو آسمان ہی اور ہے - باغ ہی کہ باغ عدن کا ہم پلہ پھول ہیں کہ گلرخوں کی رخساروں کو شرمندہ کر رہے ہیں اور جنوں بھوتوں کا مجھے کبھی خیال تک بھی نہ ہوا - میری رائے میں ایک زندہ آدمی اس سے زیادہ ایک دن میں ضرور دیکھتا ہے جتنا کہ جن بھوت چھہ ہزار برس میں بھی نہ دیکھتے ہوں گے - بٹرو شیو جاؤ اور اپنے دلکو سہارا دو - اگر تمہارے مرنے کے وقت کوئی تمہیں تسلی دینے اور امید کی آواز کان میں پھونکنے والا نہ ہو تو دلبشرط زندگی، مجھے بالیقین میں تمہارے کان میں وہ لفظ ڈالونگا کہ تمہاری روح تسلی اور اطمینان کے ساتھ اس سرائے فانی کو چھوڑ کر اس دار جاودانی کی طرف کوچ کریگی - جس سے کوئی مسافر اب تک واپس

نہیں آیا۔

مسٹر وشیو۔ آداب بجالایا اور ایک آہ سرد کھینچکر اپنے مربی سے جدا ہوا جب وہ نظر سے غائب ہوا تو مانٹی کرسٹو اٹھا اور تین چار قدم آگے بڑھکر بولا شاید اُسی جگہ بچے کی قبر بنائی گئی ہوگی۔ وہ دروازہ ہے جو باغ میں کھلتا ہے۔ اور اس کونے میں وہ پوشیدہ سیڑھی ہے جس کا خواب گاہ کے ساتھ تعلق ہے خیر مجھے اپنی تحقیق کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔ ابھی جو اُس نے اپنے مُنہ سے سب کچھہ کھول دیا ہے وہ باغ میں گشت کرنے کے بعد کونٹ مکان کے بیچ میں سے ہوکر اپنی گاڑی میں پھر آ بیٹھا اور مسٹر وشیو بغیر کچھہ بولنے چالنے کے کوچوان کے پاس بیٹھ گیا۔ گاڑی پیرس کیطرف روانہ ہوئی گھر پہونچنے پر کونٹ نے اپنے مکان پر ایک ہی نظر ڈالنے سے ایسا احاطہ کرلیا کہ گویا وہ دیر سے اس مکان کو دیکھتا رہا ہے۔ اور اس کے گوشے گوشے سے واقف ہے جس کمرہ کیطرف وہ جانا چاہتا تھا بغیر کسی غلطی یا پس وپیش کے ٹھیک ہی جاتا تھا۔ اس وقت علی اور مسٹر وشیو اس کے ساتھ تھے مکان میں کچھہ تغیر کرنے کی نسبت مسٹر وشیو کو ضروری ہدایات دینے کے بعد کونٹ نے گھڑی نکالی اور علی کو کہا "اب ساڑھے گیارہ بج گئے ہیں۔ امید ہے کہ ہیڈی جلدی ہی اس جگہ پہونچ جائیگی کیا تمنے فرانسیسی خدمت اس کی خدمت گذاری کی خاطر مہیا کئے ہیں؟"

علی نے اس کمرہ کیطرف ہاتھ سے اشارہ کیا جو اس خوبصورت یونانی لڑکی کے واسطے مختص کیا گیا تھا۔ یہہ کمرہ مکان کے حصہ سے بہت پرے تھا اور اس کا دروازہ بیل بوٹوں کے ایک سبز پردہ کے نیچے ایسا مخفی تھا کہ کسی بڑی سے بڑی باریک بین کو بھی پتا لگ نہ سکتا تھا اسجگہ ایک کمرہ ہے جسکی زیب و زینت شاہی محلوں کی ہم پایہ ہے اور جس میں کہ ایک خوبصورت نازنین نے اپنا جلوہ دکہانا ہے علی نے اس کمرہ کیطرف اشارہ کرکے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے تین گنے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے سر کے نیچے رکھکر اپنی آنکھیں بند کرلیں گویا کہ وہ سوگیا ہے۔

مانٹی کرسٹو۔ "اچھا تمہارا یہہ مطلب ہے کہ تین خدمتگار تمہارے آقا کی خوابگاہ میں حاضر ہیں۔"

علی نے اپنے سر کے ہلانے سے ہاں کہی۔

مانٹی کرسٹو۔ "وہ مہ لقا اپنے دور

دراز سفر سے تھک گئی ہو گی اور اس جگہ پہونچنے پر اس کی خواہش ہو گی کہ آرام کرے سو فرانسیسی خدمتگاروں کو ہدایت کر دو کہ اُسے بہت بیجا سوال نکریں بلکہ اپنے کام سے کام رکھیں اور اپنا فرض پورا کریں یہ بات بھی نظر انداز نہ کرنا کہ یونانی نوکر اس ملک کے نوکروں سے کسی قسم کی بے تکلفی کی گفتگو نہ کریں"

علی تسلیم کر کے چلا گیا۔ اسیوقت کچھہ خفیف سا شور سنائی دیا مکان کا پھاٹک کھلا اور ایک گاڑی داخل ہوئی اور گھر کی سیڑھیوں کے نزدیک آکر ٹھیر گئی۔ کونٹ فوراً اترا اور ایک جوان عورت کو گاڑی میں سے نکلنے کے لئے کندھا دیا۔ یہ عورت بالکل ایک طلائی برقعہ میں پوشیدہ تھی اس نے اُترتے ہی کونٹ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے لبوں پر رکھا اور بڑی محبت اور عزت سے اسے چوما۔ ان کے درمیان کچھہ بات چیت اس پیاری زبان میں ہوئی جسمیں کہ ھومر کے دیوتا بولتے ہیں عورت بڑی انداز سے بات کرتی تھی اور کونٹ کی گفتگو میں ایک قسم کی سنجیدگی اور رعب بھی ملا ہوا تھا یہ عورت وہی یونانی غلام تھی جس کا نام ھیڈی تھا۔ علی نے مشعل لی اور اس عورت کو اس کے کمرے کی طرف لے گیا جبکہ کونٹ اپنے خاص کمرے کی طرف چلا گیا ایک گھنٹہ میں سب چراغ گل ہو گئے اور معلوم ہوتا تھا۔ کہ سب ساکنان مکان میٹھی نیند سو رہے ہیں

چھیالیسواں باب

لا محدود اعتبار

دوسرے روز دو بجے کے قریب کونٹ کے دروازہ کے آگے ایک گاڑی آکر کھڑی ہوئی۔ اِس گاڑی کو دو خوبصورت انگریزی گھوڑے کھینچ رہے تھے اس کے بیچ ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جس نے ایک آسمانی رنگ کا کوٹ زیب بدن کیا ہوا تھا۔ اس کے گلے میں ایک سونے کی زنجیر لٹک رہی تھی۔ اس کے بال اس کی آنکھوں کے اوپر پڑے ہوئے تھے۔ اور گمان غالب ہوتا تھا۔ کہ وہ مصنوعی ہیں اس آدمی کی عمر کوئی پچاس سال کے قریب ہو گی۔ مگر اس کے لباس سے ثابت ہوتا تھا۔ کہ وہ جوان بنکر اپنے آپکو دکھانا چاہتا ہے اُس کی

گاڑی کی پشت پر بیرن کا ایک نشان بھی بنا تھا۔ اس شخص نے گاڑی کی کھڑکی سے سر باہر نکالکر اپنے سائیس سے کہا۔ کہ پاسبان کو پوچھو۔ کہ آیا اس مکان میں کونٹ آف مانٹی کرسٹو رہتا ہے۔ تو آیا وہ اندر ہی ہے۔ یہ حکم دیکر اس گاڑی کا مالک بڑی توجہ سے باغ کو اور باغ والے نوکروں کو دیکھتا رہا۔ اس کی نگاہ کچھ تیز اور مکارانہ تھی۔ اس کے ہونٹ سیدھے اور بہت پتلے تھے۔ اس کے رخساروں کی ہڈیاں چوڑی اور ابھری ہوئی تھیں جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ بڑا گستاخ طبع آدمی ہے۔ اس کی پیشانی چپٹی تھی۔ اور اسکے سر کا پچھلا حصہ بہت بھاری اور اونچا تھا۔ اور اسکے کان بڑے بھدے بے ڈول تھے جس نے اس کی صورت کو بڑا بدنما بنا دیا ہوا تھا۔ ہاں ظاہر بین آنکھوں کو وہ ایک بڑا عظیم الشان شخص نظر آتا تھا کیونکہ اس کے گلے میں ایک بڑا ہیرا چمک رہا تھا۔ اور ایک سرخ تمغہ اسکے بٹن کی سوراخ میں لگا تھا۔ سائیس نے اس کے حکم کے مطابق پاسبان کی ڈیوڑھی کے دروازہ پر دستک دی اور پوچھا کیا کونٹ آف مانٹی کرسٹو یہیں تشریف رکھتے ہیں"

پاسبان۔ "جی ہاں یہیں تشریف رکھتے ہیں" مگر دیکھو اس نے علی کی طرف دیکھا۔ علی نے اشارہ سے انکار کیا۔

سائیس۔ "مگر کیا"

پاسبان۔ "حضور کونٹ صاحب آج اپنے زائروں سے ملاقات نہیں کرینگے"

سائیس۔ "اچھا تو میرے آقا کا کارڈ ان کے پاس لیجاؤ۔ میرے آقا کا نام نامی بیرن ڈینگلرس ہے۔ ضرور ضرور کونٹ کے پاس عرض کرو کہ میرے آقا کو چیمبر میں جانے کی بڑی جلدی ہے۔ مگر پھر بھی وہ رستہ چھوڑکر حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔"

پاسبان۔ "میں نے تو کونٹ صاحب سے کبھی روبرو بات نہیں کی نقیب آپکا پیغام پہنچا دے گا"

سائیس گاڑی کی طرف واپس گیا

ڈینگلرس۔ "اچھا کیا حال ہے"

سائیس نے تمام جو اس کے اور پاسبان کے درمیان گذرا تھا کہہ سنایا۔

بیرن ڈینگلرس۔ "اجی یہ کونٹ کا ہے کو ہوگا۔ کوئی شہزادہ ہوگا جس

جن کا حضور کہے بغیر نام ہی نہیں لیتے اور اگر اس سے کچھ بات کرتے ہیں۔ تو نقیب کی وساطت سے خیر کوئی پرواہ نہیں۔ اس کا میرے نام ایک اعتباری خط (لیٹر آف کریڈٹ) ہے جب اُسے روپیہ کی ضرورت ہوگی تو پھر بلا تامل ادا ہو جاوے گی۔

یہ کہکر وہ گاڑی میں سیدھا ہو بیٹھا اور اپنے گاڑی بان کو ایک ایسی آواز میں جو سڑک کی دوسری طرف بھی سنائی دی ہوگی۔ کہا کہ گاڑی چیمبر آف ڈیوٹیز کیطرف چلے۔

مگر کونٹ کو بیرن کے آنے کے وقت یہ خبر ہو گئی تھی۔ اور اس نے ڈینگلرس کو عینک لگا کر ایسی اچھی طرح سے دیکھ لیا تھا۔ کہ جیسا بیرن نے باغ کے نوکروں کو دیکھ لیا تھا۔ پھر اس نے اپنی عینک اتار کر ہاتھی دانت کے عینک دان میں رکھی اور کہا۔ اس شخص کا تو بہت ہی برا چہرہ ہے۔ عجیب بات ہے کہ لوگ اس کی گندی شکل بھینس جیسی شکل والے سر پر نمایاں پیشانی اور اس کی چندھیائی ہوئی آنکھوں کو دیکھکر اس سے بھاگ نہیں جاتے

پھر اس نے ایک گھنٹی بجائی اور پکارا " علی " علی آ گیا۔

کونٹ - برتوشیو کو بلاؤ " برتوشیو فوراً حاضر ہوا۔ اور اس نے آتے ہی پوچھا کیا حضور کو مجھ سے کوئی کام ہے۔

کونٹ - ہاں کیا تم نے وہ گھوڑے دیکھے ہیں جو ابھی دروازہ پر کھڑے تھے۔

برتوشیو - ہاں حضور دیکھے ہیں بڑے عمدہ اور خوبصورت گھوڑے ہیں۔

کونٹ - (ابرو چڑھا کر) اچھا تو پھر کیا سبب ہے۔ کہ ایسے خوبصورت گھوڑے کسی اور کے قبضے میں ہیں جبکہ میں نے تمہیں تاکیدی حکم دیا تھا کہ شہر پیرس میں جو سب سے خوبصورت اور عمدہ گھوڑے ہوں۔ وہ میرے واسطے خریدنا۔

کونٹ کے غضبناک چہرہ اور شعلہ زن آنکھوں کو دیکھکر علی نے اپنا سر نیچے ڈال دیا۔ اور اس کے چہرہ پر سے ہوائیاں اڑ گئیں۔ مگر کونٹ نے اُسے تسلی دی۔ اور کہا " علی یہ تمہارا قصور نہیں ہے تم غمگین مت ہو۔ اور تسلی رکھو تمہیں یہ دعوے نہیں ہے۔ کہ تم

کہ تم گھوڑوں کی شناخت کرسکتے" ہو۔ اسبات کو سنکر بیچارے علی کے چہرہ پہ پھر رنگت آئی۔

بٹروشیو - حضور مجھے اسبات کے عرض کرنے سے معاف رکھیں گے کہ جس وقت میں نے گھوڑے خریدے اس وقت یہ گھوڑے نہیں بک رہے تھے"۔

کونٹ (غصّے سے) مسٹر بٹروشیو معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم ابھی اسبات سے واقف نہیں کہ کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں ہے۔ جو قیمت دینے پر نہ مل سکے۔ ہاں اتنی بات ضروری ہے کہ قیمت چاہیئے۔

بٹروشیو - شاید حضور کو خبر نہیں ہے کہ بیرن ڈینگلرس نے یہ گھوڑے سولہ ہزار کو خریدے ہیں۔

کونٹ - اچھا تو تم اُسے تبیس ہزار دیدو جب دگنے ملتے ہوں تو ایک شاہد کار کبھی موقد ہاتھ سے جانے نہیں دیگا"۔

بٹروشیو - کیا حضور سچ مچ فرما رہے ہیں یا تمسخر میں؟ مانٹی کرسٹو نے اسپر پھر غصّے اور طیش سے دیکھا اور کہا تمہیں میری باتوں کا شک گزرنے لگ گیا ہے۔ یاد رکھو کہ میں نے آج شام کو کسی کی ملاقات کے لیئے جانا ہے۔ اور میری خواہش ہے کہ یہ گھوڑے نئی ساز کے ساتھ میری گاڑی کے آگے جُتے ہوئے میرے دروازہ پر موجود ہوں۔

بٹروشیو نے تسلیم کی اور جلنے ہی کو تھا کہ پھر وہ پیچھے مڑا۔ اور اس نے پوچھا "حضور کو گاڑی اور گھوڑوں کی کس وقت ضرورت ہے۔

کونٹ - پانچ بجے۔

بٹروشیو - حضور دو بج چکے ہیں۔

کونٹ - میں خوب جانتا ہوں۔ کہ دو بج چکے ہیں (پھر علی کیطرف مخاطب ہوکر) میرے تمام گھوڑے اپنی آقا کے کمرے کے دروازہ کے آگے کھڑے کردو اور اُسنے عرض کرو کہ جو ان سے وہ اپنی گاڑی کیواسطے پسند کرتی ہے۔ چن لے اس سے یہ بھی دریافت کرو کہ وہ میرے ساتھ کھانا کھائیگی۔ یا اکیلی اگر میرے ساتھ کھانا ہو تو اسکے کمرے میں دسترخوان بچھاؤ۔ اب جاؤ۔ اور نقیب کو یہاں بھیجدو۔

کونٹ - بیپ ٹسٹن تمکو میرے پاس نوکر ہوئے ایک سال ہوگیا ہے اس عرصہ میں اپنے نوکروں کے حسن وقبح سے خوب واقف ہوجایا کرتا ہوں مجھے تجربہ ہوگیا ہے کہ تم میری مرضی کے آدمی ہو۔ (وہ تو ادب بجا لایا) اب تجھے

یہ دریافت کرنا باقی ہے۔ کہ میں بھی تمہاری مرضی کا ہوں یا نہیں۔

بیپ لسٹن۔ اوہ حضور ہاں۔

کونٹ۔ میری بات پہلے ختم ہو لینے دو۔ تم کو میں ہزار روپیہ سالانہ دیتا ہوں اور اتنی رقم کسی جمعدار کو بھی نہیں ملتی جو اپنے ملک کی خاطر کئی دفعہ موت کے مونہہ میں چلا جاتا ہے۔ تم بہت سے منشیوں اور اہلکاروں سے اچھی زندگی بسر کرتے ہو۔ حالانکہ انہیں تم سے دس گنا زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور وہ اپنے کام کے پورا کرنے میں ایسے ہی دیانت دار ہوتے ہیں جتنا کہ کوئی ہو سکتا ہے۔ پھر گو تم خود نوکر ہو۔ مگر آگے تمہارے نوکر موجود ہیں۔ جو تمہارے کپڑے وغیرہ صاف کرتے ہیں۔ اور تمہاری مرضی بجالاتے ہیں پھر تم میرے واسطے کوئی شے خریدتے ہو تو اس سے اپنا نفع علیحدہ نکال لیتے ہو۔ اور سب تمہاری مرضی بجالاتے ہیں پھر تم میرے واسطے کوئی شے خریدتے ہو تو اس سے اپنا نفع علیحدہ نکال لیتے ہو اور اس طرح سے بھی اپنی تنخواہ کے برابر روپیہ پیدا کر لیتے ہو۔

بیپ لسٹن۔ نہیں حضور میں تو ایسا نہیں کرتا۔

کونٹ:۔ اچھا پہلے میری سن لو۔ میں یہ سب باتیں اس غرض سے نہیں بیان کرتا کہ تمہاری شکایت کروں۔ یا تمہیں کچھ ملامت کروں۔ اس میں میں کوئی ناحق بات نہیں کہتا۔ لیکن آج سے آگے ان نفع کے خیالوں کو بالکل بھلا دو۔ تم خوب جانتے ہو۔ کہ اگر میں تمہیں اب موقوف کر دوں تو پھر تمہیں ایسی معقول اسامی ملنا ایک ناممکن امر ہے میری عادت نہیں کہ میں اپنے نوکروں کے ساتھ قولاً یا فعلاً کسی قسم کی بدسلوکی کروں میں غلطی اور خطا کو فوراً معاف کر دیتا ہوں۔ مگر مقصود عمداً اور دیدہ دانستہ گناہ سے میں کبھی درگزر نہیں کرتا۔ اس غرض سے میں اپنے احکام صاف اور کھلے کھلے لفظوں میں دیتا ہوں۔ اور مبادا کہ تمہیں سمجھ میں نہ آویں۔ تو انہیں دوبارہ اور سہ بارہ بیان کرتا ہوں۔ میں اتنا دولت مند تو خدا کے فضل سے ہوں کہ جو کچھ معلوم کرنا چاہوں۔ معلوم کر سکتا ہوں۔ مگر میری رازجوئی کی عادت نہیں ہے۔ تو پھر اگر مجھے معلوم ہو گیا کہ تم نے کہیں میرا کسی طرح کا ذکر اذکار کیا ہے یا میرے کاموں کے اسباب

بیان کئے ہیں یا میری باتوں پر حاشئے
چڑھائے ہیں تو بس آپنے آپ کو برخاست
سمجھو۔ اچھا اب جاؤ میری عادت نہیں
کہ بار بار کہوں۔ اب خوب یاد رکھنا
تمہیں کافی طور پر آگاہ کر دیا گیا ہے
اور اگر اب کبھی تم نے خیال نہ رکھا
تو پھر کسی کے سر پر الزام نہیں"
بیپ لسٹن سلام کر کے جانے ہی
کو تھا کہ کونٹ نے اُسے پھر ٹھہرا لیا
اور کہا "مجھے تمہارے پاس یہہ بیان
کرنا یاد نہیں رہا کہ میں تنخواہ کے علاوہ
اپنے ہر ایک نوکر کے واسطے کچھہ علیحدہ
جمع کرتا رہتا ہوں۔ جو نوکر موقوف
ہو جاتے ہیں ان کو اس روپیہ میں کچھہ
حصہ نہیں ملتا اور یہہ سب میرے
ان نوکروں کے واسطے جمع رہتا ہے
جو میرے ساتھ رہتے ہیں اور جنہیں
یہہ میرے مرنے کے بعد تقسیم ہو کر
ملجائے گا۔ تم نے میری ایک سال
خدمت کی ہے۔ تمہارے لئے بھی
جمع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ سوا اپنی
بیوقوفی سے اسے کہیں گنوا نہ بیٹھنا"
یہہ سب تقریر علی کے سامنے کی گئی
جو بالکل بے حس و حرکت کھڑا رہا کیونکہ
وہ اس کا ایک لفظ بھی نہ سمجھتا تھا۔
مگر اس نے بیپ لسٹن پر وہ تاثیر
پیدا کی جس سے وہی لوگ واقف ہو سکتے
ہیں جو فرانسیسی خادموں کی طبیعت
سے واقف ہیں پھر وہ بولا "حضور
میں جناب کو یقین دلاتا ہوں کہ میں
آپ کی رضامندی حاصل کرنے کی
حتی الوسع کوشش کرونگا۔ اور علی
کے ہمیشہ نقش قدم چلونگا۔
کونٹ (بڑی سرد مہری کی آواز
میں) مہربانی کر کے یہہ ہرگز نہ کرنا۔
علی میں جہاں بڑے اعلےٰ صفات
ہیں۔ وہاں اس کے ساتھ بڑے
خراب نقص بھی ہیں۔ علاوہ ازیں
وہ ایک زرخرید غلام ہے اور تم تنخواہ
پر نوکر ہو وہ تمہارا نمونہ کسطرح
بن سکتا ہے۔ وہ تو بیچارا ایک کتے
کا حکم رکھتا ہے جو اگر اپنا فرض
ادا کرنے میں قاصر رہے۔ تو میں اسے
موقوف نہیں کرونگا۔ بلکہ فوراً جان
سے مار دونگا"
بیپ لسٹن کے کان پر جب یہ
آواز پڑی تو وہ تحیر کے دریا میں
غرق ہو گیا۔
مانٹی کرسٹو "معلوم ہوتا ہے
کہ تمہیں میری بات کا یقین نہیں
آتا" پھر اس نے علی کو عربی زبان
میں وہی کہا جو اس نے بیپ لسٹن
کو فرانسیسی میں کہا تھا۔ غلام
حبشی اس بات سے مسکرایا

اور اپنے گھٹنے ٹیک کر کونٹ کے ہاتھ پکڑے اور انہیں بوسہ دیا جب کونٹ کی بات کی علی نے اس طرح سے تصدیق کر دی تو بیب ٹسٹن تو اور بھی متحیر ہوا۔ کونٹ نے پھر بیب ٹسٹن کو چلے جانے کا اشارہ کیا اور علی کو لیکر وہ اپنے پڑھنے کے کمرے کی طرف گیا جہاں وہ دونوں بہت دیر تک باتیں کرتے رہے۔

جب گھڑی نے پانچ بجائے کونٹ نے گھنٹے کو تین بار بجایا۔ جب وہ علی کو بلانا چاہتا تھا۔ تو گھنٹے پر ایک چوٹ لگایا کرتا تھا۔ جب بیب ٹسٹن کو چاہتا تھا۔ تو دو چوٹیں لگاتا اور اس کو بٹر وشیو کی ضرورت پڑتی تھی تو تین چوٹیں لگایا کرتا تھا۔ بٹر وشیو آ حاضر ہوا۔

کونٹ "میرے گھوڑے تیار ہیں"۔

بٹر وشیو "حضور کے ارشاد کے مطابق گاڑی کے آگے لگے ہوئے تیار کھڑے ہیں۔ کیا مجھے بھی حضور کے ہمرکاب جانا ہے"؟

کونٹ "نہیں۔ تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔ علی اور بیب ٹسٹن چلیں گے"۔

کونٹ اب اپنی مکان کی سیڑھیاں اترا۔ اور اس نے دیکھا کہ دروازہ پر گاڑی کھڑی ہے۔ اور اس کے آگے وہی خوب صورت اور شاندار ہوا رجتے ہیں جن کی صبح کے وقت اس نے اتنی تعریف کی تھی اور جو پہلے ڈینگلرس کی ملک تھی۔ جب وہ ان کے پاس آیا تو بولا یہ گھوڑے نہایت ہی خوبصورت ہیں۔ اچھا کیا ہے کہ تم نے انہیں خرید لیا ہے۔ اگرچہ جلدی نہ خریدنے میں تم نے غلطی کی تھی"۔

بٹر وشیو "حضور اب بھی ان کے حاصل کرنے میں بڑی دقت ہوئی ہے۔ اور بہت بڑی قیمت دینی پڑی ہے۔

کونٹ "خیر کیا قیمت زیادہ دینے سے گھوڑوں کی خوبی جاتی رہی ہے"؟

بٹر وشیو "نہیں جی اگر حضور راضی ہیں تو سب کام ٹھیک ہیں۔ حضور کس طرف کا قصد رکھتے ہیں"۔

کونٹ "ہاو چالسی میں بیرن ڈینگلرس کے گھر جاتا ہوں"۔ اب بٹر وشیو جانے کو تھا کہ کونٹ نے اسے پھر ٹھیرا لیا۔ اور کہا "مجھے نارمنڈی میں سمندر کے کنارے کچھ زمین چاہئے۔ اور اگر زمین ہیور اور بولون کے درمیان واقع ہو تو بہت ہی خوب ہے۔ میری طرف تمہاری رسی لمبی ہے اور تمہیں ہر قسم کی اجازت ہے۔ یاد رکھو کہ یہ بات اشد ضروری ہے

کہ میری زمین میں سمندر کے کنارہ
ایک چھوٹی سی بندرگاہ بھی ہو جس میں
میرا جہاز ٹھیر سکے ۔ وہ ایک چھوٹا
سا جہاز ہے اور اسے ہر وقت تیار
رہنا ہوگا ۔ تاکہ میری طرف سے
اشارہ پانے پر ہر وقت روانہ ہو سکے
ایسی جگہ کی جلدی جستجو کرو اور اگر
دستیاب ہو جاوے تو اسے
اپنے نام پر خرید کر لو میرا خیال ہے
کہ کاروٹ (ایک چھوٹا جہاز) اب
فی کمپ کیطرف روانہ ہو گیا ہوگا ۔
تمہارا کیا خیال ہے ۔

بلٹر وشیو ۔ حضور میں نے تو اسے
اسی شام روانہ ہوتے دیکھا تھا جبکہ
مارسیلز سے روانہ ہوئے ۔

کونٹ ۔ اور باٹ کہاں ہوگی ۔
یہ بھی ایک قسم کی سیر کرنے
والی کشتی ہوتی ہے ۔

بلٹر وشیو ۔ آپ نے حکم دیا تھا کہ وہ
مادبک ہی میں رہے ۔

کونٹ ۔ خوب خوب ۔ دیکھو دونو
جہازوں کے کپتانوں کو وقتاً فوقتاً
لکھتے رہنا کہ ہوشیار رہیں ۔

بلٹر وشیو ۔ حضور تو آگ بوٹ
کے بارے میں کیا حکم ہے ۔

کونٹ ۔ وہ جیلین میں ہے ۔

بلٹر وشیو ۔ حضور ۔ وہ اسی جگہ
ہے ۔

کونٹ ۔ اچھا تو جو احکام میں نے
پہلے دو کے باب میں دیئے ہیں اس
کے باب میں بھی وہی کافی ہونگے ۔

بلٹر وشیو ۔ حضور میں نے جناب کے
احکام سن لئے ہیں اور انہیں لفظاً
لفظاً پورا کروں گا ۔

کونٹ ۔ جب زمین خریدی جائے
تو میرا ارادہ ہے ۔ کہ شمالی اور جنوبی
سڑکوں پر دس دس کوس کے
فاصلے پر گھوڑوں کے اڈے لگائے
جاویں ۔

بلٹر وشیو ۔ حضور یہ سب کام
میرے ذمے رہنے دیں آپ دیکھئے
کہ وفاداری اور جوش سے پورے
کئے جاویں گے ۔

کونٹ مسکرایا اور گاڑی کا
دروازہ کھولکر اس میں جا بیٹھا ۔
گاڑی چھوڑی گئی اور بجلی کیطرح
روانہ ہوئی ۔ تھوڑی دیر میں ڈنگلرس
ساہوکار کے دروازہ پر پہونچ گئے
ڈنگلرس اس وقت ایک ریلوے
کی کمپنی کی میر مجلسی کر رہا تھا ۔ لیکن
جب اسے کہا گیا ۔ کہ اس کو کونٹ
آف مانٹی کرسٹو ملنا چاہتا ہے
تو مجلس فوراً ختم ہو گئی ۔ جب کونٹ
کا خطاب اس کے کانوں پر پڑا تو

اٹھا۔ مگر اٹھتے ہوئے اپنی مجلس کے روبرو مفصلہ ذیل تقریر کی۔

صاحبان معاف فرماویں کہ میں اس طرح آپ کو چھوڑ کر چلا ہوں۔ لیکن عجیب ایک تمسخر آمیز واقعہ ظاہر ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ روم کے درمیان دو ساہوکاروں ٹامس اور فرنچ نے اینجکہ ایک شخص کو بھیجا ہے۔ جو اپنے آپ کو کونٹ آف مانٹی کرسٹو کہتا ہے اور جو میرے ساتھ لامحدود حساب ڈالنے کا خواہش مند ہے میں خیال کرتا ہوں کہ میرے وسیع خارجی تعلقات میں یہ سب سے زیادہ عجیب بات ہے اور آپ خیال کر سکتے ہیں کہ اس سے میری طبیعت میں ایک قسم کی راز جوئی پیدا ہو گئی ہے۔ تو اس شخص کے دیکھنے کا جس کے پاس لامحدود اعتباری خط (لیٹر آف کریڈٹ ہے) ایسا خیال سر میں سمایا ہوا ہے۔ کہ میں اس کو ملنے کے لئے بذات خود صبح اس کے مکان پر گیا۔ یہ شخص کونٹ کہلاتا ہے۔ مگر میں تو یقین کرتا ہوں۔ کہ یہ خطاب نرا بناوٹی ہے۔ آپ سب واقف ہیں کہ آجکل کے کونٹوں کے پاس بڑا روپیہ نہیں ہوتا۔ لیکن آپ اس بات کے سننے سے متعجب ہوں گے۔ کہ جب میں صبح اس کے ڈیرے پر گیا۔ تو مجھے کیا آواز کان پر پڑی کہ کونٹ آج کسی سے ملاقات نہیں کریں گے۔ آپ یقین کریں کہ مجھے اس بات کے سننے سے بڑی ہنسی آئی۔ کیونکہ ایسی باتیں شہزادے کرتے ہیں۔ یا کوئی لکھ پتی آدمی۔ جب میں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وہ گھر جس میں وہ اقامت پذیر ہے اسکی اپنی ملکیت ہے اور جہانتک کہ بیرونی اور باغ کی آرایش سے معلوم ہوتا تھا۔ یہی یقین ہوتا تھا۔ کہ وہ بڑا آدمی ہے۔

لیکن اب یہ بات اس نے مسکرا کر کہی لیکن لامحدود اعتبار بھی ایک ایسا لفظ ہے۔ کہ جو شک پیدا کرتا ہے۔ اور خاص کر کے ان ساہوکاروں کے حق میں جن کے نام لیتے ہی زیادہ پر اندیشہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ سب باتیں سننے کے بعد آپکو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ میں اس شخص کی ملاقات کرنے کا بڑا خواہش مند ہوں یہ شاندار اور مغرورانہ سپیچ دنگیلیرن نے سب جماعت کو سلام کی اور

پھر اپنی نشست گاہ کی طرف چلا
گیا۔ جس کے سنہری پردوں اور
طلائی قالینوں نے چالیس ایشن
میں شور پیدا کر دیا ہوا تھا۔ کہ بیرن
کو امید تھی کہ یہ شان و شوکت دیکھنے
پر کونٹ کو کچھہ حیرانی ہوگی۔ اسلئے
اس کا منشا تھا۔ کہ اسکو اسی کمرے
میں بیٹھاوے اس کمرے میں داخل
ہوتے ہی بیرن نے کونٹ کو ایک
سنہری کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا
کونٹ بیٹھ گیا۔

ڈینگلرس مجھے کونٹ آف مانٹی
کرسٹو کی ملاقات کا شرف حاصل
ہوا ہے۔

کونٹ (جھک کر) حضور کا اسم
شریف بیرن ڈینگلرس ہے۔ آپ
ہی چیمبر آف ڈپوٹیز کے ممبر ہیں
اور آپ ہی چیولیر ڈی لیجن آف آنر
ہیں۔ اس طرح بڑی سنجیدگی میں
کونٹ نے بیرن کے تمام خطابات
گن چھوڑے جنمیں تمام کچھہ تمسخر آمیز
حقارت ملی ہوئی تھی۔

بیرن نے کونٹ کے تمسخر کو سنا
اور بڑے حوصلے سے اپنے غصہ
کو فرو رکھا۔ پھر کونٹ کیطرف
مخاطب ہو کر اس نے کہا۔ آپ
معاف فرما دیں گے کہ آپ سے
گفتگو کرتے ہوئے میں نے آپ کے
نام کے ساتھ آپ کا خطاب بھی
بولا۔ لیکن آپ جانتے ہیں۔ کہ
ہماری ایک آزاد گورنمنٹ ہے
اور میں خود لوگوں کی آزادیوں کا
ریپریزنٹیٹو ہوں۔

مانٹی کرسٹو۔ یہی تو سبب ہے
کہ آپ اوروں کے خطاب بالائے
طاق رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور اپنا
خطاب دم کیطرح ہمیشہ ساتھ
ہی رکھتے ہیں۔

ڈینگلرس (بناوٹی بے پرواہی سے)
اجی نہیں میری نظر میں تو ان چھوٹے
خطابوں کی کوئی قدر نہیں ہے
لیکن بات یہ ہے کہ مجھے بیرن
اور چیولیر ڈی لیجن آف آنر کا
خطاب ملکی خدمت کے عوض
میں عطا ہوا تھا۔ لیکن۔

کونٹ۔ مگر آپ نے مانٹ
مورینیس اور لافیٹ کی مانند آپنے
خطاب چھوڑ دیئے ہیں۔ بیشک
اپنی چال کیواسطے ان سے بڑھکر
کوئی اچھے نمونے نہیں مل سکتے۔

ڈینگلرس۔ اجی میرے کہنے
کا یہ منشا نہیں کہ میں نے اپنے
خطابات پرے رکھ چھوڑے
ہیں مگر میں انہیں موقعہ موقعہ

پر استعمال کرتا ہوں۔ مثلاً میں اپنے نوکروں اور خادموں کے سامنے اپنی تمام ظاہری شان وشوکت کے ساتھ ظاہر ہونگا۔

کونٹ۔ ٹھیک میں دیکھتا ہوں کہ آپ کے نوکر آپکو (میرے آقا بیرن صاحب) کر کے پکارتے ہیں جبکہ اخباروں میں صرف آپکو ڈینگلرس صاحب کر کے لکھا جاتا ہے۔"

ڈینگلرس نے پھر غصے سے اپنے ہونٹ کاٹے اور اُسے یقین ہوگیا کہ وہ ایسی باتوں میں کونٹ کے ساتھ پورا نہیں اُتر سکتا اس لئے اس نے ارادہ کیا کہ کوئی اور مضمون آغاز کرے جس سے وہ پورا واقف ہو اور تمام فائدے اس کی طرف رہیں اور اسی کا ہاتھ اونچا رہے۔

ڈینگلرس۔ میں آپکو اس بات کی بھی اطلاع دینی ضروری جانتا ہوں کہ ٹامسن اور فرینچ نے میرے نام ایک اعتباری خط روانہ کیا ہے۔

کونٹ۔ بیرن صاحب میں اس بات کے سُننے سے بڑا خوش ہوں میں آپ کو بیرن کر کے پکارتا ہوں کیونکہ مجھے ایک ایسے ملک میں رہنے کے سبب سے جہاں بیرن بکثرت نہیں ہیں اور جہاں بیرن کا خطاب خفیف باتوں پر نہیں دیدیا جاتا۔ لوگوں کو اُن کے خطابوں سے بلانے کی عادت پڑ گئی ہوئی ہے۔ ہاں وہ اعتباری رقعہ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ وہ آپ کے نام ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپ میرے حساب کو وقت پر ادا کر دیا کریں گے۔ اور ہمیں اس معاملے میں کچھہ تکلیف نہ اٹھانی پڑے گی۔

ڈینگلرس۔ مگر ایک مشکل آپڑی ہے اور وہ یہ ہے کہ میں خط کو پورا پورا نہیں سمجھتا۔"

کونٹ۔ خوب۔"

ڈینگلرس۔ اور اسی غرض سے میں صبح آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے گیا کہ آپ مجھے اسکا خلاصہ کھولکر بیان کردیں۔"

کونٹ۔ میں بڑی خوشی سے آپکو سب کچھہ سمجھانے کے لئے تیار ہوں میں اب اسی جگہ ہوں مہربانی کر کے بتاویں کہ کونسی بات ہے جس نے آپکی عقل اور سمجھہ کو حیران کر دیا ہے

ڈینگلرس۔ اجی خط میں شاید یہ میرے پاس ہی ہو (اپنی جیب میں ہاتھ

ڈالکر) ہاں یہیں ہے اس خط میں لکھا ہے کہ کونٹ آف مانٹی کرسٹو کے لیے ہمارے بنک کے نام غیر محدود حساب ہے "

کونٹ " یہہ تو بالکل صاف ہے اس میں کونسی بات ہے جو آپکے فہم کی پہونچ سے باہر ہے "

بیرن " بس مجھے اس لفظ لامحدود کی سمجھ نہیں آتی -

کونٹ " کیا یہہ لفظ ملک فرانس میں ایک نیا لفظ ہے ہاں شاید فرانسیسی زبان کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہو کیونکہ جن شخصوں نے اُسے لکھا ہے وہ انیگلو جرمن قوم سے ہیں اور ممکن ہے کہ وہ صاحب فرانسیسی نہ لکھ سکتے ہوں "

ڈینگلرس " رقعہ کے مضمون کے سمجھنے میں تو کوئی دقت نہیں ہے مشکل تو یہہ آپڑی ہے کہ میں نہیں جانتا کہ لامحدود کا اعتبار کیا ہوتا ہے "

کونٹ " (بڑی سادگی اور متانت سے) کیا یہہ ہوسکتا ہے کہ ٹامسن اور فرینچ کی دیانت داری اور مالداری پر آپ کو شک ہے مہربانی کرکے جلدی بتلادیں کہ آپ کا کیا مطلب ہے - میری طبیعت بے قرار ہوئی جاتی ہے - کیونکہ میرا بہت سا مال ان کے ٹہکانہ نہیں ہے -

ڈینگلرس " اجی ٹامسن اور فرینچ تو بڑے مشہور ساہوکار ہیں مجھے ان کی دیانت داری میں تو کوئی کلام نہیں مگر میں اس لفظ لامحدود کے معنے بالکل نہیں سمجھ سکتا - روپیہ کے معاملات میں یہہ کچھہ بڑا بے ٹہکانہ سا لفظ ہی ہے - یہہ "

مانٹی کرسٹو " بیشک اسکے معنے تو کچھہ بے ٹہکانہ سے ہیں -

ڈینگلرس " ہاں یہی تو میں بھی کہتا ہوں اب آپ جانتے ہیں کہ جو بات بے ٹہکانا ہوتی ہے اسمیں شک ہوتا ہے - اور جس بات میں شک ہوتا ہے اسمیں امن نہیں ہوتا کیونکہ داناؤں کا قول ہے کہ شک اور خطرہ لازم ملزوم ہیں -

کونٹ " اچھا تو پھر صاف لفظوں میں آپ کا یہہ مطلب ہے کہ ٹامسن اور فرینچ چل بسے - کیسی ہی بیوقوفی کے کام کیوں نہ کریں بیرن ڈینگلرس ہرگز ان کے نقش پا پر نہیں چلنے کا "

ڈینگلرس " کونٹ صاحب یہہ کیسے؟

کونٹ " بس یہی کہ ٹامسن اور فرینچ نے تو اپنے لین دین کی کوئی حد مقرر نہیں کی - مگر ڈینگلرس کے کاروبار کی ایک حد معین ہے - بیشک وہ ایسا ہی دانا اور دور اندیش ہے جیسے کہ وہ دانا جسکا

تو(اس لئے نقل کیا ہے"

ڈینگلرس۔ (ایک مغرورانہ طرز سے گردن اٹھا کر) بنک کے امیر اور خزانچی پر تو آج تک کسی نے جرح کی نہیں"

کونٹ" میرے لئے تو شاید آپ کے بنک سے امیری وزیری سب اٹھ گئی ہے۔

ڈینگلرس واہ جی وہ کیوں"

کونٹ" آپنے جو اتنے اعتراض اٹھائے ہیں اور اتنے معنے پوچھے تو اسکا کیا مطلب۔ بس یہی کہ یا تو آپ کو اپنے اوپر پورا بھروسہ نہیں اور یا مجھپر نہیں۔ غالب یہی ہے کہ آپ کو اپنے اوپر پورا اعتبار نہیں"

ڈینگلرس کو پھر طیش پیدا ہوا مگر غصّہ ظاہر کرنے کا موقعہ نہ تھا سو اُسنے ایک تمسخرانہ اور ظریفانہ انداز سے بات کرنی شروع کی جس میں کہ کچھہ گستاخی بھی ملی ہوئی تھی برخلاف اس کے مانٹی کرسٹو کے چہرہ پر وہی سنجیدگی تھی۔ اور وہ ایسی سادگی اور بے تکلفی سے بات کرتا تھا جس سے اس کا چہرہ اسا ... [illegible] بڑھجاتا تھا"

تھوڑی دیر خاموش رہ کر پھر ڈینگلرس [illegible] میں صاحب میں اب صاف کھول کر بات کرتا ہوں کہ آپ مجھہ سے کہاں تک روپیہ لیں گئے"

مانٹی کرسٹو چاہتا تھا کہ کسیطرح سے بات کے نیچے نہ آجاوے سو اُس نے جواب دیا" جناب اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ مجھے کتنے روپیہ کی ضرورت ہے تو پھر اسی لامحدود لفظ کی کیا ضرورت ہے جس نے آپ کو اتنا ششش و پنج میں ڈالا ہے"

ساہوکار نے مناسب جانا کہ اپنی شیخی بگھاری اور اپنی بڑائی ظاہر کرے اس لئے اپنی کرسی کے ساتھہ تکیہ لگا کر اُس نے بڑی امیرانہ انداز سے کہا" دیکھو صاحب روپیہ مانگنے میں کچھہ اندیشہ نہ کیجئے۔ آپنے یہہ نہ خیال کرنا کہ ہمارا بنک کوئی افلاس زدہ بنک ہے اگر آپکو دس لاکھہ تک بھی ضرورت ہو تو ہم موجود ہیں۔

مانٹی کرسٹو" کیا فرمایا ہے"

ڈینگلرس" میں نے یہہ کہا ہے کہ اگر کہیں آپکو کوئی مشکل درپیش آجاوے اور روپیہ کی سخت ضرورت پڑجائے تو ہمارا بنک دس لاکھہ تک دیدینے کے لئے تیار ہے۔

کونٹ" دس لاکھہ واہ آپ اسے بہت سمجھے بیٹھے ہیں میری یہ قلیل رقم کیا کیا مطلب برآری کرسکتی

ہے۔
جناب من اگر اتنی حقیر رقم سے میرا کام
چل سکتا تو مجھے حساب ڈالنے کی کیا
چنتی پڑ گئی تھی۔ آپ معاف رکھیں
مجھے تو دس لاکھ کا نام سنکر ہی ہنسی
آتی ہے۔ اتنا روپیہ تو اکثر میری جیب
میں رہا کرتا ہے"۔
یہہ کہہ کر مانٹی کرسٹو نے اپنی جیب
سے ایک چھوٹی سی کتاب نکالی جس
میں دو اس قسم کے رقعہ تھے جنمیں
سے ہر ایک میں خزانہ پر پچاس پچاس
لاکھہ کی درشنی ہنڈوی تھی ساہوکار
تو اسبات سے ہکا بکا ہو گیا۔ اسکو
تو اپنے حواس کا بھی یقین نہ رہا اور
وہ کاغذ کو ہاتھ میں لیکر کبھی تو انکی
طرف دیکھتا اور کبھی کونٹ کے منہ
کیطرف"۔
مانٹی کرسٹو"۔ بس جی صاف
صاف کیوں نہیں بتاتے کہ آپ
کو ٹامسن اور فرینچ کے بینک پر
اعتبار نہیں ہے۔ خیر اگر اس
میں اندیشہ ہے تو کوئی بھی ہرج
نہیں ہے۔ یہ کوئی ناجایز نہیں
ہے۔ میں بھی پہلے ہی سے اسبات
کو تاڑ گیا تھا۔ اور میں نے اسبات
کا پورا بندوبست کر لیا تھا۔ آپ
مختار ہیں جو چاہیں کریں۔ دیکھیں
یہہ دو اور ویسے ہی رقعہ ہیں جو
آپ کے نام ہیں۔ اسمیں ایک
وائنا کے آرشٹین کے نام ہے اور
دوسرا بیرن داتھ شیلڈ کے
نام ہے اب آپ صرف منہ سے
نکالیں۔ میں آپ کو تکلیف
نہیں دینا چاہتا۔ میں ان دونو
صاحبوں سے اپنا کام چلا لونگا
ڈینگلرس کے تو حواس خطا ہو گئے
اُس نے دونو خط کونٹ کے ہاتھ
سے لئے۔ کونٹ نے ان کو اپنی
انگلیوں میں سے ایسے پکڑا تھا۔
جیسے معمولی کاغذ ہوتے ہیں۔
ڈینگلرس نے انہیں بڑی غور سے
پڑھا اور پھر ان کے دستخطوں اور
مہروں کی اصلیت کی تحقیق کی۔ کونٹ
کی اس میں تھی تو بڑی عزتی مگر اس
وقت خاموشی کو زیادہ مقدم جانا
جب ڈینگلرس کو یقین ہو گیا کہ
جعلی نہیں ہیں تو وہ اٹھا اور بولا۔
اس سے زیادہ خوش نصیب کون ہوگا
کہ آپ کے پاس اتنی ان گنت دولت
ہے۔ آپ کے یہ تینوں رقعہ ہی کروڑوں
روپیوں کی قیمت کے ہیں۔ آپ کی
گفتگو سے مجھے یقین تو پورا ہو گیا ہے
مگر میں صاف صاف اقرار کرتا ہوں
کہ میری حیرانی ابھی تک ختم نہیں ہوئی۔

کونٹ: نہیں جی۔ بھلا بیرن ڈنیگلرس اتنی چھوٹی اور قلیل رقموں پر کہاں حیران ہونے لگا۔ یہ تو باتیں ہیں اچھا چونکہ اب آپکے اور میرے درمیان سب باتیں فیصلہ پا چکی ہیں میں امید کرتا ہوں کہ آپ کل میرے پاس کچھ روپیہ روانہ فرماویں گے"

ڈنیگلرس: بڑی خوشی سے آپکو کتنی ضرورت ہے"

مانٹی کرسٹو: اچھا اب تو ہمیں ایک دوسرے کی بات کی صاف صاف سمجھ آگئی ہے۔ امید کہ اب آپکو میرے حق میں کسی قسم کا شک نہ ہوگا"

ڈنیگلرس: اجی مجھے آپ پر تو ہرگز شک نہیں تھا"

کونٹ: نہیں نہیں آپکو صرف اتنا یقین دلانا چاہیے تھا کہ آپ کو میرے ساتھ معاملہ ڈالنے میں کوئی خطرہ نہیں ہے اب آپ کو یقین ہو گیا ہے اور کوئی شک شبہے کا موقعہ نہیں رہا تو ہم اتنے روپیہ کا تخمینہ لگاتے ہیں جتنا کہ پہلے سال میں خرچ ہو سکتا ہے اچھا تو امید ہے کہ میرا پہلے سال ساٹھ لاکھ خرچ آئے گا"

ڈنیگلرس: ساٹھ لاکھ اچھا جتنا آپکو ضرورت ہو"

کونٹ: اگر مجھے زیادہ کی ضرورت ہو گی تو پھر دیکھا جاویگا۔ مگر فی الحال میرا منشا ہے کہ فرانس میں ایک ہی سال رہوں اور اس عرصہ میں میں اتنی رقم سے زیادہ کیا خرچ کرونگا اچھا خیر دیکھا جائیگا"

ڈنیگلرس: اچھا رقم مطلوبہ کل صبح دس بجے کے اندر اندر آپ کے گھر پہنچ جاویگی۔ مگر آپ نوٹ لینگے یا نقد"

کونٹ: (کرسی سے اٹھ کر) آدھے نوٹ بھیج دیجئے اور آدھی نقدی"

ڈنیگلرس: بہرا اب آپ کے آگے صاف صاف اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنے آپکو یورپ بھر میں ایک بڑا عظیم الشان میر خیال کیا کرتا تھا۔ مجھے یورپ کے سب بڑے بڑے امرا کا حال معلوم ہے۔ مگر اتنی دولت جتنی آپ کے پاس ہے نہ کہیں دیکھی ہے نہ سنی۔ کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ آپ کے پاس کتنی مدت سے ہے"

مانٹی کرسٹو: ہمارے خاندان میں ایک بہت بڑا خزانہ تھا۔ اور ہمارا عہد تھا کہ ایک خاصی مدت تک اسے ہاتھ نہ لگائیں۔ چند مدت میں سود چڑھتے چڑھتے یہ سرمایہ دگنا ہو گیا۔ تھوڑی مدت ہوئی ہے کہ اب

یہ خزانہ میرے قبضہ میں آیا ہے بس فی الحال اتنا کافی ہے۔ تھوڑی ہی مدت میں آپ پر میری دولت کا پورا حال کھل جاویگا۔" یہ لفظ کہکر کونٹ ایک ایسی طرح سے مسکرایا جس کو دیکھکر ڈینگلرس دہشتزدہ ہوگیا۔

ڈینگلرس "آپکی دولت ہی کثیر ہے۔ اور آپ کے مذاق بھی بڑے لطیف ہیں تو پھر ان دونوں باتوں کے ہوتے آپ اسجگہ کے سب لکھپتیوں کو اپنی شان شوکت میں پیچھے چھوڑ جاویں گے میرا خیال ہے کہ آپ کو فن مصوری سے خاص الفت ہے کیونکہ جب میں کمرہ میں داخل ہوا تو آپ بڑی توجہ سے میری تصویروں کو دیکھ رہے تھے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں آپ کو اپنی تصویروں کا کمرہ دکھاؤں یہ سب میرے استادوں کی نشانیاں ہیں ان کے درمیان ایک بھی نئی تصویر نہیں ہے۔

کونٹ "آپ بیشک سچ کہتے ہیں کیونکہ ان میں یہ ایک بڑا عیب ہے کہ وہ پرانی نہیں ہیں۔"

ڈینگلرس "یا آپ اجازت دیں کہ میں آپ کو عقار ولسن کے ہاتھ کے بنے ہوئے بت دکھاؤں یہ شخص ڈنمارک کا ایک سنگتراش ہے کیونکہ میں فرانسیسی سنگتراشوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔"

کونٹ "خیر اپنے ہم ملکوں کے حق میں جو چاہیں کہہ سکتے ہیں۔"

ڈینگلرس۔ اچھا تو آپ میری تصویروں وغیرہ کو اب ملاحظہ فرماویں گے۔ یا پھر کبھی جبکہ ہم ایک دوسرے کے اچھے واقف ہو جاویں گے۔ فی الحال تو میں آپکی میڈیم بیرن ڈینگلرس سے ملاقات کرانا چاہتا ہوں حضور معاف فرماویں۔ آپکی دولت مندی کے مقابل جتنی عزت آپکی کیجاوے تھوڑی ہے۔

مانٹی کرسٹو نے سر کے اشارے سے ظاہر کیا کہ وہ اسکی بی بی کے ساتھ ملاقات کریگا۔ اسپر اس ساہوکار نے ایک گھنٹہ بجایا جس کی آواز سنتے ہی ایک نوکر خوبصورت لباس پہنے ہوئے آموجود ہوا۔

ڈینگلرس "کیا میڈیم ڈینگلرس گھر میں ہیں۔"

نوکر "جناب گھر ہی میں ہیں۔"

ڈینگلرس "اکیلے ہیں یا کوئی اور بھی ہے۔"

نوکر "نہیں حضور ان کے پاس کوئی ایک ملاقاتی ہی ہیں۔"

ڈینگلرس کیا آپ کو اس بات میں کچھ اعتراض ہے کہ آپ میڈیم کے دوستوں سے بھی ملاقات کریں

کونٹ "نہیں اعتراض کیا ہوتا ہے"

ڈینگلرس "نوکر سے) تو میڈیم کے پاس کون کون ہے" یہ بات اس نے اس طرز سے کہی کہ کونٹ مسکرایا کیونکہ وہ اسکی خانگی امور سے خوب واقف تھا"

ڈینگلرس - لیوسین ڈباری ہوگا"

نوکر "جی حضور"

ڈینگلرس نے اپنا سر ہلایا اور کونٹ کو یہہ خطاب کرکے کہا۔ لیوسین ڈباری ہمارا پرانا دوست ہے - وہ وزیر خارجہ کا میر منشی ہے - میری عورت کی بابت آپ کیا پوچھتے ہیں اسنے تو میرے جیسے آدمی کے ساتھہ شادی کرنے سے اپنی قدر کم کر لی ہے کیونکہ اسکا خون فرانس کے ایک بہت پرانے اور معزز خاندان کے خون سے ملتا ہے۔ اسکا پہلا نام ڈی سرویز تھا اور اسکا پہلا خاوند کرنل مارکوس ڈی ناراگاٹ تھا"

کونٹ "میں نے میڈیم ڈینگلرس سے پہلے کبھی ملاقات نہیں کی تھی مگر میں لیوسین ڈباری کو جانتا ہوں"

ڈینگلرس اچھا خوب تو آپکی ان کے ساتھ کہاں ملاقات ہوئی تھی"

کونٹ وہی کونٹ مارسرف البرٹ کے مکان پر -

ڈینگلرس "اچھا تو آپ اس جوان والے کونٹ کے بھی آشنا ہیں"

کونٹ "ہم روم میں کارنیوال کے ایام میں بہت مدت اکٹھے رہے ہیں"

ڈینگلرس - بیشک بیشک - اچھا تو میں نے سنا تھا کہ وہ اس جگہ ایک عجیب مشکل میں گرفتار ہوگئے تھے اور پھر اس سے نکلے بھی ایک عجیب طرز سے تھے مجھے سب کیفیت تو یاد نہیں مگر اتنا یاد ہے کہ وہ میری عورت اور میری لڑکی کو اٹلی سے واپس آنے کے بعد یہہ کہانی سنا کر خوش کیا کرتا تھا"

نوکر "حضور میڈیم ڈینگلرس آپکا انتظار فرما رہی ہیں -

ڈینگلرس "اگر حضور اجازت دیں تو آپکو راستہ دکھاؤں"

کونٹ دد مہربانی مجھے کچھہ عذر
نہیں ہے"

سینتالیسواں باب

ملاقات

بیرن کونٹ کو ساتھ لیئے ہوئے
بہت سے کمروں کے بیچ میں سے
گذرا - جو بڑے شان سے آراستہ
کیئے ہوئے تھے مگر اُنکی شان و
شوکت میں کچھہ لطافت نہ تھی -
بلکہ بہدا پن تھا - یہانتک کہ وہ
میڈیم ڈینگلرس کے پاس جا پہونچے
یہ ایک ہشت پہلو کمرہ تھا جس
کی دیواروں پر سرخ استبرق کے
پردے لگے ہوئے تھے کمرہ میں
جتنی کرسیاں تہیں سب پرانی
ساخت کی تھیں دروازوں کے
اوپر گلڈ رسیئے مردوں اور عورتوں
کی تصویریں لگی تھیں - اس کمرے
کی آرائش میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی
تھی اور تمام مکان میں صرف
ایک یہی کمرہ تہا جسکی آرائش میں
کچھہ نزاکت پائی جاتی تہی - بات
یہ تہی کہ اس کمرے کی ساخت
پرداخت میں ڈینگلرس کا کچھ
حصہ نہ تھا - سب کچھہ اُسکی بی بی
نے لیوسین ڈیباری کی امداد سے
کیا تھا - مسٹر ڈینگلرس کو اپنی
بی بی کے کمرے میں گھسنے کی
بالکل اجازت نہ تھی - ہاں اگر
کسی دل پسند آدمی کو اُسکی ملاقات
کے لیئے لیجاوے تو اُس حالت
میں جا سکتا تھا اور اگر وہ کسی
بدصورت آدمی کو لیجاوے تو
اس کی کچھہ خاطر ہوتی تہی - مگر
کسی خوبصورت اور وجیہ آدمی
کو لیجاوے تو اسکے مطابق ہی
اس کی طرف بہی کچھہ دہیان
کیا جاتا تھا - جب ڈینگلرس کمرے
میں داخل ہوا تو اُسنے دیکھا
کہ میڈیم ڈینگلرس جو کہ باوجود بڈہا
ہونے کے بہی کچھہ خوبصورت ہے
باجہ آگے رکھکر بیٹھی ہے -
جبکہ لیوسین میز کے اوپر ایک
جنتری کے ورقے الٹ رہا تھا -
- لیوسین نے کونٹ کے آنے
سے پہلے ہی اس کی بہت سی
باتیں میڈیم ڈینگلرس کے پاس بیان
کردی تھیں یہہ یاد ہوگا کہ کونٹ
نے البرٹ ڈی مارسرف کے
ہاں سب جماعت پر ایک عجیب

اثر پیدا کیا تھا۔ اور لیوسین کے دلپر اگرچہ کوئی بات ہی گہرا اثر نہیں کر سکتی تھی مگر کونٹ نے اس پر کچھ ایسا جادو پھونکا کہ وہ اسکو بھول نہیں سکتا تھا۔ اس لیئے جو بیان اس نے میڈیم کے پاس کیا اس میں بھی وہی برقی قوت بھری ہوئی تھی جس نے اس کا اپنا دل قابو کیا ہوا تھا۔ اور چونکہ ڈی مارسرف نے بھی اسکے پاس کونٹ کی نسبت بہت سے واقعات بیان کئے ہوئے تھے اسلئے لیوسین نے ان پر مصالحہ لگا کر انہیں اور بھی موثر بنا دیا تھا۔ پاؤں کی آہٹ سے میڈیم اور لیوسین اپنی دلچسپ گفتگو کو فوراً بند کر کے۔ بے پروا ہی سی جتانے لگے میڈیم نے نوباجے پر ہاتھ رکھ لیا۔ اور اس کا ساتھی پھر جنتری کو پڑھنے لگ گیا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ دونو اپنے کام میں بڑے دل سے محو ہیں۔ میڈیم ڈینگلرس نے اس وقت ڈینگلرس کا مسکراتے ہوئے ایک طریقے میں استقبال کیا۔ لیوسین نے ایسا جتایا کہ گویا وہ کونٹ سے کچھ دور کی ملاقات رکھتا تھا۔ جبکہ ڈینگلرس کے ساتھ اس نے بڑی تپاک سے ملاقات کی۔

ڈینگلرس پیاری میڈیم ڈینگلرس مجھے اجازت دیں کہ میں آپ سے کونٹ آف مانٹی کرسٹو کی ملاقات کراؤں میرے رومی گماشتوں نے انکی بڑی تعریف و توصیف کی ہے لیکن میں ایک بات بیان کرنی چاہتا ہوں جو پیرس کی تمام بیگمات کے لیئے خاص غور طلب ہے اور وہ یہ ہے کہ شریف کونٹ اس ہمارے شہر میں کوئی ایک سال کے قریب اقامت پذیر رہیں گے اور اس قلیل مدت کے لیئے انہوں نے اپنے خرچ کا تخمینہ ساٹھ لاکھ کیا ہے اس بات کا خیال کرنا چاہیئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کونٹ تماشوں بالوں اور ضیافتوں کے بڑے شائق ہیں اور ان کے واسطے انکا ہاتھ بھی بہت کھلا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر میرا قیاس صحیح نکلے تو وہ ہمیں بھی یاد فرمایا کریں گے۔ اور ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ جو ضیافت یا کارخانہ وہ کریں چاہے وہ بڑا ہو چاہے چھوٹا ہم بھی انکی شمولیت کا فخر ضرور

حاصل کیا کرینگے۔ باوجودیکہ یہہ ایٹا ڈویس بڑا بیہدا اور ملامت آمیز تھا تاہم میڈیم ڈینگلر اسبات سے رہ نہ سکی کہ وہ نہایت گہری توجہ سے اس شخص کیطرف دیکھے جس میں کہ ساٹھہ لاکھہ سالانہ خرچ کرنے کی قدرت ہے اور جسنے اس سب شاہانہ فضول خرچی کے واسطے پیرس کو اپنا مستقر مقرر کیا۔

میڈیم ڈینگلرس " آپ اس جگہ تشریف لائے ہیں۔

کونٹ " کل صبح "

میڈیم " اچھا تو معمول کے مطابق دُنیا کے دوسرے سرے سے آئے ہیں۔ معاف فرماویں میں نے آپکی نسبت ایسا ہی سُنا ہے۔

کونٹ " نہیں بیگم صاحبہ۔ اس دفعہ تو میں کیڈز سے آرہا ہوں "

میڈیم " آپ کا پیرس میں پہلی دفعہ کا آنا بہت بُرے وقت میں ہوا ہے پیرس گرمی کے ایام میں نہایت بُری جگہ ہوتی ہے۔ بال تماشے اور ضیافتیں بالکل ختم ہو چکے ہیں تھیٹروں کا تو کہیں نشان نہیں ملتا۔ صرف ایک دل لگی رہ گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ چیمپ ڈی مارس میں گھوڑ دوڑیں ہونگی۔ کونٹ صاحب کیا آپ کے پاس بھی کوئی ایسے گھوڑے ہیں کہ گھوڑ دوڑ میں داخل ہوسکیں "

کونٹ " میڈیم صاحبہ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ فی الحال میرا یہ ارادہ ہے کہ میں ایسی تجاویز سوچوں کہ جتنی دیر یہاں رہوں اپنے آپ کو بھی اور دوسرونکو بھی خوش رکھوں مگر میں ایسے معاملات سے جنکا آپ نے نام لیا ہے بالکل ناواقف ہوں۔ میری بڑی آرزو ہے کہ مجھے کوئی ایسے مہربان دوست ملجاویں جو مجھے شائستہ شہر کے رسم و رواج سے پورا واقف کردیں۔

میڈیم ڈینگلرس " کونٹ صاحب کیا آپ کو گھوڑوں کا بھی کچھ شوق ہے "

کونٹ " میڈیم میں نے اپنی زندگی کا کثیر حصہ مشرق میں بسر کیا ہے اور آپ خوب جانتے ہیں کہ ان اطراف کے باشندے صرف دو چیزوں کی قدر کرتے ہیں اول گھوڑوں کی عمدہ نسل کی دوسری عورتوں کی خوبصورتی کی "

میڈیم ڈینگلرس " کونٹ صاحب رمل کے زیادہ قریب تو یہہ تھا کہ آپ عورتوں کی خوبصورتی کو اول رکھتے اور جانوروں کو دوم "

کونٹ " بیشک میڈیم صاحبہ آپ دیکھتی ہیں کہ میں نے کیسا سچ کہا تھا جب میں نے کہا تھا۔ کہ پیرس کی راہ و رسم سیکھنے کے لیئے مجھے ایک استاد

اتالیق چاہیئے۔

اس وقت میڈیم ڈینگلرس کی خاص خادمہ آئی اور اپنی مخدومہ کے نزدیک ہوکر وہ آہستہ آواز میں کچھ بولی۔"

میڈیم ڈینگلرس کا رنگ اڑ گیا اور وہ چلائی۔ میں تو نہیں یقین کرتی یہ بالکل غیر ممکن ہے۔"

خادمہ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے حرفاً سچ اور صحیح ہے۔"

میڈیم ڈینگلرس - (اضطراب میں اپنے خاوند سے) "کیا یہ سچ ہے؟"

ڈینگلرس (مضطرب سا ہوکر) "کیا سچ ہے؟"

میڈیم ڈینگلرس - وہی جو میری خادمہ کہتی ہے۔

ڈینگلرس - آپکی خادمہ کیا کہتی ہے؟

میڈیم ڈینگلرس وہ کہتی ہے کہ جب میرا کوچوان میرے واسطے گاڑی تیار کرنے لگا۔ تو اسے معلوم ہوا کہ طویلے میں میرے گھوڑے نہیں ہیں اور میرے کوچوان کو اس بات کی ہی خبر نہیں فرمائیے یہہ کیا بات ہے؟

ڈینگلرس بیگم صاحبہ مہربانی فرماکر ہر کو کام فرماویں اور میری بات بھی سنیں۔"

میڈیم ڈینگلرس "اچھا بولیے میں غور سے سنتی ہوں کیونکہ اس بات کے سننے کے لئے بڑی خواہش مند ہوں کہ آپ ایسی بے مثل اور عجیب بات کے لئے عذر کیا پیش کرتے ہیں۔ یہی دونو صاحب ہمارا فیصلہ کردیں گے مگر پہلے مجھے اِن کو سب حقیقت سُنا لینے دو۔" (کونٹ اور لیوسین کیطرف مخاطب ہوکر) صاحبان ڈینگلرس کے طویلے میں دس گھوڑے ہیں۔ انہیں سے دو گھوڑے میری خاص ملکیت ہیں جنپر اس کا کوئی حق نہیں یہہ دونوں گھوڑے پیرس بھر میں خوبصورتی اور چالاکی میں بے مثل سمجھے جاتے ہیں۔ مسٹر لیوسین آپ کے پاس تو ان دونوں کی کیفیت مفصل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ آپ تو اُنکو خوب جانتے ہیں اچھا آگے سنئے میڈیم ڈی ڈ لفرٹ نے مجھسے بالس لوبابن کو جانے کے لئے گاڑی مانگی ہوئی تھی اور میں نے اُسے دینے کا اقرار کیا ہوا تھا۔ مگر جب میرا سائیس طویلے میں گھوڑے لینے جاتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ وہاں گھوڑے ہی ندارد بات صاف ہے ڈینگلرس کو کسی سے

دو چار ہزار نفع ملتا ہوگا سو طمع نے نہ چھوڑا کہ وہ صبر کرسکے کیا بیان کروں حریص اور دنی الطبع آدمی سے مجھے قدرتًا سخت تنفر ہے۔ اے خدا مجھے ایسے مردود جاہل سوداگروں سے بچاؤ"۔

ڈینگلرس۔ میڈیم۔ گھوڑے زیادہ تیز تھے۔ اور آپ کے لئے موزوں نہ تھے ان کی عمر کل چار سال کی تھی اور جب آپ انپر سواری کرتی تھیں تو یقین جانیں کہ میرا دل دہڑکنے لگ جاتا تھا۔

میڈیم ڈینگلرس ہوں کیا بیہودہ عذر ہے۔ آپ کو یہ فضول فکر کیوں پڑ گئی جبکہ آپکو معلوم ہے کہ میں نے اب ایک ایسا کوچوان رکھا ہوا ہے جو شہر پیرس میں بے نظیر خیال کیا جاتا ہے میں ڈرتی ہوں کہ شاید آپنے کوچوان کو بھی بیچ ڈالا ہوگا۔

ڈینگلرس "میری پیاری محبوبہ اب انکا خیال بھلا دیجئے میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ بہت جلد آپ کو دو ویسے ہی بلکہ ان سے بھی بڑھ کے خوبصورت گھوڑے دونگا جنہیں خوبصورتی کے علاوہ نرمی بھی ہوگی اور جو دم کے بھی پختہ ہوں گے۔

میڈیم ڈینگلرس نے تیوری چڑھالی اور اپنے چہرے کو ایسا نا راض کر لیا

وہ ان باتوں سے سخت متنفر ہوگئی ہے ڈینگلرس نے اسکے چہرہ کو دیکھ تو لیا مگر شرمندگی چھپانے کے لیئے وہ کونٹ کی طرف منہ پھیر کر بولا۔ کونٹ صاحب افسوس ہے کہ مجھے پہلے خبر نہ ہوئی کہ آپکا پیرس میں رہنے کا ارادہ ہے"

کونٹ "اسبات کا آپ کو کیوں رنج ہے"

ڈینگلرس اسلیئے کہ اگر مجھے خبر ہوتی تو یہ گھوڑے میں آپکی خدمت میں بطور تحفہ کے پیش کرتا۔ میں نے اب ان کو یونہیں پھینک دیا ہے۔ مگر اصل میں میرا منشا یہی تھا کہ کسی طرح ان سے خلاصی پاؤں۔ وہ صرف جوانوں کے قابل تھے۔ اور میرے لیئے تو وہ بالکل غیر موزوں تھے

کونٹ "میں آپکا بڑا مشکور ہوں کہ آپکی میری طرف ایسی نظر عنایت ہے مگر آج صبح ہی میں نے بھی ایک نہایت عمدہ جوڑی والے گھوڑوں کی خریدی ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ نہیں ہیں۔ وہ یہیں باہر کھڑے ہیں مسٹر لیدسین آپ بھی جائیں اور ملاحظہ فرما دیں دیکھیں کہ بھلا آپکی رائے میں وہ کیسے ہیں"

جب لیدسین دروازہ کیطرف گیا۔ تو ڈینگلرس اپنی بی بی کے پاس گیا اور

آہستہ سے بولا "میں اوروں کے سامنے تو گھوڑے دیدینے کا سبب آپ کو نہیں بتا سکتا تھا۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ آج صبح مجھے اُن کے لئے بہت بڑی قیمت ملی تھی۔ کسی پاگل آدمی نے جو اپنے آپ کو برباد کرنے پر تلا ہوا ہے اپنے نوکر کو بھیجا کہ وہ گھوڑے خواہ کتنے بھاؤ لگیں خرید لے۔ اور حاصل کلام یہ کہ میں نے اُن کے بیچنے سے سولہ ہزار نفع نکالا ہے آؤ غصے کی صورت نہ بناؤ اس رقم میں سے میں چار ہزار تک آپ کو دیدونگا اور اس سے آپ جو چاہیں کرنا اور دو ہزار لیوجین کو دیدونگا۔ اب بولو تمہاری طبیعت بدلی ہے یا نہیں۔ کہو میں نے گھوڑے بیچ ڈالنے میں اچھا کیا ہے یا بُرا"

میڈیم ڈینگلرس نے یہ باتیں سنکر اپنے خاوند کیطرف ایک سخت ہی حقارت آمیز نظر سے دیکھا"

لیوسین (ناگہاں) "ہا میرا یہ کیا تماشا ہے۔"

میڈیم ڈینگلرس "کہاں"

لیوسین "مجھے کچھ دھوکا تو نہیں لگتا۔ وہ تو آپ والے گھوڑے معلوم ہوتے ہیں۔ وہی گھوڑے جنکی بابت یہاں بات ہو رہی ہے کونٹ کی گاڑی کے آگے نظر آتے ہیں"

میڈیم (دروازہ کی طرف دوڑ کر) "ہیں میرے پیارے خوبصورت ہیں کیا وہی ہیں (اور دیکھکر) ہاں وہی ہیں"

ڈینگلرس تو اسبات کو سنکر بالکل ہکا بکا ہو گیا"

کونٹ "(بناوٹی حیرانی سے) ہائے یہ عجیب اتفاق کی بات ہے"

میڈیم نے لیوسین کے کان میں کچھ کہا اور اُس نے کونٹ کے نزدیک آکر پوچھا۔ میڈیم جاننا چاہتی ہے کہ آپنے اُسکے خاوند کو ان گھوڑوں کی کتنی قیمت دی ہے۔

کونٹ "مجھے تو کچھ معلوم نہیں میرے نوکر ہی نے سب سودا کیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ میں ایسے گھوڑوں کا بڑا شائق ہوں تو اس نے مجھے خوش کرنے کے لئے خرید چھوڑے تھے۔ مجھے کچھ اتنا پتا لگتا ہے کہ شاید تیس ہزار کے قریب ہی کچھ دیا ہو"

لیوسین نے کونٹ کا جواب میڈیم ڈینگلرس کو جا سنایا۔ غریب ڈینگلرس کچھ ایسی مایوسانہ اور شرمیانہ شکل بنائے کھڑا تھا کونٹ کو اس کی حالت پر رحم آگیا اور اس نے اسے کہا "دیکھا عورتیں کیسی ناشکرگزار ہوتی ہیں آپکی تو یہ منشا تھی

کہ کسطرح بہت تیز گھوڑے دوڑے ہوں اور اسکی جان پر سے آفت ٹلے مگر وہ اس کو کچھ اور ہی سمجھ بیٹھی ہے اور شکر گذاری کے بدلے الٹی ملامت کے درپے ہو گئی ہے۔ بات یہی یہی ہے پھر اس کی جان پر کیوں نہ بن جاوے مگر وہ اپنی بات سے نہ ہٹے گی۔ تو پھر بہتر اور انسب یہی ہے کہ ان کو انکی طبیعت ہی پر چھوڑ دیا جاوے۔ اس صورت میں اگر کچھ نقصان ہو بھی جاوے تو کم سے کم کسی دوسرے کے سر پر الزام نہ رکھیں گی۔

ڈینگلرس نے ان باتوں کا کچھ جواب نہ دیا وہ اس فکر میں ڈوبا ہوا تھا کہ دیکھیں اس کے اور میڈیم کے درمیان کیا گل کھلتا ہے کیونکہ میڈیم کی پیشانی پر غصے کے بادل جمع ہو رہے تھے۔ اور اندیشہ تھا کہ تھوڑی دیر میں طوفان پھوٹ نکلے گا لیوسین نہ چاہتا تھا کہ اس طوفان کو ملاحظہ کرے سو اسے تو فوراً کوئی کام یاد آ گیا اور وہ تو رخصت لیکر فوراً رفوچکر ہوا۔ کونٹ نے بھی ان باتوں پر کچھ زیادہ امیدیں باندھی ہوئی نہیں اسلئے وہ بھی نہ چاہتا تھا کہ زیادہ دیر ٹھہر کر وہ ان کو تباہ کرے۔ سو وہ بھی سلام کہکر مرخصت ہوا۔ اور دونو میاں بی بی غضب آلود نگاہوں سے ایک دوسرے کیطرف دیکھتے ہوئے رہ گئے۔

مانٹی کرسٹو۔ جب اپنی گاڑی کیطرف واپس گیا تو اسنے اپنے دل میں کہا خوب سب باتیں میری مرضی کے مطابق ہی ہوئیں ہیں۔ اس خاندان کی خانگی صلح تو اب بالکل میرے ہاتھ میں ہے اب مجھے کوئی ایسی چالاکی کرنی چاہیے۔ کہ ان میاں بی بی کا دل میرے قابو میں ہو جاوے مگر ایک کسر رہ گئی ہے میں نے یوجینی ڈینگلرس سے ابھی تک ملاقات نہیں کی حالانکہ یہ بڑی ضروری (مسکرا کر) خیر اسکی فی الحال کوئی پرواہ نہیں ہے میں اب اسجگہ موجود ہوں اور میرے پاس وقت بکثرت ہے رفتہ رفتہ میری تجاویز کا یہ حصہ بھی پورا ہو جاویگا۔ انہیں خیالوں میں مستغرق کونٹ اپنے مکان کے آگے پہونچگیا۔

اس کے دو گھنٹہ بعد میڈیم ڈینگلرس کے پاس ایک بڑا مشفقانہ اور خوشامد آمیز رقعہ پہونچا جو کونٹ کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا اور جس میں یہ بات لکھی ہوئی تھی۔

بیگم صاحبہ آپکے خوبصورت اور عمدہ گھوڑے آپکی خدمت میں واپس روانہ کرتا ہوں

اس خیال پر میرے دل میں سخت
قلق پیدا ہوتا ہے کہ میں ان گھوڑوں
پر بیٹھ کر پیرس کے شہر
کی سیر کروں جن کی طرف ایک خوبصورت
نازنین حسرت بھری نگاہ سے دیکھ
رہی ہو۔ میری درخواست منظور فرما کر
مجھے ممنون فرماویں اور اس ہدیہ ناچیز
کو رد نفرما دیں۔"
گھوڑے واپس روانہ کئے گئے۔ انہیں
ساز تو وہی تھا۔ جو صبح انہیں سجایا ہوا
تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس وقت
اُن کے پیشانیوں پر دو خوبصورت
سہرے دمک رہے تھے۔"
ڈینگلر کی طرف بھی کونٹ نے
ایک ایسا رقعہ بھیجا جس میں اپنی
آپکو ایک وہمی امیر ظاہر کیا اور
گھوڑوں کے واپس کر دینے کی معذرت
کی۔ شام کے وقت کونٹ پیرس سے
آٹیل کی جانب چلا گیا۔ اسکے ساتھ
صرف علی تھا۔ دوسرے روز قریب
تین بجے دوپہر کے کونٹ نے علی کو
بلایا۔ جب وہ کمرے میں اس کے روبرو
حاضر ہوا تو کونٹ نے اس کو کہا "علی
تم نے کئی بار مجھے جتایا ہے کہ تمہیں
کمند پھینکنے کا خاص ڈھنگ یاد ہے
(علی نے اپنی گردن بلند کی اور اشارہ
سے ہاں کہی) اگر مجھے غلطی نہیں
لگی تو شاید تم نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ تم اپنی
کمند سے ایک مضبوط بیل کو گرا لیتے
ہو (علی نے پھر ہاں کی)
کونٹ "شاید تم چیتے کو بھی گرا
سکتے ہو"
علی نے پھر سر ہلا کر ہاں کی۔
کونٹ "شیر کو بھی دبا سکتے ہو؟"
علی زور سے اچھلا اور اس طرح
جتایا کہ گویا اُس نے کمند پھینکی ہے۔ اور
پھر ایک شیر کی صورت بنائی جسکا
گلا گھونٹا ہوا ہے۔
کونٹ "میں خوب سمجھتا ہوں۔ تمہارا
یہ ظاہر کرنیکا منشا ہے کہ تم نے شیر
کا شکار بھی کیا ہے"
علی ایک مغرورانہ انداز سے مسکرایا
اور اس نے اشارہ سے بتایا کہ "میں نے
کئی ایک شیر خود شکار کئے ہیں اور
زندہ بھی پکڑے ہیں"
کونٹ "کیا تم یقین کر سکتے ہو کہ
تم دو ایسے گھوڑوں کو جو سرپٹ دوڑ
رہے ہوں اور کسی کے قابو نہ آ سکیں
ٹھہرا سکو گے؟"
علی مسکرایا۔"
کونٹ "خوب۔ اچھا سنو تھوڑی
دیر میں اس طرف سے ایک گاڑی
گزرے گی جس کے آگے وہی دو
گھوڑے لگے ہوئے ہوں گے جو کل

صبح تم نے میرے پاس دیکھے تھے وہ گھوڑے بہت زور میں جا رہے ہوں گے مگر تم نے اپنی جان کی کچھ پرواہ نہ کرنا اور کبھی نہ کسی طرح سے انہیں میرے دروازہ کے مقابل ٹھیرا لینا۔"

علی گلی میں اترا اور دروازہ کے مقابل فرش پر ایک خط مستقیم کھینچا۔ اور پھر کونٹ کیطرف اشارہ کرکے اسے خط دکھایا۔ کونٹ نے اسکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا کیونکہ وہ اسکو اکثر اسی طرح سے شاباش دیا کرتا تھا علی خوش و خورم ہو کر سامنے ایک بڑے پتھر پر جا بیٹھا اور مزے سے حقہ پینے میں مشغول ہو گیا کونٹ کو اپنے مطلب کے پورا ہو جانے کا کامل وثوق ہو گیا اس لئے وہ مکان میں پھر داخل ہو گیا پانچ بج گئے مگر گاڑی ابھی تک نہ آئی۔ کونٹ کے چہرہ پر اضطراب اور بے قراری کے آثار نمایاں تھے۔ وہ ایک کمرہ میں جس میں سے بازار سب نظر آ سکتا تھا۔ بے تابی کی حالت میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ اور کبھی کبھی حرف اسبات پر کان لگا لینے کے لئے ٹھیر جاتا تھا کہ پہیوں کی آواز تو آ رہی ہے یا نہیں کبھی وہ علی کیطرف۔ ایک مضطرب نگاہ ڈالتا تھا۔ علی اپنے حقے میں ایسا محو ہو رہا تھا کہ گویا وہ باغ عدن میں بیٹھا ہوا ہے اور باقاعدہ طور پر منہ سے دھوئیں کے غبارے چھوڑتا تھا۔"

ناگہان دور سے پہیوں کی آواز سنائی دی اور فوراً ہی اس کے بعد ایک گاڑی نمودار ہوئی۔

اس کو دو زبردست اور تیز گھوڑے کھینچ رہے تھے اور دہشت زدہ کوچوان ہر چند کوشش کرتا تھا کہ انہیں ٹھیرا دے مگر اسکی ایک پیش نہیں چلتی تھی گھوڑے۔ اس زور میں جا رہے تھے کہ جیسے ایک تیز دریا کی رو جاتی ہو گاڑی کے اندر ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ سات یا آٹھ برس کا ایک لڑکا تھا ان دونو پر ایسی دہشت طاری ہو گئی تھی کہ وہ بول بھی نہیں سکتے تھے اور دونو ایک دوسرے کے گلے میں ایسی لپٹے ہوئے تھے۔ کہ گویا انکا ارادہ ہے کہ بیشک مر جاویں مگر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گاڑی اس زور سے جا رہی تھی کہ یکایک ذرا ایک پتھر رستے میں آیا اور یہ پاش پاش گاڑی والوں کی جان اس مصیبت کے منہ میں آتی ہوئی تھی کہ سب دیکھنے والے دہشت

کے مارے آنکھوں پر ہاتھ رکھے رہے تھے ۔

علی نے دیکھا کہ موقعہ آگیا ہے اس نے حقہ پرے پھینک دیا۔ اور کمند اپنی جیب سے نکالکر اس خوبی اور ہوشیاری سے پھینکی اور اس کے پاس والے گھوڑے کی دونوں ٹانگیں اسمیں پھنس گئیں علی چند قدم گھوڑے کے ساتھ ساتھ گھسیٹا گیا مگر اس عرصہ میں کمند کی گانٹھیں گھوڑے کی ٹانگوں میں ایسی مضبوط ہوگئیں کہ وہ غضب ناک آگے نہ بڑھ سکا اور خوب زور کے ساتھ زمین پر بیٹھ گیا بس گاڑی ٹھیر گئی ۔علی نے دوسرے گھوڑے کو ناک سے پکڑا اور اس زور سے دبایا کہ وہ غضبناک جسکے مُنہ سے جھاگ نکل رہی تھی اور جسکی آنکھوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اپنے ساتھی کے ساتھ بیٹھنے پر مجبور ہُوا ۔"

کوچوان نے یہہ موقعہ پاکر پٹری پر ہی سے چھلانگ ماری یہ سب کچھ اس سے بھی کم دیر میں واقع ہوا جتنی کہ بیان کرنے میں لگی ہے ۔مگر اس تھوڑی مدت میں اس گھر کا مالک جس کے آگے گاڑی ٹھیری اور بہت سے آدمیوں کے ساتھ گھر سے نکل کر گاڑی کے سامنے آکھڑا ہوا۔ کوچوان نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ اور ایک عورت جس نے کہ ایک ہاتھ سے تو گاڑی کا گدیلا پکڑا ہوا تھا۔ اور دوسرے سے بچے کو اپنے سینے کے ساتھ دبائے تھی کانپتی اور دہشت کے سبب مبہوط ہوئی باہر نکلی۔ بچہ بالکل بیہوش ہوگیا ہوا تھا۔"

مانٹی کرسٹو ان دونوں کو اپنے مکان میں لے گیا اور انہیں ایک پلنگ پر بٹھایا۔ پھر اس عورت کی طرف مخاطب ہو کر کہا" میڈیم ہوش میں آؤ خطرہ کا وقت خدا نے ٹالدیا ہے"۔

عورت نے یہ لفظ سنکر آنکھ اٹھائی اور پھر ایک دردآمیز نگاہ اپنے بچے پر ڈالی"

کونٹ " بیگم صاحبہ میں آپکے ڈر اور اندیشہ سے خوب واقف ہوں۔ مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خطرے کی کوئی بات نہیں ہے اس بچے کو ذرا بھی آسیب نہیں پہونچی بیہوشی تو صرف دہشت کا نتیجہ ہے ذرا آرام آلینے دو اور دیکھو ابھی اسے ہوش آجاتی ہے"

عورت " کیا آپ کو اسبات کا یقین ہے کہ وہ اچھا ہوجائیگا یا آپ

مجھے صرف تسلی دینے کے واسطے
کہہ رہے ہیں۔ دیکھو وہ کیسا زرد
ہوگیا ہے۔ اوہ! میرے بچے میرے
پیارے اڈونیڈ اپنی ماں کے ساتھ
بولو۔ اپنی رسیلی آنکھیں کھولو۔
اور میری طرف پھر ایک نظر
دیکھو ہائے آپ اگر مدد دے سکتے
ہیں تو پھر برائے خدا توقف نہ کریں
میری جان چلی جائے میری تمام
جائداد خرچ ہو جاوے مگر میرے
بچے کا بال بیکا نہ ہو۔"

کونٹ نے مسکرا کر پھر کہا کہ آپ
کوئی اندیشہ نہ کریں اور اس نے یہہ
کہکر ایک صندوق کو کھولا اور اس
میں سے ایک بوتل نکالی جس میں
خون کے رنگ کا ایک عرق تھا۔
اس عرق کا ایک قطرہ اس نے
بچے کے منہ میں گرایا۔ اس کے گرتے
ہی بچے نے اپنی آنکھیں کھولیں
اور اپنی گرد دیکھنا شروع کیا۔ اس
ناگہانی تبدیلی کے دیکھنے سے ماں
کو ایسی خوشی ہوئی کہ پہلی ناامیدی
اسکے دل سے بالکل محو ہوگئی اور
وہ چلائی "میں کہاں ہوں۔ اور کس
شریف آدمی نے میرے دکھہ درد
کو اس طرح مبدل بہ خوشی کر دیا ہے"

کونٹ "بیگم صاحبہ آپ ایسے شخص
کے غریب خانے میں ہیں جو اس بات کو اپنی
عین عزت سمجھتا ہے کہ اس نے خطرے
سے آپ کی جان چھڑائی ہے"

عورت "میری ندرت پسندی نے یہ
آفت ڈھائی ہے تمام پیرس میڈیم ڈینگلرس
کے گھوڑوں کی تعریف سے گونج اٹھا
تھا اور میں نے بے وقوفی کرکے یہ چاہا کہ
آزماؤں کہ وہ سچ مچ اس تعریف کے
قابل ہیں یا یونہیں لوگوں کو سودا
ہوگیا ہے"

کونٹ۔ (بناوٹی حیرانی سے) "ہائیں
کیا گھوڑے میڈیم ڈینگلرس کے ہیں"۔

عورت "ہاں انہیں کے ہیں۔
آپکی بھی میڈیم ڈینگلرس سے واقفیت
ہے یا نہیں"۔

کونٹ "ہاں مجھے انکی واقفیت کا
شرف حاصل ہو چکا ہے۔ میری خوشی
آپ کے اس خطرے سے نجات پانے
پر اب دوبالا ہوگئی ہے۔ کیونکہ میں
ہی ایک طرح سے آپکی اس مصیبت
کا باعث ہوں۔ کل میں نے یہہ گھوڑے
بیرن ڈینگلرس سے خریدے تھے مگر
چونکہ میڈیم ڈینگلرس کو اس بات
کا افسوس ہوا اس لئے میں نے پھر ان
کے پاس واپس بھیجدیئے اور ان سے
التجا کی کہ میرا ناچیز تحفہ قبول کرکے
مجھے مشکور فرمادیں"۔

عورت ”تو پھر آپ ہی کونٹ آف مانٹی کرسٹو ہیں جس کی نسبت ہڈ مین نے مجھے اتنا کچھ سنایا ہے“
کونٹ ”آپکا قیاس بالکل ٹھیک ہے“
عورت ”میرا نام میڈیم ھیلونز ڈی ولفرٹ ہے“
کونٹ نے اس طرز سے تسلیم کی کہ گویا اس نے یہ نام پہلی دفعہ سنا ہے۔
ڈی ولفرٹ ”آپ کی مہربانی کا بڑا مشکور ہوگا۔ کیونکہ اگر آپ نہ ہوتے تو کون جانتا ہے کہ اس کی عورت اور بچے کا کیا حال ہوتا۔ آپ کے نوکر نے تو ایک کرشمہ دکھایا اور اپنی عزیز جان کو ہمپر فدا کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ خیر خدا آپ کو آپکی نیکی کا خوب اجر دیگا“
کونٹ ”اوہ اب بھی جب مجھے وہ خطرہ یاد پڑتا ہے جسمیں کہ آپ اور یہ ننھی سی جان پڑ گئی تھی تو میرا بدن کانپ اٹھتا ہے“
ھیلونز ڈی ولفرٹ ”اگر میں آپ کے نوکر کو اسکی اس خدمت کا کچھ معاوضہ دوں تو آپ کو تو اس میں کچھ اعتراض نہوگا۔ سچ پوچھیے کہ اس نے بڑا کام کیا ہے“

کونٹ ”بیگم صاحبہ میں منت کرتا ہوں کہ میرے علی کو آپ زیادہ تعریف یا انعام اکرام سے بگاڑ نہ دیں۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ آئندہ ایسی خفیف سے کاموں کے لیے انعام مانگنے کا عادی ہوجاوے علی میرا زرخرید غلام ہے۔ اور اس نے جو آپ کی جان بچائی ہے تو صرف اپنا فرض ادا کیا ہے“
ھیلونز ولفرٹ (اس بات سے کچھ متاثر ہوکر) ”مگر آپ اتنا تو خیال کریں کہ میری جان بچانے کے لیے اس نے اپنی جان خطرے میں ڈالی تھی“
کونٹ ”بیگم صاحبہ آپ کو معلوم نہیں۔ اسکی زندگی تو میری ہوچکی ہوئی ہے۔ کیونکہ میرے ہی ذریعہ سے وہ موت سے بچا تھا“
میڈیم ولفرٹ نے کچھ جواب نہ دیا وہ اس عجیب و غریب انسان کی بابت سوچنے میں محو ہو رہی تھی جس نے کہ پہلے ہی ملاقات میں اسپر ایسا جادو ڈالدیا تھا۔ اسکی اس محویت کی اثنا میں کونٹ اس بچے کی شکل شباہت کی طرف تاڑتا رہا جس کو ابھی تک ماں نے سینے کے ساتھ لگایا ہوا تھا۔ لڑکے کی عمر تو بڑی تھی مگر اس کا قد بہت چھوٹا

تھا۔ اور اسکا رنگ کچھہ معمولی سا زرد تھا۔ اس کی پیشانی ابھری ہوئی تہی۔ اور بہت سے بال جو سیاہ اور کانٹوں کی طرح سیدھے تھے۔ اُسپر بکھر رہے تھے اور سر سے اس کے کندھوں پر پڑ رہے تھے"

اس کی آنکھیں بہت چمکتی تھیں اور انمیں بڑی شوخی اور شرارت بہری تھی۔ اس کا مُنہ بڑا کشادہ تھا۔ مگر اس کے ہونٹ غیر معمولی پتلے تھے غرض بچے کی ساری ہیئت یہہ جتاتی تہی کہ اس میں وہ سب شرارت کے مادے پائے جاتے ہیں جو ایک چودہ پندرہ برس کے بچے میں ہونے ممکن ہیں ہوش میں آتے ہی پہلے اُس نے زور سے اپنے آپ کو ماں کے بازوؤں سے آزاد کرایا۔ اور جہپٹ کر اس صندوقچی کی طرف گیا جسمیں سے کونٹ نے شیشی نکالی تہی۔ پہر بغیر کسی سے پوچھے کے بالکل ایسے ہی جیسے کہ اکثر بگڑے ہوئے بچے کیا کرتے ہیں اسنے تمام بوتلوں کے کارک نکالنے شروع کئے"

کونٹ "میرے جوان دوست۔ کچھہ چھیڑنا مت ان میں سے اکثر دوائیاں ہیں جو صرف کہانے ہی میں مضر ہیں۔ بلکہ سونگھنے میں بھی اچھی نہیں ہیں"

ہیلوئز ڈی ولفرڈ زرد ہو گئی

اور اس نے جلدی بچے کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کہینچا۔ لیکن چونکہ اب اسکے سب ڈر دور ہو گئے تھے اس نے بہی صندوقچی کی طرف ایک نگاہ ڈالی جو کونٹ کی آنکھ سے پوشیدہ نہ رہی دیکھا۔

اسوقت علی آیا۔ اس کے دیکھنے پر میڈیم ولفرڈ نے مسرت بہری آواز نکال اور بچے کو اپنے نزدیک کر کے اس سے کہا اڈورڈ پیارے اڈورڈ کیا تم اس عجیب آدمی کو دیکھتے ہو۔ اس نے اپنی جان جوکہوں کر کے گہوڑوں کو پہیرا ہے جو ہمیں ضرور ضرور ہلاکت میں ڈالتے اور ہماری گاڑی کو پاش پاش کر چھوڑتے میرے بچے اس کا شکریہ ادا کرو کیونکہ اگر وہ نہوتا تو پہر اسوقت نہ تم ہوتے اور نہ میں مگر ان باتوں کی بچے کے دل پر ذرا بہی اثر نہوا۔ بلکہ اس نے اپنے ہونٹ نکال کر ایک بڑی حقارت آمیز آواز سے کہا "مجہے وہ اچھا نہیں لگتا۔ وہ کیسا بد صورت ہے۔

کونٹ نے اسبات کو دلی خوشی اور اندرونی تسلی سے سنا کیونکہ اس نے خیال کیا کہ ایسا [illegible]

اس کی ایک منصوبہ کو پورا کرنے میں معین ہوگا۔ جبکہ ہیلوز ولفرٹ نے اپنے بچے کو ملامت کرنی شروع کی مگر یہ ملامت کچھ اس انداز سے کیگئی کہ گویا اس نے کوئی ناقابل سزا قصور نہیں کیا۔"

کونٹ۔ (علی سے عربی زبان میں) "یہ عورت اپنے بچے کو کہہ رہی ہے کہ وہ تمہارا شکریہ ادا کرے۔ کیونکہ تمنے ان دونوں کی جان بچائی ہے۔ لیکن لڑکا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تم بڑے کریہ المنظر ہو۔"

علی نے بچے کی طرف نظر اوٹھائی اور اس کی نتھنوں کی حرکت سے ظاہر ہوتا تھا کہ بچے کی اس بات نے اس کے دل پر کیا کچھ گزارا ہے۔

میڈیم ولفرٹ۔ (چلنے کیلئے اٹھکر) کیا آپ ہمیشہ یہیں تشریف رکھا کرتے ہیں؟"

کونٹ "نہیں ہمیشہ تو یہاں نہیں رہتا۔ یہہ تو ایک چھوٹا سا مکان ہے جو تھوڑی دیر ہوئی کہ میںنے یہاں خریدا ہے۔"

میرا اصل رہائیش کا مکان تو دونیلیز چیمپ الی سز نمبر ۳ ہے۔ خیر مجھے اس بات کے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ اسوقت آپکی طبیعت بالکل برقرار ہوگئی ہے آپکی دہشت سب دور ہوگئی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب آپ تشریف لیجانا چاہتی ہیں۔ میں اس بات کو پہلے ہی پا گیا تھا اور میں نے علی کو بچے کیطرف، جو آپ کی نظر میں ایسا بدصورت ہے حکم دیدیا ہے کہ وہ وہی گھوڑے میری ایک گاڑی کے آگے لگادے اور آپ کو دولت خانے تک پہونچادے۔ آپکا کوچبان یہاں رہیگا اور گاڑی کو جو ٹوٹ گئی ہے مرمت کریگا۔ جب وہ کام پورا کر چکے گا تو میں دو اپنے گھوڑے لگا کر اسے میڈیم ڈینگلرس کے ہاں روانہ کردونگا۔"

میڈیم ولفرٹ "میرا تو حوصلہ نہیں پڑتا کہ ان دہشت ناک گھوڑوں کے ساتھہ واپس جاؤں۔"

کونٹ۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ علی کے ہاتھ میں کچھ اور ہی بن جاویں گے اگر پہلے وہ شیر تھے تو اب بکرے ہو جاویں گے علی فی الحقیقت کئی موقعوں پر اس بات کا ثبوت دے چکا تھا۔ اور جب وہ ان گھوڑوں کے نزدیک آیا اس نے اُن کی پیشانی اور نتھنوں پر خوشبودار سرکے کا بھیگا ہوا اسپنج ملا۔ اور اُن کے منہ سے جھاگ اور پسینے کو پونچھا۔ پھر ایک قسم کی

سیٹی بجاتے ہوئے وہ تہوڑی دیر تک اُن کے بدنوں کو ملتا رہا پہر اس نے امن و آرام سے اِن دونوں کو کونٹ کی گاڑی کے آگے جوتا اور باگیں ہاتہہ میں لیکر گاڑی کے اوپر چڑہ بیٹھا۔

لوگ بہت حیران ہوئے جبکہ انہوں نے دیکھا کہ وہی گھوڑے جو اُس سے دو گھنٹہ پہلے دریا کی رو کی طرح تھمے نہیں رہتے تھے اب چابک لگانے پر بہی مشکل سے قدم اٹھاتے ہیں۔ بہت دیر لگام کھینچنے اور مارنے کے بعد گہوڑوں نے آخر قدم اُٹھایا مگر کہاں وہ پہلی شوخی اور تیزی اور کہاں یہ سستی اور دہیما پن۔ اب اُنکی رفتار ایسی آہستہ تہی کہ وہ مشکل سے میڈیم ولفرٹ کے گھر دو گھنٹہ میں پہونچے جوں ہی میڈیم ولفرٹ نے گھر میں قدم رکھا وہیں ہر طرح سے مبارک باد کی آواز آنی شروع ہوئی۔ کیونکہ اُس طرح ایسے سخت خطرے سے بچ جانا لوگوں کی نظر میں ایک عجیب واقعہ تہا۔ خیر ان سب مبارکبادیوں کے بعد میڈیم ولفرٹ اپنے کمرہ خاص میں گئی ظاہر تو یہہ معلوم ہوتا تہا۔ کہ وہ کچہہ آرام کرنیکے لئے گئی ہے۔ مگر اسکا فی الحقیقت میڈیم ڈینگلرس کیطرف ایک خط لکھنے کا ارادہ تہا۔ رقعہ کا مضمون مفصلہ ذیل تھا۔

میری پیاری ہمدم میڈیم ڈینگلرس تہوڑی دیر ہوئی ہے کہ میری جان ایک سخت معرض خطر میں آگئی تہی مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہی کونٹ آف مانٹی کرسٹو میری نجات کا ذریعہ بنا جس کا ہم کل ذکر کر رہی تہیں جب آپ کی میرے پاس تعریف و توصیف کرتی تھیں تو میری بات باور کریں۔ انہیں مبالغہ پر محمول کرتی تہی اور مجہے بے اختیار ہنسی آتی تہی مگر اب مجہے نہ ہی آپکی باتوں کی تصدیق ہوگئی ہے۔ بلکہ یہہ بھی یقین ہوگیا ہے۔ کہ آپکی تعریف حقیقت میں بہت تہوڑی تہی اب میں اپنے اس جان گذا ماجرے کی مفصل کیفیت لکہتی ہوں۔ پس واضح ہو کہ جب میں آپ کے گہوڑوں کے ساتہہ رین لاک تک پہنچی تو یکایک گہوڑے چونک پڑے وہ آندھی کیطرف چہوٹے اور معلوم ہوتا تھا۔ کہ دیوانے ہوگئے ہیں میرا کلیجہ دہڑکنے لگا اور مجہے یقین ہوگیا کہ ذرا بہی کوئی روک گاڑی کے راستے میں آگئی تو میں اور میرا

اڈورڈ فوراً پاش پاش ہو جاویگی
میں اسی گھبراہٹ میں تھی کہ یکایک
ایک حبشی نے کونٹ سے اشارہ پاکر
گھوڑوں کو پکڑ لیا۔ اور باوجود اسکے
کہ وہ دور تک اون کے ساتھ گھسیٹا
گیا۔ فوراً کونٹ باہر نکلا۔ اور مجھے
اور میرے بچے کو اپنے گھر میں لے گیا۔
اڈورڈ کی ہوش بالکل اڑی
ہوئی تھی۔ اور میرا دل اسی کیلیے
زیادہ پریشان تہا کونٹ نے (خدا
اسکا بھلا کرے) ایک چھوٹی شیشی
نکالی اور کچھہ دوائی اسکے منہ میں
ڈالی جسکی تاثیر سے اس نے فوراً
آنکھیں کہول دیں اور میرے
دل کو ٹھنڈا کیا۔ جب ہم نے
کچھہ دیر آرام کر لیا تو اس نے
اپنی گاڑی میں ہمیں گھر روانہ
کیا۔ آپکی گاڑی کل واپس بھیجدونگی
میں ڈرتی ہوں کہ آپ کے گھوڑے
چند روز تک کام نہ دے سکینگے
اس غلام نے تو ان کو عجیب طرح
سے مغلوب کیا ہے مگر کونٹ نے
مجھے تسلی دیدی تہی کہ اگر انہیں چند
روز تک متواتر بہت سے چنے کھلائے
جاویں تو پہر وہ اپنی اصلی حالت کی
طرف واپس آجاوینگے پیاری
حرمین جبکہ خطرہ سے نکل گیئی آپ

تہی کسی ایسی مصیبت میں نہ پھنس جاویں
کیونکہ خدا ہر ایک کے لئے کونٹ
آف مانٹی کرسٹو نہیں بھیجا کرتا۔
پس سلام کل کی سواری کیواسطے
میں آپکا جتنا شکریہ ادا کروں
تھوڑا ہے۔ مگر مناسب نہیں
کہ میں آپ کو گھوڑوں کی شرارت
کے لیے الزام دوں کیونکہ اسی
سبب سے تو مجھے کونٹ کی ملاقات
حاصل ہوگئی ہے۔ اجی یہ کونٹ
صرف ایک کہیتی آدمی ہی نہیں ہے
بلکہ وہ ایسا عجیب غریب شخص ہے
کہ میں اسکا حال دریافت کرنے
کے لئے اس سے ضرور ضرور واقفیت
بڑھاؤنگی۔ اور اگر اس سے دوستی
پیدا کرنیکا کوئی اور ذریعہ کارگر نہ
ہوگا تو میں پھر آپکے گھوڑے
آپ سے عاریتہً لونگی اور اسی
جانب پھر اسیطرح جاونگی تاکہ
ایسا ہی موقعہ پیش آوے"
میرے پیارے اڈورڈ نے
اس خطرے کو بڑی استقلال سے
برداشت کیا۔ اس نے کوئی گریہ
وزاری نہ کی بلکہ بے جان ہوکر
میری گود میں گر پڑا۔ اور دہشت
کے دور ہونے کے بعد اس کی آنکھوں
سے ایک آنسو تک نہ گرا۔ آپ

ان تعریفوں کو صرف شفقت مادری
کا نتیجہ خیال کریں گی۔ مگر آپ یقین
رکھیں کہ اس کمزور اور نحیف جسم میں
ایک بڑا مضبوط دل ہے جو استقلال
اور دلیری میں سپاہ نما والوں سے کچھ
کم نہیں؟"

"ہاں اسبات کا لکھنا بھول گئی تھی
کہ آپ کوئی ایسی تجویز کریں کہ آپ
کے گھر میں کونٹ آف مانٹی کرسٹو
سے میری ملاقات ہوجاوے۔ میری
ضرور مرضی ہے۔ کہ میں اس سے
ملاقات کروں۔ ایم ڈی ولفرٹ نے
تو ابھی مجھسے اقرار کرلیا ہے کہ وہ
کونٹ کے ہاں جائیگا اور وہاں
جاکر اڈورڈ اور میری جان کی
حفاظت کے لئے اس کا شکریہ
ادا کریگا۔ اور امید کرتی ہوں
کہ کونٹ بھی اس سے بعد ہمارے
ہاں ضرور آویگا"

فقط آپ کی سچی دوست۔

ھیلوئز ولفرٹ۔ شام کو
بھی اٹیل کا واقعہ ہر ایک کی زبان
زد تھا۔ البرٹ نے اسے اپنی ماں
کے پاس بیان کیا اور نماڈ نے جاکی
کلب میں اس کا تذکرہ کیا۔ لیسین
ڈباری نے وزیر کے گھر میں کیفیت
سنائی اور بوچیمپ نے اپنی اخبار
کا ایک کالم کونٹ کی تعریف و
توصیف میں سیاہ کیا۔ اور کونٹ
کو اپنے زمانے کا ایک بڑا بہادر
بنا کر دکھایا۔ بہت سے ملاقاتیوں
اور دوستوں نے میڈیم
ولفرٹ کے مکان میں پیغام
بھیجے کہ ہم خود مناسب وقت تیں
آپ کے منہ سے اس عجیب واقعہ
کی کیفیت سننے کے لئے آوینگے
جیسا کہ ہیلوئز نے بیان کیا تھا۔
ایم ڈی ولفرٹ نے اپنی نہایت
ہی عمدہ سیاہ پوشاک زیب بدن
کی۔ اور اپنے سفید دستانے پہن
کر نوکروں کو حکم دیا کہ وہ بھی
اپنی پوری پوشاک پہن کر حاضر
ہوویں۔ سب سامان کرکے وہ فوراً
کونٹ کے ہوٹل کی طرف روانہ
ہوا۔

اکتالیسواں باب

اگر کونٹ آف مانٹی کرسٹو کو مدت
سے پیرس میں رہنے کا اتفاق ہوتا
تو وہ ایم ڈی ولفرٹ کی ملاقات ایسی

بڑی قدر و منزلت کرتا۔ خواہ گورنمنٹ کنسرویٹو خواہ لبرال وہ ویسی ہی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا کیونکہ وہ ایک ہوشیار آدمی تھا۔ اور اس کی ملکی زندگی میں اُسے کبھی زک نہیں پہونچی تھی بہت سے آدمی تو اس کے سخت مخالف اور دشمن تھے مگر بہت سے اسکے ہمراہی اور طرفدار بھی تھے۔ مگر دل سے اُسے کوئی نہیں چاہتا تھا۔ انہیں سببوں سے ایم ڈی ولفرٹ ایک بڑی اعلی حیثیت کا مجسٹریٹ تھا اس کو ایک جوان بی بی بھی ملگئی تھی اور اس کے گھر کی رونق کو دوبالا کرنے کے واسطے اسکی پہلی بی بی سے ایک لڑکی بھی تھی جسکی عمر کوئی اٹھارہ برس کی تھی ۔

ایم ڈی ولفرٹ پرانے دستور کا بڑا حامی تھا۔ وہ گورنمنٹ کے اصول کا بڑا احمد او رمعاون تھا۔ او خیالی باتوں اور خیالی باتیں نکالنے والوں سے سخت بیزار تھا"

ایم ڈی ولفرٹ بھی نہ صرف ایک مجسٹریٹ تھا۔ بلکہ ایک مدبر ملکی بھی تھا۔ اور اُس کی واقفیت اتنی وسیع تھی کہ ہر ایک معاملے میں اس سے مشورہ لیا جاتا تھا۔ اگر ایم ڈی ولفرٹ سے اور کسی طرح خلاصی ہو سکتی تو شاید اسکی اتنی مدارات نہ ہوتی لیکن وہ ایک بڑے مضبوط اور زبردست قلعے میں رہا کرتا تھا۔ ایم ڈی ولفرٹ ملاقاتیں کرنے کا بڑا شوقین نہ تھا بلکہ اس کی عورت اس کے بجائے وہ کام لے لیا کرتی تھی غرض اس شخص میں غرور اور تکبر کے سبب مادے بڑے جوش میں تھے۔ اور وہ اس مقولہ پر عمل کرتا تھا کہ "خود اپنی تعریف کرو تا کہ دنیا بھی تمہاری تعریف کرے" اور نہ اُسپر کہ "اپنے آپ کو پہچانو"

ایم ڈی ولفرٹ اپنے دوستوں کا ہر پہلو سے مددگار رہتا تھا اور اپنے دشمنوں کا ایک خاموش مگر بڑا دشمن تھا۔ فرانس میں قریبًا چار خاندانوں کے عہد حکومت میں اس نے اپنی عزت پیدا کی تھی اور فرانس بھر میں وہ بڑا مامور اور مشہور خیال کیا جاتا تھا۔ وہ ہر سال ایک بال دیا کرتا تھا۔ مگر اس میں خود صرف پندرہ بیس منٹ تک آیا کرتا تھا۔ کبھی کسی نے اس کو تھیٹروں یا تماشوں میں نہیں

دیکھا تھا۔ وہ اور کہیں بہی کم کھیلا کرتا تھا۔ اور اگر کھیلا بہی کرتا تہا تو بڑے بڑے امیروں یا شریفوں اور شاہزادوں کے ساتھہ"

غرض ایسا شخص تہا جس کی گاڑی کونٹ آف مانٹی کرسٹو کے دروازہ کے آگے آٹھیری۔ کونٹ اس وقت ایک بڑی میز پر نقشہ بچھائے سینٹ پٹیرز برگ سے چین کا راستہ نکال رہا تھا۔ کہ نقیب نے ایم ڈی ولفرٹ کے آنے کی خبر دی۔

ایم ڈی ولفرٹ سنجیدہ صورت بنائے ہوئی اس طرح سے اندر آگیا جس طرح کہیں کسی عدالت کے مکان میں جایا کرتا تہا۔ وہ آدمی تھا یا اسی شخص کا ساتہہ اور مماثل تھا جس کو ہم نے مارسیلز میں دیکھا ہے نیچرنے اپنے اصولوں کے مطابق اس کے جسم میں ویسی ہی تبدیلی کی تہی جیسی کہ وہ زندگی بسر کرتا تھا۔ پہلے نحیف تھا اب نحیف تر ہوگیا تھا۔ پہلے ہی اس کا رنگ زرد تھا اب اور بہی زرد ہوگیا تہا۔ اسکی آنکھیں اب کہو کہلی معلوم ہوتی تہیں اونہری عینک جو اس نے انپر چڑہائی ہوئی تہی اس کے چہرے کا ایک حصہ معلوم ہوتی تہی اس کی ساری پوشاک سیاہ تہی گویا کہ وہ کسی کا ماتم کر رہا ہے۔ اور اس کی آستین کی سوراخ میں ایک تمغہ لٹک رہا تھا۔ مانٹی کرسٹو نے اس کی طرف بڑی رازجوئی کی نگاہ سے دیکھا اور اسکی سلام کا جواب دیا۔ اس مجسٹریٹ نے کونٹ کیطرف دیکھ کر خیال کیا کہ وہ کوئی جانباز آدمی ہے جو فرانس میں قسمت آزمائی کرنے کے لئے آیا ہے۔ پھر وہ ایسی انداز سے جس سے کہ مجسٹریٹ عموماً عدالت کیوقت بولا کرتے ہیں کہا "آپنے میرے بچے اور میری عورت کی کل بہت بڑی خدمت کی ہے اور مجھہ پر فرض لازم ہوگیا ہے کہ میں آپکا شکریہ ادا کروں۔ آپ مجھکو اجازت دیں کہ میں اس فرض سے سبکدوش ہوں۔ اور اپنا شکریہ آپ کی خدمت میں ادا کروں" جب مجسٹریٹ یہ بات کہہ رہا تھا تو اسکی آنکھوں میں ذاتی غرور اور نخوت ویسی ہی نظر آرہی تہی۔ یہ چند لفظ کہتے ہوئے نہ تو اس نے اپنی گردن جھکائی اور نہ اپنی آواز کا غرور نہ انداز بدلا اور اسی سبب اسکے خوشامدی عموماً کہا کرتے تھے کہ وہ قانون کا پتلا ہے"

کونٹ (دوسیپری سرد مہری سے) صاحب میری بڑی خوش قسمتی تھی۔ کہ میں نے ایک بچے کی جان بچائی اور اسکی ماں کے دلکو ٹھنڈا کیا کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ ماں بچے کا رشتہ بڑا پاک اور مقدس رشتہ ہوتا ہے۔ میری پہلی خوش نصیبی میرے لئے کچھ کم نہ تھی کہ اس پر آپ قدم رنجہ فرماکر مجھے زیر بار کرتے ہیں میں جانتا ہوں کہ آپکی مہربانی اور آپ کا نیاز سچے دل سے ہے۔ مگر میں جو اندر ہی اندر اس اپنے کار نیک سے خوش ہو رہا ہوں، وہ میرے لئے حقیقی راحت کا باعث ہے اور ان شکریوں کی تو میں اتنی بڑی پرواہ نہیں کرتا "

ایم ڈی ولفرٹ اس عجیب اور دور از امید جواب سے حیران ہوا اور وہ ایک سپاہی کی طرح جس کی زرہ پر ایک سخت چوٹ پڑی ہو چونک پڑا اور اس کے ناک چڑھانے سے معلوم ہوتا تھا کہ کونٹ کی نسبت اس کا خیال بالکل بگڑ گیا ہے اور وہ اسکو ایک رذیل الاصل آدمی خیال کرنے لگ گیا ہے اس نے ادہر ادہر دیکھنا شروع کیا تاکہ اسسے گفتگو کیلئے کوئی اور زیادہ دلچسپ مضمون سوجھے اور اس کی نظر اس نقشے پر جا پڑی جس کا کونٹ اس کے آنے کے وقت مطالعہ کر رہا تھا۔ اس نقشہ کو دیکھکر وہ بولا "آہا معلوم ہوتا ہے کہ آپ جغرافیہ کا مطالعہ کر رہے ہیں یہ آپ کے حق میں ایک بڑا مفید اور دلچسپ مضمون ہے کیونکہ آپنے تو ان تمام ملکوں کو دیکھ مارا ہوگا جو اس نقشہ پر نظر آرہے ہیں"

کونٹ - ہاں آپ تو بحیثیت ایک مجسٹریٹ کے افراد انسانی سے انسانی فطرات کا مطالعہ کرتے ہیں مگر میں قوموں کے دیکھنے میں وہ نتائج نکالا کرتا ہوں جو آپ اس طرح نکالتے ہیں۔ میرا یہہ اعتقاد ہے کہ مجموعہ سے افراد پر پہونچنا افراد سے مجموعہ پر پہونچنے سے زیادہ آسان ہے خیر یہہ علم جبر مقابلہ کا ایک مسلم مسئلہ ہے کہ ہمیں ایک معلوم رقم سے نامعلوم رقم معلوم ہو سکتی ہے مگر اس کے الٹ کبھی نہیں ہو سکتا۔ مگر آپ تشریف تو رکھئیں "

یہہ کہکر پانٹی کرسٹو نے ایک کرسی کیطرف اشارہ کیا مجسٹریٹ آپ چل کر اس کرسی کیطرف گیا جبکہ کونٹ

خود اسی کرسی پر جس پر کہ وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا۔ جلدی سے بیٹھ گیا۔

ایم ڈی ولفرٹ۔ (تھوڑی دیر خاموش رہ کر) خوب آپ تو ہر ایک بات پر فلسفیانہ بحث کرتے ہیں۔ مگر فلاسفی تو کار بیکاراں ہے۔ مگر میری طبیعت اور ہے اگر میں آپکی طرح فارغ الوقت ہوتا تو کوئی زیادہ مفید کام کرتا۔"

کونٹ۔ اگر آپکے پیمانہ سے ناپا جاوے تو پھر تو ہر ایک آدمی ناچیز اور حقیر نظر آتا ہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ میں کوئی کام نہیں کرتا۔ میں اب آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کیا کام کرتے ہیں۔ یا صاف صاف لفظوں میں کہ جو کچھ آپ کرتے ہیں آیا اسکو کہیں مفید کام کہا جا سکتا ہے؟"

اپنے عجیب حریف کی اس دوسری چوٹ پر دلفرٹ کی حیرانی اور بھی دوبالا ہو گئی۔ اس نے پہلی بار اپنی عمر میں ایسی بات سنی۔ اس نے بڑی تامل کے بعد جواب دیا "صاحب ایک ایلچی ہیں۔ اور آپ خود ہی کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی زندگی کا ایک حصہ بلاد مشرق میں صرف کیا ہے۔ اسلئے آپ شاید ناواقف نہیں کہ [illegible]

ملکوں میں بلا تامل کر دی جاتی ہیں۔ ہمارے ہاں ان معاملات کی دوراندیشی اور غور و فکر کو کام میں لانا پڑتا ہے مثلاً عدالت ان جگہوں میں فی الفور کر دی جاتی ہے چاہے ملزم بیگناہ ہی کیوں نہ ہو۔ ہمارے ہاں ایک ہی مقدمہ کی تحقیقات میں ایسی محنتیں اٹھانی پڑتی ہیں کہ دم بھر بھی فرصت نہیں ملتی۔"

کونٹ۔ "اچھا ہاں جناب تمام ممالک کے طریقہ عدالت پر غور کی ہے اور اسکو قدرتی طریقہ کے ساتھ مقابلہ کیا ہے اور حضرت میں یہ کہنے سے نہیں رہ سکتا کہ انصاف کا قدرتی طریقہ یعنے وہ جس معاملے کا طریقہ جو پہلی اقوام میں برتا جاتا تھا یعنی منشاء الہی کے مطابق پایا جاتا ہے۔"

ایم ڈی ولفرٹ۔ "صاحب اگر آپکا قانون برتا جاوے تو پھر ہمارے ضوابط اور تعزیرات بیکار اور بڑے درجے کے آسامیاں [illegible] جائیں گے اور اس حالت میں [illegible] مجسٹریٹوں کو کوئی کام نہیں کرنا ہوگا۔"

ماتھی گو سلوٹ۔ "شاید کسی وقت اس بات کی نوبت پہنچ جاوے آپ جانتے ہیں کہ انسانی [illegible]

پہلے پیچ در پیچ ہوتی ہیں مگر جوں جوں
ترقی ہوتی جاتی ہے دون دون سادہ
ہوتی جاتی ہیں اور سادگی میں ہمیشہ
کمال ہوتا ہے۔"

ایم ڈی **ولفرٹ** - ہمارے ضوابط
دوحی قوانین اور گالاٹ آئین اور
ڈریگ دستورات کا مجموعہ ہیں -
اور ان سب پر ہمیں عمل درآمد کرنا
پڑتا ہے - اب اس سے انکار نہیں
کر سکتے کہ ان تمام قوانین کے ذہن
میں جمع کرنے کے لئے بڑی شدید
محنت درکار ہوتی ہے اور پھر تحصیل
کے بعد ان کو دماغ میں رکھنے کے
لئے بڑے مضبوط قوائے دماغی
کی ضرورت ہوتی ہے۔"

کونٹ " اسبات میں مجھے آپ
سے پورا اتفاق ہے مگر یاد رہے
کہ آپ اگر صرف فرانسیسی قوانین
میں دسترس رکھتے ہیں تو مجھے انگریزی
ترکی جاپانی اور ہندی قوانین میں
ایسی ہی مہارت ہے۔ علاوہ ازیں
فرانسیسی قوانین بھی میرے مطالع
سے باہر نہیں رہے - اس لئے جب
میں نے یہہ کہا کہ آپ کو میری نسبت کچھہ
بھی نہیں کرنا پڑتا تو میں بالکل حق
بجانب تھا - اگر آپ میرے مقابل کریں
تو ابھی آپکو بہت کچھہ کرنا ہے۔"

ولفرٹ " سخت حیران ہوکر آپنے
یہہ سب کچھہ کس غرض سے سیکھا ہے"
مانٹی کرسٹو مسکرایا اور بولا "
آپ نے لیاقت اور قابلیت کے
لحاظ سے بہت بڑی شہرت حاصل
کی ہے - مگر باوجود اس کے آپکی نگاہ
کچھہ بڑی وسیع اور گہری نہیں ہے
آپ انسان ہی سے اپنا مطالع
شروع کرتے ہیں - اور انسان ہی
پر اُسے ختم کر دیتے ہیں یعنے آپکی
نظر کا دایرہ ایسا تنگ ہے کہ آپکو
اسمیں معمولی سمجھہ کے آدمیوں پر
بھی کوئی فضیلت نہیں ہے -

ولفرٹ اور بھی متحیر ہوکر جناب
مجھے آپکا مطلب نہیں کھلتا ذرا واضح
کر کے بیان فرماویں "

مانٹی کرسٹو " کہتا ہوں آپ
کی نظر صرف کل کے پرزوں ہی تک
محدود ہے - مگر آپ اس عجیب
کاریگر کو جس کے ہاتھہ میں اس کل
کی کنجی ہے نظر انداز کر دیتے ہیں
میں کہتا ہوں کہ آپ ان لوگوں کو
ہرگز نہیں پہچان سکتے جنکو خدا نے
بادشاہوں اور وزیروں کے بھی
اوپر جگہ دی ہے اور اسی جگہ عموماً
انسانی قوی رہ جاتے ہیں جس فرشتے
نے ٹوبیاس کو نظر عنایت کی اس نے

اس کو ایک معمولی جوان آدمی خیال کیا اٹلا نے قوموں کو نباہی اور ہلاکت کا شکار بنایا۔ مگر انہوں نے اس کو صرف ایک معمولی فاتحہ خیال کیا۔ اور یہ ضرور تھا کہ وہ دونو پہچانے جاویں اس لئے ایک کو کہنا پڑا " میں خدا کا فرشتہ ہوں " اور دوسرے کو یہ ظاہر کرنا پڑا کہ " میں خدا کا تھوڑا ہوں " اور یہ اس لئے تھا کہ " تا الٰہی قدرت ظاہر ہو "

ولفرڈ نے خیال کیا کہ اس کا مخاطب کوئی صوفی یا کوئی دیوانہ ہے۔ اور پھر بڑی تحیر بھری آواز میں وہ بولا اچھا تو پھر آپ اپنے آپ کو انہیں شخصوں میں سے ایک تصور کرتے ہیں " جن کا آپ نے ذکر کیا ہے "

مانٹی کوسلو بے پرواہی سے " بیشک کیوں نہیں "

ولفرڈ جناب معاف فرماویں جب مجھے آپ سے ملاقات کرنے کا خیال پیدا ہوا تو مجھے ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ میں ایک ایسے شخص سے ملوں گا جس کا علم وفضل علم النا تو سے اتنا بالاتر ہے۔ ہم لوگ تو اپنے اس برائے نام تہذیب کے لگاڑ ہی ہوتے ہیں اور ہمکو ہرگز یہ ہم نہیں گذر سکتا کہ آپ جیسا دولتمند آدمی معاشرت کے وہمی مسائل اور فلسفے کے دقیق ورفیق رموز پر غور کرنے میں اپنا وقت ضائع کرے جو صرف انہیں شخصوں کی تسلی اور دل لگی کا باعث ہو سکتے ہیں جن کو اس دُنیا کی مال و دولت سے جواب مل چکا ہو "

مانٹی کوسلو۔ (بلند آواز میں) واہ جی کیا خوب آپ نے ایسا ممتاز درجہ حاصل کر لیا ہے مگر آپکو ابھی تک یہ پتا نہیں لگا۔ کہ کلیہ قاعدوں میں مستثنات بھی ہوا کرتے ہیں۔ کیا آپ اپنی آنکھوں کو اتنا بھی استعمال میں نہیں لاتے کہ آپ دیکھتے ہی تاڑ جاویں کہ کسی قسم کے آدمی کے ساتھ آپکا واسطہ ہے کیا ایک مجسٹریٹ کا قانون دان ہونے کے علاوہ یہ فرض نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے دلکو ایسا بنا دے جو دوسرے دلوں کو پہچان لے اور دوسروں کی روحوں کی حالات معلوم کرلے "

ولفرڈ " اجی بس کریں میں ہارا اور آپ جیتے میں نے آپ جیسا بولنے والا کبھی کوئی آدمزاد نہیں دیکھا ---

مانٹی کوسٹو "یہ صرف اس لئے ہے کہ آپ ادنےٰ مخلوقات کے تنگ دائرہ میں بند رہتے ہیں اور کبھی ان اعلےٰ مقامات کی طرف پرواز نہیں کرتے جن میں اللہ نے نہانی اور لطیف مخلوقات کو آباد کیا ہے۔

ولفرٹ "اچھا تو پھر آپ مانتے ہیں کہ یہ نہانی مخلوقات درحقیقت ہیں اور انسانوں میں مخلوط ہو سکتے ہیں"

مانٹی کرسٹو "کیوں نہیں، آپ ہوا کے بغیر ایک لحظہ بھی زندہ نہیں رہ سکتے مگر کیا وہ آپکو نظر آتی ہے"

ولفرٹ "کیا ان مخلوقات کو ہم کبھی دیکھ بھی سکتے ہیں یا نہیں"

کونٹ "ہاں جب اللہ تعالےٰ انہیں مادی جسم عطا فرماتا ہے تو نہ ہی صرف انہیں دیکھتے ہیں بلکہ انہیں چھو بھی سکتے ہیں اور ان سے کلام بھی کر سکتے ہیں جس کا وہ آپ کو جواب بھی دیتے ہیں"

ولفرٹ (مسکرا کر) "جب ان مخلوقات میں سے کوئی میرے ساتھ لگے تو کاش کہ کوئی مجھے اس سے آگاہ کر دے"

کونٹ "جناب آپ کو ایک دفعہ تو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اور میں اب پھر آپ کو آگاہ کر دیتا ہوں"

ولفرٹ "کیا آپ بھی انہیں میں سے ایک ہیں"

کونٹ "ہاں میرا تو ایسے ہی خیال ہے کیونکہ تا حال کسی آدم زاد کو میری جیسا رتبہ نصیب نہیں ہوا۔ بادشاہوں کے مقبوضات پر پہاڑ اور دریا زبانوں اور اطوار کا اختلاف ایک قسم کی حد لگا دیتا ہے۔ مگر میری سلطنت کی کوئی حد نہیں ہے۔ میں نہ اٹلی کا رہنے والا ہوں نہ انگریزی حکومت کا میری زاد بوم نہ ہسپانیہ ہے نہ فرانس میرا وطن نہ تو ہندوستان ہے نہ چین تمام دنیا میرا وطن ہے اور تمام جہان میری سلطنت ہے کسی ملک کے لوگ نہیں کہہ سکتے کہ میں انکا ہم وطن ہوں اور صرف خدا جانتا ہے کہ میں کہاں دفن ہونگا۔ میں سب دستورات اختیار کر لیتا ہوں اور سب زبانیں بول لیتا ہوں آپ مجھے ایک فرانسیسی خیال کریں گے کیونکہ فرانسیسی زبان ایسی ہی عمدہ طرح سے بول سکتا ہوں جیسا کہ آپ علی میرا غلام مجھے ایک عربی آدمی خیال کرتا ہے کیونکہ بعینہ عربوں کی مانند عربی بھی بولتا ہوں

بنٹر وٹسیو سمجھتا ہے کہ میں سرادھی
ہوں اور بیمبری غلام ڈھیلی ہی
گمان کرتی ہے کہ میں یونانی ہوں
اس لیئے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ
نہ میرا کوئی ملک ہے اور نہ مجھے کسی
سرکار کی حفاظت کی ضرورت ہے
نہ میرا کوئی بھائی ہے اور نہ کوئی
رشتہ دار۔ کوئی روک میرا رستہ
بند نہیں کر سکتی اور نہ کوئی آفت
مجھے کمزور کر سکتی ہے۔ میرے صرف
دو حریف ہیں اور ان کو بھی میں استقلال
کی قوت سے مغلوب کر لیتا ہوں۔
وہ وقت اور فاصلہ ہیں۔ میرا ایک
اور بھی دشمن ہے۔ اور وہ یہ ہے
کہ میں ایک فانی ہستی ہوں بس
یہی ہے کہ جو میری رفتار ترقی کو
روک سکتی ہے۔ قسمت کے اتفاقات
اور زمانے کے مصائب مجھ پر کوئی
اثر نہیں ڈال سکتے۔ جب تک دم میں
دم ہے کبھی نہیں بدلونگا۔ بس
میں ہمیشہ یہی رہونگا۔ جو اب ہوں
یہی سبب ہے کہ آپ میری زبان
سے وہ باتیں سنتے ہیں جو نہ کبھی
عام آدمیوں کے منہ سے نکلتی ہیں
اور نہ بادشاہوں کے منہ سے
کیونکہ بادشاہوں کو بھی کاسیتی

ہوتی ہوتی ہے۔ اور دوسرے
شخصوں کو تمہیں بسبب تمہارے
ساتھ معاملہ پڑنے کا تو بہت ہی ہے"
ولفرڈ "مگر کیا آپ پر بھی
یہ بات صادق نہیں آتی کیونکہ
جب ہی آپ نے فرانس کی زمین
پر قدم رکھا آپ اس ملک کے قوانین
کے طابع ہو گئے تھے"
کونٹ "ابھی میں ان باتوں سے
غافل نہیں ہوں۔ میں جب کسی ملک
میں جاتا ہوں تو فوراً حتی الامکان
ان شخصوں کے حالات کا مطالعہ کرنا
شروع کر دیتا ہوں جن سے مجھے کچھ امید
و بیم ہو سکتی ہے۔ اور تھوڑے ہی
عرصہ میں میں ان سے اتنا واقف ہو
جاتا ہوں کہ وہ خود بھی اپنے آپ سے
نہیں ہو سکتے۔ اس سے واضح ہو سکتا
ہے کہ وہ منصف ہی جس سے میرا
واسطہ پڑے شاید مجھ سے ہی زیادہ
گھبراہٹ میں پڑے ہوں"
ولفرڈ "تو پھر آپ کے کہنے کے
مطابق تمام انسانوں نے کوئی
نہ کوئی قصور کیا ہے"
کونٹ "قصور کہو یا اور کچھ
کچھ کہو"
ولفرڈ (کپکپاتی آواز میں)

اور صرف تم ہی دنیا میں ایک کامل انسان ہو۔"

کونٹ "نہیں میں کامل ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا ہاں - اتنا کہہ سکتا ہوں میرا بھید کوئی نہیں پا سکتا اچھا اب اس قصے کو جانے دیجیے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کچھ ناراض ہو گئے ہیں مجھے تو آپ کے عدالت کے تذکرے نے کوئی رنج نہیں دیا مگر میری غیب دانی شاید آپ کو بری لگتی ہے"

ولفرڈ نہیں نہیں مجھے کوئی رنجش نہیں ہے - آپکی اعلےٰ اور موثر تقریر نے میری روح کو بڑا سرور بخشا ہے آپ جانتے ہیں کہ بعض اوقات پادری اور فلاسفر اپنے مباحثات اور مناظرات میں بڑی بڑی سخت اور دل آزار باتیں کہہ بیٹھتے ہیں - آپ فرض کرلیں کہ ہم بھی کوئی اسی قسم کا مناظرہ کر رہے ہیں - اور خواہ آپ کو برا ہی لگے مگر میں یہ کہنے سے رک نہیں سکتا کہ "بھائی صاحب آپ بہت سی باتیں غرور کی کر چکے ہیں ہو سکتا ہے کہ آپ عام آدمیوں سے اعلیٰ ہوں لیکن یہ ہرگز نہ ہو کہ خدا سب کے اوپر ہے"

مانٹی کرسٹو (ایک ایسی آواز میں کہ جس نے ولفرڈ کو کپکپا دیا) بے شک خدا ہم سب سے اوپر اور اعلےٰ ہے - میرا غرور بھی صرف انسانوں ہی تک محدود ہے مگر خدا کے دوبرو میں اپنا گھمنڈ اور تکبر کا جامہ اتار کر پرے رکھ دیتا ہوں کیونکہ اس نے مجھے نیستی سے نکالکر انسانیت کا جامہ پہنایا اور مجھے وہ بنایا جو میں اب ہوں"

ولفرڈ "اگر یہ بات ہے تو میں آپ کی تعریف کرتا ہوں - میں مانتا ہوں کہ آپ مضبوط ہیں آپ شریف ہیں آپ سچے پرہیزگار ہیں آپ مغرور بھی ہیں کیونکہ غرور کے بغیر بڑا انسان نہیں بنا جاتا مگر یہ تو بتائیں کیا آپ میں بھی حرص و ہوا پائی جاتی ہے"

مانٹی کرسٹو "کیوں نہیں"

ولفرڈ "کس بات کی خواہش آپ میں سب سے زیادہ ہے"

مانٹی کرسٹو - میں بھی ایک انسان ہوں مجھے بھی شیطان سب سے اونچی پہاڑ پر لے گیا اور وہاں اس نے مجھے دنیا کی تمام

بادشاہتیں کھائیں اور جیسا کہ اس نے پہلے کہا تھا ویسا ہی مجھے بھی کہا اے دنیا کے بندے میں تیری کیا خدمت کروں کہ تو میری عبادت کرنے لگجاوے میں دیر تک سرنگوں سوچتا رہا کیونکہ مجھپر بھی ہوا وہوس کا شیطان چڑھا ہوا تھا اور پھر میں نے جواب دیا "سن خدا کا نام ہمیشہ سے میرے کانوں میں پڑتا رہا ہے۔ مگر میں نے اس کو کبھی دیکھا نہیں اور نہ ہی مینے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جو اس سے کوئی مماثلت رکھتی ہو۔ یا جو مجھے یقین دلا سکے کہ وہ موجود ہے سو میں چاہتا ہوں کہ میں ہی وہ خدا بن جاؤں کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ دنیا میں نہائیت اعلےٰ اور عمدہ اور نہائیت ہی مطلوب چیز جبر اور سزا دینے کی قوت ہے" شیطان نے سر نیچے جھکا لیا اور اس نے رو دیا پھر اس نے جواب دیا "تمہیں غلطی لگی ہے خدا ضرور ضرور ہے۔ مگر وہ نظر نہیں آیا کرتا تم نے کوئی چیز اس جیسی نہیں دیکھی ہے کیونکہ وہ پوشیدہ اور خفی درخفی ذریعوں سے اپنے ارادوں کو پورا کرتا ہے اور کسی کی مدد کی اس کو ضرورت نہیں ہے میں تمہیں خدا تو نہیں بنا سکتا۔ ہاں اتنا ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں اس کا ایک نائب بنا دوں اس بات پر میرا اور اس

کا سودا ٹھیر گیا۔ ہو سکتا ہے کہ میری روح قربان ہو گئی ہے مگر اسکا کچھ مضائقہ نہیں۔

ولفرڈ نے کونٹ کیطرف بڑی حیرانی سے دیکھا اور پھر اس نے پوچھا "کیا آپکے کوئی رشتہ دار ہیں"

مانٹی کرسٹو "نہیں میں دنیا میں بالکل تنہا ہوں"

ولفرڈ "یہ بات اور بھی بری ہے"

مانٹی کرسٹو "وہ کیوں"

ولفرڈ "اس لئے کہ اگر کوئی آپکا قریبی ہوتا تو شاید آپکو کوئی ایسا نظارہ دیکھنا پڑجاتا جس سے آپکا غرور کسی قدر ہلکا پڑجاتا۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ موت کے سوائے کسی اور چیز سے نہیں ڈرتے"

مانٹی کرسٹو "میں نے ہرگز نہیں کہا۔ کہ میں موت سے ڈرتا ہوں میرا تو صرف یہہ قول تھا کہ وہ میری رفتار ترقی کی سد راہ ہو سکتی ہے"

ولفرڈ "کیا بڑھاپے سے بھی آپکو ڈر نہیں آتا"

مانٹی کرسٹو "بوڑھا ہونے سے پہلے ہی میں اپنا کام کر چکونگا"

ولفرڈ "اور دیوانگی"

مانٹی کرسٹو: پاگل اور دیوانہ تو ہمیشہ سے ہوں۔ اور اسکی بھی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے "

ولفرٹ: جناب موت دیوانگی اور بڑھاپے کے علاوہ اور بھی بہت سے مصائب ہیں جو انسان کے لئے ہمیشہ گھات میں لگے رہتے ہیں۔ کیا تمہیں انکا بھی ڈر نہیں۔ مثلاً بجلی ہی کی کڑک اور بہت سے امراض جو تھوڑی ہی دیر میں آپکا خاتمہ کر سکتی ہیں۔ کونٹ صاحب اگر آپکو یہہ گفتگو جاری رکھنے کا شوق ہو تو آئیں آپ میرے مکان پر تشریف لیچلیں اور وہاں آپ کا میں ایک ایسے حریف سے مقابلہ کراونگا جو شاید آپ سے پورا اترے۔ میں آپکی اپنے باپ ایم نوٹیر ڈی ولفرٹ سے ملاقات کراونگا جو انقلاب فرانس کا ایک بڑا متعصب جیکوبین ہے وہ ایک ایسا شخص ہے جس نے شاید آپکی طرح دنیا کے تمام ممالک تو نہ دیکھے ہونگے مگر اس نے ایک بڑی عظیم الشان سلطنت کے درہم برہم کرنے میں امداد ضرور کی تھی حقیقت میں وہ ایک ایسا انسان ہے جو اس جہان میں پروردگار کا تو نہیں مگر قضا و قدر کا خلیفہ تو ضرور تھا۔ مگر دیکھو ایک خفیف سی دماغی مرض نے یہہ سب کچھ برباد کر دیا اور اوسکو دن یا گھنٹے نہیں لگے بلکہ صرف چند سکنڈ ہی نوٹیر ولفرٹ جو کہ ایک دلاور جنگی تھا۔ اور موت اور توپ کی آواز پر ہنسا کرتا تھا۔ یہی ولفرٹ جس نے کہ ملک فرانس کو ایک تختہ شطرنج سمجھ رکھا تھا۔ غرضیکہ اس نے کئی بادشاہوں کو بند کیا۔ اور کئی بیگموں کو مات کیا اُسی نوٹیر ولفرٹ کو آج دیکھو کہ وہ ایک غریب بیکس بوڑھا ہے جس کے ساتھ بچہ بھی کھڑک کر بات کرتا ہے حقیقت میں وہ مردے کے برابر ہے مگر تکلیفیں اٹھانے کے لئے اس جہان میں دم لے رہا ہے "

مانٹی کرسٹو: صاحب میں افسوس سے کہتا ہوں۔ کہ میں ان باتوں سے آگے بھی کچھ ناآشنا نہیں ہوں مجھے طب میں کچھ دخل نہیں ہے۔ مگر میں نے اپنے دوسرے ہم جنسوں کی طرح جاندار اور بے جان مادہ میں روح دریافت کرنے کے لئے بڑی جستجو کی ہے۔ مگر خدا کیطرح وہ بھی میری نظر سے مخفی ہی رہی ہے۔ اگرچہ وہ میرے دل کے سامنے ہمیشہ حاضر رہی ہے۔ سقراط اور

سنیکا کے وقت سے سینکڑوں شخصوں نے بھی مقابلہ کیا ہے۔ جو آپ نے کیا ہے تاہم میں خوب سمجھتا ہوں کہ باپ کی مصیبتیں بیٹے کے دل میں بڑے بڑے تغیرات پیدا کر سکتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس وحشت بھرے نظارہ پر جسنے آپ کے گھر میں بہت رنج ڈالدیا ہوا ہے۔ نظر ڈالنے سے میرے غرور کو کچھ فائدہ ہوگا خیر آپ کے کہے کے مطابق میں آپ سے ملاقات کرونگا۔

ولفرٹ:۔ رنج تو اس نظارہ سے ہمیں ضرور ہوتا مگر خدا کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں نعم البدل عطا کردیا ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس بوڑھے کے عوض میں جو قبر کے قریب پہونچ گیا ہے۔ دو چھوٹے بچے ہمارے ہاں ہیں۔ جنہوں نے ابھی زندگی کا سفر شروع کیا ہے انمیں ایک جس کا نام ویلنٹین ہے لڑکی ہے جو میری پہلی بی بی ہاٹین ڈی سینٹ میران کی یادگار ہے۔ اور دوسرا میرا لڑکا اڈورڈ ہے جسکی جان آج آپ کے ذریعہ الہہ نے بچائی ہے؛

مانٹی کرسٹو:۔ اچھا تو آپنے اس بدلے اور معاوضے سے نتیجہ کیا نکالا ہے؛

ولفرٹ:۔ بس یہی نتیجہ نکالا ہے کہ میرے باپ سے جذبات اور غصے کے جوش میں آکر کوئی ایسا گناہ کبیرہ سرزد ہوا ہے کہ جو انسانی آنکھ سے تو پوشیدہ رہا ہے۔ مگر جسے الہی آنکھ نے دیکھ پایا ہے۔ وہ خدا چونکہ عادل اور رحیم ہے اس نے نہیں چاہا کہ اس کے گناہ کا اثر کسی دوسرے تک پہونچے اس لئے اس نے اسی کو اس کی پاداش میں گرفتار کیا ہے؛

مانٹی کرسٹو ظاہرا تو مسکرایا مگر اس کے دل میں ایک ایسی آہ سرد نے جوش مارا کہ اگر ولفرٹ اسے سن پاتا تو شائد اس کے پاس سے بھاگ جاتا؛

ولفرٹ۔ اپنی کرسی پر سے اٹھا۔ اور بولا:۔ الوداع میں رخصت ہوتا ہوں اور آپکی یاد اپنے ساتھ لیجاتا ہوں میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھ پر کچھ ناراض نہ ہونگے۔ کیونکہ جب آپ کی مجھ سے زیادہ واقفیت ہوگی۔ تو آپ کو پتا لگیگا۔ کہ میں اپنے دوستوں کو آزردہ نہیں کیا کرتا۔ ایک اور بھی بات ہے اور وہ یہ ہے کہ آپکے اور میڈم ڈی ولفرٹ

کی درمیان ایک ابدی دوستی کا رشتہ قایم ہوگیا ہے"

کونٹ نے جھک کر تسلیم کی اور دلفرنٹ کے ساتھ دروازہ تک آیا۔ وہاں سے اس نے اپنے دو نوکروں کو اشارہ کیا فوراً دلفرٹ کے ساتھ اس کی گاڑی تک گئے جب وہ چلا گیا"

مانٹی کرسٹو نے اپنے دردمند اور بھرے ہوئے دل سے ایک سرد آہ کھینچی اور کہا "بس اب زہر بہتیرا پی لیا۔ چلوں اب ذرا تریاق بھی چکھہ لوں"

پھر اس نے ایک گھنٹہ بجایا جسکی آواز پر علی حاضر ہوگیا۔ کونٹ نے اسے کہا کہ "میں بیگم کے کمرے کیطرف جاتا ہوں۔ گاڑی ایک بجے تیار ہووے"

انچاسواں باب

ہیڈی

یہہ یاد ہوگا کہ کونٹ کے نئے یا دوں کہو کہ پرانے آشنا جو راوڈی مسلی میں رہتے ہیں مکیسی میلین جولی اور امینوئیل کے سوا اور کوئی نہیں تھے۔ کونٹ ایک بڑی جنگ وجدل میں مبتلا رہا تھا سو اب جو ذرا اسکو دم ملا تو اس کا چہرہ آنے والی ملاقات کی خوشی کی امید سے روشن ہوگیا۔ علی جو اپنے آقا کے چہرہ پر کبھی بھی ایسے مسرت کے نشان دیکھنے کا عادی نہ تھا۔ اسوقت اس کو ایسا خوش بخوشی دیکھکر بڑا حیران ہوا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہو۔ کہ اس کی آواز اس کے آقا کی خوشی اور مسرت میں مخل ہو اس نے اپنا دم گھونٹ لیا۔ اور بہت آہستہ آہستہ چلتا تھا۔ مانٹی کرسٹو کی عادت تھی کہ ہر روز دوپہر کے وقت ایک گھنٹہ ہیڈی کے کمرے میں گزارا کرتا تھا۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ہیڈی کا کمرہ کونٹ کے کمرہ سے بالکل بے تعلق واقع تھا۔ یہہ کمرہ عین مشرقی مذاق کے مطابق آراستہ کیا ہوا تھا فرش پر نہایت اعلےٰ درجہ کی قالین جن پر کہ سلطان ترک بھی رشک کرے بچھی ہوئی تہیں۔ دیواروں

پر نہایت ہی شاندار ریشمی پردہ جن پر نہایت پر لطف تصاویر اور نقش بنے ہوئے لٹک رہے تھے۔

چاروں طرف دیواروں کے ساتھ ساتھ بڑی ملائم مخمل کے تکئے لگے تھے جن کو دیکھ کر خواہ لیٹنے کے لئے جی للچا آتا تھا۔ ہیڈی کی خدمت میں چار لونڈیں حاضر رہا کرتی تہیں جن میں سے تین تو فرانسیسی الاصل تہیں اور ایک اپنے آقا کی طرح سرزمین یونان کی رہنے والی تھی۔ ان تمام لونڈیوں کو کونٹ کی طرف سے بڑی تاکیدی ہدایت تہی کہ اپنی مخدومہ کے اشارے دیکھیں اور بلا تامل ان کے مطابق کام کریں۔ پہلی تین تو ایک چھوٹے پاس کے کمرے میں حاضر رہا کرتی تھیں اور کام سننے کے لئے ایک چھوٹے سے سنہری گھنٹے کے آواز کی منتظر رہا کرتی تہیں اور چوتھی ہمیشہ اس کے پاس رہا کرتی تھی۔

خوبصورت ہیڈی اپنا تمام وقت عموماً اپنے کمرے کی آرائش میں صرف کرتی تھی۔ یہ ایک گول وضع کا کمرہ تھا۔ اس کے چھت میں ایک سوراخ تہی جسمیں کہ ایک ہرے رنگ کا شیشہ لگا ہوا تھا۔ اس میں سے اس کمرہ میں روشنی پڑ رہی تھی۔

ہیڈی ایک ملائم تکیہ پر سر لگائے لیٹی ہوئی تہی۔ اور اس نے اپنے منہ میں حقے کا ملائم اور لچکدار نل لگایا ہوا تھا۔ اس حقے میں پانی کی بجائے عطر بھرا ہوا تھا۔ اور جو دھواں اس کے منہ سے نکلتا تہا معشوقوں کی زلفوں کی مانند پیچ و خم کہاتا ہوا اوپر چڑھتا تھا۔

اس کا چہرہ بالکل مشرقی طرز کا تھا۔ پہلی نگاہ پر دیکھنے والے کو یہی گزرتا تہا۔ کہ وہ سنگ مرمر کا بت ہے جو اسجگہ رکھ دیا گیا ہے۔ مگر ان خوبصورت آہو مثال آنکھوں کا اپنے خیالوں میں ادہر ادہر حرکت کرنا فوراً بتا دیتا تہا کہ وہ نازنین ایک آدم زاد ہے جس کو قدرت نے پریوں کا سا حسن و جمال عطا کیا ہے اس نے سفید استبرق کا ایک تہ پہنا ہوا تھا۔ جس پر کہ سرخ ریشم سے گلکاری کی ہوئی تہی اس کی گردن جو کہ صندل کی بنی ہوئی نظر آتی تہی۔ بالکل ننگی تہی۔ اس کے پاؤں میں نہایت خوبصورت جوتیوں کا جوڑا پڑا تھا۔ جس پر کہ جواہرات اور موتی جڑے ہوئے

تھے۔ ایک چھوٹی سی سُرخ مخمل کی ٹوپی جسمیں کہ بہت سے لعل جڑے ہوئے تھے۔ اس خوبصورت یونانی کے سر پر بڑی نزاکت سے رکھی ہوئی تھی۔ اور اس کے نیچے سے اسکی سیاہ اور لمبی زلفیں اسکی کمر پر پڑ رہی تھیں۔ الغرض اس کی پوشاک کی شان بیان سے باہر ہے مگر کیا اس پوشاک نے اس پری وش کے چہرہ کی خوبی کو زیادہ کر دیا ہوا تھا نہیں ہرگز نہیں بلکہ اسکے چہرے کی وہ چمک تھی کہ لباس کی خوبصورتی کو دوبالا کر کے دکھاتی تھی۔ سیدھی اور پتلی ناک اور سیاہ مست نرگس کی سی آنکھیں حوران بہشتی کو شرمندہ کر رہی تھیں اس کے ہونٹ لعل بدخشاں کو عرق خجالت میں غرق کئے ہوئے تھے یہ نازنین۔ جو کہ حسن وجمال کے معراج پر پہونچ گئی ہوئی تھی ایک صرف اٹھارہ برس کی جوان لڑکی تھی۔ اور اس سبب سے اس کے انداز بھی ابھی بالکل تازہ تھے۔

مانٹی کرسٹو نے کمرے کے نزدیک پہونچکر یونانی خادمہ کو بلایا اور اس کو حکم دیا کہ وہ اپنے آقا سے دریافت کرے کہ "آیا مجھکو اس کے ساتھ ملاقات کرنے کی اجازت ہے"۔

خادمہ نے حکم کے مطابق جاکر عرض کی ہیڈی نے اور تو کوئی جواب نہ دیا۔ صرف اتنا اشارہ کیا کہ وہ پردے کو دروازہ کے آگے سے ہٹا دے اس کے پردہ ہٹانے پر کونٹ اندر داخل ہوا ھیڈی اسی صورت میں لیٹی ہوئی تھی ایک ہاتھ سے تو اس نے حقہ کی نلی پکڑی ہوئی تھی۔ دوسرا ہاتھ اس نے کونٹ کیطرف بڑھا کر اس شیریں اور دلکش لہجہ میں جسمیں کہ عموماً نازنیناں یونان بولا کرتی ہیں مسکراتے ہوئے کہا "آپ یہاں آنے سے پہلے اجازت کیوں طلب فرمایا کرتے۔ کیا آپ میرے مالک نہیں ہو چکے یا کیا میں آپ کی لونڈی نہیں ہو چکی"۔

کونٹ "(مسکرا کر) ہیڈی تم خوب جانتی ہو"۔

ھیڈی "آپ میرے ساتھ ایسی سرد مہری اور بے توجہی سے کیوں کلام کرتے ہیں۔ کیا مجھ سے کوئی خطا ہوئی ہے جس سے آپ کو رنج پہونچا ہے۔ اگر ایسا ہوا ہو تو آپ جو سزا چاہیں مجھے دیں یہ لونڈی سرتک نہ ہلائے گی مگر برائے خدا اس بے توجہی اور بے دلی سے

میرے ساتھ گفتگو نہ کریں اس سے
تو میرا دل ٹوٹتا ہے"۔
کونٹ "ہیڈی میری طرف توجہ
کرو۔ میں تمہیں ایک بات بتلانے
کو ہوں جس سے کہ تم شائد پہلے ہی
واقف ہوگی۔ اور وہ یہہ ہے کہ اب
ہم فرانس میں رہتے ہیں۔ اس لئے
تم اب آزاد ہو"۔
ھیڈی "میں آزاد ہوں۔ اب آزادی
میرے کس کام"۔
کونٹ "آزادی کا یہ فائدہ ہے کہ
اگر اب تم میرے پاس سے جانا چاہو
تو جا سکتی ہو"۔
ھیڈی "آپ کو چھوڑ دوں۔ بھلا یہ
کیوں آپ نے میرا کیا بگاڑا ہے"۔
کونٹ "اس بات کا میں کیا جواب
دے سکتا ہوں لیکن اب ہمیں سوسائٹی
میں مخلوط ہونا ہے۔ اب لوگوں سے
ملاقاتیں کریں گے۔ اور لوگ ہماری
ملاقات کرنے آئیں گے"۔
ھیڈی "یہہ آنکھیں تو سوائے
آپ کے روئے مبارک کے کسیکو
دیکھنا نہیں چاہتیں"۔
کونٹ "خیر مگر سنو۔ تم اس
خوبصورت اور بانکے شہر میں
گوشہ نشین نہیں رہ سکتیں اور
اگر تمہاری نظر کسی ایسے شخص پر
پڑ جائے جسکو تمہارا دل مجھپر ترجیح
دیوے تو تم نے ہرگز یہہ خیال نہ کرنا
کہ میں ایسا نا انصاف ہوں کہ تمہیں
مخالفت کروں۔
ھیڈی۔ (بڑی گرمجوشی سے) "نہیں
نہیں یہہ ہرگز نہیں ہوگا۔ یہہ کبھی
نہیں ہوگا۔ میری آنکھوں میں
دنیا بھر میں کوئی ایسا خوبصورت
نہیں جیسے آپ میری محبت ہمیشہ
سے آپکے اور میرے والد کے ساتھ
رہی ہے اور خدا گواہ ہے کہ آئندہ
بھی آپ ہی کے قبضہ میں رہے گی"۔
کونٹ "بیچاری لڑکی یہہ اسی سبب
سے ہے کہ تمکو سوائے اپنے باپ
کے اور سوائے میرے کسی تیسرے
سے گفتگو کا موقعہ ہی نہیں ملا"۔
ھیڈی "اوہو میں کسی دوسرے
کی حقیقت ہی کیا جانتی ہوں۔
میرا باپ مجھے اپنے قرۃ العین
کہا کرتا تھا۔ آپ مجھے اپنی محبوبہ
کرکے پکارا کرتے ہیں اور پھر آپ
دونو بعض اوقات پیار سے مجھے
اپنا بچہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں"۔
کونٹ "ھیڈی تمہیں اپنا باپ
یاد ہے"۔
ھیڈی مسکرائی اور اپنی آنکھوں
اور اپنے دل پر ہاتھ رکھکر پکاری"

وہ اس جگہ ہے وہ کہیں نہیں گیا۔"

مانٹی کرسٹو "اور میں کس جگہ ہوں؟"

ھیڈی "(بڑے ناز بھرے جوش سے) آپ ہر جگہ ہیں۔"

مانٹی کرسٹو نے جوان یونانی کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور اُسے بوسہ دینے ہی کو تھا کہ اس نے اپنا ہاتھ آہستہ سے کھینچ لیا اور اپنا چمکتا رخسار آگے کر دیا۔

کونٹ "ہیڈی! تم اب خوب سمجھ گئی ہو کہ اس وقت سے تم بالکل آزاد ہو۔ اور اسلئے تمہیں پورا اختیار ہے۔ کہ اگر تم چاہو تو اپنے ملک کا لباس اُتار کر اس ملک کی پوشاک زیب تن کرو یا وہی رہنے دو جیسی تمہاری مرضی اس گھر میں تم اپنے اعمال کی آپ مالک ہو۔ یہاں خواہ اپنے کمرہ میں آرام کرو خواہ اپنی مرضی کے مطابق باہر کی سیر کرو۔ ایک گاڑی ہمیشہ تمہاری خاطر تیار ہے۔ اور علی اور مرتا دونوں تمہارے اشارے ماننے کو حاضر ہیں مگر میں ایک عنایت کا خواستگار ہوں۔

ھیڈی "جلدی فرمائیے۔"

کونٹ "اپنی پیدائش کے بھید کو اپنے سینہ میں حفاظت سے چھپائے رکھو اور کبھی کسی حالت میں ظاہر نہ کرو۔ گذشتہ کا کبھی ذکر و کار نہ کرو اور نہ ہی کبھی اپنے مشہور و معروف باپ اور اپنی بدقسمت ماں کا تذکرہ کرو۔"

ھیڈی "میرے آقا میرے صاحب میں نے ابھی عرض کر دی ہے۔ کہ یہ لونڈی سوائے حضور کے کسی کے ساتھ بات کرنے کے لئے اپنے ہونٹ نہ ہلائے گی۔"

کونٹ "ہیڈی ممکن ہے کہ بلاد مشرقی میں آدمی تنہا ایک گوشے میں گذارہ کر سکے مگر پیرس جیسے شہر میں شاید یہہ نہ ہو سکے تو چاہیئے کہ ہم اسی طرح سے اسجگہ کو بھی اپنا وطن اختیار کر لیں جیسا کہ ہمنے فلارنس ملان اور روم کے اطوار کو اپنا بنا لیا ہے شاید یہہ بات کسی آئندہ موقعہ پر تمہارے کام آوے خواہ یہاں خواہ کہیں اور۔"

ھیڈی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور وہ ایک درد آمیز انداز سے بولی "آپکا یہہ مطلب ہے کہ چاہے ہم یہاں رہیں یا مشرق کیطرف واپس چلے جاویں۔"

مانٹی کرسٹو "میرے بچے تم خوب جانتے ہو کہ جب کبھی ہم جدا ہونگے تو اسمیں میرا کوئی قصور نہ ہوگا۔ درخت کبھی نہیں چاہتا کہ وہ خوبصورت پھل

جو اسکی زینت ہے اس سے گر جاوے
ہاں پھول ہمیشہ اس بوٹے سے علیحدہ
ہو جاتے ہیں جبکہ یہ آگے تھے "
ھیڈی " میرے آقا میں آپ
سے کبھی جدا نہیں ہونگی کیونکہ مجھے
یقین کامل ہے کہ آپکے بغیر میری
زندگی محال ہے "
کونٹ - پیاری لڑکی تمکو یہہ معلوم
نہیں کہ دس سال کے عرصہ میں ہم
دونو میں ایک عظیم تغیر واقع ہو جاوے
گا - اس عرصہ میں تم خوبی و جمال
کے کمال پر پہونچ جاؤگی جبکہ میرے
چہرہ پر جھریاں پڑ جاتیں گی اور
میرے بال بھورے ہو جاوینگے
ھیڈی " یہہ آپ کیا فرماتے
ہیں - میرا باپ ساٹھہ برس کا بوڑھا
تھا - اور اس کا سر برف کی مانند
سفید ہو گیا تھا مگر باوجود اسکے اسکی
محبت میرے دل میں زیادہ جاگزین
ہے بہ نسبت ان بادشاہوں کی
محبت کے جو اسکے دربار کی زیب
زینت تھے -
کونٹ " ہیڈی مجھے یہہ تو بتاؤ
کہ آیا تم ہماری موجودہ حالت کے
مطابق اپنے آپ کو بناؤ گی یا
نہیں -
ھیڈی " کیا آپ نے میری ملاقات
ہوا کرے گی "
کونٹ " ہاں ہر روز بلا ناغہ "
ھیڈی " تو پھر آپ کو میری
بابت کیا فکر و اندیشہ ہے "
کونٹ " مجھے یہہ اندیشہ ہے کہ
تم تنہائی سے تنگ آجاؤگے -
ھیڈی " جناب عالی یہہ کبھی
نہوگا - صبح کیوقت تو میں آپکی تشریف
آوری کی امید میں مسرور رہا کرونگی
اور شام کو آپ کی لذت میں خوش ہوتی گذار
دونگی - جب میں تنہا ہی ہوا کرونگی
تو پچھلے نظاروں کو یاد کر کر دل بہلا
لیا کرونگی - اور سچ جانیں کہ جب تین
بڑے زبردست جذبات یعنی رنج
محبت اور شکر گذاری دل میں جاگزین
ہو دیں تو اضطراب اور گھبراہٹ کو وہاں
کسطرح دخل ہو سکتا ہے "
کونٹ " ہیڈی تو سرزمین ایپرس کی
ایک لائق اور ہوشیار بیٹی ہو اور تمہارے
شاعرانہ اور دلکش خیالات صاف ثابت
کرتے ہیں کہ تم ان دیوتاؤں کی اولاد
ہو جن کی پیدائش تمہاری سرزمین کے
لئے باعث فخر و ناز ہے - اس بات پر
بھروسہ رکھو کہ میں ہر طرح سے خبرداری
رکھونگا کہ تمہاری جوانی کا درخت یوں
ہی مرجھا نہ جاوے اور یقین رکھو کہ
اگر تم مجھے ایک باپ کیطرح جانتی اور

محبت کرتی ہو تو میرے دل میں بھی تمہاری ایسی محبت اور اشتیاق بھرا ہے۔ جیسا کہ ایک بڑے محبت کرنے والے باپ کے دل میں ہوسکتا ہے۔

ھیڈی نے "آپ کو دہوکا نہ لگے میری محبت جو میرے باپ کے لئے تھی اس کو اس محبت سے جو مجھے آپ کے لئے ہے کوئی نسبت نہیں ہے۔ اس کے مرنے کے بعد تو میں زندہ بھی رہی مگر اگر خدانخواستہ آپ پر کوئی مصیبت نازل ہو تو جونہی کہ مجھے اس کی خبر ملے دونہی میری زندگی کا بھی خاتمہ سمجھو"۔

کونٹ نے اپنا ہاتھ بڑی محبت آمیز طریقے میں اس پریوش بولنے والی کیطرف بڑھایا جس نے بڑے ادب سے اسے اپنے ہونٹوں پر رکھکر بوسہ دیا۔ مانٹی کرسٹو کا دل اب ٹھنڈا اور تسکین پذیر ہوگیا اور اس کی ایسی حالت ہوگئی کہ وہ موریلیز کے ساتھ ملاقات کرنے کے لئے جاسکے سو وہ اٹھا اور رینل اور شاعر کی یہہ عبارت پڑھتا ہوا نکلا "جوانی ایک درخت ہے جسکا پہل محبت ہے وہ آدمی کیسا ہی خوشحال ہے جو اس درخت کے بار آور ہونے تک زندہ رہے اور پھر اسے اس کا پہل چکھنے کا موقعہ ملجائے"۔ گاڑی اس کے حکم کے مطابق طیار کھڑی تھی کونٹ اسمیں بیٹھ گیا اور گھوڑوں کی باگیں چھوڑ کر روانہ ہوا۔

پچاسواں باب

خاندان موریل

چند منٹ کے عرصہ میں کونٹ روڈی مسلی میں مکان نمبر ۷ میں پہونچگیا۔ یہہ مکان سارا سنگ سفید کا بنایا ہوا تھا۔ اور اس کے مقابل ایک بڑی صحن میں دو چہوٹی کیاریں تھیں جو کہ نہایت خوبصورت پھولوں سے بھری تھیں۔ دربان نے دروازہ کھولا اور کونٹ نے پہچانا کہ وہ کاکلیزی ہے مگر چونکہ اسکی ایک ہی آنکھ تھی اور وہ بھی نو سال کے عرصہ دراز میں کچھ بے نور سی ہوگئی ہوئی تھی اسلئے اسنے کونٹ کو جلدی نہ پہچانا۔ گاڑی کو دروازہ تک جانے میں ایک فوارہ

کے پاس سے مڑنا پڑتا تھا جو کہ ایک سنگ مرمر کے حوض میں اپنی بہار دکھا رہا تھا۔ اس حوض میں بہت سی مصنوعی سونے اور چاندی کی مچھلیاں تیر رہی تھیں اور ان عجیب و غریب زیورات کے سبب تمام محلہ اس مکان پر رشک کھاتا تھا مکان عام سطح زمین سے اونچا واقع تھا اور اس کے نیچے تہ خانے بنے ہوئے تھے اس مکان کی تین منزلیں تھیں اس گھر کے ساتھ ایک دو دکانیں بھی ملحق تھیں اور ایک باغ تھا جس میں دو خیمہ نصب رہا کرتے تھے۔ اور یہ سب جائداد ایمینول نے کسی موقعہ پر بہت کثیر نفع اٹھانے کی امید پر خرید کر رکھی تھی اسنے مکان تو اپنے واسطے رکھا تھا اور آدھا باغ اور دو تین خیمے کرایہ پر دیدیئے ہوئے تھے۔ اس طرح ایک قلیل رقم کے خرچ سے اُسے نہایت معقول مکان ملا ہوا تھا۔ اور سلینٹ جرمین کی اعلیٰ سے اعلیٰ ہوٹل کا مقابلہ کر سکتا تھا کھانیکا کمرہ شاہ بلوط کی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔

نشست گاہ ایک اور خوشبودار لکڑی کی بنی ہوئی تھی اور خوابگاہ بھی کسی نہایت اعلیٰ قسم کی لکڑی کی بنی تھی۔ ایمینول نے اپنے لئے ایک پڑھنے کا کمرہ بھی رکھا تھا۔ حالانکہ وہ کبھی مطالعہ نہیں کیا کرتا تھا اور جولی نے اپنی خاطر ایک باجا بجانیوالا کمرہ علیحدہ رکھا ہوا تھا۔ مگر وہ کبھی باجا نہیں بجایا کرتی تھی۔ دوسری منزل تمام کی تمام میکسی میلین نے لی ہوئی تھی اس میں اور اسکی بہن کے کمروں میں کچھ بھی فرق نہیں تھا سوائے اسکے کہ اسکا کھانا کھانیکا کمرہ ایک ملاقات گاہ میں تبدیل کیا گیا تھا جہانکہ وہ اپنے دوستوں سے ملاقات کیا کرتا تھا۔ جب کونٹ کی گاڑی دروازے پر پہونچی تو وہ اسوقت وہیں سگرٹ پیتے ہوئے اپنے گھوڑوں کا امتحان کرتا ہوا کھڑا تھا۔ کاکلیر نے دروازہ کھولا بپٹسٹن نے فوراً اتر کر پوچھا کہ آیا مسٹر اور مسز ہربالٹ

اور

میکسی میلین موریل کونٹ آف مانٹی کرسٹو سے ملاقات کر سکتے ہیں۔

موریل نے اپنا چرٹ پھینک کر اور گاڑی کی طرف دوڑ کر کونٹ آف مانٹی کرسٹو کو دیکھ کر کہا ہم اس سے ضرور ملاقات

کرینگے اور کونٹ صاحب میں آپ کا ہزار ہزار شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے وعدہ کو فراموش نہیں کیا" یہ کہہ کر اس جوان نے کونٹ کا ہاتھ اس زور سے دبایا کہ کونٹ کو یقین کامل ہوگیا کہ اس کا جوش سب سچے اور دلی خوشی سے ہے اور اس نے دیکھا کہ وہ بہت بے قراری سے اس کا انتظار کر رہے تھے اور کہ بڑی خوشی سے انہوں نے اس کا استقبال کیا ہے"

موریل پھر بولا " آیئے آیئے میں خود آپ کو راستہ دکھاؤں گا۔ آپ ایسے آدمی نہیں ہیں کہ ایک نوکر آپ کو رستہ دکھاوے میری بہین باغ میں مرجھائے ہوئے پھول چن رہی ہے اور اس کا خاوند اس سے پانچ چار قدم کے فاصلہ پر اپنی اخبار پڑھ رہا ہے کیونکہ وہ دونو عموماً ایک دوسرے کے نزدیک ہی رہا کرتے ہیں"

اُن کے پاؤں کی آہٹ سن نے پر ایک جوان عورت نے جس کی عمر بیس اور پچیس کے درمیان ہوگی اور جس نے کہ ریشمی لباس پہنا ہوا تھا اپنا سر اٹھایا یہ عورت مرجھائے ہوئے پھول پودوں سے توڑنے میں مشغول تھی۔ اور یہی وہ جولی تھی جو کہ اب میڈیم امینول ہربالٹ بن گئی ہوئی تھی"

اس نے ایک اجنبی اور نامحرم آدمی کو دیکھ کر ایک حیرت بھری آواز نکالی جبکہ موریل قہقہہ مار کر ہنسا اور بولا جولی کچھ اندیشہ مت کرو۔ کونٹ صاحب ابھی صرف دو تین روز سے پیرس میں تشریف لائے ہیں مگر وہ خوب جانتے ہیں کہ اس شہر کی فیشنبل عورتیں کیسی ہوتی ہیں اور اگر وہ نہیں جانتے امید ہے کہ تم انہیں دکھا دو گی"

جولی " افسوس جناب بندہ میرے بھائی نے مجھے رغادی ہے کہ آپ کو اسطرح میرے پاس لایا ہے۔ اسے اپنی غریب بہن کا ذرا بھی لحاظ نہیں ہے او ہیپن سن"

ایک بوڑھا آدمی جو کہ ایک سے لوں کی ایک کیاری کو کھودنے میں مشغول تھا اپنا کدال زمین پر رکھ کر فوراً ٹوپی ہاتھ میں پکڑی ہوئی موجود ہوا اس کے بالوں پر کچھ کچھ سفیدی آئی ہوئی تھی مگر وہ ابھی تک موٹی اور گھنگری ڈاڑھی تھی اور اس کا مضبوط

اور مستقل چہرہ اور اس کی تیز نظر صاف بتلا دیتی تھی کہ وہ کوئی بڑا نامی جہاز ران ہے جس نے کہ خط استوا کے اردگرد کے سمندروں کے گردوں اور طوفان کا کبھی مقابلہ کیا ہوا ہے اس نے آکر کہا "میڈم جولی خیال کرتا ہوں کہ آپنے مجھے آواز دی ہے پینی سن اپنی نک اپنے آقا کی بیٹی کو جولی ہی کہکر پکارا کرتا اور کبھی بھی اسکو میڈیم ہربالٹ کے نام سے نہیں بلایا کرتا تھا۔

جولی "پینی سن مسٹر ایمبیول کو اس جنٹلمین کی تشریف آوری کی اطلاع دو۔ مسٹر موریل انہیں بیٹھک کیطرف لیجائینگے۔ (کونٹ سے) میں آپسے چند منٹ کے لئے رخصت چاہتی ہوں اور کسی جواب کا انتظار کرنے کے بغیر وہ فوراً درختوں کے ایک جھنڈ کے پیچھے غائب ہوگئی اور ایک دوسرے دروازہ سے گھر میں جا داخل ہوئی"

کونٹ "موریل سے" بڑا افسوس ہے کہ میرے آنیسے گھر والوں کو بڑی تکلیف ہوئی ہے"

موریل قہقہہ مار کر "دیکھو اسکا خاوند جیکٹ اُتار کر کوٹ پہن رہا ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سادو ڈنی مسلی کے لوگ آپ سے ناآشنا نہیں ہیں"

کونٹ (اس طرز سے کہ گویا وہ اپنے دل میں بول رہا ہے) معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بڑا آسودہ گھرانہ ہے"

موریل "جناب اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ ان کی آسودگی میں کوئی بھی کسر نہیں ہے۔ وہ دونو میاں بی بی جوان اور خوشباش ہیں۔ وہ دونو ایک جان دو قالب ہیں اور سب سے زیادہ یہ کہ ان کو پچیس ہزار سال کی آمدنی ہے جسپر کہ وہ اپنے تئیں راتھ شیلڈ سے کم نہیں جانتے"

کونٹ (ایک ایسے شیریں آواز میں جو کہ ایک باپ کی آواز کی طرح موریل کے دلپر اثر کر گئی) مگر پچیس ہزار تو کوئی بڑی رقم نہیں ہوتی۔ میں یقین کرتا ہوں کہ وہ اسپر قانع نہیں ہونگے آپکا بھائی بیرسٹر بھی ہے اور ڈاکٹر بھی ہے"

موریل "کونٹ صاحب اصل میں وہ ایک سوداگر تھا" جس نے میرے غریب باپ والا کام اختیار کیا تھا۔ جب مسٹر موریل مرے تو

تو اس سے پانچ لاکھ کی جائیداد چھوڑی
اس کے ہم دو ہی وارث تھے ایک
میں اور ایک میری بہن اُنکے شادی
کی تو اس کے خاوند کے پاس سوائے
اس شرافت اور اعلیٰ لیاقت
کے اور کوئی اثاثہ نہ تھا سو وہ
چاہتا تھا کہ کسی طرح اسکے پاس
بھی اتنی رقم ہو جاوے جتنی کہ میری
بہن کے پاس تھی اس ارادہ پر اُسنے
جدوجہد کرنی شروع کی یہانتک
اس نے اڑھائی لاکھ کی رقم بنا ہی لی
اس ارادہ کے پورا کرنے میں اس
کے چھ سال خرچ ہوئے اُسکی دو جیب
اشرفیوں کی تعداد سے شہرۂ یاسلینہ
کو پہنچ اُٹھا آخر کار ایمینول ایک
روز اپنی جورو کے پاس آیا جو لی نے
ابھی اپنا حساب کتاب ختم کیا تھا۔
اس نے آتے اسکو کہا۔ کا ٹکلیہر نے
آج ایک سو کی رقم اور دی ہے
اس سے ہمارے اڑھائی لاکھ پورے
ہو گئے ہیں اور یہی ہمنے اپنے لفظوں
کی حد مقرر کی تھی۔ کیا تم اس قابل
رقم پر قانع ہو سنو ہمارے کارخانہ
میں دس لاکھ سالانہ کی تجارت
ہوتی ہے جس سے ہمیں چالیس ہزار
کی آمدنی ہوتی ہے مجھے ایم ڈینلانی
کی طرف سے ایک خط آیا ہے جس
میں وہ کہتا ہے کہ ہم اس سے تین
لاکھ لیلیں اور اپنا کارخانہ اس کے
کارخانہ میں شامل کر دیں اب مجھے
صلاح دو کہ میں اب کیا کروں ؟"
میری بہن بولی " ایمینول یاد رکھو
کہ موربل کے کارخانہ کو صرف موربل
ہی چلا سکتا ہے کیا تین لاکھ اس کے
مقابل میں کچھ بڑی بات ہیں کہ ہمارے
باپ کے نام کو قسمت اور تقدیر کے
صدمات سے محفوظ رکھا جاوے"
ایمینول " میں بھی ایسا ہی خیال
کرتا ہوں مگر تمہاری صلاح لینا چاہتا
تھا۔ بس ہمارے حساب سب فیصل
ہو گئے ہیں اور ہمارے کاغذ سب ادا
ہو چکے ہیں بس اب یہی بہتر ہے کہ ہم
زیادہ خرچ بند کر دیں اور دفتر کو بند
کر دیں "
یہ بات فوراً پوری کی گئی۔ کوئی پندرہ
منٹ کے بعد ایک تاجر آیا جس نے
دو جہازوں کے بیمہ کرنے کی درخواست
کی۔ اسمیں پورے پندرہ ہزار کا منافع
تھا۔ ایمینول نے کہا " صاحب
ایم ڈیلانے سے درخواست
کرو۔ ہم نے تو سب کام بند کر دیا ہے۔
تاجر نے سب سے ایمینول کو کوئی پندرہ

منٹ ہوتے ہیں" بس یہی سبب
ہے کہ میری بہن اور اس کے خاوند
کی طرف چلیں ہزار سالانہ کی آمدنی"

موریل ابھی اپنے قصہ کو ختم نہ کرنے پایا تھا۔ کہ ایمینول ٹوپی اور کوٹ پہنے ہوئے آگیا اس نے کونٹ کو اس طرز سے سلام کی کہ گویا وہ اسکے رتبہ سے واقف ہے پھر کونٹ کو اپنی چھوٹے باغ کے گرد پھرا کر وہ اسے گھر کی طرف لے گیا۔ جاپانی ساخت کا ایک بڑا گلدان جو پھولوں سے بھرا تھا۔ اور اپنی خوشبو سے ہوا کو معطر کر رہا تھا نشست گاہ میں رکھا ہوا تھا۔ جولی جس نے اپنے بال اور کپڑے وغیرہ صرف دس ہی منٹ میں ٹھیک ٹھاک کر لئے تھے کمرے کے دروازہ پر ان کے استقبال کو کھڑی تھی پرندوں کی چہچہاہٹ اور میزبانوں کے چہرہ کی مسرت سے اب ایک خوشی اور سرور کا سماں بندھ گیا تھا۔ کونٹ نے اس گھر میں داخل ہوتے ہی اس مسرت اور خوشی کا اثر اپنی طبیعت پر محسوس کر لیا تھا۔ وہ خاموش اور سنسان کھڑا تھا۔ اور اسے بھول گیا تھا۔ کہ اس نے وہ گفتگو شروع کرنی ہے جو کہ پہلے سلام کے بعد بند ہو گئی تھی"

آخر اس مسرت آمیز خاموشی کو توڑ کر وہ بولا" میڈیم صاحبہ میرے جوش کو معذور رکھیں۔ آپ تو ہمیشہ سے اس آسودگی کے جو مجھے یہاں نظر آرہی ہے عادی ہو چکے ہیں مگر یہ آسودگی میری نظر میں ایک ایسی نئی اور غیر مانوس چیز ہے کہ میں آپکی طرف اور آپ کے خاوند کیطرف نہ دیکھے کبھی سیر نہیں ہو سکتا"

جولی" کونٹ صاحب بے شک ہم نہایت ہی آسودہ ہیں۔ لیکن ہمکو بھی زمانے کے مصائب کا مزا چکھنا پڑا ہے اور ہمنے بھی ایسی سخت محنتیں اٹھائی ہیں کہ شاید کم کو نصیب ہوئی ہونگی اسبات کے سننے پر کونٹ کے چہرہ پر ایسے آثار نمایاں ہوئے کہ گویا وہ ان مصائب کی بابت کچھ سننا چاہتا ہے"

موریل" جیسا کہ آپکو اس روز جیبو ماڈ سے بتلایا تھا یہ ایک خاندانی قصہ ہے یہ غریبوں کی کہانی آپکو کیا مزا دے سکتی ہے۔ جو کہ ہمیشہ سے امرا اور مشاہیر لوگوں کی رنج وخوشی کے فسانے سننے کے عادی ہیں۔ لیکن اپنی حالت کے مطابق تو ہمنے سخت رنج دیکھے ہیں

اور ہمکو بڑے بڑے زخم لگے ہیں"

کونٹ "یہ اللہ نے تمہارے زخموں پر مرہم بھی تو رکھا ہے جیسا کہ ان تمام کے زخموں پر رکھا کرتا ہے جو مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں"

جولی "ہاں کونٹ صاحب ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نے ہمکو دکھ کے بعد سکھ دیا ہے اُسنے ہمارے واسطے وہی کیا ہے جو وہ اپنے پسندیدہ بندوں سے کرتا ہے اُسنے ہمارے پاس اپنا ایک فرشتہ بھیجا"

کونٹ کا چہرہ اسبات پر سُرخ ہو گیا اور وہ کھانسنے لگ گیا تاکہ اُسے اپنے مُنہ پر رومال رکھنے کا بہانہ مِل جاوے"

امینول "نہ ہی ان لوگوں کو زندگی کی سچی راحت کا پتا لگ سکتا ہے جو کسی امیر گھر میں پیدا ہوں اور جنکی ہر ایک خواہش اشارہ ونیز پوری ہو جاوے اور نہ ہی انہیں جو مصائب اور تکلیف کے ورطہ میں پھنسے ہوئے ہیں اور نکلنے کے لئے کوئی سبیل نہ پاویں"

مانٹی کرسٹو اٹھا اور بغیر جواب دینے کے کیونکہ اسکی آواز کی کپکپاہٹ اس جوش کو آفشا کر دیتی، کمرے میں آہستہ آہستہ ٹہلنے لگا"

موریل جو اس کے چہرہ کیطرف دیکھتا رہا تھا۔ بولا ہماری شان و شوکت پر شاید آپ کو ہنسی آتی ہے

مانٹی کرسٹو نے جسکا چہرہ مردے کی طرح زرد ہو گیا تھا۔ اپنے ایک ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھا تھا تاکہ اپنے دل کی دھڑکی کو بند کرے اور دوسرے سے اس نے ایک بلوری ڈھکنے کی طرف اشارہ کیا جس کے نیچے ایک ریشمی تھیلی ایک مخمل کے تکیہ کے اوپر پڑی ہوئی تھی اور پھر کہا "نہیں نہیں تو اسبات پر تعجب کر رہا ہوں کہ یہ تھیلی جسکے ایک کنارہ پر کاغذ بندھا ہوا ہے اور دوسری پر ایک ہیرا جڑا ہوا ہے کس کام آتی ہوگی"

موریل (ایک سنجیدہ صورت بنا کر) "کونٹ صاحب یہ ہمارے بڑے بیش قیمت خاندانی خزانے ہیں"

کونٹ "یہ ہیرا تو بڑا ہی چمکدار نظر آتا ہے"

موریل "میرا بھائی اسکی قیمت کبھی نہیں بولتا گو کہ اسکی قیمت کا ایک لاکھ تخمینہ کیا گیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جو اشیا اس تھیلی میں رکھی ہیں

اس فرشتے کی یادگار ہیں جس کا
میں نے آپ سے تذکرہ کیا ہے۔

مانٹی کرسٹو (جھک کر) میں
اس بات کا مطلب نہیں سمجھتا۔
مگر میں یہہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ
آپ بیان کریں معاف فرماویں۔
میرا کسی قسم کی بے تمیزی کرنے کا ہرگز
منشا نہیں ہے"

جولی "بے تمیزی آپ یہہ کیا
فرماتے ہیں۔ ہم تو بڑے خوش ہیں
کہ آپنے ہمیں اس مضمون پر گفتگو کرنیکا
موقعہ دیا ہے۔ اگر ہمارا یہہ منشا ہوتا کہ
اس نام کو چھپائیں جس کی یہ تھیلی یادگار
ہے تو ہم اسے اسطرح سامنے کیوں کہہ
چھوڑتے ہم تو چاہتے ہیں کہ اسے ہر جگہ
اور ہر شخص کے پاس بیان کریں تاکہ
ہمارے نامعلوم مربی کا جوش اسکی
حاضری اور موجودگی کو ظاہر کرے"

مانٹی کرسٹو "(ایک پرجوش
آواز سے) ہاں بیشک ایسا ہی ہوگا"

موریل نے بلوریں ڈھکنا اٹھایا
اور بڑے ادب سے اس ریشمی تھیلی
کو بوسہ دیا اور کہا "جناب اسکو
ایک ایسے شخص کا ہاتھ لگا ہوا ہے
جس نے کہ میرے باپ کو خودکشی سے
ہمکو تباہی اور بربادی سے اور ہمارے
نام کو بے عزتی اور ذلت سے بچایا اسی
مرد کی بے مثل فیاضی کی برکت سے
غریب اور بیکس آدمی جن پر کہ افلاس
اور تباہی کا فتوی لگ چکا تھا آج
اس درجے میں ہیں کہ دشمن کی آنکھ
میں خار کیطرح کھٹکتے ہیں اور ہر ایک
کے رشک کا نشانہ ہیں (اسپر
اسنے ایک خط اس تھیلی میں سے
نکالکر کونٹ کے ہاتھ میں دیا) یہہ
خط اس نامعلوم فیاض نے اس
وقت لکھا جبکہ میرے باپ نے سخت
مایوسی کی حالت میں ایک خطرناک
کام کے لئے اپنا دل ٹھان لیا تھا
اور اس نے یہہ ہیرا میری بہن کو
جہیز میں دیا"

مانٹی کرسٹو نے خط کو کھولا
اور اسکو بڑی خوشی اور خورمی سے
پڑھا۔ یہہ وہی خط تھا جو جیسا کہ
ہمارے پڑھنے والے جانتے ہیں۔
جولی کے نام لکھا ہوا تھا اور
جسپر کہ **سند باد جہازران**
کے دستخط تھے"

کونٹ "کیا آپ لوگ اس شخص
کو نہیں جانتے جس نے تمہاری
ایسی خدمت کی"

موریل "بدقسمتی سے ہمیں
کبھی بھی اسبات کا موقعہ نہیں ملا
کہ ہم اسکے ہاتھ کو بوسہ دینے سے

اپنا دل شاد کریں۔ ہم نے آسمانی باپ سے رو رو کر دعا کی کہ ہمیں اسکے چہرہ دیکھنے کی خوشی حاصل ہو مگر یہہ سب معاملہ کچھہ ایسا در پردہ اور مخفی واقعہ ہوا ہے کہ ہم ذرا کھوج نہیں لگا سکتے۔ گو اس کام کا کرنیوالا ہمیں معلوم نہیں ہے مگر وہ ایک بڑے جادوگر کی مانند زبردست ہے"

جولی:۔ ابھی مجھے بالکل مایوسی تو نہیں ہے۔ میں تو امید قوی رکھتی ہوں کہ میں کسی نہ کسی روز اس ہاتھہ کو چومنے کا شرف حاصل کرونگی جس نے اس تھیلی کو چھوڑا تھا۔ چار سال گذرے ہیں کہ مینی لن کو ٹریسٹ میں ملا تھا۔ (کونٹ صاحب مینی لن وہی بوڑھا ملازم ہے جس کو آپنے ابھی باغ میں دیکھا تھا۔ پہلے وہ ہمارا کورٹ ماسٹر ہوا کرتا تھا مگر اب باغ بان ہے) مینی لن جب ٹریسٹ میں تھا۔ ایک دن اس نے گھاٹ پر ایک انگریز کو دیکھا جو کہ ایک کشتی میں سوار ہونے کو تھا مینی لن نے پہچان لیا کہ وہ وہی آدمی ہے جو کہ پانچ جون ۱۸۲۹ء کو میرے باپ پاس آیا تھا۔ اور جس نے پانچویں ستمبر کو میرے نام یہہ خط لکھا تھا۔ اس کو یقین تو ہو گیا کہ وہ وہی ہے مگر اسے یہہ جرات نہ پڑی کہ اسکو بلاوے"

مانٹی کرسٹو:۔ اس توجہ پر جس سے کہ جولی اس کے چہرہ کیطرف دیکھہ رہی تھی کچھہ بے چینی ظاہر کی اور کہا "کیا آپ کہتے ہیں کہ وہ انگریز تھا"

موریل:۔ ہاں وہ ایک انگریز تھا۔ اور وہ یہہ ظاہر کرتا تھا کہ گویا وہ روم کے ساہوکاروں ٹامسن اور فرنچ کا معتمد منشی ہے اسی بات پر تو میں چونکا تھا جبکہ اس دن اپنے البرٹ مارسرف کے گھر بیان کیا تھا کہ ٹامسن اور فرنچ آپ کے بنکر شاہ ہیں یہہ واقعہ ۱۸۲۹ء میں ہوا تھا خدا کے لئے بتلائیں کہ آپ اس انگریز کو جانتے ہیں"

کونٹ:۔ لیکن آپ یہہ بھی تو کہتے ہیں کہ ٹامسن اور فرنچ ہمیشہ سے اسبات پر زور دیتے ہیں کہ انہوں نے تمہاری یہہ خدمت نہیں کی"

موریل:۔ ہاں"

کونٹ:۔ تو پھر کیا یہہ نہیں ہو سکتا کہ تمہارا محسن کوئی انگریز ہی ہو جس پر کہ تمہارے باپ نے کبھی کوئی احسان کیا ہو جس کو وہ خود بھول گیا ہو اور انگریز نے اس طریقے

میں آپکا احسان ادا کیا ہو۔"

موریل۔" اجی ہوتو ایسے موقعہ پر ہر ایک بات ہو سکتی ہے معجزہ بھی ہو سکتا ہے۔"

کونٹ۔" اس کا نام کیا تھا۔"

جولی (کونٹ کیطرف بڑی غور سی دیکھکر) اس نے اپنا اور کوئی نام نہیں بتایا سوائے اس کے جو اس خط پر لکھا ہے یعنے سند باد جہازی۔

کونٹ۔" ظاہر ہے کہ یہ ایک فرضی نام ہے اصل نہیں ہے (پھر دیکھ کر کہ اسکی آواز نے جولی پر ایک تاثیر کی ہے) اچھا کیا اس کا قد میرے برابر نہیں تھا کیا اس کی ٹھوڑی میں ایک گڑھا نہیں تھا۔ اور اسکا کوٹ چست نہ تھا۔ اور کیا وہ ہمیشہ پنسل نہیں پکڑے رہتا تھا۔"

جولی کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں اور وہ چلائی۔" تو پھر آپ اُسے جانتے ہیں۔"

کونٹ۔" جانتا تو نہیں میں نے تو صرف قیاس دوڑایا ہے میں ایک شخص مسمی لارڈ ولمور کو جانتا ہوں۔ جو ہمیشہ اس قسم کے کام کرتا پھرتا تھا۔

جولی۔" اور وہ گمنام ہے۔"

کونٹ۔" وہ ایک عجیب سا آدمی ہے اور وہ ہرگز یقین نہ کرتا تھا کہ شکر گذاری کیسی بلا ہوتی ہے۔"

جولی۔" (ہاتھ ملکر) اسے تو پھر اُسے یقین کس بات کا تھا۔"

کونٹ۔ (جولی کی آواز نے بڑا اثر کیا اور وہ بولا) جسکی میں بات کرتا ہوں تب وہ نہیں مانتا تھا مگر شاید اس کے بعد اُسے اس بات کا ثبوت مل گیا ہو کہ شکر گذاری بھی کوئی چیز ہے۔"

ایمینول۔" جناب کونٹ صاحب کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں۔"

جولی۔" اوہ اگر آپ اسے جانتے ہیں تو کیا آپ ہمیں بتلا سکتے ہیں کہ وہ کہاں ہو سکتا اور ہم اسے کہاں مل سکتے ہیں موریل۔ ایمینول اگر وہ کہیں ہمیں مل جاوے تو ہم اسے دکھاویں کہ شکر گذاری بھی کوئی چیز ہوا کرتی ہے۔"

ماںٹی کرسٹو کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور پھر کمرے میں ادھر ادھر پھرنے لگا۔"

موریل۔" خدا کے لئے اگر آپکو اسکی بابت کچھ حالات معلوم ہوں تو ضرور بتلا دیجئے۔

ماںٹی کرسٹو (اپنے جوش کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے) صد افسوس اگر

لارڈ ولمور ہی آپکا مربی بھی تھا تو جان لو کہ آپ اس کو کبھی نہیں دیکھ سکتے دو برس کا عرصہ گزرا ہے کہ جب میں شہر پلومو میں اس سے جدا ہوا تھا اور اسوقت وہ بڑے دور دراز ملکوں کیطرف روانہ ہونے کو تیار تھا۔ جہاں سے کہ میں ڈرتا ہوں وہ کبھی بھی واپس نہیں آویگا۔"

جولی کی آنکھوں میں جوش سے آنسو بھر آئے اور وہ چلائی "کونٹ صاحب آپنے تو ستم ڈہایا ہے۔"

کونٹ (بڑی سنجیدگی سے جولی کے آنسوؤں کی طرف دیکھکر) "لارڈ ولمور یہہ کچھ دیکھ لیتا جو میں اس وقت یہاں دیکھ رہا ہوں تو وہ زندگی کو بڑا پیار کرنیوالا بن جاتا کیونکہ آپکے افسوس دیکھکر اسکی بنی آدم سے ضرور صلح ہو جاتی۔"

یہہ کہکر اس نے جولی کیطرف اپنا ہاتھ پھیلایا جس نے اسکو اپنے ہاتھ میں پکڑا۔

جولی "مگر لارڈ ولمور کے کوئی دوست آشنا اور رشتہ دار تو ہونگے۔ کیا انمیں سے اس نے یہ بھید کسی کو نہ بتایا ہوگا جس سے کہ ہم"

کونٹ "اوہ اتنی تحقیق کرنی فضول ہے۔ وہ آدمی نہ تھا جسکو آپ جستجو کرتے ہیں۔ وہ میرا دوست تھا۔ اور مجھسے کچھہ چھپا نہ رکھا کرتا تھا۔ اگر یہ بات ہوتی وہ مجھے ضرور بتلادیتا"

جولی "اچھا تو اُس نے آپ کو کچھہ بھی نہ بتلایا"

کونٹ "ایک لفظ تک نہیں"

جولی "آپنے اس کا نام فوراً بول دیا تھا"

کونٹ "ایسی حالت میں آدمی فرض کرسکتا ہے۔"

موریل "(کونٹ کیطرف نظر کرکے) بہن کونٹ صاحب سچ فرماتے ہیں۔ یاد کرو ہمارا باپ ہمیشہ ہمیں بتلایا کرتا تھا کہ وہ ایک انگریز تھا جس نے ہمیں بچایا۔"

کونٹ "(چونک کر) مسٹر موریل آپ کے باپ نے آپکو کیا بتلایا؟"

موریل "میرے والد کا یہ خیال تھا کہ یہ کام معجزے کے طور پر ہوا ہے اس کا اعتقاد تھا کہ ہمیں بچانے کے واسطے قبروں سے کوئی مربی اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ صاحب یہہ ایک موثر قسم کی وہم پرستی تھی اور اگرچہ میں خود تو اس کو نہیں جانتا تھا مگر میں یہہ نہیں گوارا کرسکتا

تھا کہ کوئی میرے باپ کے اعتقاد کو اس سے دور کرے وہ ہمیشہ ایک پیارے دوست کا نام لیا کرتا تھا اور اسپر خوش ہوا کرتا تھا وہ دوست جو ہمیشہ کیواسطے اس سے الگ ہو چکا تھا۔ اور اپنے بستر مرگ پر جب کہ آسمانی روشنی نے اسکی آنکھوں کو معمول سے زیادہ منور کیا یہہ خیال جوکہ اسوقت تک صرف ایک وہم تھا یقین سے مبدل ہو گیا اور اس کے آخری الفاظ یہہ تھے۔ موریل یہ ایڈمنڈ ڈینٹیز تھا ان الفاظ پر کونٹ کے چہرہ کی زردی جوکہ زیادہ زیادہ ہو رہی تھی خطرناک حد تک پہونچ گئی وہ بول بھی نہ سکتا تھا۔ وہ ایک ایسے شخص کی مانند جس کو دفت بھول گیا ہو گھڑی کی طرف دیکھتا رہا آخر چند الفاظ میڈیم ہیرپالٹ کو کہہ اور ایمینول اور موریل کے ہاتھ دبا کر وہ بولا ”میڈیم صاحبہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں وقتاً فوقتاً آپ کی ملاقات کا شرف حاصل کیا کروں میں آپکی دوستی کی قدر کرتا ہوں اور آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بڑی گرمجوشی سے میری تواضع کی ہے یہہ کئی سال سے پہلا ہی موقع ہے مجھے ایسے ہی حالات پیش آئے ہیں“ یہ کہکر وہ جلدی سے کمرے میں سے باہر نکل گیا“

ایمینول ”یہ کونٹ آف مانٹی کرسٹو تو کوئی عجیب آدمی ہے“

موریل ”ہاں۔ مگر یقین کرتا ہوں کہ اس کا دل نہایت عمدہ ہے۔ اور وہ ہمیں اچھا جانتا ہے“۔

جولی ”آواز تو میرے دل پر اثر کرتی تھی اور دو تین بار تو مجھے یہ گمان گزرا کہ میں نے اسے پہلے بھی کبھی سنا ہے“

اکانوان باب

پیپس اور تھیبی

خابرگ سینٹ ھونوری کے وسط میں اور اس دولتمند لوگوں کی نہایت عالیشان عمارتوں میں سے ایک کی پشت پر جہاں کہ بہت سی ہوٹلیں اپنے خوبی نشان داری میں

دوسرے ملک کے ہوٹلوں کے ساتھ مقابلہ کرتی ہیں۔ ایک بڑا وسیع باغ واقعہ ہے جس کی اونچی دیواروں کے اوپر بڑے بڑے سپاریوں کے درخت اپنا بلند سر اونچا کر رہے ہیں۔ باغ کا بڑا پھاٹک ہی جو پرانی طرز کا بنا ہوا ہے اور جس کے اوپر گملے رکھے ہیں جو ہر موسم بہار میں پھولوں سے بھر جاتے ہیں یہ عالیشان دروازہ باوجود اپنے شاندار ہونے کے اب بالکل غیر مستعمل پڑا ہے کیونکہ ہوٹل کے مالک اب صرف ہوٹل ہی میں اپنا انصرف جاتے ہیں جس کے ساتھ ایک بڑا سرسبز احاطہ ہے جس کا دروازہ فابرک سینٹ ہونوری میں ہے۔"

چونکہ یہ دروازہ بالکل بے کار پڑا ہوا تھا۔ اس کے لوہے کو بالکل زنگ لگ گیا ہوا تھا اور اس کے تختے اسطرح ہوگئے ہوئے تھے کہ ان کے بیچ کی سوراخوں میں سے نظر پڑ سکتی تھی۔"

ایک چھوٹا سا نیچے دروازہ اس باغ سے نکلتا تھا۔ ہوٹل کی جانب سپاریوں کے بوٹے بہت بلند لگے تھے اور دوسرے گوشہ میں جہاں کہ سبزی ایسی گھنی تھی سورج کی روشنی کو روکے دیتی تھی ایک پتھر کا بنچ پڑا ہوا تھا۔ اور اور بھی کچھ نشست گاہیں تھیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہاں کوئی ہوٹل والا اکثر بیٹھا کرتا ہے اور اس جگہ سے ہوٹل اگر سو قدم کے فاصلہ پر تھا کچھ کچھ نظر آرہا تھا۔"

اس مکان میں گرمی کے ایام میں ایسا ٹھنڈا سایہ رہا کرتا تھا کہ جو کوئی یہاں سیر یا آرام کے واسطے آ بیٹھے اسے بڑا ہی آرام ملتا تھا۔ اور ساتھ ہی اس کے وہاں پر پرندے چہچہایا کرتے تھے اور کسی قسم کا شور و غل نہیں ہوا کرتا تھا موسم بہار کے ایک بڑے شدید دن گرم پتھر کے میز پر ایک کتاب اور ایک ٹوکری پڑی ہے جس میں سے کہ ایک رومال لٹک رہا ہے۔ ان اشیا سے کچھ تھوڑے فاصلہ پر ایک جوان عورت لوہے کے پھاٹک کے پاس کھڑی ہے۔ جو کہ سوراخوں میں سے دوسری طرف کچھ چیز دیکھنے کی کوشش کر رہی ہے اس کے چہرہ کی طرز اور اس کی نظر کی تاثر صاف بتلائے دیتی ہے کہ وہ کس ذوق و شوق سے اپنی محبوب چیز کے دیکھنے میں محو ہے

اس لحظہ میں چھوٹا دروازہ جو کہ گلی کی طرف تھا آہستہ سے کھلتا ہے اور ایک جوان مضبوط آدمی جس نے کہ مخمل کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے اور جس نے کہ اپنے سیاہ بال خوب آراستہ کئے ہوئے ہیں ارد گرد دیکھ کر کہ اسے کوئی دیکھ تو نہیں رہا اس میں سے داخل ہوتا ہے اور اس دروازہ کو اپنے پیچھے بند کر کے جلدی سے لوہے کے پھاٹک کی طرف جاتا ہے۔"

جب اس لڑکی نے اس شخص کو جس کے انتظار میں وہ کھڑی تھی دیکھ لیا مگر اُسے وہ لباس نظر نہ آیا جس کی اُسے اُمید تھی تو وہ دہشت کے مارے چونک پڑی اور قریب تھا کہ جلدی سے پیچھے مراجعت کر جاوے مگر محبت کی آنکھوں نے اسے دیکھ لیا تھا۔ اس نے ان لفظوں کے ساتھ جنہوں نے اسکی رفتار کو روک لیا اپنے ہونٹ لگا کر کہا "ویلنٹین ڈرو نہیں میں ہی ہوں"

اس دہشت زدہ لڑکی کو اس بات کے سننے پر حوصلہ ہو گیا اور وہ پھر پھاٹک کی طرف یہہ کہتی ہوئی آئی "آج آپ نے اتنی دیر کیوں کی ہے۔ بس اب کھانے کا وقت ہونے کو ہے اور مجھے اپنی ساس کی شکی اور ناڑنیوالی آنکھ سے بچنے کے لئے بڑی مشکل پیش آئی ہے میری ساس کو جیسا کہ میں نے کہا ہے کچھہ شک پڑ گیا ہوا ہے اور اس نے میری خادمہ کو یہ فہمایش کر دی ہوئی ہے کہ وہ میرے تمام حرکات سکنات کی اس کو اطلاع پہونچاتی رہے مجھے اپنے بھائی کی پر تکلیف صحبت سے خلاصی پانے میں بھی کچھہ وقت نہیں ہوئی۔ اور میں اس کے آگے یہہ بہانہ کر کے چلی آئی ہوں کہ میں اس جگہہ اکیلی بے روک اپنا کشیدہ ختم کرونگی مگر اس کے ختم کرنے کی کوئی جلدی نہیں پڑی کیونکہ اس کے آگے میں نے صرف بہانہ کیا تھا۔ سو آگے کے لئے آپ یاد رکھیں کہ مجھے اتنا انتظار میں نہ رکھئیگا۔ اسکے بعد میں دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ اپنے یہہ عجیب لباس جس کے سبب میں نے آپ کو پہچانا ہی نہیں کیوں پہنا ہے؟"

جوان آدمی "ہمارا تفاوت مراتب اسبات کا مانع ہوتا ہے

کہ میں آپ پر اپنی محبت اور اپنا عشق
ظاہر کروں کیونکہ شاید آپ اسے
برا مناویں مگر تاہم جب میں آپ کے
روبرو آتا ہوں تو میرا دل نہیں رہ
سکتا کہ میں آپ کے پاس اپنی سچی
محبت کا اظہار نہ کروں اور آپ کو نہ بتاؤں
کہ میں آپ سے کتنا عشق رکھتا ہوں مجھے
تو ان چند منٹوں کی یاد بھی بہت ہے
جو میں آپ کے پاس گزاروں اور
میں آپ کا بڑا شکریہ ادا کرتا ہوں
کہ کم سے کم میں آپکی یاد میں تھا
آپ نے مجھ سے میری دیر کرنے
کا سبب پوچھا ہے اور یہ بھی پوچھا
ہے کہ میں نے یہ بھیس کیوں بنایا میں
صاف صاف ان دونوں کے اسباب
بیان کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں
کہ آپکی نیکی طبع مجھے معاف فرمائیگی
مگر پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے
ایک پیشہ اختیار کیا ہے"

ویلنٹین "ایک پیشہ میکسی
میلین تو آپکو ایسے وقت میں جبکہ
کہ ہم ایسے اندیشے اور خطرناک محل
میں گھرے ہیں تمسخر سوجھتے ہیں"

میکسی میلین "خدا نہ کرے
کہ میں اس محبوب کے ساتھ تمسخر
کروں جسکو کہ میں اپنی جان سے
بھی زیادہ عزیز جانتا ہوں سنئے میں
ستو اور میں سب کچھ بیان کئے دیتا ہوں
میں میدان جنگ میں جان لڑاتے
اور مضبوط قلعوں کی دیواروں کے
ساتھ سیڑھیاں لگا کر چڑھنے سے
بیزار ہو گیا تھا۔ اور ساتھ ہی آپ
کو بھی ایک دفعہ یہ بھی جتایا تھا کہ اگر
میں کہیں اس جگہ گھومتے پکڑا گیا تو
آپ کا باپ مجھے چور سمجھ کر حوالات میں
بھیج دیگا جو بات کہ فرانسیسی لشکر کا
ایک کپتان ہرگز گوارا نہیں کر سکتا سو ان
تمام باتوں کو مدنظر رکھکر میں نے کپتان
کے بدلے باغبانی اختیار کی ہے اور اس
سبب سے اپنے پیشے کے مطابق لباس
بھی اختیار کیا ہے"

ویلنٹین "آپ کیا لغو اور بیہودہ
بول رہے ہیں"

میکسی میلین "بیہودہ اور لغو
عجیب بات ہے کہ جس کام کو اپنی زندگی
بھر میں سب سے زیادہ دانا سمجھتا ہوں آپ
اسے لغو اور بیہودہ کہتی ہیں۔ دیکھو
کہ اسطرح باغبان بننے سے ہماری
ملاقاتوں پر کسی کو شک نہیں پڑ سکتا
اور نہ پھر ہم کو کوئی اندیشہ ہے"

ویلنٹین "میں منت کرتی ہوں
کہ تمسخر کو چھوڑو اور صاف بتلاؤ کہ آپ
کا کیا مطلب ہے"

میکسی میلین "ایسا ہی کہ مجھ

معلوم ہوا تھا کہ یہہ ٹکڑا زمین کا جس
پر کہ ہم کھڑے ہیں کرایہ پر دیا جانے
کو ہے میں نے اس کے واسطے درخواست
کی جس کو مالک نے منظور کرلیا - اور
میں اب اسکا مالک ہوں "

ویلنٹین اسیر ذرا غور کرو - اب
کو وقت نہیں ہے کہ میں اس زمین پر ایک
چھوٹی سی جھونپڑی کھڑی کرلوں اور
آپ کے اور میرے درمیان صرف
بیس ہی قدم کا فاصلہ رہ جاوے خیال
کرو کہ اس سے ہماری خوشحالی کتنی بڑہ
جاوے گی - میں تو جب اس بات کا خیال
ہی کرتا ہوں تو خوشی کے مارے کپڑوں میں
نہیں سما سکتا - اس خوشی کے خریدنے
کے لیئے تو جو قیمت دیجاوے سب
ہیچ ہے -

یہ خوشی اور آسودگی جسکی خاطر
میں اپنی زندگی کے دس سال خرچ کر
دینے کو بہی تہوڑا خیال کرتا ہوں صرف
پانچسو سالانہ کی قلیل رقم پر مل گئی ہے
اس کے بعد ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے
میں اپنی مقبوضہ جگہہ میں ہوں اور میرا
حق ہے کہ میں دیوار کے ساتھہ سیڑہی
کھڑی کرلوں اور جب کبھی چاہوں اسیر
چڑھہ کر ادہر ادہر دیکھہ سکوں اور بغیر
اس اندیشہ کے کہ پولیس مجہپر شک کر کے
مجھے قید خانہ میں بہیجدے آپکی
صورت دیکھہ سکوں "

ویلنٹین " آہ میکسی میلین یہی بات
ہے جو آپکو اتنا دلیر بناتی ہے اور جو
مجھے ایک ہی وقت میں ایسا خوش
اور ناخوش کرتی ہے کہ میں اکثر اوقات
اپنے آپ سے کہا کرتی ہوں کہ آیا میرے
لیئے یہہ بہتر ہے - کہ میں اپنی ساس
کی سختیوں کو برداشت کروں یا کسی
خوشی کا خیال نکروں سوائے اس
کے جو مجہی ان ملاقاتوں سے حاصل
ہوتی ہے اور جسمیں ہم دونوں کے
واسطے بڑا خطرہ ہے "

میکسی میلین " میں تو اس بات
کو نہیں مانونگا - اسمیں بڑا ظلم
اور بہت ناانصافی ہے کیا یہہ ممکن
ہے کہ آپ کو مجھسے زیادہ کوئی تابعدار
غلام ملجاوے - ویلنٹین آپ نے
مجھے اجازت دی ہے کہ میں کبھی
کبھی آپ کے ساتھہ بات چیت
کرنیکا مزا اٹھایا کروں مگر آپ نے
مجھے منع کردیا ہے کہ میں آپ کی
سیر وغیرہ میں آپ کے پیچھے نجایا
کروں اچھا کیا میں نے آپ کی
اطاعت نہیں کی "

یہہ پہاٹک ہم دونوں کے بیچ میں
ہے اور اسی کے سوراخوں میں
سے ہم بات چیت کرتے مگر مجھے

یہہ نصیب نہیں ہوتا کہ میں آپکے پیارے چہرے کو اچھی طرح سے دل کھولکر دیکھوں۔ کیا میری طاقت سے آگے یہہ دیوار کوئی بڑی روک ہو سکتی ہے۔ مگر روک کیا ہے صرف آپکی مرضی کا لحاظ۔ آپ نے منع کر دیا ہوا تھا۔ کہ میں آپ کے پہلو میں کھڑا ہو جاؤں تو کیا میں نے کبھی آپکی اس سختی کی کبھی شکایت کی ہے۔ میں نے تو اپنے اقراروں کی [illegible] جتنی کہ انسانی طاقت میں [illegible] ہے پیاری ویلنٹین۔ صاف صاف بتاؤ کہ آیا [illegible] جب کہتا ہوں سچ ہے یا جھوٹ ایسا نہ ہو کہ میں کہیں آپکو نا انصاف کہہ بیٹھوں "

ویلنٹین "بے شک جو آپ کہہ رہے ہیں بالکل سچ ہے" (یہہ کہکر اس نے اپنی انگلی سوراخ کے بیچ میں سے اس کی طرف نکالی اور اپنے عاشق کو اس کے چومنے کی اجازت دی) اور آپ سچے اور وفادار دوست ہیں مگر تاہم آپنے خود غرضی سے کارروائی کی ہے۔ کیونکہ آپ کو خوب معلوم تھا کہ جب میں نے ذرا اختلاف کیا تو بس ہماری ملاقات ختم آپ نے [illegible] کہ آپ میرے ساتھ بہانو کی طرح محبت کریں گے۔ میرا سوائے آپ کے دنیا میں اور کوئی دوست نہیں ہے۔ میرے باپ نے مجھے بالکل فراموش کر دیا ہوا ہے۔ میری سوتیلی ماں مجھے سخت ایذا پہونچاتی ہیں بس میرا ایک ہی رفیق ہے۔ سو وہ بیچارہ بالکل حرکت اور بولنے کی طاقت سے عاری ہے۔ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ کو نہیں پکڑ سکتا اور نہ ہی اس کی زبان مجھسے گفتگو کر سکتی ہے گو میں جانتی ہوں کہ اس کے دلمیں اپنی اس بیکس پوتی کی بڑی محبت ہے الہٰ میں کیسی بد قسمت ہوں جتنے مجھہ سے طاقتور ہیں وہ مجھے ایذا دیتے ہیں اور جو بیچارا میرا معاون ہے وہ ایک لاش برابر ہے میکسی میلین میں بڑی مصیبت زدہ ہوں اور آپ بالکل سچے ہیں کہ آپ کو مجھہ سے صرف میری خاطر محبت ہے "

میکسی میلین "پیاری ویلنٹین میں تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے دنیا میں صرف آپ ہی سے محبت ہے کیونکہ اپنی بہن اور اسکے خاوند سے بھی پرلے درجہ کا انس اور پیار ہے مگر اس محبت کو جو مجھے ان کے ساتھ ہے اس عشق کے ساتھ جو مجھے آپ کے ساتھ ہے کیا نسبت ہو سکتی ہے

آپ کا تو صرف خیال ہی آنے پر میرے
خون کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ اور
میرا دل اور سینہ جوش محبت
سے بھر جاتا ہے مگر میں اس جوش
اور اس جذبہ کو آپ کی خاطر اسوقت
تک قابو میں رکھونگا جب تک کہ
آپ مجھے خود اجازت نہ دیں کہ میں
اسے آپ کی خدمت کرنے میں
خرچ کروں۔ مسٹر فرنزاسپین
کی تو ایک سال تک وطن کو واپس
آنے کی امید نہیں ہے۔ اس مدت
میں بہت سے ایسے اتفاقات اور
واقعات ظہور پذیر ہو سکتے ہیں جو
میرے اور آپکے تعلق دوستی کو
اور بھی مضبوط کر دیں پیاری ہیلنشین
ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ خدا سب
کام اچھا کرے۔ حقیقت امید سے بڑھکر
کوئی تسلی دینے والا نہیں۔

ہیلنشین۔ آپ تو مجھے خود غرضی کا
طعنہ دیتی ہیں مگر آپ خیال کریں
کہ آپ ابتک میرے کیا کام آئے
ہیں۔ آپ تو میرے حق میں صرف
وینس کی دیوی کے سنگ مرمر
کا ایک خوبصورت بت ہیں اور کچھ
نہیں آپنے ابتک اس فرمانبرداری
اور پرستش کا جو میں آپکی کرتا ہوں
اجر دینے میں میرے ساتھ کچھ بھی
وعدہ نہیں کیا۔ آپ نے مجھ پر
کیا عنایت کی ہے۔ کچھ بھی نہیں
آپ کہتی ہیں کہ آپکا اپنے شوہر
خاوند فرنزاسپینی کی بیوی بننے کو
ہرگز جی نہیں چاہتا۔ مگر یہ تو بتاؤ
کہ کیا آپ کے دل میں اور کوئی
داغ نہیں ہے۔ کیا آپکو اور کوئی
رنج نہیں ہے"

اس تقریر کے سننے پر ہیلنشین
کے منہ سے ایک خوشی اور فخر بھری
آواز نکلی مگر فوراً ہی بعد وہ ایک
مایوسانہ آواز میں بولی۔ میکسی
میلین افسوس ہے کہ یہ بات کبھی
ایک وقت سے نہیں ہو سکتی
ایسا نہ ہو کہ ہم اپنی طاقت سے باہر
کر بیٹھیں اور ایک دوسرے کی مٹی
بنیں اور دور اندیشی پر تکیہ کرکے دوسروں
کی طرح کہیں خطا نہ کر بیٹھیں"

[illegible] ہیلنشین
[illegible]
[illegible]
پہلی ہی ملاقات کے مبارک گھنٹوں میں
اپنی تمام اقوال اور افعال کو اپنے
منشا اور خیال کے مطابق نہیں بنا
دیا اور کیا آپ کو میری عزت اور
شرافت پر پورا اور اعتماد نہیں ہے
جب آپ نے پہلے پہل کسی اتفاق سے

خطرے کی بابت تذکرہ کیا ہے تیئے آنکھیں بند کر کے زر خریدہ غلاموں کی طرح اپنے آپ کو آپ کے حوالے نہیں کر دیا تھا کہ مجھ جیسے چاہو استعمال کرو۔ اور اسمیں مجھی صرف اسی اجر کی امید تھی۔ کہ میں کسی طرح آپ کے کام میں آؤں۔ آپنے مجھے ان تمام لوگوں میں سے جو اپنی جانیں آپ پر فدا کرنیکو اپنا فخر سمجھتے ہیں مجھ پسند کر لیا ہوا ہے تو کیا میں نے اس بات پر پچھتایا اور افسوس کرنے کا کبھی آپ کو موقعہ دیا ہے۔ پیاری ویلنٹین آپ نے ایک دفعہ بیان کیا تہا کہ آپکی منگنی۔ **ایم ڈی اسلیمنی** کے ساتھ ہو گئی تھی۔ اور آپ کے باپ نے مصمم ارادہ کیا ہوا تہا کہ کسی طرح سے آپکی شادی سر انجام ہو جاوے اور یہہ بھی یقین ہے کہ ایم ڈی ولفرٹ اپنے ارادوں سے ٹلنے والا نہیں۔ آپ نے مجھے کہا کہ میں خاموش ہوں اور اللہ پر بہروسہ رکھتی ہوں شاید وہ ہماری حمایت میں کچھہ کار سازی کرے مگر مجھے دیر دیر کی کچھہ پرواہ نہ تھی کیونکہ میری پیاری ویلنٹین تو مجھ وہ صدمہ دینی تہی کہ میں تجھے محبت کرتی ہوں بس وہی اقرار ہے جو میں پہر تیری زبان سے سننا چاہتا ہوں اور اگر آپ مجھے اس بات پر تسلی دیدیں تو میں اپنی موجودہ تکلیفوں سے دوگنی کیا سوگنی تکالیف بہی برداشت کرنے کو کوئی بڑی بات نہیں سمجھونگا۔"

آپ کو معلوم ہے کہ میں آپ پر فدا ہونے کو تیار ہوں میری زندگی آپ کی خدمت میں بالکل وقف ہو چکی ہے۔ اگر خدانخواستہ آپ میرے ہاتھہ میں سے جاتی رہیں۔ تو پہر مجھپر زندگی حرام ہے مگر باوجود ان سب باتوں کے آپ جب فرنٹ کے ساتھہ اپنی شادی کا ذکر کرتی ہیں تو آپکے چہرہ پر ذرا بہی ملال کے آثار نہیں نظر آتے۔ اوہ ویلنٹین اگر میں آپکی جگہہ ہوتا اور میں اس بات کو محسوس کرتا کہ میرے ساتھہ کوئی ایسی محبت کرتا ہے جیسی کسی دلی کو خدا کے ساتھہ ہوتی ہے۔ تو میں ضرور ان لوہے کی سلاخوں کے بیچ میں سے اپنا ہاتھہ گزارتا اور غریب مینکیسی میلین کو لیتا پیارے مینکیسی میلین اس ہاتھہ کو پکڑو اور یقین رکھو کہ بس میں اب ہمیشہ کے واسطے

تیری ہو چکی ہوں"۔
اسپر اس معصوم لڑکی نے
کوئی جواب نہ دیا مگر اسکے عاشق نے
اس کی آہوں کو سن لیا اور اس کے
آنسوؤں کو دیکھ لیا۔ اسپر اس کے
دل میں ایک ناگہانی تغیر واقع ہو گیا
اور وہ چلایا" پیاری، ویلنٹین
اگر میری باتوں نے آپ کو رنج دیا
ہے تو انہیں دل سے مٹا ڈالو اور
مجھے معاف کر دو۔ میرا دل کہتا
ہے کہ میں آپ کو رنج دوں"
ویلنٹین۔ نہیں میکسی میلین
میں کوئی آزردہ نہیں ہوئی۔ مگر کیا
آپ نہیں دیکھتے کہ میں کیسی بیکس
اور درماندہ ہوں کن کن ناگفتہ
مصائب کا شکار رہوں میرے
باپ کو خبر بھی نہیں ہے کہ میں کون
بلا ہوں۔ تین برس کی عمر سے میں
ہر قسم کے جور و جفا اور سختی کا نشانہ
بنی ہوئی ہوں اور کسیکو خبر تک
نہیں ہوئی۔ کہ میرا کیا حال ہو رہا
ہے اور نہ ہی مجھے کبھی موقعہ ملا کہ
میں آپکو سوائے کسی کے پاس اپنے
دکھڑے روؤں۔ دنیا کے لوگ تو
ظاہر یہی خیال کرتے ہیں کہ میں ناز و
نعم کے آغوش میں بیٹھی آرام
کر رہی ہوں مگر کسی کو کیا معلوم
کہ اصل حال کیا ہے عام لوگ
تو یہی کہتے ہیں کہ ایم ڈی ولفرٹ
اپنی بیٹی کی بڑی ناز برداری کرتا
ہے۔ اور اگرچہ اسکی ماں کا سایہ
بچپن ہی میں اس کے سر سے
اٹھ گیا ہے مگر میڈیم ڈی ولفرٹ
اس سے ایسی محبت کرتی ہے کہ ماں
کی محبت بھی اس کے آگے ہیچ ہے
مگر لوگوں کو اسمیں سخت دھوکا
لگا ہے میرا باپ تو میری
طرف نظر اٹھا کر دیکھتا بھی
نہیں اور میڈیم ولفرٹ کو میرے
ساتھ وہ عداوت ہے کہ خدا
کی پناہ لوگ بھی سچے ہیں کیونکہ
وہ اسکو ہمیشہ ہنستے دیکھتے ہیں"
ویلنٹین (دردکر)" افسوس مجھکو
یقین نہیں آتا مگر تاہم یہ بات
سچ ہے میڈیم ولفرٹ کی میرے
ساتھ عداوت رکھنے کا بھاری
سبب یہ ہے کہ اسکو اپنے بیٹے
میرے بھائی اڈورڈ سے
بڑی محبت ہے۔
میکسی میلین" مگر یہ
کیونکر ہو سکتا ہے۔
ویلنٹین" اگرچہ روپیہ کے
معاملے کا ہماری گفتگو میں آنا
اچھا نہیں ہے مگر پھر بھی میں اتنا کہے

دیتی ہوں کہ اسکی ٹبر کے ساتھ اتنی عداوت کرنیکا بڑا باعث روپیہ ہی ہے میری ماں کی طرف سے جو مجھے زر کثیر ورثہ ملی ہے اس کا اس کو بڑا حسد ہے اور ساتھ ہی اسکے حسد کی آگ یوں زیادہ بھڑکتی ہے کہ مسٹر اور میڈیم مران کی ساری جائداد بھی مجھے ہی ملیگی کیونکہ میں ہی ان کی ملکیت کی وارثہ ہوں۔ میڈیم ولفرٹ کی اپنی تو جائداد کچھ نہیں اور وہ اس بات کو دیکھ کر جلی ہے کہ میں کیوں اتنی دولتمند ہوں افسوس کیا ہی خوب ہوتا ہے کہ مجھے یہہ جائداد نہ ملتی مگر اپنے باپ کی محبت مجھے اس کی بجائے میسر ہو جاتی اللہ جانتا ہے کہ اگر مجھے یہہ نصیب ہو جاوے تو مجھے دولت وغیرہ کی ذرا بھی پرواہ نہیں ہے"

میکسی میلین "ہائے غریب ویلنٹین"

ویلنٹین "میں غلاموں کی سی زندگی بسر کرتی ہوں۔ اور مجھے اپنی کمزوری اور بیکسی کا اتنا ڈر ہے کہ اگر میں اس روک کو جو میرے رستہ میں ہے توڑ دوں تو شاید میں اس سے بھی زیادہ مصیبت میں گرفتار ہو جاؤں۔ ساتھ ہی اس کے میرا باپ اس قسم کا آدمی ہے کہ اس کے حکم کو توڑنا کچھ بے خطر نہیں ہے اور اسے بادشاہوں سے زیادہ اختیار حاصل ہے آپ کو وہ ایک اشارے پر ہلاک کر دیگا اور میں دہشت کے مارے فناہ ہو جاؤنگی۔ پیارے میکسی میلین سچ جانو کہ مجھے اپنے باپ کا حکم توڑنے کی تاب نہیں ہے اور اس میں مجھ کو کوئی اپنی حفاظت مطلوب نہیں ڈر ہے تو صرف آپ ہی پر نہ بنا ہی آنے کا ہے"

میکسی میلین "مگر پیاری ویلنٹین آپ کو بدقسمتی ہی کی خواہش کیوں آتی ہیں۔ آپ کو آئیندہ زمانہ کیوں ایسا مصیبتوں سے بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔"

ویلنٹین "کیونکہ میں اس کا گذشتہ زمانے سے قیاس کرتی ہوں"

میکسی میلین "تاہم آپ یہہ تو سوچیں کہ اگرچہ میں کوئی بڑا مشہور و معروف آدمی نہیں اور ہمارا کوئی محل نہیں مگر ساتھ ہی اب وہ دن گذر گئے ہیں کہ لوگ ان باتوں کی پرواہ

کریں اور کسی امرا خاندانوں نے خاندان
شاہی کے ساتھہ بھی رشتہ قایم
کرلیا ہے - میں ایک فوجی آدمی ہوں
اور میری ترقی کی امیدیں بڑی قوی
اور یقینی ہیں - میرے پاس گو جائداد تو
تھوڑی ہے مگر ہوں آزاد کسی کا لین نہ
دین - میرا باپ ایک معزز سوداگر
تھا - اور اس نے دیانت داری میں
ہمارے ملک میں بڑا نام پایا ہوا تھا
میں ہمارے ملک میں کہتا ہوں کیونکہ
آپ بھی تو مارسیلز کے نزدیک ہی
پیدا ہوئی تھیں -

ویلنٹین ": میکسی میلین مارسیلز
کا نام نہ لو اس لفظ کے سننے سے مجھے
اپنی ماں اپنی فرشتہ ماں یاد آجاتی
ہے جس کی موت میرے حق میں قہر
خدا بن گئی - ہائے وہ ماں جب تک
زندہ رہی اپنی بچی کی حفاظت اور نگہ
داشت کرتی رہی اور اب میں امید کرتی
ہوں - کہ وہ بہشت سے محبت اور
شفقت کے ساتھہ جس میں رحم بھی
ہو میری طرف دیکھتی ہوگی - آہ
میکسی میلین اگر وہ زندہ ہوتی تو ہمیں
خطرہ ہی کیا تہا - کیونکہ میں اپنے عشق
کا راز اس پر کہول دیتی اور وہ ہر طرح
سے ہماری حفاظت اور امداد کرتی "

میکسی میلین ": ویلنٹین میں
تو خیال کرتا ہوں کہ اگر وہ زندہ ہوتی
تو شاید مجھے آپ کو دیکھنے کا بھی اتفاق
نہ ہوتا - اس وقت تو شاید آپ اتنے
بلند خیال اور آسودہ ہوتیں کہ شاید
مجھ جیسے غریب آدمی کا نام لینا بھی
آپ کو ننگ معلوم ہوتا -

ویلنٹین ": خوب اب آپ بے
انصاف اور نامہربان نکلے کیا آپکو
مجھسے یہہ توقع ہوسکتی ہے - مگر میں
ایک بات جاننا چاہتی ہوں

میکسی میلین نے دیکھا کہ
ویلنٹین کچھہ پس و پیش میں پڑ گئی
ہے اور آگے بولنا نہیں چاہتی - اور
اس لئے کہا " فرمایئے وہ کیا بات
ہے -

ویلنٹین ": سچ سچ بتلاؤ - کہ جب
گذشتہ ایام میں ہمارے ماں باپ
مارسیلز میں رہا کرتے تھے تو ان
میں کسی قسم کی شکر رنجی بھی تھی "

میکسی میلین ": مجھے تو کچھہ بھی
پتا نہیں اور شاید ہو بھی - کیونکہ وہ
دونوں ملکی خیالات میں بالکل مخالف رائے
رکھتے ہیں - آپکا باپ تو خاندان -
بوربون کا بڑا پکا حامی تھا - اور
میرا باپ دل سے شہنشاہ کا طرفدار
تھا - اس کے سوائے تو مجھے کوئی
مخالفت ان کے درمیان کبھی نظر

نہیں آتی اچھا اب میں نے آپ کی بات کا اپنے علم اور واقفیت کے مطابق جواب دیدیا ہے آپ بتلادیں کہ آپ نے یہہ بات پوچھی کیوں ہو۔"

ویلنٹین نے میں بتلائے دیتی ہوں اس میں کوئی ہرج کی بات نہیں ہے۔ آپ کو وہ روز یاد ہوگا جبکہ آپ کا دیجمن آف آنر کا ایک افسر مقرر ہونا عام اخبارات میں مشتہر ہوا تھا۔ ہم سب اسدن میری دادا ایم نوشیر کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ مسٹر ڈینگلرس کو جانتے ہوں گے وہی ساہوکار جس کے گھوڑے میری ساس اور اس کے بچے کی موت کا سبب بننے لگے تھے۔ وہ بھی تھا۔ باقی تمام صاحب تو مسٹر ڈینگلرس کی بیٹی مبڈیما سل ڈینگلرس کی شادی کی بابت گفتگو کر رہے تھے۔ جو تھوڑے دنوں میں واقع ہونے والی ہے۔ مگر میں اپنے دادا کو اونچی اونچی اخبار سنارہی تھی مگر جب کہ میں اس مقام پر پہونچی جس میں کہ آپکا تذکرہ تھا تو میں ایسی خوشی ہوئی اور ساتھ ہی مجھے آپکا پیارا نام مُنہ سے نکالتے ہوئے کچھ ایسی شرم دامنگیر ہوئی کہ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں اس مقام کو چھوڑ دوں اور آگے سے شروع کروں۔ مگر پھر مجھے اندیشہ گذرا کہ اگر میں نے ایسا کیا تو سب کے دل میں کئی قسم کے شکوک پیدا ہو جاینگے اور اگر وہ میرے اس مقام کو نہ پڑھنے کا سبب پوچھیں گے تو کیا جواب دونگی سو میں نے بڑا حوصلہ کر کے استقلال کے ساتھہ وہ جگہہ پڑھہی دی۔

میکسی میلین نے اوہ پیاری ویلنٹین

ویلنٹین نے خیر۔ جونہی کہ آپ کا نام میرے باپ کے کانوں میں پڑا اس نے جلدی سے اپنا مُنہہ پھیر لیا مجھے بھلا کیا معلوم میں نے سمجھا کہ اس پیارے نام کے سننے پر ہر ایک کے دل میں وہی اثر ہوا ہوگا۔ جو میرے دلمیں اس لئے مجھے اپنے باپ کو چونک پڑتے اور قریباً کانپتے دیکھہ کر کسی قسم کی حیرانی ہوئی۔ بلکہ میں نے خیال کیا کہ مسٹر ڈینگلرس کے دل پر بھی وہی اثر ہوا ہے۔ میرے باپ نے بڑے غصّے سے ناک چڑہائی اور چلایا۔ موریل موریل۔ ذرا ٹھیرو یہہ شخص اس خاندان موریل سے تو یقیناً نہیں ہے جو مارسیلیز میں رہتے تھے۔ اور جنہوں نے کہ بونا پارٹ کے طرفدار ہونے کے سبب ہمیں ۱۸۱۵ء میں اتنی تکلیف پہونچائی مسٹر ڈینگلرس بولا میرا تو ایسا خیال ہے کہ وہ موریل جس کا ذکر اس پرچہ میں ہے اس جگہہ کے ایک بڑے جہاز ران کا بیٹا ہے۔

میکسی میلین۔" خوب تو پھر آپ کے باپ نے کیا کہا"

ویلنٹین۔" اوہ اس نے ایک ایسی سخت بات کہی جسے میں زبان پر نہیں لا سکتی"

میکسی میلین۔" پیاری ویلنٹین کوئی ڈر نہیں۔ آپ بیشک کہیں"

ویلنٹین میرے باپ نے جس نے ابھی تک تیوری چڑھائی نہی کہا۔ ان کا شہنشاہ جس کو وہ خدا کی طرح پوجتے ہیں ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرتا تھا۔ جس کے وہ لائق تھے وہ ان کو"

توپونکی خوراک" کہا کرتا تھا" اور اس میں وہ بالکل حق پر تھا۔ اور مجھے اس بات سے بڑی خوشی ہے کہ موجودہ گورنمنٹ نے بھی اس مبارک اصول کو اختیار کیا ہوا ہے۔ اگر الجزائر اور کسی کام نہ آوے مگر اس عمدہ تجویز کو کام میں لانے کے وسائل پیدا کر سکے تو اسپر قبضہ کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے بس اتنا ہی میرے باپ نے کہا"

میکسی میلین۔" یہ بڑی سنگدلی کی باتیں ہیں۔ مگر آپ کے چہرہ پر شرم کے مارے سرخی کیوں آتی ہے کیونکہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا باپ بھی اپنے پولیٹکل خیالات میں کچھ کم نہ تھا۔ وہ کہا کرتا تھا" کہ شہنشاہ نے فن جنگ میں ایسی ایسی عجیب باتیں نکالی ہیں مگر وہ یہ تجویز کیوں نہیں کرتا کہ وکیلوں منصفوں اور ججوں کی بھی ایک پلٹن بنائی جاوے اور انہیں توپ کے منہ کے آگے بھیجا جاوے تاکہ لائق کار آدمی بچے رہیں خیر کسیکی کچھ رائے ہو ہمیں اس سے کیا سروکار مگر یہ تو کہو کہ اس مقولہ پر مسٹر ڈینگلرس نے کیا کہا"

ویلنٹین" اوہ وہ قہقہ مار کر ہنسا (اور اسکے ہنسنے میں کچھ ایسا وحشی پن ظاہر ہوتا ہے اور اسکا چہرہ کچھ ایسا بن جاتا ہے کہ میں تو دیکھ کر کانپ جاتی ہوں) اور فوراً ہی بعد رخصت لیکر چلا گیا۔ اس وقت میں نے اپنے دادا کی بے قراری دیکھی۔ (میکسی میلین صرف میں ہی ایسی ہوں کہ اس کے دل کے خیالات کا اندازہ کر سکتی ہوں) میرے دل میں شک گذرا کہ اس گفتگو سے (کیونکہ کسی کو یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ ایسی باتیں نہ کرے جو اس مظلوم اور مصیبت زدہ بوڑھے کے دل کو شاق گذرے اس کے دل پر بڑی چوٹ لگی ہے کیونکہ وہ شہنشاہ سے بڑی محبت رکھتا تھا اور اس کے حق میں

ایسی سخت کلامی نہیں سننی چاہتا تھا"
میکسی میلین " ام نوٹیئر کا
نام یورپ بھر میں مشہور ہے۔ وہ
ایک اعلیٰ درجہ کا مدبر تھا اور ویلنٹین
شاید آپ کو معلوم ہے یا نہیں وہ ہر ایک
طرح کی تجویز میں جو نپولین کی حمایت
میں کی جاتی تھی بہت بڑا حصہ لیا کرتا تھا
ویلنٹین " اوہ میں نے تو عجیب
عجیب باتیں سنی ہیں۔ باپ بوناپارٹ
کا حمایتی بیٹا خاندان بوربون کا طرفدار
مجھے تو یہ باتیں کچھ عجیب سی معلوم
ہوتی ہیں اس کا کیا سبب معلوم
ہو سکتا ہے کہ معاملات ملکی میں قریبی
رشتہ داروں میں ایسے تغیرات اور
اختلاف رائے ہو جاوے۔ مگر میری
باقی حکایت تو سنو میں اپنے دادا کی
طرف بڑھی اور میرے دل میں خیال
پیدا ہوا کہ میں اس کے جوش کا سبب
دریافت کروں۔ اس نے اس اخبار
کی طرف جو میں پڑھ رہی تھی دیکھا۔ میں
نے کہا دادا صاحب کیا بات ہے کیا
آپ خوش ہوتے ہیں اس نے اشارے
سے نہیں کہا۔ پھر میں بولی۔ شاید
آپ کو وہ بات پسند آئی ہو جو مسٹر
ڈینگلرس نے کہا۔ اس نے پھر اشارے
سے نہیں کہا۔ پھر میں بولی۔ تو کیا آپ
اسبابت پر خوش ہوئے ہیں کہ موسیو
میکسی میلین لیجن آف آنر کا
افسر بنایا گیا ہے۔ اس نے اشارے
میں اس طور پر جتایا کہ گویا اسبابت پر
اُسے کمال درجہ کی خوشی ہوئی ہے۔
میکسی میلین اسبابت پر غور کرو کہ وہ
شریف بوڑھا آپ کے افسر بنایا جانے
پر کیسا خوش ہوا۔ حالانکہ آپ اس
سے بالکل ناآشنا تھے اوہ اگرچہ وہ
بیچارہ اب بڑا ہی ضعیف ہے اور
مردوں میں اور اس میں کوئی فرق
نہیں ہے مگر اسپر بھی میری تو یہی
خواہش ہے کہ خدا اسکو دنت تک زندہ
رکھے"
میکسی میلین " کیسی عجیب
بات ہے کہ آپ کا باپ تو میرے
نام سے ہی نفرت کرے اور برخلاف
اس کے آپ کے دادا کو ایسی کمال
محبت ہو خیر ان باتوں کے اسباب
کے معلوم کرنے کی کوشش کرنا
بالکل فضول ہے کیونکہ ایسے معاملات
میں رائے کا اختلاف کوئی غیر معمولی
بات نہیں ہے"
ویلنٹین (ناگہاں) بس چپ
کرو۔ چھپو چھپو کوئی آتا ہے"
میکسی میلین نے ایک قلانچ
بھری اور اپنے باغ میں چلا گیا اور
جھٹ نباتات کو اکھاڑنا شروع کیا

اسبات کو جتانے لگا۔ کہ گویا وہ بڑا مصروف ہے"

ایک آواز درخت کے پیچھے سے "ویلنٹین۔ ویلنٹین میڈیم آپکی دیر سے تلاش کر رہی ہے۔ گھر میں ملاقاتی آئے ہوئے ہیں"

ویلنٹین (بڑی بے قراری سے) "ملاقاتی کون ہیں عورتیں یا مرد"

وہی آواز "نہیں نہیں۔ میں تو یقین کرتا ہوں کہ وہ کوئی ڈیوک یا شہزادہ ہے۔ ٹھہرو مجھے یاد آگیا ہے اس کا نام کونٹ آف مانٹی کرسٹو ہے اور وہ خصوصًا آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے"

ویلنٹین "اچھا میں آتی ہوں"

اس نام پر میکسی میلین کے دل پر ایک ایسی چوٹ پڑی کہ گویا اس پر بجلی گری ہے۔ اور ویلنٹین سے آتی ہوں کہنے سے اسے یقین ہو گیا کہ اب ان کی ملاقاتوں کا خاتمہ ہے۔

اس نے اپنے کدال کے سہارے سے جس کو اپنے پاس رکھا ہوا تھا دم لیا اور کہا "میں ضرور دریافت کرونگا کہ کونٹ آف مانٹی کرسٹو کی ایم ڈی ولفرٹ کے ساتھ ایسے واقفیت بن گئی ہے"

باونواں باب

ماکسی اولوجی

وہ شخص جو ایم ڈی ولفرٹ کے گھر آیا سچ مچ کونٹ آف مانٹی کرسٹو ہی تھا جو کہ اب اپنی باری اسکی ملاقات کے لئے آیا تھا اس شخص کا نام سنتے ہی گھر میں ایک گھبراہٹ پھیل گئی اس وقت میڈیم ڈی ولفرٹ اپنے کمرہ خاص میں بیٹھی تھی۔ اور اس نے اپنے بیٹے کو لینے کے واسطے آدمی بھیجا تاکہ وہ پھر آکر دوبارہ کونٹ کا شکریہ ادا کرے۔ اڈورڈ جس نے دو روز سے سوائے اس شخص کے تذکرے کے کچھ اور سنا ہی نہ تھا بڑی جلدی سے اندر آیا۔ مگر اس کا آنا کچھ اپنی ماں کا کہا ماننے یا کونٹ کا شکریہ ادا کرنے کی غرض سے نہ تھا وہ اس غرض سے آیا تھا کہ کوئی لطیفہ کہے یا کوئی اور شوخی کرنیکا موقعہ ہاتھ آوے اور آخر اسکی ماں یہہ کہنے پر مجبور ہوتی کہ وہ بڑا خراب لڑکا ہے آپ اسے معذور رکھیں وہ بہت ہی بڑا شوخ ہے"

معمولی علیک سلیک کے بعد کونٹ نے ایم ڈی ولفرٹ کی بابت پوچھا۔" جوان عورت نے جواب دیا "کہ میرے خاوند کی جنیرا کے دعوت ہے وہ ابھی گئے ہیں۔ اور مجھ کو یقین ہے کہ وہ آپکی ملاقات کرنیکے بغیر چلا جانے سے بہت رنجیدہ ہوں گے"۔

وہ ملاقاتی جو کہ کونٹ کے آنے کے وقت وہاں موجود تھے بڑی جستجو سے اس کے چہرہ کیطرف دیکھتے رہے اور کچھ دیر ٹھہر کر چلے گئے"۔

میڈیم ڈی ولفرٹ (اڈورڈ سے) "آہ تمہاری بہن ویلنٹین کیا کر رہی ہے۔ کسی آدمی کو بھیجکر اسی بلا دے تاکہ میں کونٹ صاحب سے اسکی بھی ملاقات کرادوں"۔

کونٹ "آپکی ایک لڑکی بھی ہے میرا خیال ہے کہ ابھی وہ بہت چھوٹی عمر کی ہوگی"۔

میڈیم ولفرٹ "وہ ایم ڈی ولفرٹ کی بیٹی ہے۔ جو اس کی پہلی بی بی کی یادگار ہے۔ وہ ایک خوبصورت نوعمر لڑکی ہے"۔

اڈورڈ "ایک خوشنما طوطے کی دم ہے جو کہ ایک سنہری پنجرے پر بیٹھا ہوا تھا ایک پرندکا لگر لیا"۔ لیکن او دادی ہے"۔

میڈیم ڈی ولفرٹ "بس اڈورڈ خاموش رہو۔ (کونٹ سے) مگر یہ لڑکا بھی سچا ہے اور صرف وہی کہتا ہے جو میں نے سینکڑوں دفعہ بڑے رنج سے کہا ہے۔ کیونکہ ہماری لڑکی اگرچہ اسکی دلداری کے لئے ہزاروں جتن کرتے ہیں۔ بڑی اوداس اور خاموش رہتی ہے اور اس سبب سے اس کی خوبصورتی اور حسن میں بڑا نقص پیدا ہوتا ہے۔ (اڈورڈ سے) مگر وہ کر کیا رہی ہے جاؤ اُسے لاؤ"۔

اڈورڈ "ہم بھی اس کی وہاں تلاش کر رہے ہیں جہاں وہ کبھی نہیں ملنے کی"۔

میڈیم ڈی ولفرٹ "کہاں تلاش کر رہے ہیں"۔

اڈورڈ "دادا ایم نوٹیر کے پاس"۔

میڈیم ڈی ولفرٹ "کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ وہاں نہیں ہے"؟

اڈورڈ (گاتے ہوئے) "نہیں نہیں وہ وہاں نہیں"۔

میڈیم ڈی ولفرٹ "اچھا تو پھر وہ کہاں ہے تمہیں معلوم ہے تو بتلانے کیوں نہیں"؟

اڈورڈ نے باوجود اپنی ماں کے شور پکار کرنے کے زندہ کہانی بلو کے آگے ڈالکر جواب دیا۔ وہ اس بڑے اخروٹ کے درخت کے نیچے ہے"

میڈیم ڈی ولفرٹ نے اس غرض سے گھنٹہ بجایا کہ وہ اپنی خادمہ کو ویلنٹین کے لینے جانے کے لیے حکم دے جبکہ وہ جوان عورت خود ہی کمرے میں داخل ہوئی"

وہ بہت شکستہ خاطر نظر آتی تھی اور بغور سے اس کے چہرہ کی طرف دیکھنے پر معلوم ہوتا تھا کہ وہ روئی ہوئی ہے" ہمنے اپنے بیان کی روبین ویلنٹین کا اپنے ناظرین کے آگے واضح ذکر نہیں کیا۔ وہ انیس برس کی عمر کی ایک لمبے قد کی خوبصورت اور وضعدار لڑکی تھی اس کے بال بھوری رنگ کے نہ تھے مگر چمکتے تھے اس کی آنکھیں نیلی تھیں۔ اسکی سفید پتلی انگلیاں اس کی سڈول گردن اور اسکے رخسار خوبصورت کی طرح چمکتے تھے معلوم ہوا کرتی تھی کہ وہ ان انگریزی الاصل نازنینوں میں سے ہے جنکو کہ شاعر لوگ للی کے ساتھ تشبیہہ دیا کرتے ہیں۔ وہ کمرے میں داخل ہوئی اور اپنی سوتیلی ماں کی پاس جنہی کو

جس کی بابت اسنے اتنا کچھ سنا تھا دیکھ کر اس نے بغیر اپنی آنکھیں نیچے کرنے کے ایسی نزاکت اور ادا کے ساتھ سلام کی کہ کونٹ اسکی طرف دوگنی توجہ سے دیکھنے لگ گیا وہ اسکی سلام کا جواب دینے کے لیے اٹھا۔

میڈیم ڈی ولفرٹ نے اپنے پلنگ کے ساتھ تکیہ لگایا اور اپنے ہاتھ کے ساتھ ویلنٹین کی طرف اشارہ کرکے کہا" یہی ہماری لڑکی ویلنٹین ہے"

"چھوٹا چھوکرا" اور یہ کونٹ آف مانٹی کرسٹو جیلین کا بادشاہ اور کوچین کا شہنشاہ ہے"

میڈیم ولفرٹ اس بات پر غصے کے مارے زرد ہوگئی اور قریب تھا کہ وہ اس شریر لڑکے کو جس نے سب گھر والوں کا ناک میں دم کر دیا ہوا تھا کچھ سزا دے مگر برخلاف اس کے کونٹ مسکرایا اور اس نے بڑی ظاہرا محبت سے لڑکے کیطرف دیکھا جس سے کہ ماں کا غصہ فرو ہوگیا اور خوش ہوگئی"

کونٹ کی نظر کبھی تو میڈیم ڈی ولفرٹ پر پڑتی تھی

اور کبھی ویلنٹین کیطرف اور پھر اس نے گفتگو کو شروع کرکے کہا '' کیا مجھے اسی سے پیشتر آپ کی اور ویلنٹین کی ملاقات کا شرف حاصل نہیں ہو چکا۔ ابھی میں یہ خیال کر رہا تھا۔ کہ ویلنٹین آ گئی اور اسے میرے خیال کو اور بھی تقویت ہو گئی ہے ''

میڈیم ڈی ولفرڈ ''میرا تو ایسا خیال نہیں ہے ''

ویلنٹین کو کسی سے ملاقات کرنے اور ملنے کا کوئی شوق نہیں ہے اور ہم بہت ہی کم باہر جایا کرتے ہیں ''

کونٹ '' مگر میں کسی مجلس میں تو آپکو یا ویلنٹین کو یا چھوٹے اڈورڈ خوش باش کو نہیں ملا۔ پیرس کی دنیا سے میں ابھی بالکل ناآشنا ہوں کیونکہ مجھو یہاں آئے ہوئے ابھی چند ہی دن ہوئے ہیں تو بھی ابھی غلطوں میں جانا کہاں سے مگر نہیں۔ ذرا ٹھہریں یاد کرتا ہوں (اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ کر گویا کہ وہ سوچ رہا ہے) مگر مجھے یاد نہیں ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ یہاں نہیں ہوا۔ یہ واقعہ کسی خوشنما آسمان کے نیچے اور کسی مذہبی میلے میں ہوا تھا۔ ویلنٹین نے اپنے ہاتھ میں پھول پکڑے تھے۔ یہ لڑکا باغ میں ایک خوبصورت مور کے پیچھے دوڑ رہا تھا۔ اور آپ خود کسی سایہ دار درخت کے نیچے آرام کر رہی تھیں مہربانی کرکے اس بات کے حل کرنے میں میری مدد کریں کیا یہ باتیں آپ کو کوئی موقعہ یاد نہیں دلاتیں ''

میڈیم ڈی ولفرڈ '' مجھے تو کچھ یاد نہیں آتا۔ اور میں یہ بھی بتلائے دیتی ہوں کہ اگر میں نے آپ کو کہیں دیکھا ہوتا تو آپکی یاد میرے دل پر نقش سنگ ہو جاتی ''

ویلنٹین (شرم سے) شاید کونٹ صاحب نے ہمیں اٹلی میں دیکھا ہو ''

مانٹی کرسٹو '' ہاں اٹلی ہی میں اغلب یہی ہے کہ اٹلی ہی میں میری آپ سے ملاقات ہوئی تھی۔ اچھا تو آپ نے اٹلی کی بھی سیر کی ہے ''

ویلنٹین '' ہاں میں اور میڈیم وہاں کوئی دو سال کے قریب رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کو میرے پھیپھڑوں کی نسبت کچھ اندیشہ ہو گیا اور انہوں نے مجھے نیپلز میں رہنے کی ہدایت کی ہم بولونا، پیروسا اور روم کے رستہ گئے تھے ''

کونٹ (ایسی طرز سے کہ گویا اس خفیف سے اشارہ نے اسے صدمہ

کچھہ یاد دلا دیا ہے" ہاں یہ ٹہیک ہے پیروسا میں فیٹ ڈیو کے روز ہوٹل ڈی یوسٹس کے باغ میں قسمت نے مجھہ اور آپ کو روو در رو کیا تھا۔ آپ بہی تہیں اور اڈورڈ بہی آپ کے ساتہہ تھا۔ مجہے خوب یاد ہے کہ میں نے آپ سے ملاقات کی تہی"

میڈیم ڈی ولفرٹ "ضرور مجہو پیروسا کبہی یاد ہے ہوٹل ڈی یوسٹس کو بھی میں خوب جانتی ہوں اور وہ میلا جس کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ بہی میری یاد میں ہے۔ مگر اپنے حافظہ پر میں بہتیرا زور دیتی ہوں لیکن مجہے یہہ یاد نہیں آتا کہ میری آپ سے ملاقات ہوئی ہو"

ویلینٹین (کونٹ کیطرف دیکھکر) "یہ بات بڑی عجیب ہے۔ کیونکہ مجہے بہی یاد نہیں آتا۔ کہ میں نے آپ کو دیکھا ہو"

اڈورڈ "مگر مجہے تو خوب یاد ہے"

کونٹ "اچہا تو میں آپکو مدد دیتا ہوں۔ وہ دن سخت گرم تھا۔ آپ کو میلے کے سبب گھوڑے ملنے میں دیر لگ گئی تہی اور آپ انکا انتظار کر رہی تہیں ویلینٹین باغ کے احاطہ میں ٹہل رہی تھی اور آپکا بیٹا پرندے کے پیچھے گم ہوگیا تھا"

اڈورڈ "اماں جان میں نے اُسے پکڑ بہی لیا تھا۔ کیا آپکو یاد نہیں ہے میں نے اسکی دم سے تین پر بہی نوچ لئے تھے"

کونٹ "میڈیم صاحبہ آپ خود انگوروں کے سایہ کے نیچے ہی بیٹھی رہیں۔ کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب آپ ایک پتہر کے بنچ پر بیٹھی تہیں اور جبکہ ویلینٹین اور اڈورڈ دونو آپ کے پاس نہیں تھے تو آپ بہت دیر تک کسی شخص سے باتیں کرتی رہی تہیں"

میڈیم ڈی ولفرٹ "(سرخ چہرہ بناکر) ہاں! سچ سچ بات تو ٹھیک ہے مجہے یاد ہے کہ میں ایک شخص کے ساتہہ جو کہ ایک ریشم کے لبادے میں لپٹا ہوا تھا بہت دیر تک باتیں کرتی رہی میں خیال کرتی ہوں کہ وہ کوئی طبابت پیشہ آدمی تھا"

کونٹ "بالکل ٹھیک وہ شخص میں ہی تھا۔ کوئی پندرہ روز سے میں اس ہوٹل میں تھا اور اس عرصہ میں میں نے اپنے تقریباً سکا بخار دور کیا تھا اور ہوٹل کے مالک کی یرقان

کا علاج کیا تھا اس سے طبابت میں میری بڑی شہرت ہو گئی تھی میڈیم ہم مدت تک مختلف مضامین پر گفتگو کرتے رہے تھے۔ ہم نے اس ملک کے اوضاع و اطوار دستورات رسومات اور اور بہت سے مضامین پر گفتگو کی تھی"

میڈیم ڈی ولفرٹ "ہاں سچ ہے مجھ اب یاد آگیا ہے۔

کونٹ "مجھے وہ سب مضامین تو یاد نہیں جن پر کہ ہم بات چیت کرتے رہے تھے مگر مجھ اتنا ضرور یاد ہے کہ آپکو بھی میری نسبت وہی غلطی لگی تھی جو دوسروں کو لگی تھی۔ اور آپنے مجھے ویلنٹین کی صحت کی بابت پوچھا تھا"

میڈیم ڈی ولفرٹ "غلطی کیوں لگی تھی۔ آپ تو حقیقت میں طبیب تھے۔ کیونکہ آپ نے بہت بیماروں کو چنگا کیا تھا"

کونٹ "خیر اس میں اب بھی آپکی غلطی ہے کیونکہ میں کوئی طبابت نہیں جانتا ہاں اتنا ہے کہ مجھے علم کیمیا میں بڑی وسیع معلومات ہیں۔ مگر وہ بھی صرف ایک دلچسپی اور دل لگی کے طور پر نہ طبابت کی غرض سے" "اس وقت گھڑی نے چھ بجائے"

میڈیم ڈی ولفرٹ "چھ بج گئے ہیں۔ ویلنٹین ذرا جانا اپنے دادا سے پوچھنا کہ کھانا کھاتے ہیں یا نہیں"

ویلنٹین اٹھی اور کونٹ کو سلام کر کے بغیر کچھ بولنے کے کمرے میں سے چلی گئی"

کونٹ "اوہ میڈیم کیا آپ نے میرے سبب سے ویلنٹین کو کمرے سے باہر بھیجدیا ہے۔

میڈیم ڈی ولفرٹ "اجی واہ یہ کیا بات ہے اصلی یہ بات ہے کہ اس وقت ہم ایم نوئیٹر کو کھانا کھلاتے ہیں جو اس کی مصیبت زدہ زندگی کو ابھی تک قائم رکھے ہوئے ہے صاحب کیا آپ کو میرے خاوند کے باپ کی تباہ حالت کا ماجرا معلوم نہیں ہے"

کونٹ "میڈیم مجھے معلوم ہے ایم ڈی ولفرٹ نے میرے پاس اس کا تذکرہ کیا ہے۔ مگر اصل مرض کیا ہے"

میڈیم ڈی ولفرٹ "بدن کا کوئی عضو بھی حرکت کرنے کے قابل نہیں ہے۔ لیکن روح ابھی تک ہشیار ہے اور وہ بھی کوئی روز کی مہمان معلوم ہوتی ہے۔ افسوس کہیں اس وقت خاموشی

مصائب کا ذکر چھیڑ بیٹھی ہوں میں نے اس وقت آپکی کلام قطع کی تھی جبکہ آپ یہہ فرمارہے تھے کہ بڑے لائق کیمیا دان ہیں"

کونٹ "تمہیں میڈیم میں نے تو اتنا نہیں کہا میں نے تو کیمیا کا صرف اس غرض سے مطالعہ کیا ہے کہ چونکہ بلاد مشرقیہ میں رہنا ہوتا ہے اس لئے میں بھی شاہ مہراج کا نمونہ اختیار کروں۔

اڈورڈ - دیکھئے خوبصورت تصاویر ایک خوشنما البم میں سے پھاڑکر) وہی شاہ مہراج جو کہ ہر صبح اپنے کھانے کے ساتھہ ایک پیالہ زہر کا پیا کرتا تھا۔

میڈیم ڈی ولفرٹ (اس کے ہاتھہ سے کھینچی ہوئی تصاویر چھین کر" او شریر لڑکے تم بیچ بیچ دق کرنے لگ گئے ہو۔ تمہاری شوخی اب برداشت سے باہر ہوگئی ہے اور اب تم نے گفتگو میں بڑا خلل ڈالنا شروع کیا ہے۔ جاؤ یہاں سے چلے جاؤ اور اپنی بہن ویلنٹین کے ساتھہ پیارے بابا **لونیر** کے کمرے میں کھیلو"

اڈورڈ "(منہہ بنا کر) مجھے تصویریں دو"

میڈیم ڈی ولفرٹ "کیا مانگتے ہو تصویریں"

اڈورڈ - میں تصویر لونگا"

میڈیم ڈی ولفرٹ اچھا جاؤ جاؤ جلدی جاؤ"

اڈورڈ (ایک آرام چوکی میں بیٹھ کر) میں تو کبھی نہ ہلونگا جب تک تصویریں نہ لیلوں"

میڈیم ڈی ولفرٹ " اچھا لیجاؤ اور کسی طرح سے پیچھا چھوڑدو" پھر وہ تصاویر اسے دیکر اس کے ساتھہ دروازہ تک گئی کونٹ اس کے پیچھے دیکھتا رہا اور اس نے اپنے آپ سے کہا" دیکھو وہ اس کے پیچھے دروازہ بند کرتی ہے"

میڈیم ڈی ولفرٹ نے آہستہ سے دروازہ بند کردیا کونٹ نے جتایا کہ وہ اس کی طرف ذرا توجہ نہیں رکھتا۔ پھر اس جوان لیڈی نے کمرے کی چاروں طرف دیکھکر اپنی کرسی لی اور اس میں بیٹھ گئی"

کونٹ "(اس کریانہ ادا سے جسکا وہ خوب مشتاق تھا) میڈیم مجھے یہ کہنے کی اجازت دیویں کہ آپ اس پیارے ہوشیار بچے کے ساتھہ بڑی سختی برتتی ہیں"

میڈیم ڈی ولفرٹ " تعجب

اور وقت سخنی نہایت کارآمد چیز ہوتی ہے۔"

کونٹ: "اس نے جو شاہ مہراج کا نام لیا تو مجھے یاد آگیا کہ وہ کتاب کی ہتوپدیش میں سے اقتباس کردہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اتالیق نے اس کی تعلیم میں غفلت نہیں کی کیونکہ اگر اس کی عمر کا خیال کیا جاوے تو کہنا پڑتا ہے کہ اس نے بڑی ترقی کی ہے۔"

میڈیم ڈی ولفرٹ: "(خوش ہو کر) بات یہ ہے کہ اس کی طبیعت بڑی صاف ہے اور جو کچھ اسے کہا جاتا ہے وہ فوراً اخذ کر لیتا ہے۔ اس میں صرف ایک عیب ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ خود سر بہت ہے مگر کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ شاہ مہراج ضرور یہ پیش بندیاں کیا کرتا تھا۔ اور یہ پیش بندیاں کارگر ہوئی تھیں؟"

کونٹ: "میرا تو خیال ہے کہ یہ ٹھیک ہے میں نے جو اس وقت آپ سے بول رہا ہوں خود یہ پیش بندیاں کی ہیں جب مجھے ڈر تھا کہ مجھے پلیرمو اور پیر وسا وغیرہ میں کہیں زہر دیا جاوے اور اگر میں یہ پیش بندیاں نہ کرتا تو ضرور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔"

میڈیم ڈی ولفرٹ: "اچھا تو پھر آپ کی پیش بندیاں کامیاب ہو گئیں؟"

کونٹ: "بیشک پورے طور پر کامیاب ہوئیں۔"

میڈیم ڈی ولفرٹ: "مجھے یاد ہے کہ اپنے پیر وسا کے متعلق کچھ اس قسم کا ذکر کیا ہے۔"

کونٹ: "ہاں کیا میں نے سچ مچ کوئی ایسا ذکر کیا ہے مجھ کو تو کچھ یاد نہیں رہا۔"

میڈیم ڈی ولفرٹ: "میں نے تو آپ سے پوچھا تھا کہ آیا زہر کی تاثیر شمالی ممالک اور جنوبی قطعات کے باشندوں پر یکساں ہوتی ہے۔ اور آپ نے جواب دیا تھا کہ شمالی قطعات کے سرد مزاج لوگ زہر کے اثر کو اتنا قبول نہیں کرتے جتنا کہ جنوبی ممالک کے گرم طبیعت کے لوگ کرتے ہیں۔"

کونٹ: "اور یہ بالکل سچ بات ہے میں نے روسیوں کو ایسی زہریلی بوٹیاں بغیر کسی خیال کے نگلتے دیکھا ہے۔ جو کہ کسی عرب کے آدمی یا نیپلز کے رہنے والے کو ایک دم میں بستر مرگ پر لٹا دیں۔"

میڈیم ڈی ولفرٹ: "کیا آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے

ملک کی تر اور سرد آب و ہوا میں آدمی
زہر استعمال کرنیکا زیادہ آسانی سے
عادی ہو سکتا ہے"

کونٹ " کیوں نہیں۔ مگر ایک بات
ہے اور وہ یہ کہ اس کی طبیعت میں
اتنی قوت ہو کہ وہ اس زہر کا جسکو
اس نے کبھی استعمال نہیں کیا مقابلہ
کر سکے"

میڈیم ڈی ولفرٹ۔ اب میں
سمجھ گئی ہوں اچھا فرض کرو کہ آپ
اس ملک کے باشندے ہیں تو پھر
بھلا آپ کس طرح سے زہر کھانے
کی عادت ڈالیں گے۔ یا یوں سہی
کہ آپ نے اس کی عادت کس طرح
سے ڈالی ہے"

کونٹ " بڑی آسانی سے فرض کرو
کہ آپ کو شک ہے کہ آپ کو کوئی شخص
زہر دینا چاہتا ہے جس کا نام بروسین
ہے"

میڈیم ڈی ولفرٹ " کیا
بروسین، بروشیو بوٹے سے
نہیں نکالا جاتا"

کونٹ " ہاں اس سے نکالا جاتا
ہے آپ تو بڑی لایق ہیں۔ عورتوں
میں اتنا علم نہیں ہوتا"

میڈیم ڈی ولفرٹ " نہیں
لایق کیا ہونا ہے مجھے ان علوم کا بڑا
شوق ہے۔ مگر آپ بیان فرمایئے
آپ کی باتیں مجھے بڑا مزا دیتی ہیں"

کونٹ " اچھا تو آپ فرض کریں
کہ وہ زہر بروسین ہے۔
پہلے روز تو آپ اس کی ایک رتی کھاویں
دوسرے روز دو رتیاں اور اسی طرح
ایک ایک رتی ہر روز زیادہ کرتے
جاویں اس طرح دس روز تک آپ
دس رتیاں کھانے لگ جاوینگے۔
یہاں تک کہ دو تین مہینے تک یہ
حال ہو جاویگا کہ آپ اتنا زہر بغیر
معلوم کرنیکے کھا سکیں گے جتنا
دو آدمیوں کے ہلاک کرنے کے لئے
کافی ہو چار یا پانچ مہینے تک یہانتک
نوبت پہونچ جاوے گی کہ جس پیالے
سے آپ پانی پیو گی اس سے ہر گز کوئی
دوسرا پانی نہ پی سکے گا"

میڈیم ڈی ولفرٹ " کیا آپ
کو کوئی چیز از قسم تریاق بھی یاد ہے"

کونٹ " نہیں۔ کوئی نہیں"

میڈیم ڈی ولفرٹ " [illegible]
[illegible] میں نے کئی دفعہ میتھریڈیٹس
کا قصہ پڑھا ہے اور میں اسے ہمیشہ
افسانہ ہی سمجھتی رہی ہوں"

کونٹ " نہیں میڈیم اس مورخ کی
خلاف واقعہ بات نہیں ہے مگر آپ
کا یہ سوال کرنا اتفاقی [illegible]

کیونکہ دو سال گزرے ہیں کہ آپ نے یہی سوال مجھہ سے پوچھا تھا۔ اور تب بھی آپ نے کہا تھا کہ کئی وقت سے آپ اس شاہ مہراج کے قصّے کو سوچ رہی ہیں"

میڈیم ڈی ولفرٹ" بیشک آپ سچ فرماتے ہیں جوانی کے ایام میں دو ہی مضامین پر میرا دل لگتا تھا۔ ایک علم نباتات پر اور دوسرا علم معدنیات پر۔ اور آخر جبکہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ مضر اشیا کا استعمال اکثر مشرقی لوگونکی تمام تاریخ کو حل کر دیتا ہے۔ تو مجھے افسوس آیا کہ میں مرد کیوں نہ ہوئی تاکہ میں بھی کوئی **فلیمل یا فونٹانا یا بالینی** ہی بنتی"

کونٹ" اور میڈیم اس سے بھی زیادہ عجیب ایک بات سنو یہہ مشرقی لوگ شاہ مہراج کی طرح زہر کو خود ہی نہیں بناتے بلکہ اس کے ضمیر ہی بناتے ہیں علم ان کے ہاتھہ میں صرف بچاؤ کا ہی نہیں رہتا بلکہ خود حملہ کرنیکا ہتھیار بن جاتا ہے۔ ایک تو انکی تمام جسمانی تکالیف کو رفع کرنے کا ذریعہ بنتا ہے اور دوسرے سے وہ اپنے بیرونی دشمنوں کا فیصلہ کرتے ہیں۔ افیون اور اور ایسے اشیا کے

ساتھہ وہ ہمیشہ کے لئے ان لوگوں کو سلا دیتی ہیں جو کسی طرح سے ایک ہی ایسی نظر نہیں آتی جوان کا موں میں پوری دستگاہ رکھتی ہو" ان لوگوں کو ایسی دوائیاں یاد ہیں جو محبت پیدا کر سکتی ہیں اور ایسی ہی جو موت کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ ایسی ہی جو آپ کی آنکھوں کے سامنے بہشت پیدا کر سکتی ہیں۔ اور ایسی ہی جو آپ پر دوزخ کے دروازہ کھولدیں۔ اور ان دواؤں کے دینے میں کچھہ ان لوگوں کی ایسی کاریگری ہوتی ہے کہ جتنی دوستی ہو اس کے مطابق سکھہ دیا جاتا ہے۔ اور جتنی دشمنی ہو اس کے مناسب حال دکھہ دیا جاتا ہے"

میڈیم ڈی ولفرٹ" اچھا تو یہہ مشرقی اقوام جن کے بیچ میں آپ نے اپنی زندگی کا بہت سا حصہ گزارا ہے ایسے ہی وحشی ہیں جیسے کہ وہ ان کہانیوں سے ظاہر ہوتے ہیں جو ان کے ملک سے آتی ہیں"

وہاں ایک انسان کا فوراً ہی بغیر کسی خیال کے فیصلہ کر دیا جاتا ہے اچھا تو پھر یہہ ملک وہی مسٹر گیلنڈ والا بغداد و بصرہ ہی ہوگا۔ اور وہ سلطان اور وزیر جو ان ملکو نپر حکومت کرتے ہیں وہی ہارون الرشید اور جعفر

ہیں جو نہ صرف اپنے مجرمونکو معاف
ہی کر دیتے ہیں بلکہ بعض اوقات
اگر مجرم کوئی ہوشیار اور کام نکالنے
والا آدمی ہو تو اسکو اپنا وزیر اعظم
بنا لیتے ہیں اور ان کے جرم کے قصوں
کو سونے کے حرفوں میں لکھوا لیتے
ہیں تاکہ وہ ان کو بیکار اور فارغ
وقت میں محظوظ کریں"

کونٹ :- اوہ میڈیم اب وہ لوگ
ایسے نہیں ہیں جیساکہ آپ خیال
کرتی ہیں - اب وہاں پولیس کے
خفیہ ایجنٹ منصف اور جج ہیں جو
اپنے مجرموں کو خوب برجستہ طریقے
میں سزا دیتے ہیں - بعضے مجرم اپنی
چالاکی اور مکر سے البتہ بچ بھی جاتے
ہیں - ہم سادہ لوح لوگوں کے درمیان
اگر کسی پر غضب اور حقارت کا جن
سوار ہو جاوے اور وہ اپنے کسی
دشمن کو ہلاک کرنا چاہے یا اپنی کسی
رشتہ دار کا کام تمام کرنا چاہے -
تو وہ فوراً ایک دوائی فروش کی دوکان
پر جاتا ہے - اور اپنا بناوٹی نام بتا کر
اس بہانے سے کچھ زہر خرید لاتا ہے
کہ اُسے چوہے رات کے وقت سونے
نہیں دیتے - یا وہ سادہ مزاج بعض
اوقات پانچ یا چھ دوکانوں پر جاتا
ہے - اور اسطرح سے پکڑا جاتا اور

بہی آسان ہو جاتا ہے - پھر جب
اُسے اپنی مطلوبہ چیز ملجاتی ہے تو
وہ اپنے دشمن کو اتنا کہلا دیتا ہے
جو معدے کو بالکل پہاڑ دے
اور جس سے کہ اس کا شکار ایسی
شور و چلاہٹ شروع کر دے کہ تمام
گرد نواح کے لوگوں کو خبر ہو جاوی
پھر پولیس والوں کا ایک گروہ آجاتا
ہے - جو ڈاکٹر کو بہی اپنے ساتہ لاتے ہیں
وہ مردہ کو آتے ہی چیرتا ہے اور اس
کی انتڑیوں سے زہر کی ایک صحیح
بہر مقدار نکالتا ہے دوسرے روز
سینکڑوں اخباروں میں قاتل
اور مقتولوں کا نام اشتہار دیا
جاتا ہے - اُسی شام بیسیوں دوائی
فروش آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ
ہم نے دس مجرم کے ہاتھہ دوائی
بیچی تھی پھر بیوقوف مجرم جیلخانہ
میں ڈالا جاتا ہے - اور سینکڑوں
عذابوں کے بعد پہانسی پر لٹکا دیا
جاتا ہے اور اگر وہ عورت ہو تو
زندگی بہر قید خانہ کی ہوا کہاتی رہتی
ہے - بس آپ شمالی لوگ تو علم کیمیا
کو اتنا ہی سمجھتی ہیں - مگر میں مانتا
ہوں کہ ڈیمروسیس زیادہ
کاریگر تھا"

میڈیم ڈی ولفرٹ :- اچھا

تو آپ پھر ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ جتنا ہم سے ہو سکتا ہے ہم کرتے ہیں۔ بود کیا س اور میل ڈی سیس کا ہنر ہر ایک کے ہاتھ نہیں لگ جاتا"

کونٹ" اچھی آپکو ان تمام بیوقوفیوں کی اصل بتلاتا ہوں یہ اس سبب سے ہے کہ آپ کہانیوں میں جیسا کہ آپ کے ڈرامے کی کتابوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے لوگ تماشا کرنیوالوں کو دیکھتے ہیں کہ وہی زہر کی شیشوں کی شیشیاں نگل جاتے ہیں اور فوراً ہلاک ہو کر گر پڑتے ہیں۔ اس کے پانچ منٹ بعد پردہ گرتا ہے اور تماش بین چلے جاتے ہیں۔ وہ اس قتل کے نتائج سے بالکل بے خبر ہیں انہوں نے نہ تو پولیس کے کسی افسر کو دیکھا ہے اور نہ کسی اور عدالت کے افسر کو بس اس سے کمزور عقل آدمی نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ باتیں یوں ہی ہوا کرتی ہیں۔ مگر ذرا فرانس کی سرا میں سے قدم باہر رکھو۔ ذرا قاہرہ حلب یا نیپلز اور روم وغیرہ میں جاؤ وہاں آپ لوگ بازاروں میں صحیح و سالم سے کتنے پھرتے نظر آئینگے مگر کوئی کہہ دیگا۔ کہ اس فلانے کو تین ہفتے ہوئے کہ زہر دیا گیا ہے۔ اور ایک ہفتے میں بس گزر جائیگا"

میڈیم ڈی ولفرٹ" اچھا تو تب انہوں نے پھر اس **ایکو الٹوخانہ** کا بھید دریافت کر لیا ہوا ہے جو لوگ کہتے ہیں پیرو سا میں کھو یا گیا ہے"

کونٹ۔ ہاں بیشک کیا کبھی انسانوں کے ہاتھ سے کوئی چیز کھلیتا جاتی بھی رہتی ہے۔ علم و ہنر دنیا میں دورہ کرتے رہتے ہیں چیزیں صرف اپنا نام تبدیل کرتی رہتی ہیں مگر عوام کو یہ معلوم نہیں ہوتا نتیجہ وہی ہوتا ہے زہر عموماً تین اعضا پر اپنا بڑا اثر کرتی ہے ایک دماغ پر دوسرے معدے پر تیسرے انتڑیوں پر اس زہر سے کھانسی سے پھیپھڑوں میں جلن پیدا ہوتی ہے اور اس سے کوئی ایسی بیماری پیدا ہوتی ہے کہ بس ہلاکت کا باعث ہو جاتی ہے موت شاید نہ بھی آتی مگر جاہل طبیب اور ناتجربہ کار کیمیا دان اس کے آتے ہیں اور بھی امداد کرتے ہیں اور اسطرح سے طبابت کے قواعد کے مطابق ایک آدمی

مارا جاتا ہے - اور عدالت کو اس
خبر بھی نہیں ہوتی - میرے ایک
آشنا کیمیا دان جسکا نام ابی
اڈل ماننی ہے اور جس
نے ان باتوں کا خوب مطالعہ
کیا ہے مجھے یہ تمام حالات تبلائے
ہوئے ہیں"

میڈیم ڈی ولفرٹ - یہ
باتیں بڑی دہشتناک مگر پھر بھی
بڑی مزیدار - میرا خیال تھا کہ یہ
افسانہ نویسیونکی منگھڑت باتیں
ہیں"

کونٹ " منگھڑت تو نہیں البتہ
ناقص ہیں - انعامات و تمغیات
کی غرض تو یہی ہے کہ انسان
کو زیادہ کمال پر پہنچاوے مگر
وہ کبھی کمال تک نہیں پہنچ سکتا
جب تک کہ وہ فناہ اور خلق کے
بھید سے واقف نہ ہوجاوے اسکو
فناہ کرنا تو آتا ہے اور اس سے
آدھا کمال اوسے گویا حاصل
ہے"

میڈیم ڈی ولفرٹ " پہلے
مضمون کی طرف رجوع کرکے)
بورگیاس اور سیسی اور دیتی وغیرہ
وغیرہ کے زہر بھی پھر اسی ہی قسم کے تھے

کونٹ " بس وہ صرف عقل و
فکر کے نتائج تھے - کیا آپ خیال
کرسکتی ہیں کہ ایک بڑا عالم فاضل
کسی معمولی شخص کو خطاب کرسکتا
ہے ہرگز نہیں - علم کو تو عقل و فکر
اور بڑی مضبوط قوت متخیلہ درکار
ہوتی ہے - مثلاً اسی - ابی اڈل
ماننی نے جسکا میں نے ذکر
کیا ہے اس طریق میں کئی عجیب
عجیب تجربے کئے ہیں -

میڈیم ڈی ولفرٹ " ہاں
خوب"

کونٹ " میں ان میں سے ایک
آپ سے بیان کرتا ہوں اس کے
پاس ایک نہایت خوبصورت باغ
تھا جس میں کہ نہایت عمدہ نباتات
بڑے خوبصورت پھول اور پھل
ہوا کرتے تھے - ان نباتات میں
سے اس نے ایک دفعہ ایک گوبی
کو لیا تین روز تک متواتر اس
کو آرسینک ظاہر کی عرق
میں تر رکھا اس بعد وہ گوبی مرجھا
گئی اور اسکی رنگت زرد پڑ گئی
اسوقت اس نے اسے کھانا
ہر ایک کی نظر میں بالکل دسترخوان
پر رکھنے کے قابل تھی اور اس کی
کوئی خاصیت بگڑی نظر نہ آتی
تھی مگر ابی اڈل ماننی کو خوب

معلوم تہا کہ یہ زہر بن گئی ہوئی ہے"
وہ پہر اس گو بہی کو ایک کمرے میں
لے گیا جہانکہ اسکے خرگوش رکہے
رہتے تھے۔ اس نے ایک خرگوش
کو پکڑا اور اسے گو بہی کا پتہ کہلایا
خرگوش مرگیا۔ اچہا کسی مجسٹریٹ
کو خبر بہی ہوئی کہ کسی نے اس طرح
زہر سے ایک جانور کو ہلاک کیا ہے
خیر جب یہ خرگوش مرگیا تو ابی نے
انتڑیں نکلوا کر کہیں باہر پہینکوا
دیں۔ وہاں سے ان کو کسی مرغ نے
چونچ ماری اور وہ بہی بیمار ہو کر دوسرے
روز مرگئی اور ایک چیل آسمان
میں آرہی تہی۔ اس نے جو مردہ
مرغی دیکھی تو فوراً نیچے جہپٹی اور
اسے اٹھا کر ایک ٹیلے کی طرف لے گئی
جہاں اس نے اس کا ناشتہ کیا
تین روز بعد یہہ غریب چیل جو کہ مرغی
کہانے سے کچھہ بیمار ہو گئی تہی یکایک
بادلوں میں اڑتی ہوئی بیہوش ہو گئی
اور ایک تالاب میں گر گئی۔ جہاں کہ
مچہیاں رہتی تہیں۔ اچہا یہہ مچہلیاں
چیل کو کہا جاتی ہیں۔ فرض کرو کہ
کہ ان مچہلیوں میں سے کوئی ...
کسی امیر کے دسترخوان پر
رکہی جاتی ہیں اس کے ہاں کوئی
مہمان ہے۔ بس پانچویں چہپٹی جگہہ
میں اس زہر کا اثر ہو جاتا ہے اور
وہ ساتویں آٹھویں روز انتڑیوں
کی درد کے سبب سے جان بحق
ہو جاتا ہے ڈاکٹر اس کے بدن کو
چیرتا ہے اور بڑی غور و فکر کے
بعد کہتا ہے کہ یہ آدمی گردے کی
درد یا بخار سے مرگیا ہے"

میڈیم ڈی ولفرٹ" مگر
یہہ واقعات کا تسلسل جو آپ نے
قایم کیا ہے ممکن ہے کہ ذرا سی بات
میں ٹوٹ جاوے۔ ممکن ہے کہ چیل
تالاب سے سو قدم پرے گرے۔ یا
مرغی ہی انتڑیوں کو چونچ نہ مارے"

کونٹ" بس یہی تو ہنر ہے مشرقی
ملکوں میں ایک بڑا کیمیا دان بننے کے لئے
یہہ بہی ضرور ہے کہ تقدیر اور اتفاق
کو ہی۔ اپنے ہاتہہ میں لیلیا جاوے"

میڈیم ڈی ولفرٹ مستغرق
تھی مگر بڑی غور سے سن رہی تہی
پہر وہ اچانک بولی آرسینک تو
ایک ایسا زہر ہے کہ یہہ کبہی گم نہیں
ہوتا یہہ خواہ کسی طریق سے کہایا
جاوے ضرور ضرور مردے کے جسم
میں ملجائیگا"

کونٹ" بیشک بالکل ٹہیک۔ یہی
بات میں نے ابی ڈل مانٹی کو تہی
وہ مسکرایا تہا اور اس نے مجہہ کو کہا۔

ایک فرانسیسی ضرب المثل میں جواب دیا جو یہ ہے میرے بیٹے دُنیا ایک روز میں نہیں بن گئی تھی۔ بلکہ سات روز میں۔ آئیتوار کے روز کو آؤ۔ میں اتوار کے روز اس کے کہنے کے مطابق اس کے پاس گیا۔ اس دفعہ اس نے گوبھی کو آرسینک کے پانی میں رکھنے کے بجائے ایک اور قسم کے زہر کے پانی میں رکھا۔ گوبھی میں کسی قسم کے بیماری پیدا کرنے والے آثار نہ تھے اور نہ ہی خرگوشوں کو بے اعتباری تھی۔ مگر کھانے کے پانچ منٹ بعد خرگوش مرگیا۔ مرغی نے خرگوش کو چونچ ماری اور دوسرے روز مرگئی اس دفعہ ہم نے اسس کو چیرا اور دیکھا کہ اس میں تمام خاص زہر کے نشانات مفقود ہیں مرغی کو دبا تو زہر گیا تھا مگر مری وہ صرع کی بیماری سے تھی۔"

میڈیم ڈی ولفرٹ۔ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ایسی اشیاء کو صرف کیمیا دان ہی تیار کر سکتے ہیں ورنہ ہر ایک آدمی دوسرے کو بڑی آسانی سے زہر دیدیتا۔ مگر خواہ یہ زہر کیسی ہوشیاری اور چالاکی سے تیار کی جاوے جرم تو جرم ہی ہوتا ہے اگر یہ انسان کی گرفت سے بچ بھی جاوے تو خدا کی دوربین آنکھ سے تو کبھی بچ نہیں سکتا مشرقی لوگوں کی ضمیر کچھ ہماری ضمیروں سے مضبوط ہی ہے اور ساتھ ہی ان لوگوں میں دوزخ وغیرہ بھی کوئی نہیں ہے۔

— صاحب آپ خود ہی تو بڑے کیمیا دان معلوم ہوتے ہیں اور وہ اکسیر جو آپ نے میرے بیٹے کو دیا جبکہ وہ بیہوش پڑا تھا بالکل آب حیات کے نظیر تھا۔

کونٹ۔ آہ وہ میڈیم اس اکسیر کا تو کوئی اعتبار نہیں ہے اس کے ایک قطرے سے تو آپ کا بچہ ہوش میں آگیا اگر تین قطرے دیئے جاتے تو خون میں وہ تحریک پیدا ہوتا۔ کہ خدا کی پناہ۔ چھ قطروں سے دم رک جاتا اور دس قطروں سے بس زندگی ہی کا خاتمہ ہو جاتا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کس طرح سے بیٹے اس کے ہاتھ سے وہ شیشیاں چھینی تھیں کو وہ بے سمجھی سے چھیو رہا تھا۔

میڈیم ڈی ولفرٹ۔ اچھا تو غیر وہ بڑا اسغوث زہر ہے۔

کونٹ۔ آہ نہیں بیبے آپکو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ زہر کوئی چیز نہیں ہے آپ کو واضح ہو کہ فن طبابت میں بڑی

خطرناک چیزیں جن کو آپ زہر کہتے ہیں ایسی طور پر استعمال کی جا سکتی ہیں کہ اکسیر کا کام دے جاتی ہیں۔"

میڈیم ڈی ولفرٹ۔ اچھا تو وہ پھر کیا ہے ؟"

کونٹ۔ میرے دوست ابی اڈل مانٹی کی تیار کردہ شے ہے جس کا استعمال اس نے مجھے بتلایا تھا۔"

میڈیم ڈی ولفرٹ۔ تو پھر یہ نہایت عمدہ دوائی ہے ؟"

کونٹ۔ بیشک اور میں اس کا ہمیشہ استعمال کرتا تھا۔ اگرچہ بڑی احتیاط سے۔

میڈیم ڈی ولفرٹ۔ میری طبیعت تو آپ جیسی نہیں واقع ہوئی اور نہ ہی مجھے آپ جیسی شکایت ہے اس لئے میں آپ کے ابی اڈل مانٹی کی دوائی تو استعمال نہیں کر سکتی مگر آج کل میں یہ دوائی استعمال کیا کرتی ہوں۔"

یہ کہکر اس نے ایک چھوٹی ڈبیہ نکالی اور کونٹ کے ہاتھ میں دی جسے اس نے کھولکر دوائی کو سونگھا اور ایسا جتایا کہ گویا وہ اس کی ترکیب سے واقف ہے۔ اور پھر بولا واہ نہایت لطیف دوائی ہے۔ مگر یہ میری موافق نہیں ہو سکتی مجھے تو اپنی ہی خاص پسند ہے۔"

میڈیم ڈی ولفرٹ۔ مجھے بھی آپکی دوائی پسند ہے کیونکہ میں نے اس کی تاثیر مشاہدہ کر لی ہے مگر یہ ایک راز سربستہ کی طرح ہے۔ اور میں ایسی بے تمیز نہیں ہوں کہ آپ سے اس کی بابت پوچھوں۔

مانٹی کرسٹو (مسکراکر) میں خود ہی آپ کو بتلائے دیتا ہوں۔ اور کل نسخہ بھی روانہ کردونگا۔ ایک بات یاد رکھو کہ اگر تھوڑی کھاؤ تو دوائی ہے۔ اور اگر زیادہ کھاؤ تو زہر قاتل ہے۔ ایک قطرہ سے مردے میں جان پڑ جاتی ہے اور پانچ چھ قطروں سے جان چلی جاتی ہے۔ اور شراب کے پیالہ میں دینا اور بھی خطرناک ہے کیونکہ اس کا مزہ وغیرہ کچھ نہیں بدلتا۔ اب بس۔"

گھڑی نے ساڑھے چھ بجائے۔ اتنے میں میڈیم ولفرٹ کی ایک دوست آگئی جس نے کہ ان کے ساتھ کھانا کھانا تھا۔

میڈیم ڈی ولفرٹ۔ کونٹ صاحب اگر پہلی دفعہ ملاقات کرنے کے بجائے میری اب آپ سے تیسری چوتھی دفعہ ملاقات ہوئی ہے بجائے آپکی

احسان مند ہونے کے مجھے آپ کی دوستی کا فخر حاصل ہوتا تو میں آپکو ضرور کھانا کھانے کے واسطے اصرار کرتی۔ اور پھر مجھے امید بھی ہوتی کہ آپ کی طرف سے انکار نہ ہوتا۔"

کونٹ۔ میڈیم صاحبہ میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر میں نے کسی جگہ جانا ہے۔ میں وعدہ خلافی نہیں کرسکتا۔ میں نے ایک یونانی شہزادی سے اقرار کیا ہوا ہے۔ کہ میں اُسکے ساتھ تماشاگاہ اگیڈی میں جاؤنگا۔ اور مجھے یہ اقرار ضرور پورا کرنا ہے۔"

میڈیم ڈی ولفرٹ۔ اچھا پھر الوداع۔"

مانٹی کرسٹو نے تسلیم کی اور چلا گیا۔

میڈیم ڈی ولفرٹ۔ خیال میں مستغرق رہی اور پھر بولی وہ بڑا عجیب غریب آدمی ہے۔ اور میری رائے میں تو وہ خود ہی اوّل مانٹی ہے جس کا وہ ذکر کرتا ہے۔

مانٹی کرسٹو۔ کے حق میں اس ملاقات کے نتائج امید سے زیادہ پیدا ہوئے اور اُس نے سوچا کہ یہ ایک زرخیز زمین ہے اور جو دانہ یہاں ڈالا جاویگا۔ ضرور ضرور پھل لاویگا۔

دوسرے روز اقرار کے مطابق اس نے نسخہ مطلوب بھیج دیا۔"

ترپنواں باب

(رابرٹ لی ڈاماہل)

کونٹ۔ کونٹ کا تماشاگاہ کیطرف جانے کا بہانہ حق معلوم ہوتا تھا کیونکہ اسی دن اتفاق سے رائیل اگیڈمی کے تماشاگاہ میں معمول سے زیادہ شور تھا۔ مشہور تماشاگر لیوبیز جو ایک سخت بیماری سے تھوڑی دیر پہلے سنبھلا تھا پھر ادم کا سوانگ بناکر سٹیج پر آیا تھا۔ اور اس کا تماشا دیکھنے کے لیے پیرس کی سوسائیٹی کے نہایت چیدہ ممبر موجود تھے البرٹ مارسرف اور امیر آدمیوں کی طرح ایک نہایت ممتاز جا سے نشست میں بیٹھا تھا۔ اور شیٹو رناڈ بھی اس کے قریب تھا۔ جبکہ بوچیمپ کو اپنی اڈیٹری کی

حیثیت میں سارے تھیٹر میں پہرنے کی اجازت تہی ؏

اتفاق ہوا کہ اس رات وزیر کی جائے نشست لیوسین ڈ بادی کو ملگئی۔ جس نے اسے کونٹ ڈی مارسرف کے پیش کیا۔ جس نے کہ اُسنے ڈینگلرس کے پیش کیا اور ساتھ ہی یہ کہلا بھیجا کہ اگر آپ اسے قبول فرماویں گے تو میں بیرونس اور اُسکی بیٹی کی ملاقات کا شام کے وقت شرف حاصل کرونگا۔

ان لیڈیوں نے اس درخواست کو بڑی خوشی سے قبول کیا کیونکہ یہ ملکہ یتی لوگ ایک جائے نشست کا مفت ملجانا بڑا غنیمت جانتے ہیں اگرچہ ان کی جیبوں میں ایک ملک کے خراج کے برابر روپیہ کیوں نہ ہو۔ مگر ڈینگلرس نے وزیر کی نشستگاہ میں بیٹھنے سے صاف انکار کیا اور یہ عذر کیا کہ مجھے اپنے ملکی اصول کے لحاظ سے یہ بات کہ میں مقابل کی پارٹی کا ممبر ہوں۔ یہہ اجازت نہیں کہ میں اس بات کو قبول کروں ؏

اس سبب سے بیرونس ڈینگلرس نے ایک رقعہ لیوسین ڈبادی کے نام رقعہ بھیجا اور عرض کی وہ اسے لینے کے واسطے آوے کیونکہ اس کے واسطے اپنی بیٹی کے ساتھہ اکیلے تماشاگاہ کی طرف جانا بڑا محال تہا۔ اسبات سے انکار نہیں ہوسکتا کہ دو عورتوں کا اکیلے کسی ایسی جگہ میں جانا بڑا عیب میں داخل سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی تیسرا مرد ساتھہ ملجاوے تو چاہیے وہ نامحرم ہی کیوں نہ ہو کوئی ہرج نہیں سمجھا جاتا۔ عجیب بات ہے کہ ماں تو اپنی بیٹی کے ساتھہ کہیں نہیں جاسکتی مگر اگر کوئی ایسا آدمی ملجاوے جو اگرچہ اس کے ساتھہ بڑا تعلق نہیں رکھتا۔ مگر احتمال ہے کہ کہیں آئندہ اسکو نکال لیجاوے تو اس کے ساتھہ جانا عزت خیال کیا جاتا ہے۔ لوگ ان باتوں کی برداشت کرسکتے ہوں گے ہمکو اقرار کرنا پڑتا کہ ہم سے ایسا نہیں ہوسکتا ؏

تماشے کا پردہ اٹھا مگر ابھی دیکھنے والا کوئی نہ تھا۔ کیونکہ پیرس میں یہہ دستور ہے کہ جبتک ایک دو ایکٹ ختم نہ ہولیں، تھیٹر میں کوئی نہیں آتا۔ سو جتنے آدمی اسوقت موجود تھے وہ نئے آنیوالوں کے دیکھنے میں مصروف تھے اور تماشے کیطرف ان کی ذرا توجہ نہ تہی ؏ پہلی قطار میں ایک نشستگاہ

کا دروازہ کھلا اور ایک لیڈی
داخل ہوئی۔ جو بڑی خوبصورت
اور بڑے زیورات پہنے ہوئے
تھی۔ اس کو دیکھتے ہی البرٹ بولا"
یقیناً یہ لیڈی تو بیگم (گ) ہے"
رناڈ "وہ بیگم گ کون ہے"
البرٹ "واہ یہ کیا سوال ہے۔
اگر پھر آپ ایسا سوال کرینگے۔ تو میں
آپ سے لڑ پڑونگا۔ کیا وہ کوئی
ایسی لیڈی ہے کہ اسے کوئی نہ جانتا
ہو"
رناڈ "خوب میں تاڑ گیا ہوں۔ کہ
وہ تمہاری خوبصورت وینیشین نہیں
ہے"
البرٹ "وہی ہے"
اسوقت بیگم نے البرٹ کو دیکھ پایا
اور بڑی ادا سے اس کی سلام
کا جواب دیا"
رناڈ "معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپکی
آشنا ہے"
البرٹ "کیوں نہیں۔ فرنز نے
روم میں میری اس سے ملاقات
کرائی تھی"
رناڈ "اچھا تو کیا آپ بھی میرے
لئے اس جگہ وہی بات کر سکتے ہیں
جو آپ کے لئے روم میں فرنز نے کی"
البرٹ "بڑی خوشی سے"

تمام تماشبین چلائے "لبن خاموش
شور کیا ہے" مگر اس آواز نے
ان دو نوجوانوں پر ذرا بھی اثر نہ
کیا اور وہ ویسے ہی باتوں میں
لگے رہے گویا کہ انہوں نے کچھ بھی
نہیں سنا"
رناڈ "آپکی بیگم تو آج چیمپ
ڈی مارس کی گھوڑدوڑ میں
بھی موجود تھی"
البرٹ "ہاں لوجی مجھے گھوڑدوڑ
یاد ہی نہیں تھی کیا تم نے بھی کوئی
بازی لگائی تھی"
رناڈ "ہاں ایک تھوڑی سی رقم
ہم نے بھی لگادی تھی"
البرٹ "بازی کس نے جیتی"
رناڈ "میری بازی کو نائٹلس
لے گیا۔ کیونکہ میں نے اس کے
ساتھ لگائی تھی"
البرٹ "مگر دوڑیں تو تین تھیں"
رناڈ "ہاں تین ہی تھیں" ایک
سنہرا پیالہ جاکی کلب کی
طرف سے انعام تھا۔ اس کے
متعلق ایک بڑا عجیب واقعہ ہوا"
البرٹ "کیا"
پھر تماشبین چلائے "خاموش
خاموش"
رناڈ "یہ انعام ایک ایسا ہوا۔

لے گیا کہ میں نہ اس کو جانتا ہوں
نہ اس کے گھوڑے کو"
البرٹ "کیا یہ ممکن ہے"
رناڈ "ہاں یہ بالکل سچ ہے۔ بات
یہ تھی کہ گھوڑا آیا تھا جو کہ وامپا کے
نام پر داخل کیا گیا تھا کسی نے اس
کو نہیں دیکھا تھا۔ گھوڑدوڑ شروع
ہونے کے وقت وہی گھوڑا نکلا اور
اسپر ایک بڑا ہلکا پھلکا آدمی بیٹھا
تھا۔ وہ اتنا ہلکا تھا کہ کوئی پندرہ
سیر وزن اس کے گھوڑے کے
ساتھ بوجھ پورا کرنے کے لئے باندھنا
پڑا۔ مگر اس گھوڑے نے غضب
کیا وہ ایریئل اور بار بیری
کو کئی قدم پیچھے چھوڑ گیا اور بازی
لے گیا"
البرٹ۔ مگر کیا کسیکو معلوم
نہ ہوا کہ وہ سوار کون تھا۔ اور
گھوڑا کس کا تھا"
رناڈ "نہیں"
البرٹ "تمنے ابھی کہا ہے کہ
گھوڑا وامپا کے نام پر داخل کیا
گیا تھا"
رناڈ "ٹھیک ہے۔ نام تو وامپا
ہی تھا"
البرٹ "تو پھر میں خوب جانتا
ہوں کہ وہ گھوڑا کس کا تھا"

اب تمام لوگ بڑے زور سے ان
دونوں کی طرف رخ کرکے بڑبڑ
چلائے "بس خاموش کیوں اتنا
شور مچا رکھا ہے" اس وقعہ ان
کو معلوم ہوا حقیقت میں لوگ
انہیں کو کہہ رہے ہیں اور اب کی
بار بڑے غصے میں بھرے ہیں"
اس لئے وہ دونو دوست تماشا دیکھنے
میں متوجہ ہو گئے"
اسوقت وزیر والی نشستگاہ کا
دروازہ کھلا اور میڈیم ڈینگلرس
اپنی بیٹی کے ساتھ لیوسین ڈباری
کے زیر حفاظت داخل ہوئی۔
رناڈ "ہاہا مسٹر البرٹ آپ کے
کچھ دوست آتے ہیں ابھی آپ کیا
دیکھ رہے ہیں۔ ادہر دیکھئے وہ
آپ کے دیکھنے کی منتظر ہیں"
البرٹ نے اپنا سر پھیرا اور میڈیم
ڈینگلرس نے پنکھا ہلانے سے اس
کو سلام کی۔ میڈیم ڈینگلرس کی
بیٹی یوجین ڈینگلرس کسی بات کی
طرف توجہ بھی نہ کرتی تھی"
رناڈ "اچھا یوجین ڈینگلرس کی ادنی
ذات کو تو ایک طرف رہنے دو۔ اور
میں نہیں خیال کر سکتا کہ اسپر
تمہیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔
میرا تو خیال ہے کہ وہ بڑی بانکی خوبصورت

لڑکی ہے۔"

البرٹ "خوب صورت تو بیشک ہے مگر میرے مذاق کی نہیں ہے۔ میری طبیعت کو تو ایک سادہ حلیم اور زنانہ طرز خوبصورتی کی زیادہ مرغوب ہے بہ نسبت اس کے جو اس لڑکی میں پائی جاتی ہے۔"

رنالڈ (چونکہ اس کی عمر تیس سال تھی اس لئے اپنی بزرگی جتا کر) "تم آج کل کے جوان کسی بات پر راضی نہیں ہوتے۔ اجی آپ کو اور چاہئے کیا آپ کے والدین نے آپ کی خاطر ایک دلہن تلاش کی ہے جو کہ شکار کی دیوی ڈیانا کی زندہ تصویر ہے بیشک اس پر بھی آپ قانع نہیں ہیں۔"

البرٹ "اجی یہی تشبیہ تو مجھے ڈراتی ہے مجھے تو کوئی وینس دیوی کی طرح موضع کی زیادہ پسند ہے۔ مگر یہ شکار کو پسند کرنے والی ڈیانا مجھے ذرا دل میں اندیشہ ڈالدیتی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ پر بھی ایکٹئین والی قسمت ہو گئی پڑے۔"

البرٹ اس بات کی تصدیق کے واسطے یوجین، ڈیگلرس کی طرف صرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا ہی کافی ہے۔ وہ خوبصورت تو ضرور تھی مگر اس کے حسن میں ایک قسم کا مردانہ پن زیادہ غالب تھا۔ اس کی آنکھیں اس کے بالوں کی مانند کوّے کے پروں جیسی سیاہ تھیں جن کے محراب نما ابروان کی خوبی کو دوبالا کر دیتے تھے مگر انہیں بڑا نقص یہہ تھا کہ وہ ایسی معلوم دیتی تھیں کہ گویا وہ ہر وقت تیوری چڑھائی ہے۔ اس کے منہ میں بڑا نقص یہہ تھا کہ وہ حد سے زیادہ بڑا تھا مگر اس کے اندر آبدار موتیوں جیسے دانت تھے جو اس نقص کا کفارہ کرتے تھے۔ مگر وہ چیز جو اس کے چہرہ کے مردانہ پن کو صاف ظاہر کر رہی تھی اور جو ایسا البرٹ کے مذاق کے برعکس پڑا ہوا تھا ایک بڑا خال تھا جو اس کے منہ کے سرے پہ واقع تھا اور اس کے چہرے کے ہیئت کو کچھ عجیب ہی بناتے ہوئے تھا۔ اس کا باقی جسم بھی اس کے سر کے عین مطابق بنا ہوا تھا۔ اور دیکھنے والے کو ڈیانا دیوی کی صورت یاد دلاتا تھا اگر اسکی لیاقتوں کی بابت پوچھو تو وہ کمال پہ پہنچی ہوئی تھیں بس

صرف ایک نقص جو ان میں پکڑا جا سکتا تھا یہی تھا۔ جو کہ اس کی ظاہری صورت میں تھا یعنے وہ اپنی عمر کے لحاظ سے ذرا زیادہ مردانہ تھی۔ وہ نہایت ہوشیار زباندان تھی بڑی پوری ضارع تھی شعر کہتی تھی اور علم موسیقی میں بھی بڑی دسترس رکھتی تھی"

اور اس آخرالذکر فن میں تو وہ دل جان سے محو رہا کرتی تھی کیونکہ اس کی یہ منشا تھی کہ مجلس موسیقی میں اس کو ایک سرفراز جگہ ملجاوے یہ بھی مشہور تھا" ان دنوں کی ایک بڑی مشہور موسیقی دان اس کو مادرانہ نگاہ سے دیکھتی تھی اور اُسے اپنی آواز کی درستی کی تحریص و ترغیب میں بڑی محنت کیا کرتی تھی اس کا نام ڈلس ارمیلی تھا اور چونکہ اس کی زندگی اب تھیٹر کی نذر ہو چکی تھی اس لئے میڈیم یوجین مناسب نہ جانتی تھی کہ اس کے ساتھ باہر جایا کرے گو کہ اپنے گھر میں وہ اس کے ساتھ بڑی محبت اور عزت سے پیش آتی تھی"

میڈیم ڈینگلرس کے آتے ہی فوراً پیردہ گرا کیونکہ آدھ گھنٹہ کی چھٹی کا دو دو ایکٹ کے درمیان دیجاتی ہے وقت گذر گیا تھا۔ اس عرصہ میں تماش بینوں کو اجازت ہوا کرتی تھی کہ جہاں چاہیں پھریں اور اپنے دوستوں وغیرہ کے ساتھ ملاقات کریں۔ سب سے پہلے جنہوں نے اس اجازت سے فائدہ اٹھایا وہ **رفاڈ** اور البرٹ تھے ایک لحظہ بھر کیواسطے **میڈیم ڈینگلرس** کے دل میں یہ خیال گذرا کہ البرٹ شاید اسکی قدمبوسی کے لئے آنے کا بڑا منتظر ہے اور اب آیا چاہتا ہے اور اس نے یہہ بات اپنی بیٹی کے کان میں بھی کہہ دی کہ البرٹ ہمیں ملنے کے لئے آرہا ہے مگر یوجین **ڈینگلرس** نے اشارہ سے تبلایا کہ وہ اور طرف جا رہا ہے اور مسکرا کر اپنی ماں کی توجہ پہلی قطار میں ایک نشست کیطرف پھیری جس میں کہ بیگم **دگٹ** بیٹھی تھی۔ اور جہانکہ البرٹ بھی جا پہونچا تھا۔

بیگم نے اپنا ہاتھ اس گرمجوشی سے اسکی طرف بڑھایا کہ گویا وہ اس کا بڑا پیارا دوست ہے اور بولی میرے سفر کی دوست تمہاری بھی ملاقات ہوگئی نہ نہایت خوب ہوا کہ آپنے مجھے بڑی جلدی شناخت کرلیا اور بیٹھے میرے پاس تشریف لیجئے

البرٹ:- بیگم صاحبہ سچ مانیں کہ اگر مجھے اسباب کی خبر ہوتی کہ آپ پیرس میں آئی ہوئی ہیں اور آپکا پتہ نشان بھی مجھے یاد ہوتا تو میں ضرور آپ کے ڈیرے پر جا کر آپ کی قدمبوسی حاصل کرتا۔ (رناڈ کی طرف اشارہ کرکے) یہ صاحب میرے دوست ہیں انکا اسم مبارک **بیرن چٹپور رناڈ** ہے یہ ان بے مثل شرفائیں سے ایک ہیں جن پر ہماری فرانس کو فخر ہے انہیں سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے آپ کل **جمپ ڈی مارس** گھوڑ دوڑ کا تماشا دیکھ رہی تھیں۔

رناڈ:- نے جھک کر تسلیم کی۔

بیگم (گ) (رناڈ کیطرف) بیرن صاحب آپ بھی گھوڑ دوڑ میں تھے۔

رناڈ:- جی ہاں بندہ بھی تھا۔

بیگم گ:- (بڑے جوش سے) تو اچھا پھر آپکو تو معلوم ہوگا کہ جاکی کلب کے جیتنے والا کون تھا۔

رناڈ:- میں افسوس سے کہتا ہوں کہ مجھے اس کی بابت کچھ بھی معلوم نہیں ہے اور میں ابھی یہی بات البرٹ سے پوچھ رہا تھا۔

البرٹ:- بیگم صاحبہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اس کے معلوم کرنے کی بڑی فکر لگی ہوئی ہے۔

بیگم:- کس کے جاننے کی۔

البرٹ:- جیتنے والے گھوڑے کے مالک کے نام جاننے کی اور کس کی۔

بیگم گ:- بیشک مجھ کو تو اسکا نام معلوم کرنے کی بڑی فکر ہے۔ مگر ذرا سوچو۔ آپ اس کو جانتے ہیں یا نہیں۔

البرٹ:- بیگم صاحبہ میں آپ کی معافی چاہتا ہوں۔ مگر شاید آپ کوئی کہانی سنانے کو تھیں۔ کیونکہ آپ نے "ذرا سوچو" کہکر بس کردی مہربانی کرکے سناویں۔

بیگم:- اچھا سنو۔ مجھ کو وہ عجیب و غریب گھوڑا اور اس کا چھوٹا سوار جو کہ استبرق کی جیکٹ اور ٹوپی پہنے ہوئی تھا کچھ ایسے بھلے لگتے تھے کہ بے اختیار میرا دل چاہتا تھا کہ کسی طرح سے وہی بازی لیجاویں۔ اور جب دوڑ کے خاتمہ پر دیکھا کہ وہی سوار جیتا ہے۔ تو مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میں تالی بجانے لگ گئی۔ آپ میری حیرانی کا اندازہ کرسکتے ہیں جبکہ میں اپنے ڈیرے پر واپس آکر کیا دیکھتی ہوں کہ وہی سوار میرے کمرے کی سیڑھیوں پر کھڑا ہے میں نے اسباب سے یہ نتیجہ نکالا کہ شاید

[illegible] سوار بھی اسی ہوٹل میں مقیم ہو-
[illegible] میں اپنے کمرے میں داخل
[illegible] گیا دیکھتی ہوں کہ وہی سنہری
[illegible] اس نامعلوم سوار کو انعام
دیا گیا تھا- وہاں پڑا ہے- اور اسمیں
ایک عجیب نام کا غذ رکھا ہے جسپر
یہ الفاظ لکھے ہیں- لارڈ رتھون
کی طرف سے بیگم (گ) کو پیش کیا گیا"

البرٹ "بیشک مجھے اسبات
کا یقین تھا"

بیگم (گ) کس بات کا
یقین تھا"

البرٹ "اسی بات کا کہ گھوڑے
کا مالک خود لارڈ رتھون ہے"

بیگم "کون سا لارڈ رتھون"

البرٹ "اجی وہی لارڈ رتھون
روم کے مشہور سالی ارخینڈ والا"

بیگم (گ) "اللہ مجھپر رحم کر کیا
وہ بھی یہیں ہے"

البرٹ "واہ کیوں نہیں"

بیگم (گ) "کیا آپ کی اس
سے ملاقات ہے"

البرٹ "جی وہ میرا بڑا گہرا دوست
[illegible] اس کی آشنائی
[illegible] ہے"

بیگم (گ) "مگر آپ کو کس بات
کا یقین دلاتا ہے- کہ جانکی کلب
انعام کا جیتنے والا وہی تھا"

البرٹ "کیا جیتنے والا گھوڑا
وامیا کے نام پر داخل نہیں کیا
گیا تھا"

بیگم گ "آپکی اس سوال
سے کیا غرض ہے"

البرٹ "اجی کیا آپکو معلوم نہیں
کہ یہی (وامیا) اس مشہور و معروف
راہزن کا نام ہے جو پکڑ کر لے گیا تھا"

بیگم گ "ہاں ٹھیک"

البرٹ "اور جس کے قبضہ میں سے
کونٹ نے مجھے ایسے عجیب طریقے سے
رہائی دلائی"

بیگم گ "جی لیس اب
مجھے سب کچھ یاد آگیا ہے"

البرٹ - اب سنئے اسبات
سے کہ گھوڑے کا نام بھی وامیا ہے
اور اس راہزن کا نام بھی یہی ہے
میں نتیجہ نکالتا ہوں کہ وہ گھوڑا کونٹ
ہی کا تھا"

بیگم گ "مگر اس کے بیان
روانہ کرنے کا کیا سبب ہوسکتا ہے

البرٹ "اس کے دو سبب ہیں
اول تو یہ ہے کہ میں نے اسکے پاس
آپ کا بہت کچھ ذکر اذکار کیا ہے
اور دوسرا یہ کہ اس کو اسبات
کے دیکھنے سے نہایت خوشی ہوئی

آپ اس کی کامیابی پر اپنا اظہار مسرت کرتی ہیں"

بیگم گ " مجھے امید ہے کہ آپ نے کونٹ کے پاس ان تمام بیہودہ باتوں کا تذکرہ کیا ہوگا۔ جو ہم اس کے بارے میں کیا کرتے تھے"

البرٹ " میں حلفًا تو یہہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے انکا ذکر اس کے پاس نہیں کیا۔ علاوہ ازیں اسکا **لارڈ رتھون** کے ہیچے آپ کے پاس پیالہ بھیجنا ثابت کرتا ہے کہ اسے وہ تشبیہہ خوب یاد ہے جو آپ نے اسکو لارڈ رتھون سے دی تھی۔

بیگم گ " اوہ یہہ بات تو بڑی خطرناک ہے اسکو تو ضرور دلیں میرے ساتھہ سخت کینہ ہوگا"

البرٹ " کیا اس کا اپنی فتح کا اجر بیگم پاس بطور تحفہ کے بھیجنا ثابت کرتا ہے کہ اس کے دل میں آپ کی نسبت کچھہ کدورت ہے"

بیگم " نہیں بالکل نہیں۔

البرٹ " تو پھر "

بیگم گ " اچھا تو پھر یہہ عجیب غریب شخص پیرس میں ہے"

البرٹ " ہاں یہیں ہے"

بیگم " تو اس نے اس جگہ کسی قسم کا اثر پیدا کیا ہے۔

البرٹ " اس کی [illegible] کے پہلے ہفتہ میں تو ہر ایک [illegible] اسی کا نام تھا۔ جہاں کہیں [illegible] ہوتی تھی بس یہی کونٹ آف [illegible] اور اس کے عجیب کام ہی اس کا مضمون ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ملکۂ انگلستان کے تخت نشینی واقع ہوئی۔ اور اس کی تھوڑی ہی [illegible] جواہرات کی چوری ہوگئی۔ اور ان دو واقعات نے لوگوں کی توجہ کو کونٹ کی طرف سے کچھہ پھیر دیا"

رناڈ " بیگم صاحبہ جو کچھہ مسٹر البرٹ کونٹ صاحب کی بابت بتلا رہے ہیں یہہ ٹھیک نہیں ہے میں آپ کو سچ سچ کہتا ہوں کہ جو اثر پیرس کے لوگوں پر پہلے ہفتہ میں اس نے کیا ہوا ہے وہ ہرگز نہیں کم ہوا۔ بلکہ پہلے کی نسبت کچھہ زیادہ ہوا ہے۔ اس کا پہلا کام جس نے سب کو حیران کردیا یہ تھا کہ اس نے آتے ہی بتیس ہزار کی ایک گھوڑوں کی جوڑی میڈیم ڈینگلرس کو بطور ہدیہ کے دی اس کا دوسرا کام جس نے کہ لوگوں کی حیرانی کو اور بھی زیادہ کردیا تھا کہ اسنے گویا ایک معجزے سے میڈیم ڈی ولفرٹ کی جان بچائی۔ اور اب

آپ نے یہ بیان کیا ہے کہ جاکی کلب کا انعام بھی وہی لے گیا ہے ان تمام باتوں کو مدنظر رکھکر میں باوجود البرٹ کی مخالفت کے کہہ سکتا ہوں - کہ لوگ نہ صرف کونٹ کو اب حیرت اور استعجاب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بلکہ اس کو ہمیشہ اسی نظر سے دیکھتے رہیں گے جب تک کہ وہ اسطرح اپنے آپکو اور دوسروں کو خوش کرنے کا وتیرہ جاری رکھیگا "

البرٹ :- شاید آپ سچ فرماتے ہیں مگر ذرا اس نشست گاہ کی طرف تو دیکھو جس میں پہلے روسی سفیر بیٹھا کرتا تھا اور بتلاؤ کہ اب اسمیں کون بیٹھا ہے "

رناڈ :- کونسی نشست گاہ "

البرٹ :- وہ پہلی قطار میں دوستون کے درمیان معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل نئے سر سے آراستہ کیگئی ہے "

رناڈ :- کیا تم نے پہلے ایکٹ میں کسی کو اسجگہ دیکھا تھا "

البرٹ :- کسجگہ "

رناڈ :- اس جائے نشست میں "

بیگم گ :- نہیں پہلے ایکٹ میں تو یہ بالکل خالی پڑی ہوئی تھی دپھر اپنی پہلی گفتگو کو شروع کرکے کہا آپ کو یقین ہے کہ وہ عجیب شخص جس نے انعام حاصل کیا کونٹ آف مانٹی کرسٹو ہی تھا "

البرٹ :- مجھے تو اسبات کا کامل یقین ہے

بیگم گ :- اور وہ جس نے کہ سنہری پیالہ مجھے بھیجا "

البرٹ :- بیشک وہی ہے "

بیگم گ :- آپ جانتے ہیں کہ میرا ایکا ارادہ ہو چکا ہے کہ میں اسے واپس کردوں - میں نہیں سمجھ سکتی کہ ایک بالکل ناآشنا آدمی کے مجھے تحفہ بھیجنے کے کیا معنے "

البرٹ :- ابھی ایسا ہرگز نہ کرنا یاد رکھو کہ اسکا سوائے اسکے اور کوئی نتیجہ نہ ہوگا - کہ وہ آپکو ایک ایک اور پیالہ اعلیٰ قسم کے زمرد کا یا کسی بڑے ہیرے کا بھیجدیگا بس وہ اسی طریقے سے کاروائی کیا کرتا ہے اور آپ کو بے صبر نہیں ہونا چاہئیے "

اس وقت گھنٹہ بجا اور دوسرے ایکٹ کے شروع ہونیکے لئے پردہ اٹھا "

البرٹ اپنی جائے نشست کیطرف واپس جانیکے لئے اٹھا -

بیگم گ "کیا مجھے پھر بھی کبھی آپ کی ملاقات کی عزت حاصل ہوگی"

البرٹ "اگر آپ اجازت دیں تو دوسرے وقفے میں آکر آپ سے استفسار کروں کہ آیا میں پیرس میں آپ کے کسی کام آسکتا ہوں"

بیگم گ "آپ نوٹ کرلیں کہ میرا مکان **روڈی رجولی** نمبر ۲۲ میں ہے اور ہر ہفتہ کے روز میں اپنے دوستوں کی ملاقات کے لئے جایا کرتی ہوں بس اب آپ صاحبوں کو یہ عذر تو نہیں رہے گا۔ کہ آپکو میرے مکان کا پتا معلوم نہ تھا۔ آپ جب چاہیں بلا توقف تشریف لا سکتے ہیں"

جوان آدمیوں نے سلام کی اور نشست گاہ سے نکلے جب وہ اپنی نشست گاہ میں پہونچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ تمام حاضرین ہمہ تن چشم بن کر اس نشست گاہ کی طرف دیکھ رہے ہیں جس میں کہ روس کا سفیر بیٹھا کرتا تھا۔ لوگوں کی اس طرف توجہ دیکھ کر انہوں نے بھی ادھر نظر اٹھائی کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص جس کی عمر کوئی چالیس کے قریب ہوگی تمام سیاہ پوشاک پہنے ہوئے اسمیں بیٹھا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک جوان عورت ہے جس نے کہ مشرقی طرز کا لباس زیب تن کیا ہے۔ یہ عورت نہ صرف جوان ہی ہے۔ بلکہ حسین بھی پرلے درجہ کی ہے اور اس کی چمکیلی بھڑکیلی پوشاک نے سب آنکھوں کو اپنی طرف کھینچا ہوا ہے"

البرٹ "بخدا یہ کونٹ آف مانٹی کرسٹو ہے۔ اور پھر اس کی خوبصورت یونانی لونڈی ہے"

یہ اجنبی درحقیقت سوائے کونٹ اور ھیڈی کے اور کوئی نہ تھے۔ ھیڈی کے دنگ کر دینے والی خوب صورتی نے جو اثر پیدا کیا تھا۔ وہ تھیٹر کے کسی خاص حصے تک محدود نہ تھا سب کی آنکھیں اسکی طرف لگی تہیں لیڈیاں بھی جک کر اس کے حسن وجمال کا تماشا کرنے میں محو ہو رہی تہیں۔ بس دوسرا ایکٹ تو اس طرح سے گزر گیا۔ لوگ انہیں کی طرف دیکھتے اور انہیں کی نسبت باتیں کرتے رہے گویا کہ کوئی عظیم الشان واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے حقیقت میں"

انگلہ ہیڈی کی خوبصورتی اور لباس کی چمک بھڑک نے تمام لیڈیوں

کی خوبصورتی کو ماند کر دیا تھا اور
لوگ اس کی طرف دیکھنے سے رہ
نہیں سکتے تھے۔"
اس موقع پر جبکہ دوسرے ایکٹ
کے اختتام کا پردہ گرا میڈیم ڈینگلرس
نے **البرٹ** کی طرف اشارہ کرکے
جتایا کہ وہ اس سے کسی ضروری معاملے
کے لئے ملاقات کرنا چاہتی ہے۔
تہذیب اور نیک اطواری کسی
طرح سے یہہ اجازت نہ دیتی تھی۔
کہ البرٹ اسکی خواہش کو پورا نہ
کرے۔اس لئے وہ فورًا اٹھا۔اور
بیرولنس (میڈیم ڈینگلرس) کی نشست
گاہ کیطرف روانہ ہوا۔ داخل ہوتے
ہی اس نے دونو لیڈیوں کو جھک
کر سلام کی۔ بیرولنس نے بڑی تپاک
سے اس کی سلام کا جواب دیا مگر
یوجین نے اپنی معمولی سردمہری
کو نہ چھوڑا اور ذرا سا جھک کر اس
کو سلام کیا۔"

لیوسین ڈباری (البرٹ
سے) آپ ایسے وقت پر پہونچے
ہیں جبکہ میں بالکل لاجواب ہوچکا
تھا۔اور مجھے کچھ بن نہ پڑتی تھی۔
میڈیم صاحبہ مجھ کو نٹ کی بابت
سوال کر رہی ہیں اور اس بات
پر اصرار کر رہی ہیں کہ گویا میں انکو
اس کی پیدائش تعلیم اور حسب نسب
کا اور اسباب کا کہ وہ کہاں سے
آیا ہے اور کہاں جاتا ہے پورا پورا
حال بتلا سکتا ہوں میں نے بہتیرا
کہا کہ مجھے کچھ پتا نہیں مگر مانے کون
آخر اس مشکل سے نکلنے کے لئے میں
نے کہا کہ " البرٹ سے پوچھو اسکو
اپنے پیارے کونٹ کی تاریخ نوک
زبان یاد ہے"
اسپر بیرولنس نے اپ کو یہاں آنے
کا اشارہ کیا اور میں امید کرتا ہوں
کہ آپ ان کے تمام سوالات کو حل
کریں گے۔"

میڈیم ڈینگلرس نے کیا یہ عجیب
بات نہیں ہے۔کہ جس شخص کے
ہاتھ میں محکمہ جاسوسی کے
متعلق پانچ دس لاکھ روپیہ رہتا
ہو اسے اپنی معمولی اور روزمرہ
کی باتوں کی ذرا بھی خبر نہو۔ نہیں
آپ کو کونٹ کی بابت سب کچھ
معلوم ہے مگر آپکو ضد چڑھ گئی ہے"

لیوسین نے میڈیم میں آپ
کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر سچ مچ
میرے اختیار میں وہ رقم ہوتی
جو آپ نے کہی ہے تو میں اسے
کونٹ آف مانٹی کرسٹو کے حالات
دریافت کرنے میں ہرگز خرچ نہ کرتا"

کہ جس میں میرے خیال میں صرف یہی خوبی ہے کہ وہ بڑا دولت مند ہے۔ مگر خیر میں نے سب کچھ البرٹ کے ذمے ڈالدیا ہے آپ اس سے جیسے چاہیں فیصلہ کرلیں اور مجھے نہ تو کونٹ کی کچھ پرواہ ہے۔ اور نہ اس کے عجیب وعزیب کالوکی

میڈیم ڈینگلرس ” اجی یہ تو آپ یوں ہی فرماتے ہیں۔ مجھے تو ہرگز یقین نہیں آسکتا کہ کوئی معمولی دولت مند آدمی مجھے یونہی ستیس ہزار کے گھوڑے بھیجدے جن کے سر پر چار ہیرے قیمتی بیس ہزار کے جڑے ہوئے ہوں “

البرٹ (مسکراکر) ہیروں کا تو اُسے کوئی سودا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس کی جیبیں ہر وقت ان سے بھر رہتی ہیں “

میڈیم ڈینگلرس ” شاید اس کے ہاتھ میں ہیرونکی کوئی کان ہو۔ شاید آپ کو معلوم ہے یا نہیں کہ وہ بیرن کے نام غیر محدود اعتبار کا ایک اعتباری خط لایا ہے “

البرٹ ” مجھے پہلے تو اس بات کا علم نہیں تھا۔ مگر مجھے اس بات کے ماننے میں کلام نہیں ہے “

میڈیم ڈینگلرس ” اس نے مسٹر بیرن ڈینگلرس کو یہ بھی کہا تھا۔ کہ اس کا صرف پیرس میں ایک ہی سال رہنے کا ارادہ ہے اور اس نے اس مدت کے لئے اپنے اخراجات کا تخمینہ ساٹھہ لاکھہ کیا ہے۔ میں تو گمان کرتی ہوں کہ وہ شاہ ایران ہے جو گمنام سفر کر رہا ہے “

یوجین ” مسٹر لیوسین کیا آپ نے اس عورت کی خوبصورتی کی طرف بھی توجہ کی ہے جو اس کے ہمراہ ہے “

لیوسین ” اجی میں نے آج تک کوئی عورت نہیں دیکھی ہے۔ جو کسی دوسری عورت کے حسن کی تعریف کرے اچھا میں دیکھتا ہوں کہ وہ کہانتک آپکی تعریف کی مستحق ہے (اپنی عینک لگاکر) آہ کیا ہی حسن ہے۔ کیا ہی جمال ہے بے شک خوبصورتی اسے ہی کہتے ہیں “

یوجین ” مسٹر البرٹ یہ جوان عورت کون ہے کیا آپکو کچھ معلوم ہے “

البرٹ ” میں آپ کو اس جوان عورت کی بابت اور اس کونٹ کی بابت بہت کچھ حال نتبلا سکتا

ہوں وہ جوان عورت ایک یونانی لونڈی ہے"

یوجین :- اس کے لباس کو دیکھ کر مجھے بھی یہی گمان گزرا تھا۔ خیر اگر آپ کو اسبات کے علاوہ اور کوئی علم نہیں ہے۔ تو بس آپکی واقفیت بھی معلوم۔ ابھی اتنا تو سب جان سکتے ہیں کیونکہ یہ ایک ظاہر بات ہے"

البرٹ :- خیر پھر مجھے معاف فرمائیے۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں مگر ٹھیرو میں ایک بات اور بھی جانتا ہوں۔ وہ گانا بھی جانتی ہے۔ ایک دن جب میں کونٹ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا تو میں نے اسکے گانے کی آواز سنی تھی۔ بڑی لطیف گانے والی ہے"

میڈیم ڈینگلرس - اچھا تو کونٹ اپنے دوستوں کی دعوت بھی کیا کرتا ہے"

البرٹ :- کیوں نہیں۔ اور دعوت بھی وہ کرسکتا ہے کہ کیا کہنا"

میڈیم ڈینگلرس :- میں بیرن ڈینگلرس کو کہوں گی کہ کسی بال یا ضیافت میں مدعو کرلے اس طرح وہ بھی مجبور ہوگا کہ ہماری دعوت کرے"

لیوسین (ہنسکر) "کیا آپ کا یہ منشا ہے کہ آپ اس کے مکان پر جاویں"

میڈیم ڈینگلرس :- کیوں میرا خاوند ساتھ جائیگا"

لیوسین :- مگر کیا آپ کو معلوم نہیں کہ یہ عجیب کونٹ کنوارا ہے"

میڈیم ڈینگلرس :- اگر آپ ذرا ادھر دیکھیں تو آپ کو اس کے برخلاف کافی ثبوت ملجائیگا۔

لیوسین :- نہیں نہیں۔ وہ عورت اس کی بی بی تو نہیں ہے اس نے خود کہا تھا کہ وہ اسکی غلام ہے۔ البرٹ کیا آپ کو بھی یاد ہے کہ اس نے ایسا کہا تھا

میڈیم ڈینگلرس :- کیا خوب ہے تو غلام مگر اس کی طرز وضع تو بالکل شہزادیوں والی ہے"

لیوسین :- الف لیلہ کی شہزادی

میڈیم ڈینگلرس :- جو آپکی مرضی۔ مگر مسٹر لیوسین شہزادی کسطرح سے بن سکتی ہے صرف جواہرات سونے اور چاندی سے اور اگر اس یونانی کیطرف دیکھو

تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہیروں کی بنی ہوئی ہے مجھے تو گمان ہے کہ کوئی شاہزادی بھی اسکی برابری نہیں کر سکتی

یوجین ”مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ حد سے زیادہ لدی ہوئی ہے اگر اس نے تھوڑے جواہرات پہنے ہوئے ہوتے تو اور بھی معلوم ہوتی اور اس صورت میں ہم اسکی نازک کلائی اور گردن کو بھی دیکھ سکتے“

میڈیم ڈینگلرس ”بس آپکو بھی باتیں سوجھتی ہیں اجی ذرا خوبصورتی دیکھنے کے اس شوق کو کم کریں“

یوجین ”اجی میں تو خوبصورتی کی ضرور ضرور تعریف کرونگی۔ خواہ وہ نظارۂ قدرت ہو خواہ صناعی ہو“

لیوسین ”آپ کونٹ کی نسبت کیا کہتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کے خیال کے مطابق ہوگا“

یوجین ”اس طرز سے کہ گویا اس نے اسکو پہلے دیکھا ہی نہیں اور اسکا رنگ تو نہایت درجہ زرد ہے“

البرٹ ”بے شک اس بات میں میں بالکل متفق ہوں لیں اسی زردی کا تو ہمیں بھید معلوم کرنا ہے کاؤنٹس گ تو بڑے زور سے کہتی ہے کہ وہ جن ہے“

میڈیم ڈینگلرس ”اچھا تو بیگم گ پیرس کو واپس آگئی ہے

یوجین ”اماں جان کیا .... وہ ہے جو ہمارے عین مقابل بیٹھی ہے اور جس کے خوبصورت اور گھنے بال کمر تک لٹک رہے ہیں“

میڈیم ڈینگلرس ”ہاں ہاں وہی ہے۔ اب میں نے دیکھ لیا ہے البرٹ کیا میں تمہیں بتلاؤں کہ تمہیں کیا کرنا چاہیے“

البرٹ ”حکم کریں میں ہمہ تن توجہ ہوں“

میڈیم ڈینگلرس ”... آپ جائیں اور اپنے کونٹ آف مانٹی کرسٹو کو اسجگہ لائیں“

یوجین ”وہ کاہے کے لیے“

میڈیم ڈینگلرس ”کس لیے! اسکے ساتھ گفتگو کرنے کے لیے اگر آپکو اسکے ساتھ گفتگو کرنیکا خیال نہیں تو اس سے کیا لازم آتا ہے کہ مجھے بھی نہیں۔ کیا سچ مچ تمہاری خواہش نہیں ہے کہ ہم تمہارے ایسے عجیب شخص کے ساتھ ملاقات کرادیں“

یوجین ”مجھے تو کوئی ایسی خواہش نہیں“

میڈیم ڈینگلرس ”... تو ایک عجیب لڑکی ہو“

البرٹ: گمان غالب ہے کہ وہ خود بخود یہاں آویگا۔ وہ تو دیکھو وہ آپکو پہچان گیا ہے اور آپ کو سلام کر رہا ہے۔

میڈیم ڈینگلرس نے بڑی ادائے متغیرانہ سے کونٹ کی سلام کا جواب دیا۔

البرٹ: اچھا میں بھی جاتا ہوں اور آپکی خواہش اس کے پاس بیان کرتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ آیا اس کے ساتھ ملاقات کرنے کی کوئی سبیل نکل سکتی ہے یا نہیں۔

میڈیم ڈینگلرس: بس سیدھے اس کی نشستگاہ کی طرف چلے جاؤ یہ سب سے آسان طریقہ ہے۔

البرٹ: مگر میری کبھی ملاقات نہیں کرائی گئی

میڈیم: وہ کس کے ساتھ

البرٹ: اس خوبصورت یونانی لڑکی کے ساتھ

میڈیم ڈینگلرس: آپ کہتے ہیں کہ وہ صرف ایک غلام ہے۔

البرٹ: مگر آپ تو کہتی ہیں کہ وہ شہزادیوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے اچھا میں تو اس کی جائے نشستگاہ میں بلا طلبی ہوئے کی ہرگز جرات نہیں کر سکتا۔ مگر جب وہ مجھے یہاں سے اٹھتے دیکھے گا تو امید ہے کہ خود ہی میری جگہ پہ آ بیٹھے۔

میڈیم ڈینگلرس: اچھا دیکھا جائیگا۔ یہ صرف اغلب ہے اسلئے جلدی جاؤ۔

البرٹ: اچھا میں جاتا ہوں۔ یہ کہکر اس نے تسلیم کی۔ اسکی پیشین گوئی کے مطابق جب وہ کونٹ کی نشستگاہ کے پاس سے گزر رہا تھا تو دروازہ کھلا اور کونٹ باہر آیا۔ علی کو جو باہر کھڑا تھا کچھ ہدایات دینے کے بعد کونٹ نے البرٹ کو دیکھا اور اس کے بازو میں بازو ڈالکر اسکے ساتھ ٹہلنے لگا۔ نشستگاہ کا دروازہ احتیاط سے بند کر کے علی اس کے آگے کھڑا ہو گیا جبکہ متعجب ناظرین کا ایک گروہ اس کے گرد جمع ہو گیا۔

کونٹ: اجی پیرس بھی تو ایک عجیب شہر ہے۔ اور یہاں کے لوگ بھی کچھ نرالے ہیں۔ وہ دیکھو غریب علی کے گرد کتنا بڑا مجمع جمع ہو گیا ہے۔ وہ بیچارہ بھی ایسا ہی حیران ہو رہا ہے جیسے کہ وہ ہیں خیال آتا ہے کہ شاید یہاں حبشی ہے۔ جو انہوں نے دیکھا ہے میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرانسیسی بغداد و قسطنطنیہ یا قاہرہ کے بازاروں میں اس طرح سے پھری

تو اسکے گرد کوئی بھی دیکھنے والا نہوگا"

البرٹ " اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی لوگوں میں اتنی عقل اور تمیز ہے کہ وہ ایسی فضول باتوں میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتے جو کہ انسان کی توجہ کے لائق نہیں ہیں مگر یہہ لوگ جو علی کے گرد جمع ہوئے ہیں کوئی اس غرض سے تو نہیں ہوئے کہ اس کی شکل کو دیکھیں بلکہ صرف اس وجہ سی کہ وہ آپکا نوکر ہے ۔ ۔ کیونکہ آپ اس وقت شہر پیرس میں کچھ کم مشہور نہیں ہیں"

کونٹ " واہ کیا کہنا ہے ۔ بھلا یہہ شہرت کس بات سے حاصل ہوئی ہے"

البرٹ " کیوں حاصل ہوئی ہے آپ ہزاروں کے گھوڑے مفت دے ڈالتے ہیں آپ خوب صورت اور امیر عورتوں کی جانیں بچاتے ہیں آپ جاکی کلب کا انعام جیتنے کے واسطے گھوڑ دوڑ میں عالی نسل گھوڑے بھیجتے ہیں ۔ جنپر کہ چھوٹے بچے سوار ہوتے ہیں ۔ اور پھر جب آپکو فتح و نصرت کا انعام ملتا ہے تو بجائے اسکے کہ آپ اسکی کچھہ پرواہ کریں اسے کسی ایسی عورت کو بھیجدیتے ہیں جو آپکی نگاہ میں حسین ہوتی ہے"

کونٹ " اجی آپکے سر میں یہہ تمام بیہودہ باتیں کہاں سے گھس آئی ہیں"

البرٹ " ابھی پہلے تو میں نے اسے میڈیم ڈینگلرس سے سنا جو آپکی ملاقات کے واسطے مر رہی ۔ دوسرے میں نے اسے بیوچیمپ کے اخبار میں پڑھا ہے ۔ اور تیسری میں نے خود سوچکر پتا لگالیا ہے" اجی آپ کو کچھہ چھپانے کی غرض ہوتی تو آپ اپنے گھوڑے کا نام واسپا کیوں رکھتے"

کونٹ " خیر ۔ ایک غلطی تھی ۔ مگر بتاؤ تو سہی کہ کونٹ ڈی مارسرف کبھی تھیٹر میں نہیں آتے میں مدت سے انہیں دیکھہ رہا ہوں مگر کہیں نظر نہیں آئے ؟"

البرٹ " آج تو ضرور آئیں گے"

کونٹ " کسجگہ بیٹھیں گے"

البرٹ " میرا خیال ہے کہ میڈیم ڈینگلرس کی جائے نشستگاہ میں"

کونٹ " کیا وہ خوبصورت لڑکی جو اس کے ساتھہ ہے اس کی لڑکی ہے"

البرٹ " ہاں "

کونٹ " خوب اچھا تو پھر مبارک ہو" البرٹ مسکرایا اور بولا ۔ ہم اس مضمون پر پھر کسی وقت گفتگو کریں گے

مگر آپ کی اس باجے کی نسبت کیا رائے ہے "

کونٹ " کس باجے کی نسبت "

البرٹ " وہی جو آپ نے اسجگہ سنا ہے "

کونٹ " اچھا ہے مگر میں جب کبھی دل خوش کرنا چاہتا ہوں تو سو جاتا ہوں نیند میں مجھے بہشتی راگ سنائی دیا کرتے ہیں "

البرٹ " تو آپ پھر سوکیوں نہیں جاتے - ابھی ہماری اس باجے کی تو غرض ہی یہہ ہے کہ نیند پیدا کرے "

کونٹ " میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں - مگر آپ کا باجا ایسا کہاں کہ وہ نیند کے دیوتا کو نزدیک ہی آنے دے اسمیں تو اتنا شور و غوغا ہے کہ سوتے بھی جاگ پڑتے ہیں - نیند کو بلانے کیواسطے کامل آرام اور خاموشی اور کچھہ اور چیزیں درکار ہیں "

البرٹ " میں جانتا ہوں وہ چیز کیا ہے "

کونٹ " بیشک آپکو میرا راز معلوم ہے - جب کبھی آپکا جی چاہے تو آپ میرے ہاں آکر کھانا کھائیں اور میں آپکو ایسا باجا سنواؤں گا جو حقیقت میں سننے کے قابل ہے "

البرٹ " میں نے وہ باجا ایکدفعہ آگے بھی سنا تھا "

کونٹ " تمہارا مطلب ہے کہ روم میں جو سنا تھا "

البرٹ " ہاں "

کونٹ " اچھا تو شاید آپنے ھیڈی کا راگ سنا ہوگا وہ غریب لوطن کبھی کبھی اپنے وطن کے راگ گاکر اپنا دل بہلایا کرتی ہے "

البرٹ نے اس گفتگو کو زیادہ طول دینا نچاہا اور کونٹ بھی کچھہ خاموش سا ہوگیا - اسوقت پردہ اٹھنے کے لیے گھنٹہ بجا "

کونٹ (اپنی نشست گاہ کیطرف مڑکر) تو اب میں جاتا ہوں "

البرٹ " ہیں " آپ جاتے ہیں "

کونٹ " ہاں مہربانی کرکے بیگم گ کو اسکے دوست جن کی طرف سے سلام دینا اور کہنا کہ وہ اسے بڑا یاد کرتا ہے "

البرٹ " اور بیرونس میڈیم ڈینگلرس کو کیا کہوں "

کونٹ " بس اتنا عرض کردینا کہ میرا ارادہ ہے کہ آج شام انکی ملاقات کی عزت حاصل کروں "

اب تماشے کا تیسرا ایکٹ شروع ہوگیا اور اس کے اثنا میں **کونٹ ڈی مارسرف** اپنے اقرار کے

مطابق **میڈیم ڈینگلرس** کی جائے نشست میں آگیا۔ وہ کوئی ایسا شخص تو نہیں تھا کہ لوگ خواہ نخواہ اس کے دیکھنے کے لیے متوجہ ہوتے اس لیئے اس کی طرف سوائے ان کے جنکے پاس وہ آیا تھا کسی نے آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔ مگر مانٹی کرسٹو کی تیز آنکھ نے اس کے آنے کو دیکھ لیا۔ اور اس کو دیکھکر اس نے کچھ مسکرا دیا ہیڈی بس تماشا دیکھنے میں ہمہ تن محو ہو رہی تھی اور اس کو گرد و پیش کی طرف ذرا بھی دھیان نہ تھا۔ تیسرا ایکٹ بھی معمول کیطرح گزر گیا۔ پردہ گر گیا۔ اور ناظرین پھر اپنی جگہوں سے اٹھہ کر باہر کے کمروں میں چلے گئے کونٹ بھی نکل کر میڈیم ڈینگلرس کی نشستگاہ کیطرف گیا جب میڈیم ڈینگلرس نے اسے دیکھا تو ایک آواز جس میں کہ خوشی اور حیرانی ملی ہوئی تھی بے اختیار اس کے منہ سے نکلی اور وہ بولی خوش آمدید میری آنکھیں بس آپکے قدموں کی منتظر ہی تھیں اور میں چاہتی تھی کہ میں وہ شکریہ جسکو تحریر ادا نہیں کر سکتی اپنی زبان سے ادا کروں "

کونٹ " میڈیم صاحبہ ایسی خفیف بات تو آپکو مدت کی بھول جانی چاہئے تھی ہیچ جانے کے مجھے ذرا بھی یاد نہیں ہے "

میڈیم ڈینگلرس " جناب وہ تو خیر بھلا چھوڑی سہی مگر یہہ بات کے بری مہربانی اور شفقت سے آپنے میری پیاری دوست میڈیم ولفرٹ کو ورطہ ہلاکت سے نجات دی کون بھول سکتا ہے "

کونٹ " اس دوسری بات میں بھی میرا آپ پر کوئی احسان نہیں ہی علی میرے حبشی غلام کے یہہ بخت بیدار تھی کہ اسکو وہ تھوڑی سی خدمت گذاری کا حق حاصل ہوا جس کی طرف آپ اشارہ فرما رہی ہیں "

کونٹ ڈی مارسرف " کیا میرے بیٹے کو بھی رہزنوں کے پنجہ سے علی ہی نے بچایا تھا "

کونٹ " (اس کا ہاتھ بڑے زور سے دبا کر) جناب نہیں آپ کے بیٹے کو علی نے نہیں بچایا تھا۔ اور اس بات میں میں بڑی خوشی سے آپکا شکریہ قبول کرتا ہوں "

مگر جب آپ ایکدفعہ کافی طور پر ادا کر چکے ہیں تو پھر بار بار کیا کہنا بخدا مجھے تو بار بار سننے ہوئے سخت شرم آتی ہے میڈیم صاحبہ کیا مجھے عرض کرنیکی اجازت ہے۔ کہ آپ

میری اپنی نازنین بیٹی کے ساتھہ ملاقات کرا دیوےؔ"

میڈیم ڈینگلرس " ابھی آپ کو نئی بدگمانی ہیں - سچ جانیں کہ ان دو تین دنوں سے صرف آپ ہی کا ذکر اذکار کر رہی ہیں اور کوئی بات ہی نہیں اور نہ کوئی شغل (اپنی بیٹی سے)" یوجین دیکھو یہہ کونٹ صاحب ہیں"

کونٹ نے تسلیم کی اور یوجین نے تھوڑا سا سر جھکانے سے اسکا جواب دیا"

یوجین (کونٹ سے) اور کونٹ صاحب آج رات آپ کے ہمراہ ایک بڑی مہ جبین لڑکی تھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپکی بیٹی ہے"

کونٹ (اس سوال کی طرف بیباکی سے حیران ہوکر) جی نہیں بیٹی تو نہیں وہ بیچاری بدقسمت یونانی لڑکی ہے جو میری حفاظت میں آگئی ہوئی ہے -

یوجین " اسکا نام کیا ہے"

کونٹ " ہیڈی"

کونٹ ڈی مارسرف " یونانی ہے"

میڈیم ڈینگلرس " ہاں کونٹ صاحب یونانی ہے اچھا بتلاؤ تو تھی البانی کے دربار میں جس کی آپ نے ایسی جانثاری سے خدمت کی آپ نے کبھی کوئی ایسی خوش وضع عورت دیکھی جیسی کہ وہ ہمارے سامنے بیٹھی ہوئی یونانی لڑکی ہے"

کونٹ " کونٹ مارسرف صاحب کیا یہ سچ ہے کہ اینوجینا من میں بھی کام کیا ہے"

ڈی مارسرف " میں سمجھا بادشاہ کی سپاہ کا انسپکٹر جنرل تھا اور اسبات کے چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ میری موجودہ بڑائی سب اسی البانی سردار کے فیض وفضل کی برکت سے ہے"

میڈیم ڈینگلرس " مگر ادھر تو دیکھو - ابھی جلدی دیکھو"

مارسرف " کدھر کدھر"

کونٹ " ادھر - ادھر یہ کہکر اسنے ڈی مارسرف کی بیٹھک کے گرد اپنے بازو ڈالے اور آگے کی طرف دونو جھکے ھیڈی نے جو کہ تمام تھیٹر میں کونٹ کی تلاش کر رہی تھی اس کے زرد چہرہ کو کونٹ ڈی مارسرف کے پاس جس کے بازو میں وہ اسوقت اپنا بازو ڈالے تھا دیکھا - اس سے اس پر ایک عجیب حالت طاری ہوئی پہلے تو اسبات کے تحقیق کرنے

کے لیئے کہ آیا اسکی آنکھوں کو دہوکا تو نہیں لگا آگے بڑہی پہر اسکے مُنہ سے ایک چیخ نکلی اور وہ پیچھے کو ہٹی۔ اس چیخ کے سننے سے فوراً علی چوکنا ہوگیا اور فوراً دروازہ کھولکر سبب معلوم کرنے کے لیئے اندر آیا۔"

یوجین "کونٹ صاحب آپ کی اس لڑکی کو کیا ہوگیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یکا یک بیمار ہوگئی ہے۔"

کونٹ "شاید۔ مگر کوئی خطرے کی بات نہیں ہے۔ ہیڈی بڑی نازک مزاج لڑکی ہے اور بعض اوقات پہولوں کی خوشبو بہی اسکے دماغ پر زیادہ اثر کر جاتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو وہ خوشبو سے بیہوش ہوجاتی ہے (ایک شیشی اپنی جیب سے نکالکر) مگر میرے پاس اسبات کا ایک بڑا کاری علاج ہے۔"

یہہ کہکر اس نے سبکو سلام کی اور چلا گیا۔ جب وہ ہیڈی کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ اسکا رنگ فق ہورہا ہے اور وہ بہت مضطرب سی ہے جونہی کہ اس نے کونٹ کو دیکھا اس نے اسکا ہاتہہ پکڑا جسکی ٹہنڈک سے کونٹ چونک پڑا۔"

پہر ہیڈی نے کانپتے ہوئے پوچھا۔ حضور کس کے ساتہہ باتیں کر رہے تھے۔"

کونٹ "کونٹ ڈی مارسرف کے ساتہہ۔ وہ کہتا ہے کہ اس نے تمہارے مشہور معروف باپ کی نوکری کی ہے۔" اور اسکا تمام جاہ مرتبہ سب اُس کے بدولت ہے۔

ہیڈی کی آنکھوں میں طیش کے مارے خون اُتر آیا اور وہ چلائی او بے ایمان نمک حرام بزدل یہی تو ہے جس نے میرے پیارے باپ کو ترکوں کے ہاتہہ بیچدیا تہا اور جاہ وحشم پر وہ اتنا نازاں ہے وہ اسکی بے ایمانی ہی کا بدلہ ہے میرے آقا کیا آپ کو یہ معلوم نہیں ہے۔"

کونٹ۔ "یہی بات میں نے اپنی دس میں بہی سنی تہی۔ مگر مفصل کیفیت مجہہ معلوم نہیں امید ہے کہ تم بیان کرو گی۔ کیونکہ یہہ نہایت دلچسپ ہوگی۔"

ہیڈی۔ "میں ضرور سناؤں گی مگر آپ جلدی اسجگہ سے چلیں۔ اس مکروہ چہرہ کو دیکھنے سے بس میری روح نکل جائیگی۔ یہہ کہکر وہ اٹھی اور سفید چادر اپنے گرد لپیٹ کر

نشست گاہ میں سے نکلی اتنے
میں چوتھے ایکٹ کے لئے پردہ
اٹھا۔"
بیکلم گ "رالبرٹ سی
جو اس کے پہلو میں آ بیٹھا ہوا تھا
آپ دیکھتے ہیں کہ وہ شخص اور
لوگوں کی طرح کوئی بات نہیں
کرتا۔ اُسنے "**ز د ا برٹ
لی ڈایابل**" کے تیسرے
ایکٹ کو تو بڑے غور سے سنا
ہے اور جب چوتھا ایکٹ شروع
ہوا ہے تو وہ کھسک گیا ہے۔"

چونواں باب

راس المال کا اُتار چڑھاؤ

اس ملاقات کے چند روز بعد البرٹ
نے کونٹ آف مانٹی کرسٹو سے
اسکے مکان میں جو حمیت الیس
میں واقع تھا ملاقات کی۔ کونٹ
نے اپنی بے انتہا دولت کے زور پر
اس مکان کو گویا اس [illegible]
[illegible]

سے سجایا اور آراستہ کیا ہوا تھا۔"
میڈیم ڈینگلرس نے ایک
خط کے ذریعہ سے کونٹ کے پاس
اپنا شکریہ ادا کر دیا ہوا تھا۔
مگر البرٹ اب اس شکریہ کے دوبارہ
ادا کرنے کے لئے آیا۔ اسکے ساتھ
لوسین ڈباری تھا جس نے کہ کونٹ
کی بڑی تعریف توصیف کی کونٹ کو
یقین ہوگیا کہ لیوسین اسکی ملاقات
کے لئے صرف کسی رازجوئی کی نیت
سے آیا ہے جو رازجوئی کہ روڈی
جاسی اینٹین کے واقعہ سے پیدا
ہوئی ہے۔ غرض یہ کہ میڈیم ڈینگلرس
خود تو اس شخص سے خانگی انتظام
وغیرہ کے معلوم کرنیکا
کوئی ذریعہ رکھتی جو کہ تیس ہزار کے
گھوڑے یوں ہی دیدیتا ہے۔ اور
جو کہ تماشوں میں ایک یونانی لڑکی
کو ساتھ بیجاتا ہے جس کے زیورات
کم سے کم دس لاکھ قیمت کے ہونگے
اسلئے اُسنے یہہ معاملات ان
آنکھوں (لیوسین کی آنکھوں)
کے سپرد کر دیا جنہیں سے وہ باہر ایک
واقعہ کو دیکھا کرتی تہی اور اسکے
اسی تاکید کی کہ آسے جو کچھ اس
شخص کی اندرونی زندگی کا حال
[illegible]

بیان کرے مگر کونٹ نے یہ بالکل نہ جتایا کہ اس کو یقین ہے۔ کہ لیوسین کی ملاقات اور بیرولنس کی رازجوئی میں اتنا بڑا تعلق ہے۔

کونٹ ”(البرٹ سے) اچھا تو آپکی بیرن ڈینگلر کے ساتھہ ہمیشہ خط وکتابت رہتی ہے۔

البرٹ ”ہاں کونٹ صاحب آپکو معلوم ہے جو کچھ میں نے آپکو بتلایا ہے“

کونٹ ”خیر تو پھر اسطرف سب حالات ایسے ہی ہیں“

لیوسین ”اجی اب تو وہ معاملہ طے ہو چکا ہے اور پھر خیال کرکے کہ بس اس وقت اسے اتنا ہی بولنا چاہیئے اس نے اپنی عینک لگالی اور اپنی سنہری سرے والے بیت کے سرے کو منہ میں پکڑے ہوئے کمرے میں تصویروں اور ہتھیاروں کو ملاحظہ کرتا ہوا ٹہلنے لگا“

کونٹ ”آہ میرا تو یہ خیال نہ تہا کہ وہ معاملہ اتنی جلدی نپٹ جائیگا“

البرٹ ”اجی یہ کارخانہ ہماری مدد کے بغیر بھی جاری رہتا ہے۔ ہمیں خبر بھی نہیں ہوتی اور واقعات اپنی مقررہ ترتیب میں ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اور جب پھر کسی وقت ہماری توجہ ان پر پڑتی ہے تو اسبات کو دیکھ کر کہ رنگ کیسا بدل گیا ہے ہم بہت متعجب ہوتے ہیں۔ بات یہہ ہے کہ میرا باپ اور مسٹر ڈینگلرس ہسپانیہ میں اکٹھے نوکر تھے۔ میرا باپ تو فوج میں تھا اور مسٹر ڈینگلرس محکمہ کمسریٹ میں۔ میرا باپ انقلاب اعظم کے مصائب سے برباد ہو گیا تھا اور مسٹر ڈینگلرس کے پاس کوئی آبائی میراث نہ تھی مگر اسی جگہ ان کے نصیب جاگے اور وہیں انہوں نے اپنی امیری اور بڑائی کی بنیاد رکھی“

کونٹ ”ہاں مجھے معلوم ہے میرے پاس مسٹر ڈینگلرس نے بھی یہ واقعہ بیان کیا تہا۔ پھر لوسین کیطرف دیکھکر جو کہ ایک البم کے ورق الٹ رہا تہا) کیا یوجین حسین ہے“

البرٹ ”ہاں خوبصورت تو بڑی ہے مگر اسکا حسن کچھ ایسی وضع کا ہے کہ میرے مذاق کے مغائر پڑا ہوا ہے۔ اجی میں تو ایک ناشکرا آدمی ہوں“

کونٹ ”اجی آپ تو اس طرز سے بات کرتے ہیں کہ گویا وہ آپ کے نکاح میں آچکی ہوئی ہے“

البرٹ (لیوسین کی طرف دیکھ کر) آہ“

کونٹ (اپنی آواز نیچے کرکے) "معلوم ہوتا ہے کہ اس شادی کے بارے میں آپکی طبیعت کچھ خوش نہیں ہے"

البرٹ "میڈیم یوجین میری نسبت بہت دولتمند ہے اور اس بات سے کچھ میری طبیعت ڈرتی ہے"

کونٹ "واہ یہ بھی تو خوب دلیل ہے کیا آپ بھی دولتمند نہیں ہیں"

البرٹ "میرے باپ کی پچاس ہزار سال کی آمدنی ہے اور اگر میں شادی کرلوں تو وہ مجھے اسمیں دس بارہ ہزار تک ضرور دیدیگا"

کونٹ "دس بارہ ہزار تو پیرس جیسے شہر میں کوئی بڑی رقم نہیں ہے لیکن تمام باتوں کا دولت ہی پر تو انحصار نہیں ہوتا۔ یہی بس ہے کہ انسان نیک نام ہو اور اپنی ہم جنسوں کے درمیان قدر و منزلت رکھتا ہو سو آپکا نام بڑا مشہور و معروف ہے اور آپ کے باپ کا بھی کوئی کم نہیں ہے" آپکا باپ ڈی مارسرف ایک سپاہی ہے جسمیں کہ بہادری اور بےنفسی جیسی اعلی صفات ایسی چمک رہی ہیں جیسے ایک انگشتری میں ہیرا۔ میں تو اس رشتہ کو نہایت ہی انسب خیال کرتا ہوں۔ میڈیم یوجین تو آپ کو دولتمند بنا دیگی اور آپ اس کی شرف و وقار کا باعث بن جاوینگے"

البرٹ نے اپنا سر ہلایا اور متفکر سی صورت بنائی۔ اور بولا "ایک اور بات بھی ہے"

کونٹ "اجی میں تو نہیں سمجھ سکتا کہ آپ کو ایک ایسی لیڈی کے ساتھ نکاح کرنے میں کیا کلام ہو سکتا ہے جو کہ خوبصورت بھی ہے اور دولتمند بھی ہے"

البرٹ "اجی یہ تنفر (اگر اسے تنفر کہہ سکتے ہیں) صرف میری ہی طرف سے نہیں ہے۔

کونٹ "اور کس کی طرف سے ہے۔ کیونکہ آپ نے ابھی کہا ہے کہ آپکا باپ اس میں راضی ہے۔

البرٹ۔ میری ماں راضی نہیں ہوتی۔ اس کو خدا نے بڑی سمجھ سوچ عطا کی ہوئی ہے اور وہ اس معاملے میں اپنی رائے نہیں دیتی ہیں وجہ تو نہیں بتا سکتا مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکو ڈینگلرس کے نام کے ساتھ کوئی دلی کینہ ہے"

کونٹ (بیدلی سے) "اجی اسکا سبب تو بڑی آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ میڈیم ڈی مارسرف کی اعلی نسبت اور تہذیب آ سے

اجازت نہیں دیتی کہ وہ آپکی شادی کے ذریعہ ایک ادنےٰ خاندان کے ساتھہ رشتہ قایم کرے - اور اس میں کوئی عجیب بات نہیں ہے یہہ تو ایک قدرتی بات ہے۔

البرٹ "میں نہیں کہہ سکتا کہ اس کا ایسا خیال ہے - لیکن ایک بات میں جانتا ہوں - اور وہ یہہ ہے کہ اگر یہہ شادی سر چڑھ گئی تو اس سے میری ماں پر مصیبت آجائے گی تجویز ہوئی تھی کہ اس سے چھ ہفتہ پہلے اس معاملے پر گفتگو کرنے کے لئے ایک مجلس قایم ہو مگر میں تب سخت بیمار ہو گیا"

کونٹ (مسکراکر) ہوں شاید انہوں نے اسی فکر سے یہ معاملہ دو مہینہ تک ملتوی کر دیا ہو"

البرٹ "ہاں اس فکر نے بھی تو انہیں مجبور کر دیا کہ یہ معاملہ دو مہینے تک اور ملتوی کر دیا جاوے - آپ جانتے ہیں کہ کوئی جلدی کی بات نہیں ہے - میری عمر ابھی کل اکیس سال کی ہوئی ہے - اور یوجابین کی صرف سترہ سال کی مگر وہ دو مہینہ دوسرے ہفتہ تک ختم ہو جاوینگے مگر کونٹ صاحب آپکو تو معلوم نہیں ہے کہ میرے دلپر کیا کیا گذر رہی ہے آپ کیسے خوش نصیب ہیں کہ آپ ان باتوں میں نہیں الجھے"

کونٹ - آپ بھی کیوں آزاد نہیں ہو جاتے آپکو کونسی بات مانع ہے"

البرٹ " اجی اگر میں یوجبین ڈینگرس سے شادی نکروں تو میرے باپ کو بڑی مایوسی ہوگی"

کونٹ - اچھا تو پھر شادی کرو"

البرٹ "اگر کروں مگر اس سے میری ماں پر مصیبت آجایگی"

کونٹ " اچھا تو پھر نہ کرو"

البرٹ - دیکھا جاوے گا میں سوچونگا کہ کیا کرنا چاہئیے - امید ہے کہ مجھے آپ بھی صلاح دینگے اور اس مصیبت سے مجھے آزاد کرینگے - میرا تو خیال ہے کہ میری ماں کو تکلیف نہ ہو خواہ کونٹ ناراض ہی ہو جاوے"

ماننٹی کرسٹو نے منہ موڑ لیا اور معلوم ہوتا تھا - کہ اس بات نے اسپر اثر کیا ہے۔

کونٹ ڈیلوسین سے جو کہ کمرے کے پرلے سرے میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا - اور جس نے کہ ایک ہاتھ میں پنسل اور دوسرے میں ایک نوٹ بک پکڑ لئے ہوئے تھے) اجی وہاں کیا کر رہے ہو مکان کا نقشہ نہیں لے رہے"

لیوسین " نہیں نہیں میں کچھہ

حساب کر رہا ہوں"

کونٹ "حساب؟"

لیوسین "جی میں حساب کر رہا ہوں کہ ھیٹی کے راس المال کی قیمت بڑھ جانے سے ڈینگلرس کو کیا نفع ہوا ہوگا۔ پھر راس المال ۲۰۶ سے ۴۰۹ تک چڑھ گئے ہیں اس دوراندیش نے ۲۰۶ کے بہت سے حصے خرید رکھے تھے اس لیے اب اسے تین لاکھ کا نفع ہوا ہوگا"

البرٹ "اس میں اسے کوئی بڑی [illegible] نہیں ہوئی اس پچھلے سال اس نے [illegible] دس لاکھ کی رقم کمائی تھی مگر اگر وہ ایک دن اور انتظار کرتا تو بجائے تین لاکھ کمانے کے اسے پچیس ہزار کا خسارہ اٹھانا پڑتا"

کونٹ "اور اس کے اتنے سستا ہو جانے کا کیا سبب تھا؟ تو ان معاملات سے ذرا بھی خبر نہیں [illegible]"

البرٹ "(قہقہہ مار کر) یہی سبب تھا کہ پہلے ایک خبر اڑی تھی ـ اور پھر اس کے خلاف ایک اور خبر اڑی تھی ـ جو پہلے سے بالکل [illegible] ہوتی ہے"

کونٹ "آہ میں دیکھتا ہوں کہ کونٹ کو عموماً لاکھوں کا نفع ہوتا ہے وہ تو بڑا دولتمند ہوگا"

لیوسین "وہ تو نہیں کماتا۔ کمائی تو میڈیم ڈینگلرس ہے اس کی طبیعت بڑی دلیر ہے"

البرٹ (مسکرا کر) لیوسین آپ ہوشیار اور سمجھدار آدمی ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ہوائی خبروں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے تم ان کو روک کیوں نہیں دیا کرتے"

لیوسین "میں اسے کس طرح روک سکتا ہوں جبکہ اس کا خاوند ہی اس کو [illegible] کر سکتا [illegible] ہے آپکو [illegible] کی ناواقفیت کا علم ہی ہے [illegible] کسی کو اس پر کوئی [illegible] نہیں ہے اور وہ جو چاہتی ہے [illegible] ہے"

البرٹ "اگر میں آپ کی جگہ ہوتا"

لیوسین "اچھا تو پھر کیا؟"

البرٹ "میں اسے درست کر دیتا"

لیوسین "کس طرح سے؟"

البرٹ "میں اسے ایسا سبق دیتا"

لیوسین "سبق؟"

البرٹ "آپ [illegible]"

ہیں اور آپ کو ملکی خبروں میں بڑا اختیار حاصل ہے۔ جونہی کہ آپکے منہہ سے بات نکلتی ہے وونہی اسے دلال دور دور پہونچا دیتے ہیں۔ اچھا تو اس ذریعہ سے آپ اسکا کسی وقت تین چار لاکہہ کا نقصان کرا دو۔ بس اسے نصیحت ہو جاوے گی"

لیوسین "میں نے آپکی بات نہیں سمجھی"

البرٹ "اجی بات تو بالکل صاف ہے۔ کسی روز آپ سے کوئی ایسی بات سُنا دو جس کے سوائے آپکے کسیکو خبر نہ ہو۔ مثلاً یہ کہ ھنری ششم کیپر ٹل کے بینک میں آیا ہوا تھا۔ سو اس سے راس المال مہنگا ہو جاویگا اس سے وہ اپنا بندوبست کرے گی۔ مگر جب دوسرے روز بیوچمپ کے اخبار میں یہہ خبر نکلے گی کہ وہ کل والی شاہ ہنری کے آنے کی خبر بالکل بے بنیاد ہے تو اسکو اس سے ضرور نقصان ہوگا" اس بات کو سنکر لیوسین بھی مسکرایا کونٹ ظاہرا تو متوجہ نہ تھا مگر اُس نے اُس تمام تقریر کے ایک ایک لفظ کو بھی جانے نہ دیا تھا بلکہ اُسکی تیز آنکہہ نے لیوسین کے چہرہ میں کچھہ آشفتگی کے آثار بھی دیکھہ لیے تھے۔ اس آشفتگی کو البرٹ نے بالکل معلوم نہ کیا مگر یہی لیوسین کے جلدی اپنی ملاقات کو ختم کرنیکا باعث ہوگئی۔ آخر اس نے جانے کی اجازت مانگی کونٹ نے اُسے اجازت دی اور رخصت ہوتے وقت اسکے کان میں کچھہ کہا جس کا لیوسین نے یہہ جواب دیا"

"کونٹ صاحب میں آپ کی تجویز کو بڑی خوشی سے منظور کرتا ہوں"

کونٹ "البرٹ سے" کیا آپ کو خیال نہیں کہ اپنے لیوسین کے روبرو آپکی ساس کی نسبت ایسی ایسی باتیں کرنے میں اچھا نہیں کیا"

البرٹ "اجی مہربانی کرکے وقت سے پہلے ہی تو آپ اسے میری ساس نہ بنا دیں"

کونٹ "بس جی بغیر کسی مبالغہ کے بیان کرو کہ آپ کی ماں اس شادی سے بیچ بیچ ایسی ہی متنفر ہے جیسے آپ نے کہا ہے"

البرٹ "ایسی متنفر ہے کہ بیرن ڈینگلر بہت کم ہمارے گہر شاذ و نادر آتے ہیں اور میری ماں تو شاید عمر بہر میں ان کے گہر میں شاید دو دفعہ گئی ہوگی"

کونٹ – اچھا تو پہر میں صاف

صاف کیوں نہ کہوں مسٹر ڈینگلرس میرا بنکر ہے اور مسٹر ایم ڈی ولفرٹ اس نے تھوڑی سی خدمت کے عوض جو میں نے ان کی کی تھی۔ مجھ اپنے شکریہ سے بڑا زیر بار کر دیا ہے۔ اب مجھ امید ہے کہ ہماری آپس میں بڑی ضیافتیں ہونگی اس لئے بطور پیشدستی کے میں نے مناسب جانا ہے کہ میں ڈسیٹل یم اور مسٹر ڈینگلرس اور میڈیم اور مسٹر ولفرٹ کی پیچھے والے گھر میں دعوت کروں اب اگر میں اس دعوت میں آپکی ماں اور آپ کے باپ کو بھی مدعو کروں تو آپ کی ماں مجھ سے بیزار نہ ہو جائے کی خاص کرکے اگر یوجین بھی وہاں موجود ہو مگر میں یہ نہیں چاہتا کیونکہ میری مرضی ہے کہ وہ مجھ پر راضی رہے

البرٹ۔ کونٹ صاحب میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھ پر تمام بات صاف صاف کھول دی ہے۔ اور میں بڑی خوشی سے اس دعوت سے باہر رہنا منظور کرتا ہوں آپ کہتے ہیں کہ میری ماں آپ پر راضی ہو۔ سو آپ یقین رکھیں کہ وہ آپ پر نہایت درجہ خوش ہے۔

کونٹ۔ "کیا آپ ایسا خیال کرتے ہیں"

البرٹ۔ "اجی مجھے اس بات کا پورا یقین ہے۔ اس دن جب آپ ہمارے پاس سے چلے آئے تو ہم کوئی ایک گھنٹہ تک آپکا ذکر کرتے رہے۔ اگر میری ماں کو پتا ہوگیا کہ آپ اسکی ایسی قدر کرتے ہیں (تو میں اس کے پاس ضرور ذکر کرونگا) اور وہ آپ کی بڑی مشکور ہوگی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ میرا باپ اتنا ہی رنجیدہ ہوگا"

کونٹ۔ قہقہہ مار کر بولا "مگر صرف آپکا باپ ہی غصے نہیں ہوگا۔ بلکہ مسٹر اور میڈیم ڈینگلرس بھی مجھ بڑا ناشائستہ آدمی خیال کریں گے۔ انہیں معلوم ہے کہ آپ میرے دوست ہیں بلکہ پیرس میں میرے سب سے پرانے دوست ہیں۔ جب آپ انہیں یہاں نظر نہ آئیں گے۔ تو ضرور پوچھیں گے کہ آپ کیوں نہیں آئے تھے سو آپ پہلے ہی کوئی بہانہ سوچ رکھیں جبکہ امکان کے قریب ہو اور مجھ کو تحریر لکھ کر روانہ کردیں آپ جانتے ہیں کہ ان بنک والوں کو سوائے تحریری ثبوت کے کسی

اور طرح سے تسلی نہیں ہوتی"
البرٹ۔ میں کوئی اچھا بہانہ تار ونگا۔ میری ماں نے سمندر کے کنارے پر جانا ہے۔ آپکی منیا کی کون سی تاریخ مقرر ہوئی ہے"
البرٹ" آج منگل ہے خیر کل شام ہم روانہ ہونگے اور پرسوں ڈری پاٹ میں ہونگے کونٹ صاحب آپ تو ایک خوبی کے آدمی ہیں۔ کسی طرح سے آدمی کو تکلیف تو نہیں ہونے دیتے"
کونٹ" آپ میری اتنی تعریف کرتے ہیں کہ میں اپنے تئیں اس کے لائق نہیں پاتا اجی میں تو وہی کرنا چاہتا ہوں جو کہ آپ کو خوش کرے اور بس"
البرٹ آپ دعوتی کارڈ کب روانہ کریں گے"
کونٹ" بس آج ہی"
البرٹ" اچھا میں فوراً میڈیم ڈینگلرس کے پاس جاتا ہوں اور اسے کہہ دیتا ہوں کہ میں اور میری ماں کل دوپہر سے سمندر کیطرف جاوینگے۔ میں نے آپ کو نہیں دیکھا اور اس لئے آپکی ضیافت کی مجھے کچھ خبر نہیں ہے"
کونٹ" واہ آپ بھی تو بڑے عقلمند ہیں کیا آپکو بھول گیا ہے کہ مسٹر لیوسین نے ابھی آپکو میرے مکان پر دیکھا ہے"
البرٹ" ہاں سچ ہے"
کونٹ برخلاف اسکے آپکو گھری میں دعوت کا پیغام دیدیا ہے کہ چونکہ آپنے سمندر کیطرف جانا ہے اس لئے آپکا دعوت میں آنا غیر ممکن ہے"
البرٹ۔ اچھا تو فیصلہ ہو چکا لیکن آپ آج ہی تشریف لاویں اور میری ماں سے ملاقات کریں
کونٹ" آ۔ تو بڑی مشکل بات ہے"
البرٹ۔ پہلے ہی تو آپ بیشک ایک مفتون کر لینے والے آدمی ہیں۔ لیکن اگر آپ میرے باپ کو نبھوالیں تو بس آپ پرستش کے قابل ہو جاویں"
کونٹ" بتائیں ایسے رتبہ عالی پر پہونچنے کے لئے کیا کروں"
البرٹ" آج آپ فارغ ہیں چلیں اور آپ ہمارے ہاں کھانا کھاویں۔ بس ہم تینوں ہی ہونگے آپ میری ماں اور میں آپنے میری ماں کو بھی طرح سے نہیں دیکھا اس لئے اب آپ کو خوب غور سے

دیکھنے کا موقعہ مل جائیگا۔ وہ ایک
عجیب عورت ہے اور جوانوں
سے بھی قدم آگے رکھتی ہے۔ میرا
باپ آج نہیں ہوگا اسے کوئی
سرکاری کام ہے اور اس کی ایم
ڈریفی ریندڈی کے ہاں دعوت
ہے۔ ہم سیاحتوں کی بابت گفتگو
کرینگے اور اپنی اس خوبصورت
یونانی لڑکی کا قصہ سنانا جس
کو آپ اپنا غلام کہتے ہیں۔ آپ
ضروری میری دعوت کو منظور
کریں اور میری ماں آپ کی ممنون
ہوگی۔

کونٹ:۔ میں آپکا بڑا شکریہ
ادا کرتا ہوں آپکی بڑی مہربانی
ہے کہ آپ مجھے ضیافت قبول
کرنے پر اصرار کرتے ہیں مگر معاف
فرماویں کیونکہ میرا قبول کرنا
امکان سے خارج ہے تو سمجھتی
ہونگے کہ میں آزاد ہوں مگر اسکے
برخلاف مجھے ایک نہائت ضروری
کام درپیش ہے۔

البرٹ:۔ آپ ابھی مجھے یہ پڑھا
رہے تھے۔ کہ جب دعوت قبول
نہ کرنی ہو۔ تو ایک عمدہ عذر کردینا
چاہیئے اب آپ عذر پیش کریں
اور مجھے ثبوت دیں کہ درحقیقت
آپ کو کام ہے میں مسٹر ڈینگلس
کی طرح بنکر تو نہیں ہوں مگر میری
بھی اس کی طرح عادت ہے کہ میں
بغیر ثبوت کے بات نہیں مانا کرتا۔"

کونٹ:۔ تو میں ثبوت دینے لگا ہوں"
یہ کہکر اس نے ایک گھنٹہ بجایا۔"

البرٹ:۔ جی بس۔ یہ دوسری
دفعہ ہے۔ کہ آپ نے میری ماں کے
ساتھ کھانا کھانے سے انکار کیا ہے
اس سے ظاہر ہے کہ آپ اسے
ملنا نہیں چاہتے۔"

مانٹی کرسٹو:۔ چونک پڑا اور
بولا۔ آپ نے کیا کہا ہے۔ وہ لو
میری بات کی تصدیق ہونے لگی
ہے۔"

بیپسٹن آیا اور دروازہ
پر کھڑا رہا۔"

کونٹ (البرٹ)۔ مجھے آپکے
تشریف لانے کا پہلے کچھ علم
نہ تھا۔ تم سے کم میں یہ نہیں
جان سکتا تھا کہ آپ مجھے دعوت
کے لئے کہیں گے۔"

البرٹ:۔ غالباً کوئی علم نہ تھا۔"

کونٹ۔ اچھا تو سنو۔۔۔۔۔۔
بیپسٹن آج صبح میں نے
تمکو کیا حکم دیا تھا۔"

بیپسٹن:۔ آپ نے حکم دیا

تھا " کہ پانچ بجے دروازہ بند کر دو اور اس کے بعد کسی ملاقاتی کو اندر نہ آنے دو "

کونٹ " پھر کیا "

البرٹ " آہ کونٹ صاحب "

کونٹ " نہیں نہیں مسٹر البرٹ میں آپ کے اس وہم کو دور کرنا چاہتا تھا کہ آپ مجھے ایک عجیب سا آدمی خیال کرتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ میری زندگی سب آزاد اور بیباک ہو - اچھا بیب ٹسٹن چلو بولو "

بیب ٹسٹن " پھر آپنے یہ حکم دیا تھا کہ ایم لی مینجر بارٹولومیو کیول کینٹی کے سوائے کسی کو اندر داخل نہ کرنا کونٹ " آپ سنتے ہیں یہ میجر بارٹولومیو کیول کینٹی اٹلی کے ایک بڑے مشہور خاندان سے ہے - اور جس کا نام ڈینٹی الفرلو کے دسویں باب میں مشتہر ہے اس کا بیٹا ایک نو عمر خوبصورت آدمی ہے جو شاید آپ ہی جتنا بڑا ہوگا - اور جس کو آپ ہی کیطرح **دائی کونٹ** کا خطاب بھی ملا ہے - اور جو کہ پیرس کی دنیا میں اپنے باپ کے لاکھوں کے سہارے دخل پانا چاہتا ہے میجر آج اپنے بیٹے کو بھی اپنے ساتھ لائیگا اس کا منشا ہے کہ اسے میری حفاظت میں رکھو اگر اس نے اپنے آپ کو لائق ثابت کیا تو میں ہر طرح سے اس کی امداد کرنے میں کوشش کروں گا امید ہے کہ آپ بھی اس کام میں میری اعانت کریں گے "

البرٹ " ضرور ضرور کروں گا - اچھا تو پھر یہ میجر آپ کا پرانا دوست ہے "

کونٹ - نہیں - وہ ایک بڑا پرلے درجہ کا شریف خوش اخلاق - اور مجلس کے لائق آدمی ہے جیسے کہ عموماً اٹلی کے پرانے خاندانوں کی اولاد ہوا کرتی ہے مجھے وہ کئی بار فلارنس - بولونا اور نیو کا - میں ملا ہے اور اس نے اب مجھے لکھا ہے کہ وہ اسجگہ آیا ہے اس سفر کے اشنا و ٔں کا انسان پر ضرور ضرور کچھ نہ کچھ دعویٰ ہوتا ہے سو مجھو اس کی خدمت کرنی ضرور ہے "

البرٹ " اجی ہوا نہ - مگر کونٹ صاحب ہم عورتوں کی بابت اتنی ہی گفتگو کرتے ہیں جتنی کہ وہ ہماری نسبت کرتی ہیں یہ تو ٹھیک نہیں ہے البرٹ اٹھا "

کونٹ " آپ جاتے ہیں "

البرٹ " جی ہاں آپ بھی تو فرماتے کہتے ہیں - دو گھنٹہ گزر گئے ہیں کہ میں آپکو تنگ کر رہا ہوں - اور پھر آپ

بڑے خلق سے مجھ سے پوچھتے ہیں" کیا
آپ جانتے ہیں" کونٹ صاحب ایک
نہایت مہذب آدمی ہیں اور آپ
کے نوکر بھی ایسے ہی باسلیقہ اور شعور
دار ہیں جیسے کہ آپ جیسے آدمی کے
ہونے چاہئیں **بیپٹسٹن**
تو بہت ہی اچھا ہے ایسا نوکر تو مدتوں
کی تلاش کے بعد بھی نہیں مل سکتا
میرے نوکر تو عجیب قسم کے ہیں پہلے
کام بگاڑتے ہیں پھر اُلٹوں میں ٹالدیتے
ہیں آپ اگر کبھی بیپٹسٹن کو رخصت
دیں تو اسے مجھے دیدیں"

کونٹ "ہوا پھر اقرار"

البرٹ "ہوا ایک اور بات بھی
ہے۔ اپنے مشہور معروف دوست
کیول کینٹی کو میری طرف سے
سلام کہنا۔ اور اگر وہ اپنے بیٹے کو
مقیم کرنا چاہتے تو اس کے واسطے
ایک امیر اور شریف بی بی کو بھی
تلاش کرنا جو کم از کم ماں کی جانب
سے اعلے خاندان کی اور باپ کی
طرف سے بیرولش ہو۔ میں آپ
کی اس تلاش میں ضرور اعانت کرونگا

کونٹ "کیا آپ یہہ کرنے کی
کوشش کرینگے"

البرٹ "ہاں ضرور"

کونٹ "اوہ اس دنیا کی کوئی
چیز بھی پائیدار اور قایم نہیں ہے"

البرٹ۔ کونٹ صاحب آپ کیا
ہی ثواب کا کام کریں اگر آپ کے
بچاؤ سے میں دس برس تک اور
کنوارا رہوں۔

کونٹ "بڑی سنجیدگی سے" اجی
کوئی بات ناممکن نہیں ہے یہہ کہکر
اس نے البرٹ سے رخصت لی اور
گھر میں داخل ہوا اور تین دفعہ گھنٹہ
بجایا بٹروشیو آگیا"

کونٹ "بٹروشیو تمہیں معلوم
ہے کہ میں نے ہفتہ کے روز اٹیل میں
ضیافت کرنی ہے (بٹروشیو چونک
پڑا) لو تمہارے ذمہ یہہ سب کچھہ
کام ہے۔ سب کام ٹھیک ٹھاک ہونے
یہ ایک خوبصورت گھر ہے اور اگر نہیں
ہے تو اسے ایسا بنانا تمہارا فرض
ہے"

بٹروشیو "حضور۔ ابھی تو
بہت کچھ کیا جانا چاہیئے تو تب جاکر
یہہ خوبصورت کہلانیکا مستحق
ہوسکا۔ پردے سب پرانے ہو گئے
ہوئے ہیں"

کونٹ "اچھا تو پرانے پردے
اُتروادو اور ان کے بجائے اور لٹکا
دو۔ مگر خوابگاہ کو وہی رہنے دو کیونکہ
وہ سرخ نئے استبرق کے بنے ہیں

اور ان کا ابھی کچھ بگڑا نہیں (بٹرو شیو نے تسلیم کی) باغ کو بھی نہ چھیڑنا ہاں صحن کو تم جیسے چاہو بدل سکتے ہو۔"

بٹروشیو: "کونٹ صاحب میں آپ کے فرض کے بجانے کے لئے حتی الامکان کوشش کرونگا۔ مگر آپ کھانے کی بابت جو حکم چاہیں صادر فرماویں تو بہت اچھا ہو۔"

کونٹ: "مسٹر بٹروشیو جیسے کہ تم پیرس میں آئے خبر نہیں تمہاری عقل کو کیا ہوگیا ہے تمہیں میری باتوں کی سمجھ ہی نہیں آتی۔"

بٹروشیو: "اچھا حضور اتنا تو فرماویں کہ ضیافت کس کی ہے۔"

کونٹ: "مجھ ابھی اس کی خود خبر نہیں ہے۔ اور یہ بھی کوئی ضروری نہیں ہے کہ تمہیں خبر ہو۔"

بٹروشیو نے تسلیم کی اور چلا گیا۔"

پچپنواں باب

میجر کیول کینٹی

البرٹ نے جو کونٹ کو اپنے گھر کھانا کھانے کے لیے مدعو کیا تھا تو کونٹ نے اس بہانے سے ٹالدیا تھا کہ اسکے ہاں میجر کیول کینٹی نے آنا ہے مگر یہ عذر جھوٹا عذر نہ تھا۔ اب سات بج چکے تھے اور ایم ڈی بٹروشیو حکم کے مطابق آٹیل کی طرف روانہ ہوگیا ہوا تھا۔ اسوقت کونٹ کے مکان کے دروازہ کے مقابل ایک گاڑی آکر ٹھیری اور اپنے سوار کو جلدی سے اتار کر فورا چلی گئی۔ وہ شخص جو گاڑی سے نکلا کوئی باون برس کا ہوگا۔ اس کا کوٹ کوئی عجیب سی وضع کا تھا اس نے آسمانی رنگ کے کپڑے کا پاجامہ پہنا ہوا تھا اس کے بوٹ گو بہت چمکدار تو نہ تھے۔ مگر خیر رسمی تھے [illegible] بڑی موٹی تھیں اس [illegible] اور سبز ڈول دستانے [illegible] میں پہنے ہوئے تھے۔ اس کے [illegible]

جس نے ایسی عجیب وغریب پوشاک
پہنی ہوئی تھی۔ دروازہ کے نزدیک
آکر دستک دی اور پوچھا کہ کیا اس
مکان میں کونٹ آف مانٹی کرسٹو
رہتا ہے"
نوکر نے کہا کہ وہ اسی مکان میں
رہتے ہیں وہ شخص اسمیں داخل ہوا
اور دروازہ اپنے پیچھے بند کر کے
سیڑھیوں سے چڑھنے لگا"
کونٹ نے بیپٹسٹن کو اس کا
نام خاکہ بتلا دیا ہوا تھا۔ سو جب وہ
داخل ہی ہوا بیپٹسٹن نے اسکے
چہرے اور نوکدار سر سے اسے
فوراً شناخت کر لیا۔ اس نے
اسے دیکھتے ہی کونٹ کو خبر کی"
بیپٹسٹن اسے آکر ایک
پر تکلف کمرے میں لیگیا چنانچہ کونٹ
مسکراتے ہوئے اسکا استقبال کرنے
کے لیے اٹھا اور بولا۔ حضور آیئے
تشریف لائیے۔ میں آپ ہی کا
انتظار کر رہا ہوں"
میجر" اچھا تو پھر آپکو میرے آنے
کی خبر تھی"
کونٹ" مجھے معلوم تھا کہ آپ
آج سات بجے مجھ سے ملاقات
کریں گے"
میجر" اچھا تو آپ کو میرے
آنے کی پہلی پوری اطلاع ملی ہوئی
ہے"
کونٹ" بیشک"
میجر" یہ بھی خوب ہوا ہے۔ مجھے
ڈر تھا کہ شاید یہ پیش بندی بالکل
مجھ سے نہ کی گئی ہو"
کونٹ" کونسی پیش بندی"
میجر" یہی پیش بندی کہ میں اپنے
آنے کے پہلے آپ کو اطلاع کروں
کونٹ" جی نہیں آپ بھول نہیں
گئے"
میجر" آپکو کہیں دھوکا تو
نہیں لگتا"
کونٹ" جی نہیں دھوکا کیوں
لگتا ہے"
میجر" کیا آپ میرا ہی سات بجے
انتظار کر رہے تھے"
کونٹ" میں آپ کو ثابت کیے
دیتا ہوں"
میجر" اجی نہیں کوئی ضرورت
نہیں۔ وہ کچھ مضطرب سا ہو گیا"
کونٹ" جی تو۔ کیا آپ میجر بارٹو
لومیو کیول کینٹی نہیں ہیں"
میجر۔ (خوشی سے) جی ہاں میں ہی
ہوں"
کونٹ" کیا آپ فوج اسٹریا میں
میجر نہیں رہے"

میجر: "کیا میں میجر تھا"

کونٹ: "جی ہاں اس عہدے کو جسپر کہ آپ تھے فرانس میں میجر ہی کہتے ہیں"

میجر: "بہت اچھا۔ بس اب زیادہ کی کوئی ضرورت نہیں"

کونٹ: "آپ یہاں خود اپنی مرضی سے تشریف نہیں لائے۔

میجر: "بیشک۔ میں اپنی مرضی سے نہیں آیا"

کونٹ: "آپ کو کسی دوسرے شخص نے بھیجا ہے"

میجر: "ہاں"

کونٹ: "آپ کو ابی لبسونی نے بھیجا ہے"

میجر (خوش ہوکر) "بیشک انہوں نے بھیجا ہے"

کونٹ: "آپ کے پاس اُن کا ایک خط بھی ہے۔

میجر: "بیشک یہ ہے"

کونٹ: "مجھے دو" کونٹ نے خط لیا اور پڑھنا شروع کیا میجر پہلے تو اسکے چہرے کیطرف دیکھتا رہا پھر کمرے کا ملاحظہ کرنے لگا۔ مگر پھر اس کی نظر کمرے کے مالک پر جا پڑی

کونٹ (اونچی پڑھتے ہوئے) "ہاں ہاں میجر کیول کینٹی جو کہ لیوکا کا ایک امیر ہے اور فلارنس کے کیول کینٹی کی اولاد ہے۔ اسے پانچ لاکھ سالانہ آمدن ہے"

کونٹ نے کاغذ پر سے آنکھ اٹھائی اور میجر کیطرف دیکھکر بولا" پانچ لاکھ یہ بڑی رقم ہوتی ہے"

میجر: "جناب پانچ لاکھ"

کونٹ: "ہاں اتنی ہی لکھی ہے اور اتنی ہی ہوگی کیونکہ ابی لبسونی یورپ کے تمام مالداروں کی آمدنیوں سے واقف ہے"

میجر: "شاید یہی ہو۔ مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"

کونٹ: "اس کا یہ سبب ہے کہ آپ کے نوکر آپکو لوٹتے ہیں" آپکو اس بارے میں ضرور اطلاع کرنی چاہیئے۔

میجر: آپنے تو میری آنکھیں کھولدی ہیں۔ میں اب بندوبست کرونگا"

کونٹ نے پھر خط کو پڑھنا شروع کیا (بقیہ خط) "بس اسکی آسودگی کو کامل کرنے کے لئے صرف ایک چیز کی کمی ہے"

میجر۔ (آہ بھر کر) "بیشک ایک چیز کی"

کونٹ: (بقیہ خط) "اور وہ یہ ہے کہ اسکا گم شدہ اور عزیز بیٹا اسے پھر مل جاوے"

میجر "ہاں عزیز اور گم شدہ بیٹیا"

کونٹ۔ (بقیہ خط) "اس لڑکے کو یا تو اسکے دشمن اور یا حبشی چرا کر لے گئے"

میجر۔ (ایک آہ سرد بھر کر اور آنکھیں اوپر کیطرف اٹھا کر) ہائے پانچ برس کی عمر میں"

کونٹ۔ ہائے کمبخت باپ (پھر خط کو شروع کرکے) میں نے اس کو یہ تسلی دیکر تازہ زندگی اور امید دی کہ آپ اسکو اسکا وہ بیٹا پھر ملاویں گے جس کی تلاش میں اس نے اپنے پندرہ برس ضایع کئے ہیں"

میجر نے کونٹ کی طرف ایک بڑی متفکر نگاہ سے دیکھا"

کونٹ "بیشک مجھے یہہ طاقت ہے کہ میں آپکا گم گشتہ بیٹا پھر آپکو ملا دوں"

میجر کو اس بات سے حوصلہ ہو گیا اور وہ بولا خوب تو یہہ خط بالکل سچا ہے"

کونٹ "میجر صاحب کیا آپ کو اس میں کچھہ شک تھا"

میجر "نہیں ہرگز نہیں۔ ایک دیندار آدمی جیسے کہ ابی لبونی ہے ہرگز دہوکا نہیں دیسکتا اور نہ ہی اُسے یہہ سوجھہ سکتی ہے کہ کسی مصیبت زدہ کے ساتھہ تمسخر کرے مگر کیا آپ نے سارا پڑھہ لیا ہے"

کونٹ "جی نہیں۔ کچھہ اور بھی ہے"

میجر "ہاں ہاں ابھی رہتا ہے تو"

کونٹ (بقیہ خط) "میجر صاحب کو بنکروں کے ساتھہ معاملہ اور حساب ڈالنے کی تکلیف سے بچانے کے لیئے میں اس کے اخراجات سفر ادا کرنے کے لیئے اُسے دو ہزار نقد دیتا ہوں اور آپکو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اُنہتالیس ہزار اور بوقت ضرورت انہیں دیدیں جو میرے آپ کے نام باقی ہیں"

میجر بڑی فکر کے ساتھہ خط کے ختم ہونے کے انتظار میں تھا"

کونٹ "بہت خوب"

میجر "جناب پھر"

کونٹ "پھر کیا"

میجر "خط کے اس پچھلے عبارت کی بابت"

کونٹ "اس عبارت کی بابت کیا"

میجر "پھر باقی مضمون کی طرح آپ اسے بھی منظور فرماتے ہیں"

کونٹ "کیوں نہیں۔ ابی لبونی کا میرے ساتھہ لین دین ہے مجھے یہہ تو یاد نہیں کہ میں نے اس کے پورے اُنہتالیس ہزار دینے ہیں یا

کم زیادہ - مگر اگر کچھہ فرق بھی ہوا "
تو مجھے اسکی کوئی پرواہ نہیں ہے اچھا
تو پہر آپ آخری عبارت کو بڑا ضروری
اور بھاری خیال کرتے تھے "

میجر - اجی صاف کیوں نہ کیوں - مجھے
اپنی نبولی کے لکھے پر بڑا شوق تھا
اس لئے میں نے اپنے ساتھہ کچھہ خرچ
نہ لیا - اگر آپکی طرف سے بھی ناامیدی
ہوجاتی تو بس پیرس میں میری بُری
گت بنتی "

کونٹ " کیا یہ ہوسکتا ہے کہ آپ
جیسے معزز آدمی کو روپیہ کیواسطے حیران
ہونا پڑے "

میجر " اجی میرا کوئی یہاں جان پہچان
نہیں ہے "

کونٹ " گو آپ کسیکو نہیں جانتے
مگر آپکو سب جانتے ہیں "

میجر " جی ہاں جانتے ہیں - مگر آپ
براہ مہربانی مجھے یہہ اٹھتالیس ہزار
دیدیں "

کونٹ جب حکم کریں "

میجر کی آنکھوں میں خوشی کا سماں
بندھ گیا "

کونٹ " مگر آپ تشریف تو رکھیں
پوچھی میں خبر نہیں کس خیال میں لگا
تھا - آپ کو پندرہ منٹ کے قریب
کھڑا رہنا پڑا ہے "

میجر " کوئی بات نہیں " یہہ کہکر
اس نے ایک آرام کرسی اپنی طرف
کھینچی اور بیٹھ گیا "

کونٹ " میجر صاحب یہ بتلائیے
کہ آپ پورٹ وائین پئینگے یا شیری
یا الی کنٹ "

میجر " مجھے تو الی کنٹ بڑا مرغوب
ہے وہی ہو تو خوب ہے "

کونٹ " میرے پاس نہایت
عمدہ قسم کا ہے کیا آپ بسکٹ بھی
لیں گے "

میجر " اچھا اگر ہوں تو کیا مضائقہ "

ماؤنٹ کرسٹو نے گھنٹہ بجایا
بیپ ٹسٹن آیا - کونٹ اس کے ملنے
کے لئے آگے گیا - اور بولا " اچھا کیا
حال ہے "

بیپ ٹسٹن (دھیمی آواز میں) " جو
آدمی اس جگہ حاضر ہے "

کونٹ - اسی گول کمرہ میں رکھا ہے "

بیپ ٹسٹن آپکے فرمانے کے
موافق بلو ڈرائینگ روم میں "

کونٹ - بہت خوب - اچھا کچھہ
الی کنٹ اور کچھہ بسکٹ لے آؤ

بیپ ٹسٹن یہ حکم سنکر چلا گیا "

میجر " مجھے بڑی شرم آتی ہے -
میں آپ کو اتنی تکلیف دے رہا ہوں "

کونٹ " اجی ایسی بات زبان پر

نہیں لانی چاہیئے "

بیب ٹسٹن " پیالے اور شراب اور بسکٹ لیکر آگیا "

کونٹ نے ایک پیالہ کو تو لبالب بھر دیا اور دوسرے میں صرف اس بنت عنب کے چند قطرے ڈالے ۔ بوتل تمام لکڑی کے جالے سے ڈھپنی ہوئی تھی ۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ شراب نہایت پرانی ہے ۔ میجر نے بڑی عقلمندی سے بھرے ہوئے پیالہ کو پکڑا اور ایک بسکٹ لی کونٹ نے بیب ٹسٹن کو حکم دیا کہ بسکٹ والی تھالی ۔ مہمان کے نزدیک کردے میجر نے شراب مزے مزے سے پینی شروع کی اور پھر بسکٹ اسمیں ڈبو دیتے "

کونٹ اچھا تو پھر آپ لیو کا میں رہتے تھے آپ ایک شریف آدمی تھے اور آپکی بڑی قدر منزلت ہوتی تھی آپ کے پاس سب کچھ موجود تہا جس سے کہ انسان آسودہ ہوسکتا ہے ۔

میجر (بسکٹ جلدی سے نگل کر) " جی ہاں خدا نے سب کچھ دیا ہوا تھا "

کونٹ " صرف ایک چیز کی کسر تھی جو آپکی خوشی کو کمال تک پہونچادیتی "

میجر " صرف ایک بات کی "

کونٹ " اور وہ ایک چیز تمہارا گم شدہ لڑکا تھا "

میجر " (ایک اور بسکٹ پکڑ کر) ملنے بس یہی تو میری حقیقی خوشی تھی ۔ اور اس سے میں محروم تہا " لائق میجر نے اپنی آنکھیں آسمان کیطرف اٹھا اور آہ سرد کھینچی "

کونٹ " اچھا تو پھر مجھے بتلاؤ کہ وہ لڑکا کون تہا جس نے آپ کے دلپر ایسا داغ لگایا ہے " کیونکہ میں آپکو بالکل کنوارا خیال کرتا تھا "

میجر " عام رائے یہی تہی ۔ اور میں بہی

کونٹ " اور آپ اس رائے کی تصدیق کرتے تھے کیونکہ آپ دنیا سے جوانی کے دنوں کی ایک بے تمیزی کو چھپانا چاہتے تھے ۔ میجر نے اسپر اپنی صورت سنجیدہ سی بنائی ۔ اور پھر آنکھیں نیچے کرلیں تاکہ کچھ بات بنادے مگر نیچی نگاہ سے کونٹ کی طرف دیکھتا رہا جس کے چہرہ پر ابھی تک وہی راز جو مسکراہٹ باقی تھی ۔ اور پھر بولا ۔ ہاں میری یہی خواہش تہی کہ ہر ایک آنکھ سے اس قصور کو چھپاؤں "

کونٹ " اپنے واسطے نہیں کیونکہ آدمی تو ان باتوں سے بری اور اعلیٰ ہوتا ہے "

میجر " بیشک اپنے واسطے نہیں "

کونٹ " بلکہ اس کی غریب ماں کیواسطے

میجر "(تیسری لبکٹ لیکر) ہاں اس کی غریب ماں کیخاطر۔

کونٹ (ایک اور گلاس میں شراب ڈالکر) "میجر صاحب کچھ اور شراب لیں ورنہ آپکا جوش آپکی طبیعت پر زیادہ غلبہ کرے گا"

میجر (بات کی کوشش کرتے ہوئے کہ کسی طرح سے اسکی آنکھیں تر ہوجاویں) ہائے اسکی غریب ماں"

کونٹ "میرا خیال ہے کہ وہ اٹلی کے ایک نہایت ہی معزز خاندان سے تھی"

میجر "کونٹ صاحب وہ فیزو کے اعلیٰ خاندان سے تھی"

کونٹ - اور اسکا نام؟"

میجر "کیا آپ اس کا نام بھی جاننا چاہتے ہیں؟"

کونٹ "آپکے بتلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھے پہلے ہی سے معلوم ہے"

میجر "کونٹ صاحب کو سب کچھ معلوم ہے"

کونٹ "کیا اس کا نام آلوا کورسی نیری نہ تھا"

میجر "جناب"

کونٹ "اور کیا وہ ایک نوابہ نہ تھی"

میجر "جناب"

کونٹ "اور آپ نے اس خاندان کی مخالفت کے باوجود اس سے شادی کی"

میجر "جناب میں نے ایسا ہی کیا تھا"

کونٹ "امید ہے کہ آپ اپنے سب کاغذات اپنے ہمراہ لائے ہوں گے"

میجر "کیسے کاغذات"

کونٹ "آلوا کے ساتھ اپنی شادی کی سند اور اپنے بیٹے کی پیدائش کا رجسٹر یعنی اپنے بیٹے اینڈریا کیولکنٹی کی پیدائش کا رجسٹر۔ کیا اس کا نام اینڈریا نہیں تھا"

میجر "میرا بھی ایسا ہی خیال ہے"

کونٹ۔ کیا کیا آپ کو یقین نہیں ہے کہ اس کا یہ نام تھا۔

میجر "میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کیونکہ مدت بڑی گزر گئی ہے"

کونٹ "اچھا تو کیا تمام تحریرات آپکے پاس ہیں"

میجر "کونٹ صاحب بڑا افسوس ہے کہ میں انہیں ساتھ لانا بھول گیا ہوں کیونکہ مجھے وہم تک نہ تھا کہ انکا میرے پاس ہونا کسی طرح سے ضروری ہے"

کونٹ "یہ تو بڑی بات ہے"

میجر "کیا وہ ایسے ہی ضروری تھے"

کونٹ "ان کے بغیر کام ہی نہیں بنتا"

میجر (اپنے منہ پر ہاتھ پھیرکر) کام نہیں بنتا"

کونٹ "جی نہیں بالکل نہیں بنتا"

فرض کرو کہ کوئی یہہ اعتراض اٹھائے کہ آپکی شادی ناجائز ہے یا آپکا بیٹا ولدالحرام ہے تو پھر ہمارے پاس کیا ثبوت ہے"

میجر " بیشک یہ اعتراض ہوسکتے ہیں"

کونٹ " اس حالت میں آپکے بیٹے کو سخت نقصان کا اندیشہ ہے"

میجر " بیشک سخت نقصان کا اندیشہ ہے"

کونٹ " آپکو تو معلوم نہیں ہے مگر فرانس میں شادی کے معاملات ذرا بہت نازک ہیں یہاں اٹلی کیطرح اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ پادری کے پاس گئے اور اُسے کہا کہ ہم ایکدوسرے کو محبت کرتے ہیں اور ہمارا منشا ہے کہ ہم شادی کریں۔ فرانس میں شادی کا معاملہ ذرا سخت ہے اور یہاں شہادتیں اور کاغذات چاہئیں جس سے کافی ثبوت مل سکے"

میجر " یہی تو کمبختی ہے۔ خیر میرے پاس تو کاغذات نہیں ہیں"

کونٹ " خیر آپ فکر نہ کریں میرے پاس ہیں"

میجر " آپکے پاس"

کونٹ " ہاں ہیں"

میجر " آپ کے پاس ہیں"

کونٹ " ہاں ہیں"

میجر کو یہہ ڈر تہا۔ کہ شائید کاغذات کے نہ ہونے سے اس کا سفر ہی اکارت جاوے اور اُسے یہ بہی فکر لگی تہی کہ کہیں وہ انچتالیس ہزار اس غفلت کے سبب ہاتہہ سے نہ جاویں۔ اسلئے جب اُس نے یہ سُنا تو وہ بولا آہ یہہ تو بڑی خوش قسمتی کی بات ہے۔ لوجی مجہے تو بہول ہی گئی تہی مگر کام جو ہونا تہا تو کسی نہ کسی طرح سے آگئے

کونٹ " اجی کوئی تعجب کی بات نہیں ہے آدمی بہولا ہی کرتے ہیں۔ آپ بہول گئے تو کیا بڑی بات ہے مگر ابی لبسولی نہیں بہولا۔ اُسے آپکا بڑا خیال تھا"

میجر " ابی لبسولی بڑا خوبی کا آدمی ہے"

کونٹ " وہ بڑا سوچنے والا اور دور اندیش آدمی ہے"

میجر " جی وہ بڑا ہی عجیب آدمی ہے اچہا اُسنے کاغذات آپ کے پاس روانہ کر دیئے ہیں"

کونٹ " دیکھو یہہ ہیں کاغذ ولن کیطرف دیکھکر" آپنے آلوا کے ساتہہ سین پابلو ڈل مانٹی کٹینی میں شادی کی اور یہہ پادری کی سند ہے"

میجر " جی ہاں"

کونٹ " اور یہہ اینڈریا کیول کنٹی کے بپتسمہ لینے کا رجسٹر ہے جو کہ سیرنیزا کے پادری نے دیا ہوا ہے"

میجر " بالکل سچ ہے"

کونٹ " یہہ تحریرات سب لیلو یہہ

میرے کسی کام کی نہیں۔ انہیں اپنے
بیٹے کو دید نیا وہ ان کو احتیاط سے
رکھیگا"
میجر" میرا بھی ایسا ہی خیال ہے۔ مگر اگر
اس سے کہیں ضائع ہوگئے تو "
کونٹ۔ اگر ضائع ہوگئے تو "
میجر" اس صورت میں پادری صاحب
کو لکھہ دینگے کہ وہ ان کی نقلیں روانہ
کردیں۔ مگر ان کے آنے میں وقت
لگیگا"
کونٹ" یہ بات تو پھر مشکل ہوجائیگی
میجر" مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن
ہوجائیگی"
کونٹ" مجھے اس بات کے دیکھنے سے
بڑی خوشی ہے۔ کہ آپ ان کاغذات
کی قدر کو جان گئے ہیں"
میجر" میں تو انہیں نہایت ہی بیش
بہا خیال کرتا ہوں"
کونٹ" اچھا۔ اس جوان لڑکے
کی ماں کی بابت
میجر اسکی ماں کی بابت۔ یہہ سنکر
وہ متفکر سا ہوگیا۔
کونٹ۔ الوا کی بابت۔
میجر" اس معاملے میں تو بڑی
مشکلات پیش آئینگی کیا اسکی بھی
ضرورت پڑیگی"
کونٹ" اجی نہیں کیا وہ مرگئی ہے

میجر" جی ہاں وہ مرگئی ہوئی ہے"
کونٹ" مجھے یہ بات معلوم تھی
اسے میرے تو دس سال ہوگئے ہیں"
میجر" (اپنی جیب سے ایک رومال نکال
کر اور اس سے اپنی آنکھیں پونچھ کر)
میں تو ابتک اسکا ماتم کررہا ہوں"
کونٹ" یہہ تو تقاضائے قدرت ہے
ہم سب فانی انسان ہیں اور سب
کو اسی رستے پر چلنا ہے [illegible]
سمجھتے ہیں کہ فرانس میں لوگوں کو یہہ
کہنا مجھے اپنے بیٹے سے جدا ہوئے پندرہ
سال ہوگئے ہیں فضول ہی حیثیت کی
کہانیاں جو بچوں کو چرا کر لیجاتے ہیں
اس ملک میں کوئی وقعت نہیں رکھتیں
اور انکا بچوں کو بھی یقین نہیں آتا
بس آپکے لئے اتنی دلیل بیان کردینا
کافی ہے۔ کہ آپنے اسکو کسی ملک کے سکول
میں تعلیم کے واسطے بھیجا تھا۔ اور اب
آپ چاہتے ہیں کہ پیرس میں [illegible]
تعلیم کی تکمیل ہو [illegible]
آپ دایا دیگیو سے چلے آئے ہیں جہاں
آپ اپنی بی بی کی وفات سے اقامت
پذیر تھے"
میجر" [illegible]
کونٹ" [illegible]
میجر" بہت خوب"
کونٹ" اگر انہوں نے جدائی کی

بابت سُن لیا تو"

میجر "پھر میں کیا کہوں"

کونٹ "بس یہہ کہ ایک بے وفا استاد جسکو کہ میرے خاندان کے دشمنوں نے رشوت دی تھی اس بچے کو اغوا کر لیگیا تھا تاکہ ہمارا نام بالکل معدوم ہو جاوے"

میجر "بس یہ کافی ہوگا - کیونکہ وہ بیٹا بھی اکلوتا ہے"

کونٹ "اچھا تو جبکہ یہہ سب فیصل ہو چکا ہے تو پھر ان سب باتوں کو بھول نہ جانا - آپنے قیاس تو کیا ہوگا کہ میں آپکے لئے کوئی حیرانی کرنیوالی تیار کر رہا ہوں

میجر "امید ہے کہ یہ حیرانی کوئی دلپسند قسم کی ہوگی -

کونٹ "خوب میں دیکھتا ہوں کہ ایک باپ کی آنکھ بھی ایسی ہی دہوکا نہیں کہا سکتی جیسے کہ اسکا دل نہیں کہا سکتا"

میجر "ہوں"

کونٹ "معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے آپکو راز بتا دیا ہے یا آپکو خود بخود قیاس سے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ یہیں ہے

میجر "کون یہاں ہے"

کونٹ "آپکا لڑکا - آپکا بیٹا آپکا اینڈریا"

میجر "بیشک قیاس تو میں نے کیا تھا - اچھا پھر وہ یہاں ہے"

کونٹ "بیشک یہیں ہے - جب میرا نوکر آیا تو اسنے مجھے اسکی آمد کی بابت بتایا تھا"

میجر - (پھر ایک نعرہ پر اپنی چھڑی زمین پر مارتے ہوتے نہ) بہت خوب بہت خوب بہت خوب"

کونٹ "جناب بندہ میں آپکے جوش کو خوب سمجھتا ہوں - آپ ذرا سمجھیں - میں جاتا ہوں - اور جوان آدمی کو آپکی ملاقات کیواسطے تیار کرتا ہوں - کیونکہ میرا خیال ہے کہ وہ اس ملاقات کیواسطے ایسا ہی تڑپ رہا ہے جیسے کہ آپ"

میجر "میرا ایسا ہی خیال ہے"

کونٹ "بس ایک پاؤ گھنٹہ میں وہ آپکی خدمت موجود ہوگا"

میجر "اچھا تو پھر آپ اسے لائیں گے آپ اپنی نیکی کو یہاں تک وسعت دینا چاہتے ہیں کہ آپ اسے لاتے بھی خود ہی ہیں"

کونٹ "نہیں میں نہیں چاہتا کہ باپ اور بیٹے کے بیچ میں آؤں مگر بے قرار نہ ہو اگر فطرت کی طاقت اور آواز خاموش ہی رہے تو بھ

بھی آپ اُسے شناخت کرنے میں
خطا نہیں کر سکتے وہ اس دروازہ میں
سے داخل ہوگا۔ وہ ایک وجیہ جوان
اور خوبصورت رنگ کا آدمی ہے اور
اس کے اطوار بڑے پسندیدہ ہیں
مگر آپکو خود آزمانے کا موقعہ ملجائیگا۔"

میجر "یہہ بات بھی ذرا سن لینا۔ آپکو
معلوم ہے کہ میرے پاس صرف وہی
دو ہزار تھے جو ابی بسونی نے مجھے بھیجے
تھے اور تمام خرچ ہوگئے ہیں"

کونٹ "اچھا تو آپ کو روپیہ کی
ضرورت ہے۔ بہتر تو یہ آٹھہ ہزار تو لو"

میجر "کی آنکھیں مارے خوشی کے
چمک اٹھیں"

کونٹ "اب آپکے میری طرف
چالیس ہزار رہے"

میجر "روپیہ اپنی جیب میں ڈالکر کہیں دو رسید
لکھہ دوں"

کونٹ "کاہے کی رسید"

میجر "میرا خیال تھا کہ شاید انکو ابی
بسونی کو رسید دکھانی ہوگی"

کونٹ "اچھا پھر جب آپ باقی چالیس
ہزار لینگے تو کبھی ہی رسید دیدینا۔
میرا خیال ہے کہ دیانتدار آدمیوں
کے درمیان ایسی پیش بندیوں کا ہونا
بالکل غیر ضروری ہے"

میجر "جی ہاں ایمانداروں کے درمیان
فضول ہی ہے"

کونٹ "میں ایک بات اور کہنی
چاہتا ہوں"

کونٹ "میں ادب سے التماس
کرتا ہوں کہ آپ اس وضع کا لباس
پہننا ترک کریں۔ وایا ریگیو میں آپ
اسے پہن سکتے ہیں اور اس جگہہ خواہ
کیسا ہی کیوں نہ پسند کیا جاتا ہو مگر
یقیناً پیرس میں تو اسکو بری نظر اور
حقارت سے دیکھتے ہیں"

میجر "یہ تو بڑی بری بات ہے"

کونٹ "ابھی میں نے جو کہا ہے کہ
اگر آپکو اپنے لباس کی وضع بہت
پسند ہو تو جب آپ پیرس سے
چلے جاویں تو اُسے پھر اختیار کر لینا
مگر اس جگہہ یہ موزوں نہیں ہے"

میجر "مگر میں پہنوں کیا"

کونٹ "جو آپکے توشہ خانہ میں ہو"

میجر "توشہ خانہ کیسا۔ میرا بس یہی ایک
لباس ہے"

کونٹ "خیر آپکے پاس کچھہ بھی نہیں ہے
ہاں بے شک فضول چیزیں اپنے پاس
رکھنے کی کیا ضرورت ہوتی ہے علاوہ ازیں
پرانے سپاہی بھلا اپنے ہمراہ کہاں لمبے چوڑے
سامان رکھنے لگے۔

میجر۔ بس یہی بات ہے"

کونٹ "مگر آپ بھی بڑے دوراندیش

آدمی ہیں اس لئے آپ اپنا اسباب اپنے پہلے روانہ کردیتے ہیں یہ سب ہوٹل ڈس پرنس روڈی رچلو میں پہونچ گیا ہے اور وہیں آپنے ڈیرا کرنا ہے وہیں آپ کے بہرہ کو حکم ہے کہ آپ کے معمولی کپڑے علیحدہ رکھے اور آپ کی فوجی وردی علیحدہ رکھو بڑے اعلےٰ موقعوں پر آپ کو اپنی وردی پہننی ہوگی۔ یہہ آپکو خوب سمجھی اپنے کو بھی نہ بھولنا۔ فرانسیسی اس سے تمسخر کرتے ہیں مگر اسے ہر موقعہ پر پہنتے ہیں"

میجر کو کونٹ کی اس تمام مہربانی سے وجد کا عالم ہوگیا اور وہ بولا "نہایت خوب نہایت خوب

کونٹ "میجر صاحب اب جو آپ کو ہر طرف سے خاطرخواہ تسلی ہوگئی ہے اسلئے آپ اپنے پیارے بیٹے اینڈریا کے لئے تیار ہو جاویں"

یہہ کہکر کونٹ نے تسلیم کی اور ایک پردہ کے پیچھے غائب ہوگیا۔

چھپنواں باب

اینڈریا کیول کنٹی

کونٹ آف مانٹی کرسٹو اس کے کمرے میں جسکا نام کہ بیپ ٹسٹن نے **بلو ڈرائنگ روم** بولا تھا داخل ہوا۔ وہاں اس نے ایک جوان آدمی کو دیکھا۔ اُسکی شکل وشباہت بڑی خوشنما تھی اور وہ صرف آدھ گھنٹہ پیشتر اس جگہ آیا تھا۔ بیپ ٹسٹن کو اس جوان کی شناخت کرنے میں کسی قسم کی دقت نہیں ہوئی تھی وہ وہی لمبا جوان سرخ داڑھی سیاہ آنکھوں اور چمکیلے رنگ کا آدمی تھا جو کونٹ نے اسکے پاس اچھی طرح سے بیان کیا ہوا تھا جب کونٹ کمرے میں داخل ہوا تو وہ جوان ایک پلنگ پر لیٹا ہوا اپنی چھڑی اپنے پاؤں کے بوٹ پر مار رہا تھا کونٹ کو دیکھ کر وہ اُٹھا اور بولا "جناب ہی کونٹ آف مانٹی کرسٹو ہیں"

کونٹ۔ جی ہاں میرا خیال ہے کہ میں کونٹ اینڈریا کیول کینٹی سے خطاب کر رہا ہوں"

جوان آدمی (جھک کر) جی ہاں میرا
ہی نام کونٹ ایڈریا کیبول کنٹی ہے۔
کونٹ ۔ "آپ کے پاس میرے نام
ایک ملاقاتی رقعہ بھی ہوگا"
جوان ۔ "جی ہاں ہے تو سہی مگر میں نے
اسکا ذکر نہیں کیا اس لئے اسپر دستخط
بڑے عجیب سے ہیں"
کونٹ ۔ "اسپر سندباد جہازران کے
دستخط ہیں یا نہیں"
جوان ۔ "بیشک ۔ مگر میں نے سوائے
الف لیلہ والے سندباد کے آجتک کسی
اور سندباد کو نہیں دیکھا"
کونٹ ۔ "یہ سندباد بھی اُسی کی اولاد
میں سے ہے اور میرا بڑا پکا دوست ہے۔
وہ بڑا دولتمند انگریز ہے ۔ اور اسکی طبیعت
ایسی وہمی ہے کہ دیوانہ پن تک نوبت پہونچی
ہوئی ہے ۔ اس کا اصلی نام لارڈ ولمور ہے"
جوان ۔ "خیر اب بات صاف ہوگئی ہے
اچھا تو پھر وہ وہی انگریز ہے جسکو میں وہاں
ملا تھا" ۔ اچھا کونٹ صاحب میں اب آپکا
غلام ہوں"
کونٹ ۔ "اگر آپ یہہ بات صدق دل سے
کہتے ہیں ۔ تو براہ مہربانی مجھسے اپنے اور
اپنے خاندان کا کچھہ حال سناویں"
جوان ۔ آدمی ایسی تیزی سے جس سے
معلوم ہوتا تھا کہ اس کی طبیعت میں
بڑی ایجادی قوت ہے بولا ۔ ہاں میں
سناتا ہوں ۔ میں کونٹ اینڈریا کیبول
کنٹی میجر بارٹو لومیو کیبول کنٹی کا بیٹا
ہوں میرا اصل انہیں کیبول کنٹی میں
سے ہے ۔ جن کا نام مملکت فلارنس
کی سنہری کتاب میں مندرج ہے ہمارا
خاندان اگرچہ اب بھی دولتمندی کے
واسطے مشہور ہے (میرے باپ کی
آمدنی پانچ لاکھہ سالانہ ہے) مگر تاہم
بڑے بڑے مصائب کے زد بنا رہا
ہے مجھے بھی میرا دغاباز استاد چرا کرلے
گیا تھا اور پندرہ برس گذر گئے ہیں کہ
میں نے اپنے والدین کے چہرے
کو نہیں دیکھا جبسے کہ میں نے ہوش
سنبھالا ہے میں اس کی تلاش میں
ہر دیار کی خاک چھانتا پھرتا ہوں مگر کچھہ
کامیابی کی صورت نہیں بنی آخر کار مجھے آپ
کے دوست سے یہ خط ملا جس سے معلوم
ہوتا ہے کہ میرا باپ پیرس میں ہے
خط لکھنے والے نے مجھے یہ بھی ہدایت
کی ہے کہ میں آپ کے پاس جاؤں ۔
کیونکہ آپ اسکی بابت مجھے کچھہ پتا بتا سکتے
ہیں"
کونٹ ۔ "آپکا قصہ تو بڑا عجیب ہے آپ
نے بڑا اچھا کام کیا ہے کہ آپ میرے
دوست سندباد کی ہدایت پر
پورے کاربند رہے ہیں کیونکہ
آپکا باپ یہیں ہے اور آپکی تلاش

کر رہا ہے۔

کونٹ: جیسے کہ کمرے میں آیا تھا۔ برابر جوان آدمی کے چہرے کی طرف دیکھتا رہا تھا اور اُس نے دیکھا کہ اس جوان کی آواز بھی بالکل مضبوط اور اس کا چہرہ بھی بالکل سنجیدہ ہے مگر ان الفاظ پر کہ آپکا باپ یہیں ہے اور آپ کی تلاش کر رہا ہے" وہ چونک پڑا اور چلایا میرا باپ کیا میرا باپ یہیں ہے"

کونٹ: یقیناً کیا آپکا باپ میجر بارٹولومیو کیول کنٹی نہیں ہے"

وحشت کے آثار جو ایک آن کیواسطے اس جوان کے چہرہ پر نمودار ہوئے تھے اب غائب ہوگئے تھے۔ اور وہ اپنے آپ کو سنبھال کر بولا۔ ہاں اسکا نام تو یہی ہے میجر بارٹولومیو۔ کونٹ صاحب کیا آپکا سچ مچ یہ مطلب ہے کہ میرا باپ یہاں ہے"

کونٹ: جی ہاں۔ بلکہ میں ابھی اس کے پاس سے آیا ہوں اس نے میرے پاس اپنے گم گشتہ بیٹے کا واقعہ بیان کیا جس نے میرے دل پر بڑا اثر کیا۔ اس بارے میں اسکا رنج والم اس کی امید اور اسکا ڈر ایک بڑی پر اثر نظم کیواسطے مضمون بنا سکتے ہیں"

آخر کار اسے ایک روز ایک خط ملا جس میں لکھا تھا۔ کہ وہ لوگ جو اس کے بیٹے کو لیگئے تھے آپ سے واپس دینے کو تیار ہیں" یا کم سے کم اتنا بتلا دینے کو تیار ہیں کہ وہ کہاں ملے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ کچھ فدیہ دیا جاوے آپ کے باپ نے اس بات کو سنکر ذرا بھی پس و پیش نہ کی اور فوراً رقم مطلوب سرحد **پیڈمانٹ** کی طرف روانہ کردی اس وقت آپ فرانس کے جنوب میں تھے

اینڈریا (کچھ متفکر ہوکر) ہاں میں فرانس کے جنوب میں تھا"

کونٹ: ایک گاڑی آپکے لئے شہر نائیس میں منتظر کھڑی تھی"

اینڈریا: جی ہاں اور اسپر چڑھ کر میں نائیس سے ٹیورن میں اور ٹیورن سے **پیرس** میں آیا"

کونٹ: مگر آپکا باپ بھی تو اسی رستہ آیا تھا۔ کیا وہ رستے میں آپکو نہیں ملا"

اینڈریا: اگر میرا باپ مجھ ملتا بھی تو میں پہچان کیسے سکتا تھا۔ اس وقت سے جبکہ میں اس سے جدا ہوا ہوں میں بہت کچھ متغیر ہوگیا ہونگا"

کونٹ: مگر قدرت کی آواز"

اینڈریا: بیشک سچ ہے۔ مگر میں اسے اس نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا تھا"

کونٹ: پس اب آپ کے باپ کے

دل میں صرف ایک ہی اضطراب ہے
اور وہ یہہ ہے کہ اسے اسبات کی فکر
لگی ہوئی ہے کہ آپ اپنی غیرحاضری میں
کیا شغل کرتے رہے ہیں" آپ کے
ساتھہ ان ظالموں نے کس طرح
سلوک کیا ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ
آیا آپ پر کوئی بُرے اخلاقی اثر تو
نہیں پڑے ہے جو ایسے ظالموں کے پاس
لابد ہوتے ہیں اور جو کہ بدنی مصائب
سے لاکھوں گنا زیادہ برے اور
وہشت زدہ ہیں۔ اُسے اسبات کے
معلوم کرنے کی بھی فکر ہے کہ وہ مضبوط
عقلی قویٰ جو قدرت نے آپ کو عطا
کئے تھے۔ کہیں تعلیم نہ ملنے کے سبب
خراب تو نہیں ہوگئے اور آیا آپ اپنے
آپ کو اس قابل جانتے ہیں کہ آپ
اپنے رتبہ اور مقام کے مطابق اس
دنیا میں پھر کارروائی شروع کریں"
ایڈریا (حیران ہوکر) صاحب مجھے
امید ہے کہ کوئی چھوٹی جزا"
کونٹ" دیکھو جی سنو پہلے پہلے
اس محب الخلق ولمور نے میرے پاس
آپکا تذکرہ کیا تھا۔ میرا خیال ہے
کہ اس نے آپ کو کسی مصیبت میں دیکھی
حقیقت میں میں نے اس سے نہیں پوچھی
دیکھا۔ آپکی مصائب سے اس کی ہمدردی
اس میں آئی اس نے مجھے کہا کہ اُسے
اسبات کی فکر ہے کہ وہ آپکو پھر اپنی
پہلی حالت میں پہنچا وے اس بنا پر اس
نے آپکے باپ کی تلاش شروع کی
یہاں تک کہ اس نے اسے ڈھونڈ نکالا
اور اسے یہاں بھیجا پھر اس نے مجھے
آپکے اس جگہ آنیکی اطلاع کی اور آپ
کی آئیندہ قسمت کی بابت مجھے ہدایت
کی بس میرا فرض ہے کہ میں اس کی
ہدایت پر عمل کروں۔ اب دیکھو میں
آپ سے ایک سوال کرتا ہوں خفا نہ
ہونا اور وہ یہہ ہے کہ کیا آپکے مصائب
نے (جو بالکل آپکے احاطہ اختیار سے
باہر نہیں) آپکی عزت میری نظر میں
ذرا بھی کم نہیں کی) آپکا دل اس
دنیا سے کچھہ اکتا تو نہیں گیا جسمیں
کہ آپکا نام یہہ تقاضا کرتا ہے کہ آپ
ایک بڑا اعالی رتبہ حاصل کریں"
ایڈریا۔ (پھر سنبھلکر) جناب اس
طرف سے بالکل مطمئن رہیں۔ وہ لوگ
جو مجھکو چرا کر لیگئے تھے انکا ارادہ تھا کہ پھر
مجھے اصل مالک کے پاس فروخت
کردیں۔ سو اچھی قیمت حاصل کرنے
کے لئے انہوں نے یہہ سوچ لیا تھا
کہ میری ذاتی اور آبائی لیاقت اور خوبی
کو کوئی مضرت نہ پہونچائی جاوے اس
لئے انہوں نے مجھے نہایت اعلے
قسم کی تعلیم دی ہے اور مجھے

اسی طریقے سے سلوک کیا ہے جیسے
میں کہ ایشیائی کو ہیکل کے غلام
سلوک کئے جاتے تھے۔ اور جن کے
بالکل بردہ فروشی بازاروں میں انکی بڑی
قیمت لینے کے لئے انہیں نجومی اور
ڈاکٹر اور فلاسفر بناتے تھے۔"

مانٹی کرسٹو مسکرایا۔ معلوم ہوتا
تھا کہ اس کی تسلی ہو گئی ہے کیونکہ اسے
اینڈریا سے اتنی امید نہ تھی۔"

اینڈریا: "علاوہ ازیں اگر میری
تعلیم میں کچھ نقص رہ بھی گیا ہو تو انہیں
محدود سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ میری جوانی
میں مصائب بھی تو مجھے کچھ تھوڑے سے
نہیں آئے۔"

کونٹ: "اپنے پروا ہی سے" خیر آپ جیسا
چاہیں کریں آپ مختار ہیں۔ اور آپ
ہی کا اس معاملے میں زیادہ تر تعلق
ہے۔ کبھی اگر میں اینڈریا ہوتا تو ان تمام
واقعات کی ایک لفظ باہر نہ نکالتا۔ آپکی
زندگی گویا ایک افسانہ ہے مگر دنیا کا یہ
اور لکھے ہوئے افسانوں سے تو خوش ہوتی
ہے اور ایسے افسانوں کو جو کسی زندہ
شخص پر گزری ہوں اور جنکو وہ خود
اپنی زبان سے بیان کرے شک کی
نگاہ سے دیکھتی ہے۔ بس یہی بات
ہے جو میں آپ پر ظاہر کرنا چاہتا
تھا بس جونہی یہ قصہ آپکی زبان سے
نکلا دونہی یہ ہوا کی طرح اڑ جائے گا۔
اور لوگ آپ سے خلاف فعل اور ناحکم
کہنے لگ جائینگے لوگ پھر اسکے بعد
آپکو ایک گم شدہ لڑکا خیال نہیں
کرینگے مگر یہ خیال کرینگے کہ آپ
بالکل تو دوست ہیں جو اپنے اٹھ کھڑے
ہوئے ہیں جیسے کہ رات کے وقت...
پس پھر لوگ آپ کی نسبت عجیب
عجیب باتیں اڑائینگے جو شاید آپ
کے کانوں کو خوشگوار نہیں ہوں گی۔"

اینڈریا۔ زرد ہو گیا اور اپنے ساتھی
کی تیز نگاہ کے نیچے کانپ گیا اور بولا "
میں آپ سے بالکل متفق ہوں ایسی باتیں
کہاں بنائی جا سکتی ہیں۔"

کونٹ: "مگر آپ کو اپنی نسبت
زیادہ ڈر کے بھی نہیں دکھانی چاہیئے۔
ورنہ آپ ایک غلطی سے نکل کر دوسری
میں جا پڑینگے۔ پس آپ کو ایک ہی
طریقہ اختیار کرنا اور آپ کے لئے یہ
ہو گا آسان کیونکہ آپ ایک دانا
آدمی ہیں اور وہ یہ ہے کہ آپ کو
معزز آدمیوں سے دوستی بنانی چاہیئے
اور اس طرح اس شبہ کو دور کرنا چاہیئے
جو کہ لوگوں کو آپ کی گمنام زندگی کی
بابت ہے۔" (اینڈریا کا رنگ بدل گیا)
"میں اپنے آپ کو آپکا ضامن اور ناصح
خیال کرتا مگر مجھے اپنے نہایت اعلیٰ

دوستوں میں بھی ایک قسم کی بے
اعتباری ہے اور میں دوسروں کو بھی
ان سے روکتا ہوں۔

اینڈریا:۔ مگر لارڈ ولمور ہی کی خاطر
سے ہی جس نے میری آپ کے پاس
ضمانت کی ہے"

کونٹ:۔ بیشک مگر لارڈ ولمور نے
مجھے یہہ بات بتائی بھی فراموش نہیں
کی کہ آپکی جوانی کا زمانہ بہت پُرخطر اور
طوفانی زمانہ تھا (اینڈریا کے چہرے
کی طرف دیکھکر) آہ آپ سے کوئی
اقرار نہیں طلب کرتا اسی بات کی
ضرورت کو دور کرنیکے واسطے تو آپ
کے باپ کو لیوکا سے منگوایا ہے
آپ ابھی ان کو دیکھیں گے وہ ذرا
کرخت مزاج ہے اور اس کی وردی
نے اس کی شکل کو بالکل بگاڑا ہوا ہے
مگر معلوم ہو جائیگا کہ وہ سلطنت
آسٹریا کا ملازم ہے تو یہ معلوم ہوجائیگا
آپ تو شاید آسٹریا والوں کے حق میں
بڑے سخت نہیں ہیں"

اینڈریا:۔ اجی آپ نے تو میرا دل
بڑھا دیا ہے مجھے اس سے جدا ہوئے
اتنی مدت ہوئی ہے کہ مجھے وہ بالکل بھول
گیا تھا۔ علاوہ ازیں آپ جانتے ہیں
کہ دوست سے سب عیب چھپ جاتے
ہیں"

کونٹ:۔ وہ ایک لکھ پتی آدمی ہے
اسکی آمدنی پانچ لاکھ سالانہ ہے"

اینڈریا:۔ (متفکر صورت بناکر) تو پھر
میں اسجگہ اچھی حالت میں رہونگا"

کونٹ:۔ اجی نہایت مزے میں
میں جب تک پیرس میں رہیں وہ
آپ کو پچاس ہزار سالانہ دیا کریگا"

اینڈریا:۔ اگر ایسی بات ہوئی تو میں
پھر ہمیشہ یہیں رہونگا"

کونٹ:۔ حالات تو آپ کے اختیار
میں نہیں ہیں انسان تجویزیں کرتا ہے
مگر انکا پورا کرنا کرانا صرف خدا کے
ہاتھہ میں ہوتا ہے"

اینڈریا نے آہ سرد بھری اور کہا جب
تک میں پیرس میں رہوں اور حالات
مجھے اسے چھوڑنے پر مجبور نہ کریں تو
اس صورت میں تو مجھے رقم مذکورہ ملتی
رہیگی یا نہ"

کونٹ:۔ جی ہاں"

اینڈریا:۔ کیا میرے باپ کیطرف
سے ملےگی"

کونٹ:۔ آپکا باپ خود آپ کو دیا کریگا
لیکن ضامن لارڈ ولمور ہوگا اس نے
آپ کے باپ کے کہنے پر مسٹر ڈینگلرس
کے ساتھ پانچ ہزار ماہانہ رقم تک
حساب کھولا ہے اور مسٹر ڈینگلرس
کا بنک شہر پارس میں ایمانداری کے

واسطے بڑا مشہور ہے"

اینڈریا "میرے باپ کا کب تک رہنے کا ارادہ ہے"

کونٹ "صرف چند روز۔ اسکی ملازمت اسے اجازت نہیں دیتی کہ زیادہ دن غیر حاضر رہ سکے"

اینڈریا (خوش ہو کر کہ اسکے باپ نے جلدی ہی چلا جانا ہے) آہ میرے پیارے باپ"

کونٹ (جتا کر گویا وہ اسکے مطلب کو نہیں سمجھا) تو پھر میں زیادہ توقف نہیں کرتا۔ آپ اپنے باپکی ملاقات کی خوشی حاصل کریں۔ کیا آپ اس سے بغلگیر ہونے کے لئے تیار ہیں"

اینڈریا "جی میں ہر وقت تیار ہوں بڑی مبارک ہے وہ گھڑی جبکہ مجھے یہ بات نصیب ہو"

کونٹ "اچھا میرے جوان دوست اس کمرے میں جاؤ وہاں وہ آپکا انتظار کر رہا ہے"

اینڈریا کونٹ کو سلام کر کے اس کمرے میں جا داخل ہوا۔ مانٹی کرسٹو دیکھتا رہا حتٰے کہ وہ اسکی نظر سے اوجھل ہو گیا پھر اس نے ایک پیچ جو دیوار میں لگا ہوا تھا دبایا اور اسکے پیچھے سے ایک ایسا سوراخ نمودار ہوا جسمیں سے کہ وہ سب کچھ اچھی طرح سے دیکھ سکتا تھا۔ جو کہ اینڈریا اور میجر والے کمرے میں ہو رہا ہو۔ اینڈریا نے داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا اور میجر کی طرف بڑھا۔ میجر پہلے ہی سے پاؤں کی آہٹ سننے پر اٹھ کھڑا ہوا تھا"

اینڈریا (ایک اونچی آواز میں تاکہ کونٹ سن سکے) "آہا میرے پیارے باپ کیا آپ ہی ہیں"

میجر (سنجیدگی سے) میرے پیارے بیٹے تمہارا کیا حال ہے۔ اچھے تو ہو"

اینڈریا (اس آواز میں اور دروازہ کی طرف دیکھ کر) اتنے برسوں کی جدائی کے بعد پھر ملاقات ہونی بڑی ہی خوش نصیبی ہے"

میجر "بڑی لمبی جدائی کے بعد"

اینڈریا "کیا آپ مجھ سے بغلگیر نہیں ہوں گے"

میجر "بیٹا اگر آپ کی بغلگیر ہونیکی مرضی ہو۔ تو آؤ" یہ کہہ کر ان دونوں نے ایک دوسرے کو اس طرح سے گلے لگایا جیسے تماشے میں تماشا کرنیوالے کرتے ہیں یعنی ایک کا سر دوسرے کے کاندھے کو چھوتا تھا"

اینڈریا "خدا نے مدت کے بچھڑے ہوؤں کی ملاقات کرائی ہے"

میجر "ہاں پھر کرائی ہے"

اینڈریا" خدا کرے کہ ہم پھر کبھی جُدا نہوں "

میجر" پیارے بیٹے میں خیال کرتا ھوں کہ آپ کو اس عرصہ میں فرانس سے کچھہ ایسا انس ہوگیا ہوگا کہ آپ اسے آپ اپنا ملک ہی جانتے ہوں گے "

اینڈریا" بات تو یہہ ہے کہ مجھہ پر اس ملک کے چھوڑنے کا خیال بھی ا تنو بڑا شاق گزرتا ہے "

میجر" میری بابت پوچھتے ہو۔ میرے واسطے تو ممکن نہیں ہے کہ میں لیوکا سے باہر رہ سکوں۔ اور میں تو جب موقعہ لگتا ہے پھر واپس جانے کو تیار بیٹھا ہوں "

اینڈریا" پیارے باپ پیشتر اس کے کہ آپ فرانس سے چلے جاویں امید ہے کہ آپ مجھے وہ کاغذات دیدینگے جو کہ میری ولادت ثابت کرنے کے واسطے ضروری ہیں "

میجر" میرے آنے کی اور غرض کیا ہے مجھے تمہارے ڈھونڈنے میں تکالیف تو بہت درپیش آئی ہیں میرا ایکا ارادہ ہے کہ میں کاغذات تمہیں دیدوں۔ اگر مجھے پھر کہیں تمہیں تلاش کرنا پڑا تو بس میری عمر اس میں بسر ہوجائیگی "

اینڈریا تو پھر وہ کاغذات کہاں ہیں"

اینڈریا نے اپنے باپ کی شادی کا سرٹیفکٹ اور اپنا بپتسمہ لینے کا رجسٹر ہاتھہ میں لیا۔ اور انہیں بڑے شوق سے (جس کی ایسی حالت میں اس سے امید ہوسکتی ہے) کھولا مگر ایسی آسانی سے پڑھا کہ گویا وہ ایسے کاغذات پڑھنے کا بڑا مشاق ہے جب اس نے انکو پڑھ لیا تو بڑی خوشی اور طرب کے آثار اس کے چہرہ پر نمایاں ہوئے اور میجر کی طرف ایک عجیب حیرت میں آج کل جلا وطنی کی سزا بالکل موقوف ہے "

میجر" (اکڑ کر اور سر اٹھا کر) اجی یہ کیسا سوال ہے اس سے تمہارا کیا مطلب ہے "

اینڈریا" میرا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی وہاں سزا وغیرہ ہوتی تو ایسی تحریرات کا وہاں ہرگز رواج نہ ہوتا۔ صاحب من اگر فرانس میں ہر قسم کی جعلسازی کا کوئی مرتکب ہو تو وہ فوراً پانچ سال کے لئے ٹولون (فرانس کا کالا پانی) کی ہوا کھانیکے لئے روانہ کردیا جاویگا "

میجر" بڑی شاہانہ انداز سے) مہربانی کرکے اپنا مطلب ذرا واضح طور پر سمجھا دیں "

اینڈریا" (میجر کا بازو پکڑ کر) پیارے کیول کنٹی سچ بتاؤ کہ آپکو میرا باپ بننے کے واسطے کتنا کچھہ ملا ہے "

میجر بولنے ہی کو تھا جبکہ اینڈریا

پھر آہستہ آواز میں بولا " کیا فضول میں آپکو اعتبار کا ایک نمونہ دیتا ہوں مجھے تو وہ آپکا بیٹا بننے کے پچاس ہزار سالانہ دیتی ہیں اس لیے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ بالکل ممکن نہیں ہے کہ میں تمہارا اپنا باپ ہونے سے انکار کروں "

میجر نے بڑی حیرانی سے اپنے اردگرد دیکھا "

اینڈریا " تسلی رکھو ہم بالکل اکیلے ہیں ۔ اور ساتھ ہی ہم اطالیہ کی بولی میں گفتگو کر رہے ہیں "

میجر " اچھا تو مجھے بھی انھوں نے پچاس ہزار دیئے ہیں "

اینڈریا " مسٹر کیول کنٹی کیا آپ پریوں کی کہانیوں کو بھی مانتے ہیں "

میجر " میں مانا تو نہیں کرتا تھا مگر اب تو ماننے پر مجبور ہوں "

اینڈریا " تو پھر آپکو ترغیب دی گئی ہے کہ آپ اپنی رائے کو بدل دیں ۔ کیا آپکو اسکی راستی کا کچھ ثبوت ملگیا ہے "

میجر نے اپنی جیب سے ایک مٹھی روپیوں کی نکال اور کہا " یہ یقینی ثبوت ۔ آپ دیکھ سکتے ہیں "

اینڈریا " تو کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ مجھے کونٹ کے اقرار ول پر اعتبار کرنا چاہیئے "

میجر " بیشک میرا تو یہی خیال ہے "

اینڈریا " آپکو یقین ہے کہ وہ اپنا اقرار پورا کریگا "

میجر " لفظاً لفظاً پورا کرے گا ۔ مگر آپکو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمیں اپنا پارٹ خوب نبھانا ہوگا ۔ مجھکو بطور ایک محبت کرنے والے باپ کے اور آپکو "

اینڈریا " اور مجھے بطور ایک فرمانبردار بیٹے کے کیونکہ وے چاہتے ہیں کہ میں آپکا ہی بیٹا ہوں "

میجر ۔ وے " کون " اس وے سے آپکی کون مراد ہیں "

اینڈریا " میں انکی بابت تبلا تو کچھ نہیں سکتا مگر میں ان کی طرف اشارہ کر رہا ہوں جنہوں نے کہ خط لکھا تھا آپ کو بھی تو ایک خط ملا تھا ۔ ملا تھا کہ نہیں "

میجر " ہاں ملا تھا "

اینڈریا " کس کی طرف سے "

میجر " ایک شخص سے جس کا نام ابی لبسونی ہے ۔

اینڈریا کیا آپکو کچھ حال معلوم ہے "

میجر " نہیں میں نے اسے کبھی دیکھا بھی نہیں "

اینڈریا " اس کے خط میں کیا لکھا تھا

میجر " اقرار کرو کہ کہیں بھید ظاہر

نہ کرو گے ۔

اینڈریا ۔ اس بات پر ستیفن رسو آپکو معلوم ہے کہ میرے اور آپکے مقاصد ایک ہی ہیں ۔

میجر ۔ اچھا تو پہر خود پڑھ لو ۔ یہہ کہکر میجر نے اینڈریا کے ہاتھ میں ایک خط دیا ۔ اینڈریا نے پڑہنا شروع کیا اس خط کا یہہ مضمون تہا ۔

تم غریب ہو ایک مصیبتوں بہرا تجربا تمہارے دربیش کہڑا ہے ۔ سو اگر تمہاری مرضی ہو کہ دولتمند یا کم سے کم آزاد ہو جاؤ تو فوراً پیرس کیطرف جاؤ اور کونٹ آف مانٹی کرسٹو سے جو کہ حمپ الی سسی نمبر ۳۰ میں رہتا ہے اپنے بیٹے کا جو تمہارے گہر والا کورسی ناوی کے بیبٹ سے پیدا ہوا تہا اور جو پانچ سال کی عمر میں تمسے جدا ہو گیا تہا پتہ پوچہو تمہارے اس بیٹے کا نام اینڈریا کیول کنٹی ہے ۔ اس لئے کہ تمہیں اس رقعہ کے لکہنے والے کے نیک اور خالص ارادوں میں کسی قسم کا شک نہ پڑ جاوے تمہارے نام دو ہزار کی ایک ہنڈوی روانہ کیجاتی ہے جس کا روپیہ تم کو فلارنس میں مسٹر گوساتی کے بنک سے مل سکتا ہے ۔ تمہارے لئے کونٹ آف مانٹی کرسٹو کے نام ایک ملاقاتی خط بہی روانہ کیا جاتا ہے اس سے میں نے اڑتالیس ہزار روپیہ لینے ہیں وہ بہی اب تم ہی کو ملجاوینگے ۔ کونٹ کے پاس ۲۶ مئی کو شام کے سات بجے جانا ۔

راقم ایبی بسونی

اینڈریا ۔ یہ تو وہی ہے ۔

میجر ۔ تمہارا کیا مطلب ہے ۔

اینڈریا ۔ میں یہہ کہنے لگا تہا کہ مجہے بہی ایک ایسے مضمون کا خط ملا تہا

میجر ۔ تم کو ۔

اینڈریا ۔ ہاں ۔

میجر ۔ ایبی بسونی سے ۔

اینڈریا ۔ نہیں ۔

میجر ۔ پہر کس کی طرف سے ۔

اینڈریا ۔ ایک انگریز مسمی لارڈ ولمور کیطرف سے جس نے اپنا نام سندباد جہازران کہا ہوا ہے

میجر ۔ اور جس سے کہ آپ ایسے ہی ناواقف ہیں جیسا کہ میں ایبی بسونی سے ہوں ۔

اینڈریا ۔ آپکو غلطی لگی ہے اس میں میں آپ سے بڑہکر ہوں

میجر ۔ تو پہر آپ نے اسکو دیکہا ہے

اینڈریا" ہاں ایکدفعہ"

میجر" کہاں"

اینڈریا" بس یہی تو ایک بات ہے" جو میں آپکو نہیں بتا سکتا - کیونکہ اگر میں بتلادوں - تو آپ بھی ایسے دانا ہو جاویں گے جیسے کہ میں اور یہہ میں نہیں چاہتا ہوں"

میجر" اور اس خط میں کیا لکھا تھا"

اینڈریا" پڑھ لو"

خط" تم غریب ہو اور آئندہ تمہارے لیئے کوئی امید نہیں ہے سوائے ناکامی اور مفلسی کے - سو اگر تم ایک نام پیدا کرنا چاہتے ہو - اور دولتمند اور آزاد بننا چاہتے ہو تو (اینڈریا) کیا ممکن ہے کہ اس سوال کے دو جواب ہوں) فوراً اس گاڑی میں سوار ہو جاؤ جو تمہارے لیئے شہر نائس میں دروازہ پونی ڈی گینی پر انتظار کر رہی ہے پھر ٹیورن چیمبری اور ماؤنٹ ڈی بیوروزم میں سے گزرو ۲۶ مئی سات بجے شام کونٹ آف مانٹی کرسٹو کے مکان میں جو حمپ الی سس میں واقع ہے جاؤ اس سے اپنے باپ کا پتا مانگو - تم مارکوئیس کیول کنٹی اور آلوا کورسینی مارسی کے بیٹے ہو - کیوال کنٹی تمہیں کچھہ کاغذ دیگا جو اس بات کی سند ہونگی اور آپ تم پیرس میں کیول کنٹی کا نام اختیار کر کے سکونت پذیر ہو سکو گے پچاس ہزار سالانہ کی ایک رقم تمہیں اس جگہہ اپنے رتبہ کے موافق بود و باش رکھنے میں مدد دیگی اس لفافے میں ایک پانچ ہزار کی ہنڈوی نائس کے بینکر ایم فیریا کی طرف کی گئی ہے اور ایک ملاقاتی خط ہے جو کہ کونٹ کے نام ہے اس میں میں نے کونٹ کو ہدایت کر دی ہے کہ تمہاری تمام ضروریات پوری کرے"

(راقم سندباد جہازران)

میجر" ہولف - بہت خوب - آپنے کونٹ سے ملاقات کی ہے"

اینڈریا" میں ابھی اس کے پاس سے آ رہا ہوں"

میجر" اور کیا اس نے اس خط کے مضمون پر پورا پورا عمل کیا ہے"

اینڈریا" ہاں - پورا پورا عمل کیا ہے"

میجر" کیا آپ اسے سمجھتے ہیں"

اینڈریا" بالکل نہیں"

میجر" معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسیکو پھنسانا چاہتے ہیں"

اینڈریا" آپکو اور مجھکو کوئی اندیشہ نہیں کرنا چاہیئے

میجر" بیشک"

اینڈریا۔ پیر کیا "

میجر۔ ہمارا تو اس سے ذرا بھی تعلق نہیں۔ کیا آپ خیال کرتے ہو کہ کچھ ہو؟

اینڈریا۔ نہیں۔ میں آپ سے بالکل متفق ہوں۔ اچھا تو پھر ہمیں چاہیئے کہ اس معاملے کو اخیر تک پہونچا دیں اور انہیں ہماری آنکھوں پر پٹی باندھ لینے دیں "

میجر۔ آپ دیکھینگے کہ میں اپنا پارٹ نہایت عمدہ طرز سے نبھاؤنگا "

اینڈریا۔ مجھے تو آگے ہی امید ہے "

کونٹ۔ اسوقت کمرے کی طرف آیا۔ اس کے پاؤں کی آہٹ سُننے پر ان دونوں نے ایک دوسرے کو اپنے گلے سے لگا لیا۔ اور اتنے میں وہ اندر آ گیا اور بولا "میجر صاحب آپ کو اس بیٹے کے دیکھنے پر کچھ مایوسی تو نہیں جو آپکی خوش قسمتی سے پھر آپ کو مل گیا ہے "

میجر۔ کونٹ صاحب کیا بیان کروں میں تو مارے خوشی کے کپڑوں میں نہیں سما سکتا "

کونٹ۔ (اینڈریا کیطرف) کیوں آپکا اپنے باپ کی نسبت کیا خیال ہے "

اینڈریا۔ کونٹ صاحب جو خوشی مجھے اس وقت ہو رہی ہے زبان کی کہاں طاقت ہے کہ اسے بیان کرے "

کونٹ۔ [illegible] خوش نصیب [illegible] نصیب بیٹا "

میجر۔ بس اب رنج ہے [illegible] بات سنا کہ مجھ [illegible] جلد ہی چلا جانا ہے "

کونٹ۔ آہ میرے دوست [illegible] کلنٹی امید ہے کہ آپ تشریف نہ لیجائیں گے جب تک کہ میں آپ کی اپنے دوستوں کے ساتھ ملاقات نہ کرا لوں "

میجر۔ آپکا اختیار ہے میں آپ کا خادم ہوں "

کونٹ۔ (اینڈریا سے) تو جی اب بات بتاؤ "

اینڈریا۔ اپنے باپ کو "

کونٹ۔ مسٹر کیول کنٹی کو اپنی مالی حالت کی بابت حال بتاؤ "

اینڈریا۔ کونٹ صاحب آپ نے تو ایک نازک مضمون چھیڑ دیا ہے "

کونٹ۔ میجر صاحب کیا آپ سنتے ہیں جو یہ صاحب کہتے ہیں "

میجر۔ ہاں جناب سنتا [illegible]

کونٹ۔ مگر کیا آپ سمجھے [illegible]

میجر۔ جی ہاں کیوں نہیں "

کونٹ۔ آپکا بیٹا کہتا ہے کہ [illegible] روپیہ کی ضرورت ہے "

میجر۔ تو پھر [illegible] کیا [illegible] "

کونٹ "آپکو اُسے کچھہ تو دینا چاہیئے"

میجر "مجھکو"

کونٹ (اینڈریا کی طرف جاکر اور چند نوٹ اس کے ہاتھہ میں" آہستہ سے دیکر) ہاں آپکو اور کس کو"

اینڈریا "یہہ کیا ہے"

کونٹ - یہ آپ کے باپ نے دیئے ہیں"

اینڈریا "میرے باپ نے"

کونٹ "ہاں کیا آپ نے ابھی کسے نہیں کہا تھا کہ آپکو روپیہ کی ضرورت ہے - بس اسنے میرے سپرد کر دیا ہے کہ میں آپکو دیدوں"

اینڈریا "کیا یہ رقم اس سالانہ حساب میں شمار ہوتی ہے"

کونٹ "نہیں یہ آپکے پیرس میں مکان وغیرہ لینے کا خرچ ہے"

اینڈریا "آہ میرا پیارا باپ کیسا اچھا ہے"

کونٹ "خاموش - وہ چاہتا نہیں کہ یہ آشکارا ہے"

اینڈریا - (نوٹ اپنی جیب میں ڈالکر) میں دیکھتا ہوں کہ وہ بڑا اچھا آدمی ہے"

کونٹ "صاحبان اب میں آپسے اجازت چاہتا ہوں"

میجر "کونٹ صاحب پھر ہمیں آپکی ملاقات نصیب ہوگی"

کونٹ "بس ہفتہ کے روز - ہاں اچھا ہفتہ کو میں نے اپنے چند دوستوں کی اپنے دوسرے گھر میں جو آٹیل میں واقع ہے ضیافت کرنی ہے آپکا بنکر (ساہوکار) مسٹر ڈینگلرس بھی آئیگا میں آپکی اس سے ملاقات کراؤنگا یہہ ضرورت ہے کہ آپ اس کے واقف بنیں کیونکہ اسی کے ذریعہ سے آپکا روپیہ اس جگہہ پہونچا کریگا -

میجر "پوری پوشاک پہن کر آؤں"

کونٹ - جی ہاں - پوری وردی تمغہجات وغیرہ سب کچھہ ہونے چاہیئے"

اینڈریا "میں کیسا لباس پہنوں"

کونٹ - آپکا لباس سادہ ہونا چاہیئے - بس سیاہ پاجامہ وارنش کے بوٹ اور سفید کوٹ کافی ہونگے" اپنی پوشاک لینے کیواسطے بلن یا ویرونی کے ہاں جانا بیپ لسٹن آپ کو انکا پتا بتادیگا" اس جگہ آپکی پوشاک جتنی سادہ ہو اتنی ہی بہتر ہے کیونکہ آپ ایک امیر آدمی ہیں اور امیر آدمیوں کے بدن پر سادہ لباس زیادہ تاثیر پیدا کرتا ہے اگر تمہیں گھوڑے خریدنے منظور ہوں تو ڈیوی ڈکس کے ہاں جاؤ - اور اگر گاڑی چاہیئے - تو بیپ لسٹن کے پاس جاؤ"

اینڈریا۔ ہم نے آنا کس وقت ہوگا؟
کونٹ۔ چھ بجے۔

دونو باپ بیٹے نے سلام کیا۔ اور گھر میں سے نکلے ماٹی کرسٹو ملاقاتی کیطرف گیا اور دیکھا کہ وہ دونو تھے میں ڈالے ہوئے گلی میں سے جا رہے ہیں۔ پھر وہ بولا۔ وہ دو حرامی جا رہے ہیں۔ افسوس ہے کہ ان کا آپس میں رشتہ نہیں ہے پھر کچھ دیر سوچ کر کہا اچھا ہم موریل کی ملاقات کے واسطے جاتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ تنفر دشمنی سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔

ستاونواں باب

ٹرسٹنگ پلیس

ہمارے پڑھنے والے ذرا پھر اپنے خیال کو اس احاطہ کی طرف لیجاویں جو ایم ڈی ولفرٹ کے مکان کے گرد واقع ہے وہاں پھاٹک کے پیچھے جو کہ اخروٹوں کے درختوں کے سبب ذرا ذرا نظر آ رہا ہے انہیں کچھ اپنے پہلے آشنا ملیں گے اس دفعہ

میکسی میلین پہلے آتا ہے۔ وہ بڑی غور سے درختوں کے درمیان کسی شکل کو دیکھنے اور فرش پر کسی کے چلنے کی پیاری آواز کو سننے کا منتظر ٹھہرا ہے۔ آخر کار وہ مطلوبہ آواز آتی ہے مگر ایک کی بجائے وہ دیکھتا ہے کہ دو شخص اس کی طرف آ رہے ہیں۔

ویلنٹین کو ویلنٹین کے آنے کی بلا امید تھی مگر میڈیم ڈینگلرس اور یوجین جا نکلیں تو انہوں نے دیر لگا دی ویلنٹین چاہتی تھی کہ کسی طرح میکسی میلین کو یہ جتا دے کہ اس نے جان بوجھ کر اپنے اقرار کو پورا کرنے میں کوتاہی نہیں کی اس لئے اس نے میڈیم یوجین کے پاس درخواست کی کہ وہ باغ میں اس کے ساتھ ٹہلنے کے لئے چلے۔ اس سے اس کی یہ منشا تھی کہ جب میکسی میلین یوجین کو دیکھے تو اسے یقین ہو جاویگا کہ دیر لگانے میں اس کی کوئی خطا نہیں ہے۔

میکسی میلین نے دیکھا کہ ویلنٹین اپنی مرضی کے برخلاف رکی ہوئی ہے تو اسکے دلکو تسلی ہو گئی۔ ویلنٹین وہاں تک آئی تھی کہ وہ انہیں گذرتا دیکھ سکے مگر انکی گفتگو کو نہ سن لے

اور پھر ایک پہر میں وہ میکسی میلین
پر ایک نگاہ ڈالتی تھی جس کے یہ
معنے ہوتے تھے ۔ صبر کرو کیونکہ آپ
دیکھتے ہیں کہ یہ میرا قصور نہیں ہے"
میکسی میلین کو صبر آگیا اور وہ دل
میں دونوں لڑکیوں کا مقابلہ کرنے لگا
ایک خوبصورت اور نازک اور بید مجنوں
کی مانند جیسے جھکی ہوئی تھی ۔ اور دوسری
خوبصورت تو تھی مگر تند اور متکبر اور
درخت پیپل کی مانند سیدھی تھی ۔ یہ بیان
کرنا ضروری نہیں ہے کہ اس کی نظر میں
اس مقابلہ سے ویلنٹین کو کچھ نقصان
نہ تھا کوئی آدہ گھنٹہ کے عرصہ میں دونو
لڑکیاں چلی گئیں اور میکسی میلین
نے سمجھا کہ بس اب میڈیم یوجین کی
ملاقات ختم ہوئی ہے ۔ چند منٹ میں
ویلنٹین پھر باغ میں داخل ہوئی
اس بات سے ڈرتی ہوئی کہ کوئی
آدمی اس کے آنے کو دیکھتا ہو ۔ اس
کی رفتار بڑی آہستہ تھی ۔ بعد فوراً
سیدہی دروازہ کیطرف جانے کے
بجائے وہ ایک جگہہ بیٹھ گئی اور خوب
دیکھ بھال کر کہ کسیکی نظر اسپر نہیں
وہ اٹھی اور جلدی میکسی میلین کے
پاس جا پہونچی"

میکسی میلین " ویلنٹین سلام"

ویلنٹین " میکسی میلین سلام" میں
جانتی ہوں کہ آپکو بہت دیر انتظار کرنا
پڑا ہے ۔ مگر آپنے میرے دیر لگانے
کا سبب دیکھ ہی لیا ہوگا"

میکسی میلین " ہاں میں نے
میڈیم یوجین کو پہچان لیا تہا ۔ مجھ کو
معلوم نہ تہا کہ آپکی اسکے ساتھ ایسی
گہری دوستی ہے"

ویلنٹین " یہ آپکو کس نے بتلایا
ہے کہ میری اس کے ساتھ گہری دوستی ہے

میکسی میلین " کسی نے نہیں
بتلایا ۔ مگر آپ اس کے ساتھ اسطرح
بات چیت کر رہی تہیں کہ جیسے ہم مکتب
ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں اس
سے میں نے قیاس کیا کہ شاید آپکی
اس سے بڑی دوستی ہے"

ویلنٹین " ہم اپنی اعتباری گفتگو
کر رہی تہیں وہ کہہ رہی تھی کہ اسے
مارسرف کے ساتھ شادی
کرنے سے بڑا متنفر ہے اور میں اسکے
پاس یہ اقرار کر رہی تھی کہ اگر میری
فرانز ایپنی کے ساتھ شادی ہوگئی
تو میرا برا حال ہوگا"
بس اسی بات سے
آپ سمجھ سکتے ہیں کہ میں اور یوجین
کیوں اتنی کان ملا کر باتیں کرتی تہیں
اور اس آدمی کی نسبت باتیں کرتے
ہوئے جسکو میں محبت نہیں کرتی

میرے خیال فوراً اس آدمی کی طرف مائل ہو گئے جس نے میرے دل میں گھر کر لیا ہوا ہے۔"

میکسی میلین۔" اوہ ویلنٹین آپ کیسی اچھی ہیں آپ میں وہ صفات ہیں کہ یوجین میں ان کا نشان بھی نہیں ہے بس یہی صفات انسان میں ایسی ہیں جیسے کہ پھول میں خوشبو اور پھل میں شیرینی کیونکہ پھول اور پھل ہیں نری خوبصورتی کسی کام نہیں آتی ایسے ہی نرا حسن و جمال انسان میں بھی کوئی فائدہ نہیں دیتا۔"

ویلنٹین۔ یہ تقاضائے محبت ہے کہ آپ مجھے اس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔"

میکسی میلین۔" نہیں ویلنٹین نہیں ایسا نہیں ہے جب آپ دونوں باغ میں ٹہل رہی تھیں تو میں دیکھ رہا تھا اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہرگز نہیں سمجھ سکتا (اور اس سے میں یوجین کی خوبصورتی کی ہتک نہیں کرنا چاہتا) کہ کوئی کسطرح یوجین کا عاشق ہو سکتا ہے۔"

ویلنٹین۔" اصل بات یہ ہے کہ میری موجودگی نے آپکے مقابلے میں انصاف نہیں رہنے دیا۔ اگر میں نہ ہوتی تو پھر وہ آپکو ضرور اچھی لگتی۔"

میکسی میلین۔" نہیں۔ مگر مجھے بتاؤ۔ یہہ سوال میرے دل میں صرف ان خیالات کے سبب سے اٹھا ہے جو مجھے یوجین کے سبب آرہے تھے۔"

ویلنٹین (ہنس کر) "میں خیال کرتی ہوں کہ آپ کوئی بدصفتی ہی کرنے لگے ہوں گے۔ بس اس سے صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ مردوں سے ہمیں کتنی مہربانی کی امید ہو سکتی ہے اچھا پوچھو۔"

میکسی میلین۔" کیا یوجین کو البرٹ کے ساتھ شادی کرنے میں اس سبب سے کلام ہے کہ اسکو کسی دوسرے سے محبت ہے؟"

ویلنٹین۔" میں نے آپکو ابھی کہا تھا کہ میری اس کے ساتھ گہری دوستی نہیں ہے۔"

میکسی میلین۔" ہاں مگر لڑکیاں ایکدوسری کو بغیر دوستی کے بھی اکثر بھید بتلا دیا کرتی ہیں۔ اب مان جاؤ کہ آپنے اس بارے میں اس سے پوچھا تھا۔ آہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ مسکرا رہی ہیں۔

ویلنٹین۔" اگر آپنے ہماری گفتگو کو سن لیا ہے تو معلوم ہوا کہ یہہ پہاڑ تک جو میرے اور آپکے درمیان ہے کافی اور محفوظ پردہ نہیں ہے۔"

میکسی میلین۔" پورا اس نے کہا

کہا تہا "

ویلنٹین "وہ کہتی تہی کہ اسکو کسی سے عشق نہیں ہے اور اسے شادی کے نام ہی متنفر ہے۔ اسے یہہ بات بڑی پسند ہے کہ ایک ازاد اور بے قید زندگی بسر کرے اور اس کی یہ خواہش ہے کہ اس کے باپ کی جائیداد ضایع نہ ہو جاوے تاکہ وہ بہی اپنی دوست لوئس آرمیلی۔کی مانند تباہ ہو جاوے"-

میکسی میلین "آہ آپ دیکہتی ہیں"

ویلنٹین "اس سے کیا ثابت ہوتا ہے"

میکسی میلین۔ "کچہہ نہیں"

ویلنٹین "تو پہر آپ ہنستے کیوں تہے"

میکسی میلین "آپ نے خود ہی اپنی آنکہیں مجہپر لگائی تہیں"

ویلنٹین "کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں چلی جاؤں"

میکسی میلین۔ "ابہی نہیں۔ مگر ہمیں وقت ضایع نہیں کرنا چاہئے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ ہی کی نسبت گفتگو کروں"

ویلنٹین "جی ہاں ہمیں جلدی کرنی چاہئے کیونکہ ہمیں صرف دس منٹ اور یہاں رہنا ہے"

میکسی میلین۔ (متحیر ہو کر) "ہا ئیں یہ کیا"

ویلنٹین "ہاں آپ سچ کہتے ہیں۔ میں آپکے حق میں صرف ایک غریب دوست کیطرح ہوں۔ میرے سبب سے آپ کی زندگی کیسی تلخ کٹ رہی ہے جو کہ کسی اور حالت میں آسودہ اور خوش ہوتی۔ میں آپکو یقین دلاتی ہوں کہ میں اپنے آپ کو سخت ملامت کرتی ہوں"

میکسی میلین "اس سے آپکا کیا مطلب ہے"۔

ویلنٹین "مجہے ہزار مصیبت آوے کچہہ بہی پرواہ نہیں ہے اگر آپ کے ساتہہ پانچ منٹ کی صحبت نصیب ہو جاوے یا آپ کے مُنہ سے دو باتیں سُن لوں مجہے یہ بہی یقین ہے کہ خدا نے جو ہمارے دل یکساں بنائے ہیں اور پہر ہماری ملاقات بہی کر دی ہے۔ تو وہ ہمیں جدا نہ کریگا میکسی میلین آمین"

ویلنٹین "میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے جو الفاظ بولے ہیں بڑے تسلی بخش ہیں۔ مگر میرے دل میں تو یہہ امید ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی کیونکہ میں اپنی حالت کو خوب جانتی ہوں"

میکسی میلین "مگر آپ اتنی جلدی جاتی کیوں ہو"

ویلنٹین "زیادہ حال تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ صرف اتنا بتا سکتی ہوں کہ میڈیم ولفرٹ نے مجھے بلا بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اس نے مجھکو ایک بات کہنی ہے جس پر میری جائداد کا انحصار ہے۔ خیر میری جائداد لے لیویں۔ مجھے تو آرام دلی اور اطمینان قلبی چاہیئے"

میکسی میلین "مجھے امید ہے کہ اگر میں غریب ہو جاؤں تو پھر آپ مجھے ایسی ہی محبت کرینگے"

ویلنٹین "اوہ میں آپکو ہمیشہ پیار کرونگا۔ مجھے دولت یا افلاس کی کیا پرواہ ہے۔ میں تو صرف آپکو چاہتا ہوں" اور اگر آپ ملجاویں۔ تو روٹی تک بھی نہ ملے تو خیر ہے مگر آپ کو یہ تو خطرہ نہیں کہ یہ بات جو اس نے کہنی ہے آپکی شادی کی نسبت ہووے"

ویلنٹین "میرا تو ایسا خیال نہیں ہے"

میکسی میلین "خواہ کچھ ہو میں تو سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ میں کسی اور سے محبت نہیں لگاؤنگا۔"

ویلنٹین "میں نہیں خیال کرتی کہ آپکا یہ اقرار مجھے خوش کرتا ہے"

میکسی میلین "معاف فرماویں میرا ہرگز یہ منشا نہ تھا کہ میں آپکو ناراض کروں۔ مگر میں صرف آپکو یہہ بتانے کو تھا کہ میں اس روز مسٹر البرٹ مارسرف کو ملا۔ آپکو معلوم ہے کہ فرنز اس کا دوست ہے۔ مسٹر البرٹ کو فرنز کیطرف سے ایک خط آیا تھا" جسمیں لکھا تھا کہ وہ نہائت جلدی واپس آنے والا ہے"

ویلنٹین کا رنگ زرد ہو گیا وہ دیوار کے ساتھ سہارے کیواسطے لگ گئی اور بولی "کیا یہ سچ ہے اور کیا اسی لئے میڈیم ولفرٹ نے مجھے بلا بھیجا ہے نہیں یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ ممکن نہیں کہ یہ بات مجھے اسکی وساطت سے پہنچے"

میکسی میلین "کیوں نہیں"

ویلنٹین "اس لئے کہ معلوم ہوتا ہے کہ میڈیم ولفرٹ کو اس شادی میں کلام ہے مگر اس نے کھلا کھلا اسکا مقابلہ نہیں کیا"

میکسی میلین خوب اگر یہہ بات ہے تو میڈیم ولفرٹ پوجھنے کے لایق ہے"

ویلنٹین۔ مسکرا کر "اتنی جلدی نہ کرو"

میکسی میلین "اگر فرنز کے

ساتھ آپکی شادی ہونے میں اُسی کلام ہو تو وہ کسی
دوسرے کی درخواست کو بڑے شوق سے سنے گی۔"

ویلنٹین "جی نہیں اسکو فرزند پر تو کوئی اعتراض
نہیں ہے وہ تو نفس شادی پر اعتراض کرتی ہے

میکسی میلین۔ اگر اسے شادی پر اعتراض ہے
تو اسنے خود کیوں شادی کر رکھی ہے"

ویلنٹین "میکسی میلین آپنے میری بات کو
نہیں سمجھا ایک سال کا عرصہ گزرا ہے کہ میرا منشا
تھا کہ دنیا کو چھوڑ کر گرجے میں معتکف ہو جاؤں
میڈیم ڈی ولفرٹ دنیا کو دکھلانے کیلئے تو مجھے
روکتی رہی مگر مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ دل میں
اس بات کو پسند کرتی ہے میرے باپ نے بھی اسکی اسکے
پرا سپاس کو مان لیا۔ صرف میرے دادا نے سخت مخالفت
کی اور مجھے یہ خیال چھوڑنا پڑا جو محبت اسکو میرے
ساتھ ہے اسکا دنیا میں کون اندازہ کر سکتا ہے
اور اسے بھی سوائے میرے دنیا میں اور کوئی
متنفس پیار نہیں کرتا جب میرے ارادے کو اسنے
سنا تو اسکے چہرہ پر عجیب بے بسی طاری ہوئی
اور اسکی بیجان آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بندھ گئی
آہ میکسی میلین مجھے اسوقت اپنے ارادہ پر ایسا
تاسف آیا کہ میں اسکے پاؤں پر گر پڑی اور
چلائی مجھے معاف کرو پیارے دادا مجھے معاف کرو وہ
میرے ساتھ جیسا چاہیں سلوک کریں مگر میں ان کو
ہرگز نہ چھوڑونگی" جب میں خاموش ہوئی تو
اسنے آسمان کیطرف آنکھیں اٹھائیں مگر اسکے منہ سے
بات کوئی نہ نکلی"

آہ میکسی میلین خیر یہی میری قسمت میں [illegible]
مجھے لکھا ہے" مگر اسکی وہ نگاہ ہمیشہ میرے دل کو

تسکین دیتی ہے اور آگے ہمیشہ دیا کریگی"

میکسی میلین "پیاری ویلنٹین تم تو ایک
فرشتہ ہو اور میں نہیں جانتا کہ میں نے کیا نیک کام کیا
ہے جسکے عوض میں آپ مجھ پر مہربان ہوگئی ہیں
مگر مجھے تو بتاؤ کہ اگر آپ شادی نہ کریں تو میڈم
ولفرٹ کی اس سے کونسی غرض پوری ہوگی"

ویلنٹین "کیا میں نے ابھی آپکو نہیں کہا کہ میں
بڑی دولتمند ہوں میرے قبضہ میں کوئی پچاس
ہزار اپنی ماں اور دادا دادی کیطرف سے آئیں
اور کونٹس ڈی سینٹ میران کسی قدر مجھ ہی کو دینگے
ہے مجھے اور ملنے کی امید ہے ایڈورڈ کو ماں کی طرف
سے کچھ نہیں پہنچتا پھر میرے مقابلہ میں غریب
رہیگا اب اگر میں دنیا کو چھوڑ دیتی اور
پردہ پہن لیتی تو یہ تمام روپیہ میرے باپ کو ملتا
اور اس سے پھر میرے بھائی کو پہنچتا۔ بس یہی
سبب ہے کہ میڈیم ولفرٹ چاہتی ہے کہ میں گوشہ
گزیں ہو جاؤں"

میکسی میلین "کیا تعجب کی بات ہے کہ ایسی
خوبصورت اور حسین عورت ایسی حریص اور طامع

ویلنٹین "وہ اپنی خاطر طامع نہیں ہے بلکہ
اپنے بیٹے کی خاطر ہے اور جس بات کو آپ برائی
خیال کرتے ہیں اگر وہی مادرانہ نگاہ سے دیکھی
اور سمجھی جاوے تو بڑی اعلیٰ قسم کی نیکی ہو جاتی ہے"

میکسی میلین "مگر کیا آپ اس پہلو کو یوں
نہیں نبھا سکتیں کہ اپنی جائداد کا کچھ حصہ اسکو دیدیں"

ویلنٹین "میں ایک ایسی عورت کے آگے جو
اپنی [illegible] نفسانی [illegible]
کرتی ہے کس طرح یہ بات کہہ سکتی ہوں"

اور عشق کو جو ہمارے درمیان ہے پاک خیال کرتا ہوں اسی واسطے میں نے اسے عزت اور ادب کے پردے میں ڈہکا ہوا ہے اور اسی اپنے دل کے نہاں در نہاں کونوں میں مخفی رکہا ہوا ہے کوئی فرد بشر حتی کہ میری بہن بہی اس کی ہستی سے خبر نہیں رکہتی سو ویلنٹین کیا آپ مجہے اجازت دیتی ہیں کہ میں ایک دوست کو اپنا رازدار بنالوں اور اسپر وہ محبت ظاہر کردوں جو مجہے آپ کے ساتہہ ہے

ویلنٹین - (چونک کر) دوست وہ دوست کون ہے مجہے تو یہ اجازت دینے سے کیسی آتی ہے ؟

میکسی میلبین "ویلنٹین سنو. کیا آپکو کبہی ایسا موقعہ پیش نہیں آیا کہ آپنے کسی شخص کو دیکہا ہو اور اس کے دیکہتے ہی آپکے دل میں اس کی نسبت ایک محبت آمیز ہمدردی پیدا ہو گئی ہو یا وہ آپکا بڑا دوست ہے حالانکہ آپ نے اس کو پہلی ہی بار دیکہا ہو نہیں. ایک کیا آپنے کبہی بار ایسا خیال نہیں کیا ہے کہ گویا کبہی آپکی [illegible] اس کو [illegible] ملاقات کی ہے [illegible] کشش اس کی طرف کہنچ رہی ہے

ویلنٹین "ہاں کبہی [illegible]

میکسی میلبین "بہن آپیر دلمیں بہی اس عجیب و غریب آدمی کی نسبت وہی خیال گذرے تہی جب کہ میں نے پہلے پہل اس کو دیکہا تہا"

ویلنٹین "اپنے کیا کہا ہے عجیب و غریب"

میکسی میلبین "ہاں"

ویلنٹین "تو پہر وہ آپ کا بڑا آشنا ہے"

میکسی میلبین - نہیں میری صرف اس سے آٹہہ دس روز سے ملاقات ہے"

ویلنٹین - کیا آپ ایسی شخص کو اپنا دوست کہہ سکتی ہیں جسکی آپکے ساتہہ صرف آٹہہ روز سے ملاقات ہی آہ

میکسی میلبین مجہے امید تہی کہ آپ کے دل میں دوست کے لفظ کی بڑی قدر اور تعظیم ہوگی"

میکسی میلبین " ویلنٹین آپکی منطق بڑی زبردست ہے - مگر جو سچی ہے کہو میں اس خیال کو ہرگز نہیں چہوڑ سکتا جو کہ قدرتاً میرے دل میں پیدا ہوگیا ہے - میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ میری آئندہ [illegible] کے ساتہہ کوئی [illegible] تعلق ہے - اور [illegible] ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

گویا جو کچھ ہونیوالا ہے اسے سب معلوم
ہے اور گویا کہ اسے تقدیر کو اپنی مرضی
کے مطابق چلانے کی قدرت حاصل ہے
ویلنٹین۔ (مسکراکر) تو پھر وہ کوئی
نبی ہوگا"
میکسی میلین " بیشک مجھ کوئی
بار یقین ہوگیا ہے کہ وہ کوئی پیغمبر ہے
کم سے کم اسے آئندہ نیکی بدی بتلا دینے
کی تو پوری قدرت ہے "
ویلنٹین (غمگین آواز میں) " آہ مجھے اس
آدمی سے ملاؤ۔ شاید کہ وہ مجھے بتلا دے
کہ آیا مجھ سوا اتنی محبت کیجا دے گی جس
سے میری تمام مصیبتوں کی جبر کسر ہوجاوے
میکسی میلین " اوہ میری غریب لڑکی
تو پھر آپ اسکو جانتی ہیں "
میکسی میلین " وہی تو تھا جس
نے آپکی سوتیلی ماں اور اس کے بیٹے کی
جان بچائی تھی "
ویلنٹین " کونٹ آف مانٹی کرسٹو"
میکسی میلین بس وہی "
ویلنٹین " آہ وہ میڈیم ولفرٹ کا
ایک دوست ہے کہ میرا دوست بننا
اس کے لیے ناممکن سے بھی زیادہ ہے "
میکسی میلین " میڈیم ولفرٹ کا
دوست یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ویلنٹین
آپکو غلطی لگتی ہوگی "
ویلنٹین " جی نہیں مجھ کوئی غلطی نہیں
لگتی۔ کیونکہ میں آپکو یقین دلا سکتی ہوں
کہ اسکا اختیار اور اقتدار ہمارے گھرانہ
کے اوپر حد سے بڑھا ہوا ہے۔ میری سوتیلی
ماں تو اس کو دانائی کا پتلا خیال کرتی ہے
اور گویا ایک طرح سے اس کی پرستش
کرتی ہے۔ میرا باپ اسکی تعریف میں بڑا
ہی مبالغہ کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ اس نے
آج تک کسی شخص کو نہیں دیکھا جسکے خیالات
ایسے عالی ہوں اور جو کہ انہیں ظاہر
کرنے میں ایسی سحر بیانی دکھائے جیسی
کہ یہ کونٹ اڈورڈ اسے اپنا صنم جانتا
ہے اور اگرچہ وہ اس کی بڑی بڑی سیاہ
آنکھوں سے ڈرتا بھی ہے۔ مگر جونہی وہ
آتا ہے اس کے ملنے کیواسطے دوڑ کر جاتا
ہے اور اس کا ہاتھ جاکر کھولتا ہے
جس میں کہ اسے ضرور کوئی نہ کوئی خوشی
کا تحفہ ملجاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو
ہمارے خاندان پر کوئی مخفی قدرت ہے
جس کو کوئی روک نہیں سکتا "
میکسی میلین " پیاری ویلنٹین اگر
یہ بات ہو تو آپ پر بھی اس کی موجودگی
کا ضرور اثر پڑیگا "
وہ البرٹ بارسرف کو اٹلی میں ملا
اور اس نے اسے چوروں کے ہاتھ سے
چھڑایا۔ وہ میڈیم ڈینگلرس سے ملا اور
اسکو اس نے ایک شاہانہ تحفہ دیا
پھر آپکی سوتیلی ماں اس کے دروازہ کے

آگے سے گزری تو اسکے حبشی غلام نے اُسے معہ اس کے بیٹے کے تباہی سے بچایا۔ ان تمام واقعات پر نگاہ ڈالنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس شخص کو حوادثات پر بھی اختیار رہے اور وہ انہیں اپنی مرضی کے مطابق ظہور پذیر کر سکتا ہے۔ میں نے کبھی کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا کہ جس کے مذاق ایسے سادہ ہوں مگر پھر بھی اس میں ایسی شان و شوکت ہو جب وہ میرے ساتھ کلام کرتا ہے تو اسکی مسکراہٹ کچھ ایسی شیریں ہوتی ہے۔ کہ مجھے فراموش نہیں ہو سکتی آہ ویلنٹین مجھے بتلاؤ کہ آیا اس نے آپکی طرف بھی کبھی ویسے ہی مسکراتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر کبھی ایسا ہوا ہو تو سمجھ جاؤ کہ آپکی قسمت میں بہت خوشی ہے"

ویلنٹین۔ میری طرف وہ کبھی نظر بھر کر دیکھتا بھی نہیں برخلاف اسکے اگر کبھی وہ مجھے راستہ میں ملجاوے تو دور سے پرے ہٹ جاتا ہے اجی وہ فیاض نہیں ہے اور نہ ہی اسمیں وہ غیر معمولی اور آسمانی قیافہ شناسی کی قوت ہے جو آپ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں کیونکہ اگر اس میں یہ قوت ہوتی تو وہ ضرور معلوم کر لیتا کہ میں کبھی [illegible] اور اسمیں [illegible] کی صفت ہوتی تو مجھے اداس اور دردمند دیکھکر وہ اپنے اختیار کو اس طرز سے استعمال کرتا۔ کہ مجھے آرام اور چین ملتا اور کہ جب آپ کہتے ہیں کہ وہ مہر درخشاں ہے اگر وہ سچ مچ ایسا ہوتا۔ تو وہ ضرور اپنی آرام دہ کرنوں سے میرے دل سرد کو خوشی کی گرمی پہنچاتا آپ کہتے ہیں کہ وہ آپ سے محبت رکھتا ہے بھلا میں پوچھتی ہوں کہ آپکو یہ کسطرح سے معلوم ہو گیا ہے۔ آپ جیسے افسر کو تو جسنے تلوار کمر میں لٹکائی ہو۔ اور موچھوں کو تاؤ دیا ہوا ہو سب ہی سلام کریں گے۔ مگر ایک غریب بیکس روتی ہوئی لڑکی کو تو سب پاؤں کے نیچے کچل ڈالتے ہیں اور خبر تک نہیں ہوتی

میکسی میلین"ویلنٹین آپکو غلطی لگ رہی ہے۔ ویلنٹین غلطی وغیرہ کوئی نہیں۔ اگر اس کا میرے ذریعہ کوئی کام نکل سکتا یعنے میرے ذریعہ اس کا اختیار ہمارے گھر میں زیادہ مضبوط ہو سکتا یہاں تک کہ وہ ہمارے گھر کا پورا با اقتدار بادشاہ بن سکتا تو شاید میری طرف بھی وہ اسی قسم کی مسکراہٹ سے دیکھتا جس کے آپ [illegible] ہو [illegible] مگر [illegible] دیکھا کہ [illegible] اور [illegible] کسی کام نہیں [illegible]

نے میری ذرا پرواہ نہ کی - اور میری
طرف نظر اٹھا کر بھی کبھی نہ دیکھا ہے
تو ڈرتی ہوں کہ وہ میرے باپ اور
میڈیم ولفرٹ کی خوشنودی حاصل
کرنے کی خاطر کہیں مجھے ایذا پہونچانی نہ
شروع کردے - یہ تو انصاف نہیں
ہے کہ وہ بغیر کسی وجہ کے میرا دشمن
بن جاوے (دیکھکر کہ اس کی باتیں
میکسی میلین پر اثر کر رہی ہیں) آہ مجھے
معاف فرماویں میں نے بُرا کیا ہے
کیونکہ میں نے اس شخص کی نسبت
اپنے خیالات ظاہر کرنے شروع
کردیئے ہیں - جو مجھے کبھی یاد بھی نہ آیا
کرتا تھا - میں انکار نہیں کرتی کہ
اسکو ہر بات میں بڑا اختیار ہے - مگر
یہ اختیار میرے حق میں تو زیادہ تر
خرابی ہی کا موجب ہوا -

میکسی میلین - (آہ بھر کر) اچھا
ویلنٹین اس مضمون کو ہنیں رہنے
دیں - میں اسکو اپنا رازدار نہیں بناؤنگا

ویلنٹین :- افسوس میں دیکھتی ہوں
کہ میری باتوں سے آپکو دکھ پہونچا ہے
میں سچے دل سے عرض کرتی ہوں - کہ
آپ مجھے معاف فرماویں مجھے اس کونٹ
کی نسبت اتنا تعصب نہیں ہے کہ میں
آپ جو اس کی نسبت کہیں نہ مانوں "
اچھا بتلاؤ تو سہی کہ اس نے آپ کے
حق میں کیا کیا ہے -

میکسی میلین :- آپکا سوال تو مجھے
کچھ شکوک اور شبہات میں ڈالتا
ہے کیونکہ میں نہیں کہہ سکتا کہ کونٹ
نے اب تک میری کوئی قابل یاد خدمت
کی ہے - مگر جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے
میرے اندر ہی سے اس کیلئے محبت
کا جوش اٹھتا ہے - جسکو میں کچھ بیان
نہیں کرسکتا - کیا سورج نے میرے
حق میں کچھ کیا ہے - نہیں وہ مجھے اپنی
کرنوں سے گرم کرتا ہے اور اس کی
روشنی سے میں اشیا کو دیکھتا ہوں -
بس اس سے زیادہ اور کچھ نہیں
کیا فلاں فلاں خوشبو نے میرے واسطے
کچھ کیا - جب آپ مجھ سے پوچھینگی کہ میں
اس کی کیوں تعریف کرتا ہوں - تو
میرا جواب صرف یہی ہوگا - کہ اسکی
خوشبو سے میرے [illegible] کو خوشی ہوتی ہے
بس اور کچھ نہیں میری دوستی اس
کے ساتھ کچھ ایسی عجیب ڈھنگ کی
ہے - کہ میں اس کی کچھ کیفیت نہیں
بیان کرسکتا - ایک نہایت نازک اور مخفی
آواز میرے دل کے کانوں میں یہ
کہتی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ اس کہانی
دوستی میں صرف اتفاق ہی نہیں ہے
بلکہ کچھ اور بھی ہے - میں دیکھتا ہوں
کہ اس کے سادہ سے سادہ افعال اور

اس کے پوشیدہ سے پوشیدہ خیالات کو میرے ساتھ تعلق ہوتا ہے آپ شاید مجھ پر ہنسینگی جبکہ مجھ سے آپ یہ سنینگی کہ جب سے میں نے اس آدمی کو دیکھا ہے میرے دل میں خودبخود یہ خیال سما گیا ہے کہ میری تمام نیک نصیبی اسی شخص کی بدولت ہے مگر آپ کہیں گے کہ میں نے بیس سال کس کے سایہ کے نیچے گذارے ہیں سو اپنا مطلب ذرا واضح کرکے بیان کرتا ہوں اس نے مجھے ہفتہ کے روز اپنے ہاں کھانا کھانے کے لئے مدعو کیا ہے۔ اچھا میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ میں نے اس سے کیا سیکھا ہے یہ کہ آپکی ماں اور آپکا باپ دونوں اس دعوت میں شریک ہوں گے"

بس وہاں ان سے ملونگا۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ اس ملاقات سے کیا کیا فائدے نکلیں گے۔ آپ تو خیال کرینگے کہ یہ ایک معمولی سا اور اتفاقی واقعہ ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس بندوبست میں کوئی مخفی تجویز ہے۔ سرسری نگاہ سے معلوم نہیں ہو سکتی۔ مگر میرا یہ اعتقاد ہے کہ اس عجیب و غریب آدمی نے جو کہ ہر ایک کے دل کے بھیدوں کو تاڑ جاتا ہے ایسی تدبیر نکالی ہے کہ کسی طرح سے میڈیم اور مسٹر ولفرٹ سے ملاقات ہو جاوے۔ اور میں اقرار کرتا ہوں کہ بعض دفعہ مجھے اسکی آنکھوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اسے ہماری محبت کا راز معلوم ہے

ویلنٹین" میرے دوست میکسی میلین اگر میں ہمیشہ سے آپ کو اسطرح باتیں کرتے سنتی تو شاید میں آپکو وہمی اور خیالی آدمی خیال کرتی اور شاید مجھے آپکی عقل کی بابت بھی کچھ فکر پڑ جاتا کیا یہ ممکن ہے کہ آپ کو اتفاق سے زیادہ اور بھی کوئی بات اس معاملے میں نظر آتی ہے۔ براہ مہربانی ذرہ سوچو اور غور کرو۔ میرا باپ کبھی باہر نہیں جاتا اور قریب تھا کہ وہ اس دعوت سے انکار کر دے۔ برخلاف اس کے میڈیم ولفرٹ کے دل میں خواہش جوش مار رہی ہے کہ وہ کبھی اس نواب کو اپنے گھر میں دیکھے۔ اسلئے اس نے میرے باپ کو بڑی مشکلوں سے اس بات پر راضی کیا ہے کہ وہ بھی اس کے ساتھ جاوے۔ میکسی میلین نہیں نہیں دنیا میں میں اور کسی شخص سے مدد نہیں مانگونگی سوائے آپکے اپنے دادا کے جو کہ بیمار مردوں سے بھی بدتر ہے

میکسی میلین" منطقی طور پر آپ بھی ہیں مگر یہ حلیم آواز جو کہ ہمیشہ سے میرے دل پر اتنی قدرت رکھتا ہے مجھے قائل کرنے سے بالکل عاجز ہے"

ویلنٹین" میں بھی آپکی نسبت یہ کہہ

سکتی ہوں اور یہ مانو کہ اگر آپ کے پاس کوئی اس سے زیادہ مضبوط ثبوت نہیں ہے۔"

میکسی میلین "میرے پاس ایک اور ثبوت ہے مگر مجھ ڈر ہے کہ آپ اُسے پہلے سے زیادہ بیہودہ خیال کریں گی۔"

ویلنٹین (مسکراتے ہوئے) "یہ اور بھی خرابی کی بات ہے۔"

میکسی میلین "مگر میرے لیے تو یہ قطعی ثبوت ہے میری دس برس کی نوکری میں میرے اس خیال کو اور بھی تقویت ہوگئی ہے کہ انسان کو نا گہاں بات ولیسی ڈالدی جاتی ہے یعنے الہام ہوتا ہے کئی بار انہیں اندرونی تحریکوں یا الہاموں نے میری جان بچائی ہے اور اسکی کیفیت یوں ہے کہ جیسے فوراً ہی میدان جنگ میں خیال پیدا ہوا کہ ایک طرف ہوجاؤ۔ جونہی میں اسکی جگہ سے ہلا فوراً ایک گولی آئی اور اسجگہ سے گزر کر جہاں میں پہلے کھڑا تھا میرے پیچھے سپاہی کے جا لگی اور اُسے مار دیا اور میں بچ گیا۔"

ویلنٹین "پیارے میکسی میلین اپنی حفاظت کو صرف میری دعاؤں کی طرف کیوں نہیں منسوب کرتے [illegible] ہمیشہ آپ کے واسطے جناب باری میں دعا

کیا کرتی تھی یقین مانو کہ جب آپ کہیں دور جاتے ہیں تو میری دعائیں اپنے لیے نہیں ہوتیں بلکہ سب آپ ہی کے لیے ہوتی ہیں۔"

میکسی میلین (مسکراکر) "یہ تو اسوقت سے ہے نہ جیسے کہ میری آپسے واقفیت ہوئی ہے۔ مگر ہماری دوستی سے پیشتر کے زمانے پر تو یہ بات صادق نہیں آسکتی۔"

ویلنٹین "آپ تو بڑے دق کرنے والے ہیں اور کسی بات میں میری تعریف نہیں کرنی چاہتے۔ مگر مجھے وہ دوسرا ثبوت تو سناؤ جسکو خود ہی بیہودہ اور فضول کہتے ہیں۔"

میکسی میلین "اچھا اس سوراخ کے بیچ میں سے دیکھو۔ دیکھو وہ خوبصورت گھوڑا جسپر میں سوار ہوکر آیا ہوں۔"

ویلنٹین "واہ کیا ہی خوبصورت جانور ہے آپ اسے نزدیک کیوں نہ لائے تا کہ میں اس سے باتیں کرتی اور اسکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتی۔"

میکسی میلین "یہ بڑا ہی قیمتی گھوڑا ہے آپ جانتی ہیں کہ میری آمدنی کے وسائل بالکل محدود ہیں خیر میں ایک دن ایک سوداگر اسپان کی دوکان [illegible] گیا اور اس [illegible] میں نے یہ خوبصورت گھوڑا دیکھا جس کا نام میں نے مبدہ یا

رکھا ہوا ہے۔ میں نے اس کی قیمت
پوچھی۔ مالک نے ساڑھے چار ہزار بتائی
بھلا مجھے اتنی مقدرت کہاں۔ سو میں نے
اس کا خیال چھوڑ دیا۔ مگر میرا دل
کچھ اداس سا ہو گیا تھا کیونکہ جب
پہلے میں گھوڑے کے پاس گیا تھا تو اس
نے میری طرف بڑی محبت بھری نگاہ
سے دیکھا اور اپنا سر میرے بدن
کے ساتھ بڑے پیار سے ملا تھا۔ اس
وجہ سے میرا دل اس پر آ گیا ہوا تھا
اسی رات میرے بعض دوست میرے
گھر آئے جنہیں سے رنالڈ اور لیوسین
کے نام سے تو آپ ضرور واقف ہونگی
اور باقی چھ سات بالکل آپ کے
ناواقف تھے انہوں نے تجویز کی کہ جوا
کھیلیں۔ میں اتنا دولت مند ہی نہ تھا۔
کہ بہت بڑی ہار برداشت کر سکتا اور
نہ ہی میں اتنا غریب تھا کہ مجھے جیتنے کی
خواہش ہوتی۔ سو میں نے چاہا کہ انکار
کروں مگر چونکہ میں اپنے گھر میں تھا
اس لئے ضروری ہوا کہ میں تاش
منگواؤں۔ ہم میز کے گرد کھیلنے کیلئے
بیٹھنے ہی کو تھے کہ کونٹ آف مانٹی کرسٹو
آ گیا۔ وہ ہمارے درمیان بیٹھ گیا ہمنے
کھیلنا شروع کیا اور میں نے سب
سے جیت لیا۔ مجھے یہ بات کے کہنے
سے شرم آتی ہے کہ اس رات پانچ ہزار

نقد جیتے۔ آدھی رات جبکہ کھیل ختم ہوئی
اور میرے دوست رخصت ہوئے
روپیہ دیکھ کر مجھے فوراً گھوڑے کا
شوق پھر پیدا ہو گیا اور طبیعت میں
کچھ ایسا ولولہ اٹھا کہ میں نے گاڑی لی
اور سوداگر اسپان کی دوکان کیطرف
روانہ ہوا۔ پہنچتے ہی میں نے دستک
دی جس شخص نے دروازہ کھولا وہ مجھے
شاید دیوانہ گمان کرتا ہوگا کیونکہ
میں فوراً ہی اسطبل کی طرف روانہ
ہوا۔ میڈیا اس وقت گھاس کھا
رہا تھا میں نے اسپر فوراً زین اور کاٹھی
رکھی جب پھر اسنے کان نہ ہلایا پھر فوراً
ساڑھے چار ہزار سوداگر کے دیکر
میں سوار ہوا اور چمپ الی سس
میں رات گزارنے کے ارادہ سے ادھر
کا رخ کیا۔ جب میں کونٹ کے گھر کے
پاس سے گزرا میں نے ایک طاق
میں روشنی معلوم کی۔ میں نے دیکھا
کہ کونٹ پردہ کے پیچھے ادھر ادھر حرکت
کر رہا ہے۔ اب ویلنٹین مجھے پکا یقین
ہے کہ اسے میرے گھوڑا خریدنے
کی خواہش معلوم تھی اور اس نے جان
بوجھ کر میرے پاس روپیہ ہارا کہ مجھے
گھوڑا خریدنے کا ذریعہ مل جاوے گا
ویلنٹین نے پیارے۔ میرے پیارے
میکسی میلین آپ تو بڑے

وہمی ہیں سب مجھے ڈر ہے کہ آپ مجھے بہت دیر تک محبت نہیں کریں گے۔ جو شخص کہ ایسی توہمات اور خیالات کی دنیا میں بستا ہے اسے اس معمولی قسم کے عشق میں جیسا کہ ہمارا ہے کیا مزا اور لطف ملتا ہوگا۔ مگر وہ مجھی ملا رہے ہیں کیا آپ بھی سنتے ہیں"

میکسی میلین "آہ ویلنٹین اس سوراخ میں سے اپنی انگلی نکالو تاکہ میں اسے چوم کر اپنا دل ٹھنڈا کروں"

ویلنٹین "**میکسی میلین**" میں نے کہا ہے کہ ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ گویا ہم دو آوازیں ہیں یا دو سائے ہیں"

میکسی میلین "اچھا ویلنٹین جیسے آپ کی مرضی"

ویلنٹین "کیا آپکا دل خوش ہو جائیگا اگر میں ایسا کروں جیسا آپ کہتے ہیں"

میکسی میلین "کیوں نہیں"

ویلنٹین نے نہ صرف ایک انگلی بلکہ سارا ہاتھ سوراخ میں سے گزارا۔ میکسی میلین کے منہ سے خوشی کی ایک آواز نکلی اور آگے کود کر اس نے وہ پیارا ہاتھ پکڑا اور اسپر بڑی تپاک سے بوسہ دیا۔ ویلنٹین نے اپنا ننھا ہاتھ کھینچ لیا اور جلدی جلدی گھر کی طرف روانہ ہوئی۔

اٹھاونواں باب

ایم نوئیٹر ڈی ولفرٹ

اب ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ جب میڈیم ڈینگلرس اور اسکی بیٹی چلی گئی اور ویلنٹین اور میکسی میلین اپنی راز و نیاز میں مشغول ہو گئے تو اسوقت ولفرٹ کے گھر میں کیا ہونا شروع ہوا

ایم ڈی ولفرٹ اور میڈیم اکٹھی ایم نوئیٹر کے کمرے میں داخل ہوئے بوڑھے آدمی کو سلام کرنے اور بیرولنس کے ساتھ جو کہ پچیس سال کا پرانا نوکر تھا کچھ بات کرنے کے بعد وہ دونوں اسکے دونو طرف بیٹھ گئے۔

ایم نوئیٹر ایک آرام چوکی پر بیٹھا ہوا تھا جو کہ پہیوں پر حرکت کر سکتی تھی اسکے سامنے ایک بہت بڑا شیشہ رکھا تھا جسمیں تمام کمرہ منعکس ہوتا تھا اور اس طرح تمام آنے جانے والوں کو بڑی آسانی سے بغیر کسی حرکت کرنے کے وہ دیکھ سکتا تھا ایم نوئیٹر کا جسم اگرچہ بالکل ایک لاش کی طرح حرکت نہ کرتا تھا۔ مگر اس نے ان آنے والوں کی طرف ایسی تیز نگاہ سے دیکھا کہ جس سے

معلوم ہوتا تھا کہ وہ تاڑ گیا ہے کہ ان
کے آنے کی غرض کوئی بڑا ضروری
کام ہے اس کے اور تمام قوے تو
بالکل مردہ ہو گئے ہوئے تھے مگر قوت
سامعہ اور قوت باصرہ ابھی پوری طاقت
میں موجود تھے جو کہ اس بیجان جسم میں
دو چنگاریوں کی طرح تھی جو کہ سوائے
قبر کے اور کسی چیز کے لائق نہیں رہا
تھا۔ مگر وہ صرف قوت باصرہ کے ذریعہ
سے اپنی تمام دلی خیالات اور خواہشات
کو پورے طور پر ظاہر کر سکتا تھا۔
یہ اس روشنی کی طرح تھی جو کہ ایک
گم گشتہ مسافر کو سنسان بیابان
میں نظر آتی ہے اور جس سے وہ
پتا لگاتا ہے کہ کوئی انسانی وجود
بھی جنگل میں موجود ہے!!

نوٹیر کے بال لمبے اور سفید تھے
اور اس کے کاندھوں پر پڑتے تھے
اس کے ابروؤں کے بال بھی بڑے
گھنے اور سفید تھے مگر ان کے نیچے
اس کی آنکھیں تھیں کہ گویا شعلے
تھے اور اب انہیں تمام ہوشیاری
اور قوت اور عقل جو پہلے اس کے
تمام جسم میں تھی جمع ہو گئی تھی اظہار کی
قوت اور بدن کی چالاکی اور زبان
کی آواز تو بیشک مفقود تھی مگر آنکھ
سب کا کام کرتی تھی۔ اسکے ذریعہ سے
وہ حکم کرتا تھا۔ اور اسی کے ذریعہ سے وہ
شکریہ ادا کرتا تھا۔ اسکی صورت سے
دیکھنے والے پر یہی اثر پیدا ہوتا تھا کہ وہ
بالکل مردہ ہے مگر آنکھیں ابھی تک زندہ
ہیں تمام جسم بالکل بے حس معلوم ہوتا
تھا۔ مگر جب غضب یا خوشی ہوتی تھی تو
یہ آنکھیں یا تو شعلوں کی طرح چمکنے
لگ جاتی تھیں یا بڑے درجے کے رحیم
آدمی کی آنکھوں کی طرح ہو جاتی تھیں

صرف تین آدمی اس غریب بوڑھے
کی اشارات کو سمجھ سکتے تھے۔ یہ ولفریٹ
ویلنٹین اور وہ بوڑھا نوکر تھے جسکا ہم
نے ابھی ذکر کیا ہے۔ مگر چونکہ ولفریٹ
اپنے باپ کے پاس شاذ و نادر جایا کرتا
تھا۔ اور کسی سخت مجبوری کے اس کو
کبھی اسکا خیال بھی نہ آتا تھا۔ خواہ
اسے کیسی ہی تکلیف کیوں نہ ہو اسلئے
بوڑھے آدمی کی تمام خوشی اور راحت
اپنی پوتی ویلنٹین ہی میں مرکوز تھی
ویلنٹین اپنی محبت اور صبر کی برکت سے
اس بوڑھے کے تمام خیالات کو جو اسکے
دل میں گزرا کرتے تھے پہچانتی تھی اور
وہ دونوں دادا پوتی اشاروں ہی سے ایک
دوسرے کے ساتھ گفتگو کیا کرتے
تھے"

بیروئس اپنے مالک کے ساتھ پچیس
برس سے نوکر [illegible] رہتا تھا اس لیے

اُسے اس کی تمام عادات معلوم نہیں اور اس جلدی سے اسکی ضروریات پوری کی جاتی تہیں کہ بوڑہے کو سر ہلانے تک کی بہی ضرورت نہ پڑتی تہی"

ولفرٹ کو اس گفتگو کے جاری کرنے کے لئے جس کو وہ ابہی چہیڑنے کو تہا ویلنٹین یا ہیرولٹس کی امداد کی کوئی ضرورت نہ تہی بلکہ وہ خود بوڑھے کی تمام اشارات کو سمجہتا تہا اس لئے اسنے ویلنٹین کو تو باغ میں بہیجدیا اور اپنے باپ کی دائیں جانب بیٹھ کر اس کے ساتہہ اس طرح مخاطب ہوا جناب میں امید کرتا ہوں کہ آپکو کچہہ رنج نہیں گزرا ہوگا کہ ہم ویلنٹین کو اپنے ساتہہ نہیں لائے اور ہم نے ہیرولٹس کو باہر بہیجدیا ہے۔ کیونکہ ہماری گفتگو اس قسم کی ہے کہ ان کے روبرو اسکا ہونا موزون نہیں ہے میں نے اور میڈیم ولفرٹ نے آپ سے کچہہ عرض کرنا ہے"

اس لمبی تقریر کے اثنا میں نوٹیر کے چہرہ پر کسی قسم کی حرکت کے آثار نمایاں نہوئے۔ مگر ولفرٹ کی آنکہیں اسکے چہرہ پر لگی رہیں گویا کہ وہ اس کے دل کے اندرونی خیالات کو تاڑنا چاہتا ہے"

ولفرٹ (اسی قطعی اور سرد مہری کیطریقے میں جو اسکا خاصہ تہا "ہم امید کرتے ہیں کہ جو بات ہم کہنے کو ہیں اس سے آپ پورا پورا اتفاق کریں گے"

بیمار کا چہرہ اب ابہی اسی حالت میں رہا اور ولفرٹ اسکو خیالات کا کچہہ بہی پتا نہ لگا سکا"

ولفرٹ "جناب ہم ویلنٹین کی شادی کی تجویز کر رہے ہیں یہ شادی تین مہینہ سے کم عرصہ میں کر دیجاوے گی"

ایم نوٹیر کی آنکہیں اب بہی ویسی ہی تہیں اور انپر کچہہ آثار نمودار نہوئے"

میڈیم ڈی ولفرٹ نے اب تقریر شروع کی اور بولی جناب آپکو ویلنٹین سے بڑی الفت ہے اسلئے ہم نے خیال کیا کہ آپکو بہی اس معاملے میں بڑی دلچسپی ہوگی۔ سواب ہم آپکو صرف اس جوان آدمی کا نام بتادینا ہی کافی سمجہتے ہیں

جس کے گہر اُس نے جانا ہے یہ تعلق ایک ایسا قائم ہوا ہے۔ کہ اُس سے بہتر ہو نہیں سکتا۔ وہ دولت مند اور عالی رتبہ ہے اور اس میں ایسی صفات کامل درجہ پر موجود ہیں جنسے کہ ویلنٹین آسودہ اور مرفع الحال ہوسکتی ہے۔ آپ اُس کے نام سے بالکل ناآشنا ہوں گے۔ کیونکہ ہماری ویلنٹین ایم فرنز ڈی ایپی کے چہرہ کی طرف بڑی غور سے دیکھتی رہی ہے جب کہ میڈیم ڈی ولفرٹ کے منہ سے

فرنز کا نام نکلا **نوشیر** کی آنکھ کی پتلی
پھیلنی شروع ہوئی اور اسکو ہونٹ
کپکپانے لگے اور اس نے اپنی شعلہ زن
آنکھوں سے ایک بجلی جیسی نظر ولفرٹ
اور اسکی بی بی پر ڈالی۔ ولفرٹ جو کہ
فرنز کے باپ اور نوشیر کی دشمنی کو جو ملکی
راتیوں کے اختلاف سے پیدا ہوئی تھی
جانتا تھا۔ اس غضب اور بے قراری
کو تاڑ گیا جو کہ فرنز کے نام نے نوشیر کے
دل میں پیدا کی تھی۔ مگر یہ جتا کر کہ گویا
اس نے اس غصہ کو معلوم نہیں کیا
اس نے اپنی بی بی کی گفتگو کو پھر شروع
کر دیا اور بولا۔ جناب کو معلوم ہے
کہ **ویلنٹین** اب اپنے انیسویں سال
میں قدم رکھنے والی ہے اسلئے نہایت
ضروری ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے اس
کے واسطے کوئی موزون رشتہ قایم کیا
جاوے مگر اس رشتہ کے تلاش کرنے
میں ہم نے آپ کو فراموش نہیں کیا
اور ہمنے خوب تحقیق کر لیا ہے کہ ویلنٹین
کا خاوند اس گھر میں رہنے پر راضی ہوگا
مگر وہ اس بات میں راضی ہے کہ آپ
ان کی ہمراہ ہی رہیں اس صورت میں
آپ اور ویلنٹین جو کی آپس میں
محبت ہے ایک دوسرے سے
جدا نہیں ہوں گے بلکہ آپ کی خبر گیری
کرنے کے لئے اور آپ کو تسلی دینے کے
لئے ایک کے بجائے آپ کو دو بچے ملجاوینگے
جن کے زیر سایہ آپ اپنی زندگی اچھی
طرح سے بسر کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ آپ
اب تک گذارتے آئے ہیں"

نوشیر کی آنکھوں میں ان باتوں پر
خون اتر آیا اور صاف عیاں ہوتا تہا
کہ اس کے دل میں کوئی سخت وحشت
ناک خیال گذر رہے ہیں غصے اور
رنج بھری آواز اسکے گلے تک آئی مگر
چونکہ اس میں زیادہ قوت نہ تھی۔
اس لئے وہ اس کے ہونٹوں سے
باہر نہ آسکی اور اسے باہر نکل لینے
کی کوشش کرتے ہوئے اس کے
ہونٹ اور اسکا چہرہ بالکل سرخ ہوگئے
ولفورٹ نے ایک طاقی کھولی
اور کہا۔ آج بڑی گرمی ہے۔ اور شاید
یہ ایم نوشیر کو پہلے نہیں معلوم ہوتی تھی
یہ کہکر وہ اپنی جگہہ پر واپس آگیا مگر بیٹھا
نہ تھا!!

میڈیم ولفرٹ: اس شادی پر
فرنز اور اس کے تمام دوست راضی ہیں
علاوہ ازیں اسکا سوائے اس کے
چچی اور چچا کے کوئی رشتہ دار بھی نہیں
ہے۔ اس کی ماں پیدائش کے وقت
ہی گذر گئی تھی اور اس کا باپ ۱۸۱۵ء
میں قتل ہوگیا تہا جبکہ فرنز کی عمر صرف
دو ہی سال کی تہی اس واقعہ سے بچہ

اپنی ہی مرضی پر چھوڑا گیا اور اس لئے وہ کسی کو اپنا سرپرست نہیں مانتا بلکہ بالکل آزاد ہے"

ولفرڈ - یہ قتل ہی بالکل مخفی ہی رہی - اور قاتلوں کا ابھی تک کوئی بھی کھوج نہیں نکلا ہاں شک بہت آدمیوں پر کیا گیا ہے"

نوشیر نے ایسی کوشش کی کہ اس کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ سی آگئی"

ولفرڈ " وہ جنہوں نے کہ یہ قصد کیا ہے وہ جو اس گناہ کے مرتکب ہوئے اور جنہوں کے سروں پر اس دنیا میں انسانی عذاب اور آخرت میں الٰہی عذاب نازل ہوگا - انہیں چاہیئے کہ خوش ہو ویں کہ انہیں یہ موقعہ دیا گیا ہے کہ وہ اس شخص کو ایسا صلح کرانے والا تحفہ لطور ہدیہ کے دیں جیسے کہ ویلنٹین ہے جس کے باپ کو انہوں نے ایسی بے رحمی سے قتل کیا تھا"

نوشیر نے اب تک تو اپنے جذبات کو دبایا ہوا تھا - مگر اب اس کے چہرہ پر غضب اور طیش اور حقارت کے صریح نشان ظاہر ہوئے اور وہ یہ کہتا ہوا معلوم ہوتا تھا کہ ہاں میں خوب سمجھتا ہوں"

ولفرڈ نے اپنے باپ کے مطلب کو خوب پالیا اور صرف ناک چڑھانے سے جواب دیا اور پھر اپنی بی بی کو چلنے کا اشارہ کیا"

میڈیم ولفرڈ " جناب اب میں جاتی ہوں اگر آپ چاہیں تو تھوڑی دیر کے لئے اڈورڈ کو آپ کے پاس بھیجدوں"

بڈھا آدمی جب کبھی اپنی رضامندی ظاہر کیا کرتا تھا - تو اپنی آنکھوں کو بند کر لیا کرتا تھا - اور جب اس نے انکار کرنا ہوتا تھا تو آنکھوں کو جھپکا کرتا تھا اور جب اسے کوئی چیز مطلوب ہوتی تھی یا اس نے کوئی خواہش ظاہر کرنی ہوتی تھی تو انہیں آسمان کیطرف اٹھایا کرتا تھا - اگر اس نے ویلنٹین کو بلانا ہوتا تھا تو اپنی داہنی آنکھ بند کر لیا کرتا تھا اور اگر اسے **بیرولنس** کی ضرورت ہوتی تھی تو بائیں آنکھ بند کر لیا کرتا تھا یہ سب نشان مقرر ہو چکے تھے - اور بالکل زبان کا کام دیتے تھے -

میڈیم ولفرڈ اتنے میں ویلنٹین آگئی اور نوشیر کو غصب میں دیکھکر بولی " میں نے کیا خطا کی ہے - کہ آپ ناراض ہیں -

جواب کوئی نہ ملا "

ویلنٹین " میں تو تمام دن آپ کے پاس آئی ہی نہیں کیا آپ کے پاس کوئی شخص میرے برخلاف

کچھ کہتا رہا۔"

بوڑھا (اشارے سے) "ہاں"

ویلنٹین۔ "اچھا میں سوچتی ہوں پیارے دادا میں آپکو یقین دلاتی ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ ایم ولفرٹ اور میڈیم ولفرٹ ابھی یہاں تھے۔"

بوڑھا۔ (اشارے سے) ہاں"

ویلنٹین۔ "اچھا تو پھر انہوں نے آپکو کچھہ کہا ہے جس سے آپ ناراض ہوئے ہیں تو یہ کیا تہا میں جاؤں۔ اور انکو پوچھوں تاکہ مجھے آپ سے صلح کرنے کا موقعہ ملجائے۔"

نوٹیر۔ "نہیں نہیں"

ویلنٹین۔ "آہ مجھے تو اس بات سے دہشت آتی ہے انہوں نے کیا کہا ہوگا" پھر سوچنے لگ گئی"

پھر بوڑھے آدمی کے نزدیک جاکر وہ دھیمی آواز میں بولی آہ مجھے معلوم ہوگیا ہے شاید وہ میری شادی کی بابت کچھہ کہہ رہی تہی"

بوڑھا (غصے والا چہرہ بنا کر) "ہاں"۔

ویلنٹین اب میں سمجھہ گئی ہوں۔ آپ اسبات پر ناراض ہوتے ہیں کہ ہمنے اپنی شادی آپ سے مخفی کیوں رکھی ہے اسکا بڑا بھاری سبب تو یہی تہا کہ انہوں نے مجھے تاکید کی تہی۔ کہ میں یہ بھید آپ پہ ظاہر کروں۔ انہوں نے تو اپنے ارادے مجھہ پر بھی ظاہر نہیں کیئے تھے۔ میں نے خود اتفاق ہی سے انہیں معلوم کرلیا۔ بس اس سبب سے میں نے آپ سے یہہ معاملہ پوشیدہ رکھا ہے مہربانی کر کے مجھے معاف فرماویں"

مگر بوڑھے کی نظر سے اسکی تسلی نہوئی اور وہ یہ کہتا ہوا معلوم ہوتا تہا کہ تمہارا اس معاملے کو مخفی رکھنا ہی صرف مجھے رنج نہیں دیتا"

بلکہ کچھہ اور بات بھی ہے"۔

ویلنٹین۔ "اور کیا بات ہے شاید آپ کو خیال آتا ہے کہ جب میں شادی کرلونگی تو آپکو فراموش کردونگی"۔

بوڑھا۔ "نہیں"

ویلنٹین۔ "اچھا تو پھر انہوں نے آپکو بتلادیا ہوگا۔ فرنز نے رضا دیدی ہے کہ ہم اکٹھے رہیں۔

بوڑھا۔ "ہاں"

ویلنٹین۔ "تو پھر آپ اتنے رنجیدہ اور آزردہ کیوں ہیں"

بوڑھے کی آنکھوں میں محبت کے آثار معلوم ہوئے یہہ کہکر ویلنٹین بولی ہاں اب میں سمجھہ گئی ہوں یہ سب اسلیئے ہے کہ آپ کو مجھہ سے محبت ہے"

بوڑھا۔ "ہاں"

ویلنٹین۔ "اور آپکو یہ ڈر ہے کہ میں بیاہ

کرنیسے خوش نہونگی "

بوڑھا " ہاں "

ویلنٹین " کیا آپکو فرنز اچھا نہیں لگتا "

بوڑھا " (کئی بار) نہیں نہیں "

ویلنٹین " تو پہر آپکو شادی ہی سے ناراضی ہے "

بوڑھا " ہاں "

ویلنٹین (گھنٹوں کے بل بیٹھکر اور اپنے بازو اس کی گردن کے گرد ڈالکر) سنئیں میں بہی ناراض ہوں (بوڑھے کا چہرہ خوشی کے مارے روشن ہوگیا) کیونکہ میں فرنز کو پسند نہیں کرتی جب میں نے چاہا کہ میں دنیا کو چہوڑ دوں تو آپکو یاد ہے کہ آپ کیسے ناراض ہوئے اس تجویز کا بہی سبب تہا کہ میں کسی طرح سے اس کم وہ شادی سے بچ جاؤں جس سے میرا دل سکڑتا ہے (نوشیر کو جلدی جلدی جلدی دم آنے لگا) اچھا تو یہہ شادی پہر آپکو بہی بری لگتی ہے کاش کہ آپ میری امداد کرسکتے - کہ آپ انکی مکروہ تجاویز کو توڑ سکتے مگر افسوس ہے کہ آپ انکا مقابلہ کرنیکے بالکل ناقابل ہیں آپکی مرضی بڑی مضبوط ہے اور آپکی عقل بڑی تیز ہے مگر افسوس ہے کہ اس معاملے میں آپ ایسے ہی بے اختیار اور کمزور ہیں جیسے میں خود آپ اپنی جوانی اور صحت کے دنوں میں میرے بڑے زبردست معاون تھے - مگر افسوس کہ اب آپ سوائے میرے درد و غم میں شریک ہونے کے اور کچھ بہی نہیں کرسکتے - خیر میرے لئے اتنا ہی بس ہے اور میں اس کا بہی شکریہ ادا نہیں کرسکتی - اور جب تک کہ آپ کی ہمدردی میرے ساتھہ ہے میں کہہ سکتی ہوں کہ پیر فلک نے مجھسے ابھی سب کچھ چہین نہیں لیا - اس تقریر پر نوشیر کی آنکھوں میں کچھ ایسے پر معنے آثار نمایاں ہوئے کہ ویلنٹین صرف ان کے یہی معنے کرسکتی کہ تمکو غلطی لگتی ہے میں ابہی تمہارے لئے بہت کچھ کر سکتا ہوں "

ویلنٹین " پیارے دادا کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ آپ میری امداد کرسکتے ہیں "

نوشیر " ہاں " اس نے پہر اپنی آنکھیں آسمان کیطرف اٹھائیں - اس کے یہہ معنے تہے کہ وہ کوئی چیز مانگتا ہے "

ویلنٹین " پیارے بابا آپکو کس چیز کی ضرورت ہے "

پہر اس نے تمام چیزیں یاد کرنی شروع کیں جنکی نسبت کہ وہ خیال کرسکتی تہی کہ اسکو ضرورت ہوسکتی ہے - اور جوں جوں اس کے دل میں خیال آتے جاتے تہے - وہ اونچی ا

بولتی جاتی تھی ۔ مگر چونکہ بوڑھے کی آنکھیں سوائے ہنسنے کے اور کچھہ نہیں کہتی تھیں ۔ اسکو ایک اور تجویز سوجھی اس نے الف سے لیکر ف تک تمام حرف ابجد پڑہنے شروع کئے جب وہ حرف نون پر پہونچی تو بوڑہے نے اشارے سے جتایا کہ جس چیز کی اُسے ضرورت ہے اسکے نام کے پہلے یہہ حرف (نون) آتا ہے "

ولنٹین " آہ جس چیز کی آپکو ضرورت ہے اس کے نام کے پہلے حرف نون ہے اچھا میں دیکھتی ہوں کہ وہ کیا چیز ہوسکتی ہے نے ۔ نی ۔ نا ۔ نو "

بوڑھا آدمی اشارے سے آہاں ہاں "

ولنٹین " اچھا تو پھر نون ہے ولنٹین نے لغت کی ایک کتاب نکالی ۔ اور نوٹیر کے سامنے ایک میز پر رکھدی اور پھر کھول کر لوکی پٹی نکالی ۔ جب جب بوڑھے کی آنکھیں صفحہ پر غور سے لگ گئیں تو اُسنے اپنی انگلیاں مختلف الفاظ پر رکھنی شروع کیں جب ولفظ (نوٹری) پر پہونچی تو اُس نے اُسے ٹھیرنے کا اشارہ کیا "

ولنٹین " پیارے دادا کیا آپکو نوٹری (سرکاری عہدہ دار جو لوگوں کی وصیت لکھا کرتا ہے) کی ضرورت ہے بوڑھے نے پھر اشارے سے جتایا کہ اُسے اسی کی ضرورت ہے "

ولنٹین " اچھا تو پھر نوٹری کو بلا بھیجیں "

بوڑھا " ہاں "

ولنٹین " کیا میں اپنے باپ کو بھی اطلاع کردوں "

بوڑھا " ہاں "

ولنٹین " کیا آپ چاہتے ہیں کہ نوٹری بلایا جاوے ۔

بوڑھا " ہاں "

ولنٹین نے گھنٹہ بجایا اور جب نوکر آیا تو اس نے اُسے کہا " کہ میڈیم اور مسٹر ولفرٹ کو کہو کہ انہیں ایم نوٹیر اپنے پاس بلاتا ہے "

ولنٹین " دادا صاحب امید کہ اب آپ راضی ہوگئے ہوں گے ۔ ہاں اب راضی ہوگئے ہیں ۔ آپکی آنکھوں سے صاف عیاں ہے کہ آپ راضی ہیں "

یہ کہکر ولنٹین مسکرائی تھوڑی دیر میں **ایم ڈی ولفرٹ بیرولس** کے ہمراہ آپہونچا ۔ اور اس نے آتے ہی پوچھا " جناب نے مجھے کس کام کیلئے طلب کیا ہے "

ولنٹین " دادا صاحب کو ایک نوٹری کی ضرورت ہے " اس عجیب غریب بات کے سننے پر ولفرٹ نے اپنے باپ کیطرف دیکھا مگر اسکی نظر میں

وہ بڑی مضبوطی تھی اور وہ یہہ کہتا ہوا معلوم ہوتا تھا کہ خواہ کچھ کرو میں تو اپنی بات پوری کرونگا"

ولفرٹ "کیا آپ کو نوٹری کی ضرورت ہے"

بوڑھا "ہاں"

ولفرٹ "کس غرض کیلئے" بوڑھے نے اسبات کا جواب نہ دیا۔ ولفرٹ پھر بولا "آپ نوٹری کو کیا کرینگے"

نوٹیر کی آنکھوں میں وہی استقلال تھا اور وہ یہہ کہتا ہوا معلوم ہوتا تھا کہ بس میرا ارادہ مصمم ہو چکا ہے تم میرا کہا مانو"

ولفرٹ "معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہم پر کوئی چوٹ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر اس سے نتیجہ کیا ہوگا"

بیروئس۔ (ایک پرانے نمک خوار کی وفاداری کے جوش میں) اجی اگر نوٹیر صاحب نوٹری کو طلب فرماتے ہیں تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہیں سچ مچ اسکی ضرورت ہے اسلئے میں ابھی جاؤنگا اور اسکو بلا لاؤنگا"

بیرولس سوائے اپنے مالک کے کسی کی نہ مانا کرتا تھا اور وہ کبھی گوارا نہیں کرسکتا تھا کہ اسکی خواہشات کا مقابلہ کیا جاوے بوڑھے نے اپنی آنکھیں بند کیں اور یہ کہتا ہوا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ہے جو میری بات کا مقابلہ کرے اگر کوئی ہو تو میرے سامنے آوے"

ولفرٹ "اچھا صاحب اگر آپ اس قدر اصرار کے ساتھہ نوٹری کی خواہش کر رہے ہیں تو پھر نوٹری آجاتا ہے۔ مگر میں اس کے پاس آپکی صحت کی حالت سب بیان کردونگا اور اسے سارا حال کھول کر سنا دونگا"

بیرولس "خیر اسبات کی کوئی پرواہ نہیں میں جاتا ہوں اور نوٹری کو بلاتا ہوں" یہ کہہ کر بوڑھا نوکر اپنے کام پر خوش بخوشی روانہ ہوا"

اُنٹھواں باب

وصیت

جونہی کہ بیرولس کمرہ سے نکلا نوٹیر نے ولینٹین کی طرف اس عجیب نگاہ سے دیکھا جس سے کہ وہ اکثر دیکھا کرتا تھا اور جس میں کہ عموماً بڑے گہرے معنے ہوا کرتے تھے۔ جوان لڑکی بھی اس نگاہ کا مطلب سمجھ گئی اور ولفرٹ بھی سمجھ گیا کیونکہ اس کے چہرہ پر کچھ غبار سا

چلا گیا اور اس نے ناک چڑھائی۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور صبر سے نوٹری کے آنیکا انتظار کرنے لگا جب بیٹھا تو لوٹیر نے اسکی طرف بے توجہی اور بے پروائی سے دیکھا اور ساتھہ ہی ویلنٹین کیطرف ایک نگاہ ڈالی جس سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ اُسے بہی کمرے میں رہنے کا حکم دیتا ہے ۔

کوئی تین چوتہائی گہنٹہ گذرنے بعد ہیر ولٹس نوٹری کو لے آیا۔ ولفرڈ (نوٹری سے) آپکو ایم لوٹیر نے بلوایا ہے جو کہ اس وقت آپ کے سامنے موجود ہے اسکے تمام اعضا بالکل بے حس ہیں نہ بول نہیں سکتے اور ہمکو بہی صرف انکے اشارات سمجہنے میں کمال وقت ہوتی ہے ۔

لوٹیر نے ویلنٹین کی طرف دیکھا اور اس دیکھنے کے یہ معنی تھے کہ وہ کہتا تہا کہ ویلنٹین ولفرڈ کی بات کا جواب دے ۔ ویلنٹین ۔ مگر میں اپنے دادا کی اشارات کو خوب سمجھ سکتی ہوں ۔

ہیر ولٹس ۔ یہہ بالکل صحیح ہے۔ آتے ہوتے میں نے ان کو یہ بات بہی بتلا دی ہے ۔

نوٹری ۔ (پہلے ولفرڈ کی طرف اور پہر ویلنٹین کی طرف منہ کرکے) میں یہہ کہنے سے رہ نہیں سکتا کہ ایسے معاملات میں جیسے کہ آپ میرے آگے موجود ہیں ہم لوگوں کے سروں پر یہہ کہ سرکاری ملازم ہیں بڑی ذمہ داری اور جواب دہی پڑجاتی ہے ۔ وصیت نامہ کو قابل اعتبار بنانے کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ نوٹری کو پورا یقین ہو جاوے کہ اُسے موصی کی ساری خواہش اور مرضی پوری پوری معلوم ہو گئی ہے اب اسجگہ یہ مزا ہے کہ موصی نہ بول سکتا ہے اور نہ لکھہ سکتا ہے اسحالت میں میں اپنا کام کسطرح پورا کر سکتا ہوں اور اگر میں قیاساً کچھہ کہہ بہی دوں تو قانون کے نزدیک وہ قابل اعتبار نہیں رہے گا نوٹری یہہ کہکر جانے کو تیار ہو گیا۔ ولفرڈ مسکرایا اور بڑی خوشی کے آثار اس کے چہرہ پر نمودار ہوئے گویا کہ اس نے فتح پائی ہے۔ لوٹیر نے ویلنٹین کیطرف تاسف بہری نگاہ سے دیکھا۔ ویلنٹین نے نوٹری کو روک لیا اور کہا ابہی جس زبان میں میں اپنے دادا کے ساتھہ باتیں کرتی ہوں وہ بڑی آسانی سے سیکھی جا سکتی ہے چند منٹ کی تعلیم سے آپ اس قابل ہو سکتے ہیں کہ بالکل میری طرح آپ اس کے ساتھہ باتیں کرنے کے قابل ہو جاویں اچہا کوئی سوال تیار کیجیں اس سے

پوچھوں تاکہ آپ کے دل کو اطمینان ہو جاوے۔"
نوٹری "وصیت نامہ کو قابل اعتبار کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ موصی اپنی رضامندی اور ناراضی ظاہر کر سکے۔ اس غرض کے لئے بدنی صحت تو کوئی اتنی ضروری نہیں ہے مگر عقلی صحت کے بغیر تو ہر گز کام نہیں چل سکتا۔"

ویلنٹین "بس دو نشانوں کی امداد سے جن سے میں آپکو بھی واقف کر دیتی ہوں آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ میرے دادا کے قوی عقلی ابھی تک بالکل صحیح و سالم ہیں ایم نوٹیر بول تو نہیں سکتا مگر جب وہ "ہاں" کرنی چاہتا ہے۔ تو اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے اور جب نہ کرنی چاہتا ہے تو اپنی آنکھوں کو جھپکتا ہے بس ان باتوں کو مد نظر رکھ کر آپ اس کے ساتھ بڑی آسانی اور سہولت سے گفتگو کر سکتے ہیں۔"

اس تقریر کے خاتمہ پر ایم نوٹیر نے ویلنٹین کی طرف ایسی محبت بھری نگاہ سے دیکھ کہ نوٹری بھی اس سے متاثر ہو گیا۔
نوٹری (نوٹیر سے) "کیا آپ نے سب کچھ سُن اور سمجھ لیا ہے جو آپکی پوتی نے کہا ہے۔"

نوٹیر نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔
نوٹری "اور کیا جو کچھ اس نے کہا ہے اس سے آپ اتفاق کرتے ہیں یعنے کیا آپ نے ہاں یا نہ کرنے کے واسطے یہی نشان مقرر کئے ہوئے ہیں جو اُسنے بیان کئے ہیں۔"

نوٹیر (آنکھیں بند کر کے) "ہاں۔"
نوٹری "آپ نے مجھے بلا بھیجا ہے۔"
نوٹیر "ہاں۔"
نوٹری "اپنی وصیت نامہ لکھوانے کی غرض سے۔"
نوٹیر "ہاں۔"
نوٹری "کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپکی مرضی پوری کرنے کے بغیر چلا جاؤں۔"

نوٹیر نے اپنی آنکھیں بڑی زور سے جھپکیں۔

ویلنٹین "کیوں جی اب تو آپ سمجھتے ہیں اور اب تو آپ کو تسلی ہو گئی ہو گی۔"

مگر پیشتر اس کے کہ نوٹری ویلنٹین کی اسبات کا کچھ جواب دے ولفرٹ اسے کھینچکر ایک طرف لیگیا اور اُسے کہنے لگا۔ "دیکھو جی کیا آپ یقین کر سکتے ہیں کہ کسی شخص کو ایسا جسمانی صدمہ پہونچے جیسا کہ نوٹیر کو پہنچا ہوا ہے اور پھر اس کے قوائے عقلی ایسے ہی قایم اور تندرست ہیں ذرا سوچ سمجھکر جناب۔ بوڑھے کی عقل بیچ رہے ٹھکانے نہیں ہے۔"

نوٹری "اسبات کا تو انکار نہیں ہے

مشکل تو یہ ہے کہ ہمکو اس کے خیالات کیسے معلوم ہوں گے اور اس سے ہمیں جواب کیسے ملیگا۔"

ولفرٹ: "آپ دیکھیں گے کہ یہ تو قریبًا ناممکن ہے۔"

ویلنٹین اور نوشیر نے اس گفتگو کو سن لیا نوشیر نے ویلنٹین کی طرف اس طرز سے دیکھنا شروع کیا کہ ویلنٹین نے جواب دینا ضروری جانا وہ بولی "مسٹر نوٹری یہ بات پہلی نگاہ پر آپ کو مشکل اور انہونی معلوم ہوتی تھی مگر میں سچ کہتی ہوں کہ کوئی فکر نہیں آپ تسلی رکھیں میں اپنے دادا کے خیالات خوب سمجھ سکتی ہوں اور پھر آپ کو سکتی ہوں۔ میں چھ سال سے نوشیر کے پاس تی ہوں اور اس لمبی مدت میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اسکے خیالات کو پورا پورا نہ سمجھا ہو۔ اسی سے پوچھو کہ آیا میں نے کبھی اس کے دل کی بات کو بھی نہیں سمجھا۔"

نوشیر نے اشارے سے نہ کہی۔"

نوٹری: "اچھا کوشش کریں دیکھیں کیا بنتا ہے (نوشیر سے) مسٹر نوشیر کیا آپ اس جوان لیڈی کو اپنا ترجمان قبول کرتے ہیں۔"

نوشیر: "ہاں۔"

نوٹری: "آپ مجھسے کیا تحریر کرانا چاہتے ہیں۔"

ویلنٹین: "ابجد کے تمام حروف الف سے واؤ تک بولے حرف واؤ پہ نوشیر نے اپنی آنکھ سے اُسے ٹھیرنے کا اشارہ کیا۔"

نوٹری: "ظاہر ہے کہ مسٹر نوشیر حرف واؤ کو چاہتا ہے۔"

ویلنٹین: "ذرا صبر کرو۔ (دادا کی طرف مخاطب ہو کر) واؤ سے دی لوٹ سے آدمی نے دی پر اُسے ٹھیرا لیا ویلنٹین نے لغت لی اور دی کی تختی نکالی اور تمام حروف پر انگلی رکھنی شروع کی جب وہ لفظ وصیت پر پہونچی تو نوشیر نے آنکھ کے اشارے سے ٹھیرا لیا۔"

نوٹری: "وصیت۔ بس ظاہر ہے کہ ایم نوشیر وصیت کرنی چاہتا ہے۔"

نوشیر: "ہاں۔ ہاں۔"

نوٹری: "حیران ہو کر ولفرٹ کیطرف متوجہ ہوا اور بولا "اجی یہ تو بڑی عجیب کرامت ہے۔"

ولفرٹ: "جی ہاں بڑی۔ بلکہ اور میں خیال کرتا ہوں کہ وصیت نامہ عجیب تر ہوگا۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ویلنٹین کی وساطت کے بغیر کام نہیں چل سکتا اور اس کا اس وصیت کے ساتھ ایسا تعلق ہے کہ وہ اپنی دادا کے تاریک اور ناقابل فہم خیالات کی

مناسب اور موزون ترجمان نہیں بن سکتی۔"

نوٹیر "نہیں نہیں۔"

ولفرٹ "کیا۔ کیا آپ یہہ کہتے ہیں کہ ویلینٹین کا اس وصیت کے ساتھہ کچھہ تعلق نہیں ہے؟"

نوٹیر "نہیں کوئی تعلق نہیں۔"

نوٹری کا شوق اب بھڑک اٹھا تھا۔ اور اس کا ارادہ تھا کہ اس عجیب غریب ماجرے کو اور مشتہر کرے اور وہ بولا "صاحب سنو جو بات مجھے ایک گھنٹہ پیشتر بالکل انہونی معلوم ہوتی تھی اب بالکل قابل اعتبار معلوم ہوتی ہے شرط یہ ہے کہ یہ سات گواہوں کی موجودگی میں لکھا جاوے اور ان ہی گواہوں کے ہوتے اس پر میری مہر لگجائے اور موصی کے دستخط ہو جاویں۔ مگر اس وصیت میں ذرا وقت زیادہ خرچ ہوگا باتیں تو سب معمولی ہیں مگر اس جگہ ذرا معاملہ بدلا ہے۔ علاوہ ازیں اسلئے کہ وصیت میں کسی قسم کا شائبہ شک نہ رہے میں ضروری جانتا ہوں کہ ایک اور نوٹری کو بلاؤں اور اسکی مدد سے سارا کام کیا جاوے۔ [illegible] آدمی ستے ہو؟ کیوں صاحب آپکو کچھہ اعتراض تو نہیں ہے؟"

نوٹیر "خوشی سے، نہیں۔"

ولفرٹ "کہ لیئے اگرچہ اس موقعہ پر بولنا مناسب نہیں تہا۔" مگر وہ یہ جاننا چاہتا تہا اس کے باپ کے دل میں کیا ارادے ہیں سو اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ وہ کرنے کیا لگا ہے وہ کمرے سے باہر نکلا تا کہ اور نوٹری کے بلانے کے لئے حکم دے مگر بیروائس جس نے اپنے آقا کی خواہش کو معلوم کر لیا تہا پہلے ہی سے اس کام کے لئے چلا گیا ہوا تھا ولفرٹ نے تب اپنی بی بی کو بلایا کوئی پندرہ منٹ کے عرصہ میں بوڑہے نوٹیر کے کمرے میں بہت سے آدمی جمع ہو گئے دوسرا نوٹری بھی آن پہنچا دو نو نوٹریوں نے آپس میں کچھہ صلاح و مشورہ کر کے چاہا کہ پہلے نوٹیر کی قابلیت کو پرکھہ لیں اسلئے پہلے نوٹری نے اس طرف خطاب کر کے کہا "جب کوئی شخص وصیت کرتا ہے تو یہ عموماً یا کسی شخص کے برخلاف ہوتی ہے یا اس کی حمایت میں ہوتی ہے"

نوٹیر (اشارے سے) "ہاں۔"

نوٹری "کیا آپکو ٹہیک معلوم ہے کہ آپ کے پاس کتنی جایداد ہے؟"

نوٹیر "ہاں۔"

نوٹری "میں چند رقمیں بولتا ہوں جو کہ ایک دوسرے سے بقدر ایک مقدار معینہ کے زیادہ بالکل ہوتی

ہیں سوچ میں کوئی رقم بولوں جو آپکی جائداد کے قریب قریب ہو تو مجھے ٹھیرا لینا "

نوشیر " ہاں "

یہ نظارہ بڑا عجیب تھا۔ نوٹری کا سوال کرنا اور بوڑھے کی آنکھوں کا اسی جواب دینا ایک عجیب تماشا تھا جسکی کیفیت دلپر بڑا اثر کرتی تھی۔ تمام لوگوں نے بیمار کے گرد دائرہ بنایا ہوا تھا۔ دوسرا نوٹری میز پر لکھنے کو تیار بیٹھا ہوا تھا اور اس کا ساتھی موصی کے مقابل میں کھڑا اس کی وصیت کے بارے میں سوال کر رہا تھا "

پہلا نوٹری " کیا آپ کی جائداد تین لاکھ سے زائد ہے "

نوشیر " ہاں "

نوٹری " کیا یہ چار لاکھ سے بھی زیادہ ہے "

نوشیر " ہاں "

نوٹری " پنج لاکھ سے بھی زیادہ "

نوشیر " ہاں "

نوٹری " چھ لاکھ سات لاکھ آٹھ لاکھ نو لاکھ "

نوشیر نے نو لاکھ پر اسے ٹھیرا لیا "

نوٹری تو پھر آپکے پاس نو لاکھ کی جائداد ہے "

کیا وہ زمین ہے یا نقد ہے "

نوشیر نے پہلے لفظ پر " نہ " کی اور دوسرے

پر ہاں "

نوٹری " یہ راس المال آپکے اپنے پاس ہے "

نوشیر نے بیرولس کیطرف دیکھا گویا کہ اس کو یہ سب حال معلوم تھا۔ بیرولس فوراً باہر گیا اور تھوڑی دیر میں ایک چھوٹی سی صندوقچی لئے ہوئے آگیا "

نوٹری " کیا ہمیں اس صندوقچے کے کھولنے کی اجازت دیتے ہیں "

نوشیر " ہاں "

انہوں نے اسے کھولا۔ اور اسمیں سے نو لاکھ روپیہ کے بنک نوٹ نکلے پہلے نوٹری نے سب نوٹ ملاحظہ کئے اور پھر اپنے ساتھی کو دکھائے۔ تمام نوٹ پورے نو لاکھ کے نکلے "

نوٹری " اس کا کہنا بالکل صحیح ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بدن تو بالکل مردہ ہے مگر روح میں ابھی وہی قوت ہے جو جوانی کے ایام میں ہوا کرتی تھی! بوڑھے میاں آپکے پاس نو لاکھ روپیہ کے نوٹ ہیں آپکا روپیہ بنک میں جمع ہو اس حساب سے آپکو دس ہزار کی سالانہ آمدنی ہے "

نوشیر " ہاں "

نوٹری " آپ یہ سب روپیہ کس کے لئے چھوڑنا چاہتے ہیں "

میڈیم ولفرٹ " اوہ۔ اسبات میں کوئی شک ہے۔ یہ تو صاف ظاہر ہے کہ

ایم نوٹیر کو اپنی پوتی سے کمال الفت ہے۔ وہی چھ سال سے اسکی حفاظت اور خبرگیری کر رہی ہے اور اپنی کمال جانفشانی اور شفقت سے نہ صرف اپنے دادا کی محبت کی بلکہ اس کے شکریہ کی مستحق ٹھیر چکی ہے۔ اور انصاف بھی چاہتا ہے کہ وہی اپنی محنت کا پھل کھاوے" یہ باتیں میڈیم ولفرٹ کے دل سے ابھی نکلی تھیں کہ بس نوٹیر نے آپکے مفہوم کو بڑی آسانی سے معلوم کر لیا"

نوٹری یہ سمجھا خیال تھا کہ بس اُسے صرف ویلنٹین کا نام ہی لکھنا ہے مگر یہ خیال کر کے کہ نوٹیر کی رائے ضرور لے لینی چاہیئے اس نے اس سے پوچھا" تو کیا یہ نولاکھ آپ میڈیم ویلنٹین کے لیے چھوڑتے ہیں" جب ویلنٹین کا نام آیا تو وہ پیچھے ہٹ گئی تاکہ اُسے کوئی سخت کلام نہ سننی پڑے اور سر نیچے پھینک کر رونے لگ گئی نوٹیر نے بڑی محبت بھری نگاہ سے اسکی طرف دیکھا پھر نوٹری کی طرف دیکھ کر اس نے آنکھیں جھپکیں جس سے اس نے یہہ جتایا کہ وہ یہہ نہیں چاہتا"

نوٹری" ہیں - کیا آپ میڈیم ویلنٹین کو اپنا جانشین نہیں بنانا چاہتے"

نوٹیر نہیں"

نوٹری" کیا آپ کوئی غلطی نہیں کرتے کیا آپ سچ مچ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ آپکا یہ منشا نہیں ہے"!

نوٹیر" نہیں نہیں"

ویلنٹین نے اپنا سر اٹھایا۔ وہ حیرانی اور تحیر کے مارے ہکی بکی ہو گئی اور اسکو اسبات کا کوئی رنج نہیں تھا کہ وہ اپنے دادا کی وراثت سے محروم کی گئی ہے بلکہ وہ اسبات میں سرگرداں تھی کہ بوڑھے کی دلمیں یہ خیال سما کسطرح سے گیا ہے مگر نوٹیر نے اسکی طرف اس محبت بھری نگاہ سے دیکھا کہ وہ چلا اٹھی "او! دادا صاحب اب میں دیکھتی ہوں کہ آپ مجھے صرف اپنی جائداد سے محروم کر رہے ہیں مگر وہ محبت جو ہمیشہ سے آپکو میرے ساتھ ہے وہ اب بھی موجود ہے"

بوڑھے نے اپنی آنکھیں بند کر لیں جس سے ویلنٹین یقینی طور پر سمجھ گئی کہ بوڑھا کہتا ہے" ہاں ہاں تمنے بالکل ٹھیک کہا ہے"

ویلنٹین" میں آپکا ہزار ہزار شکریہ ادا کرتی ہوں"

بوڑھے کے اس اظہار نے کہ ویلنٹین اسکی جائداد کی وارث نہیں بن سکتی میڈیم ولفرٹ کی امیدیں بڑھا دیں وہ آہستہ آہستہ بیمار کے قریب آئی اور بولی" ایم نوٹیر تو پھر کیا آپکی یہ مرضی ہے کہ

آپکا پوتا اڈورڈ آپکی جائداد کا وارث ہے "

نوٹیر نے اس بات کو سنکر اپنی آنکھیں اس زور سے جھپکیں کہ معلوم ہوا کہ اسکو یہہ بات سخت ناگوار گزری ہے اور وہ میڈم ولفرٹ اور اڈورڈ دونوں سے سخت نفرت کرتا تھا "

نوٹری " نہیں - اچھا تو شاید آپ اپنے بیٹے ایم ڈی ولفرٹ کو اپنا اکیلا جانشین بنانا چاہتے ہیں "

نوٹیر " نہیں "

دونو نوٹری ایک دوسرے کی طرف حیرانی سے دیکھنے اور پوچھنے لگے کہ پھر اس کا جانشین اور وارث کون ہو سکتا ہے میڈیم ولفرٹ اور اس کے خاوند کی پیشانی پر غصے اور شرم کے مارے پسینہ آ گیا پھر ویلنٹین بولی " پیارے دادا ہم سب نے کیا کیا ہے کہ آپکی ہم میں سے کسی کے ساتھہ محبت نہیں رہی " بوڑھے آدمی کی آنکھہ فوراً ولفرٹ اور اسکی بی بی سے گزر کر ویلنٹین پر جا ٹھیری اور اسپر پڑتے ہی اس میں محبت کے آثار پیدا ہو گئے "

ویلنٹین " خوب دادا صاحب اگر آپکو مجھہ سے محبت ہے تو اب موقعہ ہے کہ اس محبت کو آپ اپنے عمل سے ثابت کریں آپکو خوب معلوم ہے کہ میں نے آپکی اتنی خدمت کی ہے مگر مجھے کبھی آپ کی دولت اور جائداد کا خیال نہیں آیا علاوہ ازیں لوگ کہتے ہیں کہ مجھے ماں کی طرف سے بہت کچھہ ملگیا ہے دادا صاحب اپنا مطلب کھول کر ظاہر کریں "

نوٹیر نے اپنی آنکھیں ویلنٹین کے ہاتھہ پر ٹھیرائیں "

ویلنٹین " میرا ہاتھہ "

" تمام حاضرین " اس کا ہاتھہ اسکا ہاتھہ "

ولفرٹ " صاحبان سب کاروائی فضول ہے آپ نہیں دیکھتے کہ اس کی عقل ٹھکانے نہیں ہے - دیکھو وہ کیسی باتیں کرتا ہے "

ویلنٹین (اچانک) " آہ میں پا گئی ہوں - دادا صاحب کیا آپکا اس بات سے " میری شادی " مطلب ہے "

بوڑھے نے اس تشکر سے کہ ویلنٹین نے اسکے معنے سمجھہ لئے ہیں اس کی طرف ایک محبت آمیز نگاہ ڈالی اور اشارے سے " ہاں ہاں " کی "

ویلنٹین " اچھا تو کیا آپ ہم سب پر صرف اس شادی کے سبب خفا ہیں

بوڑھا " ہاں "

ولفرٹ " یہہ بہت بیہودہ ہے "

نوٹری " صاحب مجھے معاف فرماویں آپکو یہ بیہودہ معلوم ہوتا ہے - مگر میں

سب کچھ سمجھتا ہوں میں اب بڑی آسانی سے بوڑھے کے خیالات کا پتا لگا سکتا ہوں

ولینٹین "آپ چاہتے ہیں کہ میں فرنز اسپینی کے ساتھ شادی نہ کروں"

بوڑھے کی آنکھ نے کہا "میں چاہتا ہوں کہ نہ کرو"

نوٹری "اور آپ اپنی پوتی کو صرف اسی وجہ سے اپنی جائداد سے بے دخل کرتے ہیں کہ اس نے آپکی مرضی کے برخلاف اپنا رشتہ قائم کیا ہے"

نوئیر "ہاں"

نوٹری "اگر یہ شادی نہ ہوتی تو پھر وہی آپکی وارث بنتی"

نوئیر "ہاں"

اب ایک گھڑی خاموشی طاری ہوگئی۔ دونو نوٹری ایکدوسرے کے ساتھ مشورہ کر رہے تھے کہ کسطرح عمل کریں ولینٹین اپنے دادا کیطرف بڑی بڑی شکرگزاری کی نگاہ سے دیکھ رہی تھی۔ اور ولفرٹ غصے کے مارے اپنے ہونٹوں کو کاٹ رہا تھا۔ جبکہ میڈیم ولفرٹ کے چہرہ پر باوجود اسکے ضبط کی خوشی کے نشان نمایاں ہو رہے تھے"

ولفرٹ "مگر میں خیال کرتا ہوں کہ میں اس متنازع شادی کی مناسب یا غیر مناسب ہونے کا بہتر فیصلہ کر سکتا ہوں اور ساتھ ہی میرا حق ہے کہ میں اپنی لڑکی جسکو چاہوں دوں۔ بس میری یہی خواہش ہے کہ اسکی فرنز سے شادی کی جاوے اور اس کو میرے حکم کے مطابق عمل کرنا پڑیگا"

ولینٹین اس بات پر روتی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور اسپر گویا ایک قسم کی بیہوشی طاری ہوگئی"

نوٹری "لیکن اگر ولینٹین کا بھی مصمم ارادہ ہو چکا ہو کہ فرنز کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہو"

بوڑھے نے کوئی جواب نہ دیا"

نوٹری "آپ کسی نہ کسی طرح سے تو اسے خارج کریں گے"

نوئیر "ہاں"

نوٹری "تو کیا اپنے خاندان کے کسی اور آدمی کو دینگے"

نوئیر "نہیں"

نوٹری "تو پھر کیا آپ اپنی جائداد رفاہ عام کے کاموں میں لگانا چاہتے ہیں"

نوئیر "ہاں"

نوٹری۔ "مگر آپ جانتے ہوں گے

کہ قانون کے رو سے آپ اپنے بیٹے کو اپنی جائداد سے بالکل بے دخل نہیں کر سکتے "

نوٹیر " ہاں "

نوٹری - تو کیا آپ اس مصرف میں صرف اتنا ہی روپیہ لگاویں گے جتنا کہ آپ کے بیٹے کے حصہ سے بچ رہے "

نوٹیر نے کچھ جواب نہ دیا "

نوٹری " کیا آپ سارا کا سارا اس کام میں خرچ کرنا چاہتے ہیں

نوٹیر " ہاں "

نوٹری " مگر آپکی وفات کے بعد تنازعہ برپا ہوں گے اور خواہ مخواہ کے مقدمے ہوں گے "

نوٹیر " نہیں "

ولفرٹ " میرا باپ مجھے خوب جانتا ہے کہ میں اس کی وصیت کو پاک اور قابل ادب سمجھونگا - علاوہ ازیں اُسے یہ بھی معلوم ہے کہ اتنا بڑا آدمی ہو کر میں غریبوں سے روپیہ نہیں چھینونگا "

نوٹیر کی آنکھوں میں فتح مندی کے نشان ظاہر ہوئے "

نوٹری - (ولفرٹ سے) آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے "

ولفرٹ " میں نے کیا فیصلہ کرنا ہے میرے باپ کا ارادہ اب مصمم ہو چکا ہے - اور مجھے خوب معلوم ہے کہ وہ اپنی بات سے ٹلا نہیں کرتا - میرا بس خدا ہی پر بھروسہ ہے یہ نو لاکھ بس اپنے گھر سے نکل کر غریبوں کے بس میں جا پڑیگا - مگر یہ بھی ایک ہنسی کی بات ہے کہ ساٹھے باٹھے آدمی کے وہموں پر پورا پورا عمل درآمد کیا جاوے اچھا میں اپنی ضمیر کے کہنے کے مطابق عمل کرونگا "

یہ کہکر ولفرٹ اپنی بی بی کے ہمراہ کمرے میں سے چلا گیا اب بوڑھا جو چاہے کرے - اس روز وصیت نامہ تیار ہو گیا گواہ لائے گئے ان کے دستخط کرائے گئے اور تحریر مڈس حسب خاندانی نوٹری کی حفاظت میں دیدی گئی "

ساٹھواں باب

تار

" مسٹر اور میڈیم ولفرٹ نے واپس آنے پر سنا کہ کونٹ آف مانٹی کرسٹو جو کہ ان کی ملاقات کے لئے آیا ہوا تھا ابھی تک ملاقات کے کمرے میں بیٹھا ہوا انکا انتظار کر رہا تھا "

میڈیم ولفرٹ کے دل کی طاقت اس گذشتہ واقعہ کے سبب کچھ ایسی مضمحل سی ہوگئی ہوئی تہی - کہ کسی سے ملاقات کرنا نہ چاہتی تہی اس لئے وہ فوراً اپنی خوابگاہ کی طرف استراحت کے واسطے چلی گئی - مگر ایم ولفرٹ جو کہ زیادہ مضبوط قلب کا آدمی تہا - اور جسے اپنے آپ پر بڑا اعتماد تہا فوراً ملاقات کے کمرے کی طرف گیا - اگرچہ اپنی طرف سے اُس نے اپنے خیال بالکل مخفی کرلئے تھے مگر اُسے یہ معلوم نہوا - کہ ابہی تک رنج کا غبار برابر اس کے چہرہ پر نظر آرہا ہے - اور اسکی صورت میں غیر معمولی اداسی پائی جاتی ہے مانٹی کرسٹو کی تیز آنکھ نے فوراً تاڑلیا کہ آج کچھہ دال میں کالا ہے پہلے تعلیک سلیک کے بعد اُس نے پوچھا " ایم ولفرٹ آج کیا سبب ہے آپ کچھہ اداس سے نظر آتے ہیں کیا میں ایسے وقت میں آیا ہوں جبکہ کوئی سخت مقدمہ در پیش تہا "

ولفرٹ " مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے " جی ہاں ایک بڑا سخت مقدمہ تہا جس کا میں خود ہی شکار ہوں یہ مقدمہ میرے برخلاف فیصلہ ہوا ہے اور اس تمام مصیبت کا باعث صرف بیوقوفی اور ضرب ہے "

کونٹ " آپ کس بات کیطرف اشارہ کررہے ہیں کیا سچ مچ آپ پر کوئی بڑی مصیبت آئی ہے -

ولفرٹ (رنج سے) اجی کوئی بڑی بات نہیں ہے صرف کچھہ مالی نقصان ہوا ہے "

کونٹ " بیشک آپ جیسے امیر کبیر آدمی کے آگے تہوڑا مالی نقصان کیا حیثیت رکھتا ہے - ساتہہ ہی آپ کا دل کچھہ ایسا بے پرواہ اور اعلیٰ واقع ہوا ہے کہ آپ ان ناقابل توجہ باتوں کی پرواہ ہی نہیں کرتے "

ولفرٹ " گو نو لاکھ ایک ایسی قلیل رقم نہیں ہے کہ آدمی اسے یوں ہی ہاتہہ سے جانے دے گوارا کرے مگر خیر اس کا مجھے بہت رنج نہیں رنج تو اس بات کا ہے کہ میری ساری امید و نیز اور میری لڑکی کی اگلی زندگی کی کامیابی پر صرف ایک بوڑھے کی ضد سے پانی پہرتا ہے جو کہ اب دوسری دنیا میں واصل ہونے کو ہے "

کونٹ " نو لاکھ ابھی یہ تو اچھی بڑی رقم ہے کہ ایک بے لفظ والا شخص بہی اس کے جانے کا افسوس کرے بے شرہ سکے اچھا تو اس تمام مصیبت کا پیدا کرنیوالا کون ہے "

ولفرڈ: "میرا باپ"

کونٹ: ایم نوٹیر۔ مگر آپنے تو مجھے کہا تھا کہ وہ بالکل ایک مردے کیطرح ہے اور اس کے تمام قویٰ مر چکے ہیں"

ولفرڈ: "اسکے جسمانی قویٰ کا تو یہی حال ہے کیونکہ نہ وہ بول سکتا ہے اور نہ حرکت کر سکتا ہے مگر اسکے عقلی قویٰ تو ویسے ہی مضبوط ہیں جیسے کہ جوانی میں ہوا کرتے تھے۔ وہ سوچتا بھی ہے۔ ارادہ بھی کر لیتا ہے اور ایک عجیب طریقے میں اپنے خیالات کا اظہار بھی کر لیتا ہے کوئی پانچ ہی منٹ ہوئے ہیں کہ میں اس کے پاس سے اٹھکر آیا ہوں وہ اب میرے حق کو مدنظر رکھے بغیر اپنا وصیت نامہ لکھوا رہا ہے"

کونٹ: "مگر وصیت لکھوانے میں تو بولنے کی ضرورت ہوتی ہے"

ولفرڈ: "اجی بولنا کیا۔ اس نے تو اپنی مرضی کا اظہار اس خوبی سے کیا ہے کہ زبان والا بھی نہیں کر سکتا"

کونٹ: "یہ کیسے"

ولفرڈ: "اپنی آنکھوں کی مدد سے ان آنکھوں میں نہ صرف ابھی تک جان باقی ہے۔ بلکہ جیسا کہ آپنے سنا ہے سخت ضرر پہونچانے کی قوت بھی ہے"

میڈیم ولفرڈ: "جو ابھی کمرے میں داخل ہوئی تھی بولی "میرے صاحب آپ شاید اپنے بیان میں بڑا مبالغہ کر رہے ہیں"

کونٹ: "(جھک کر) میڈیم گڈ نائٹ"

میڈیم ولفرڈ نے ایک پیارا نداز مسکراہٹ سے سلام کا جواب دیا"

کونٹ: "میڈیم یہ کونٹ صاحب کیا بیان کر رہے ہیں۔ وہ کونسی ناقابل حل مصیبت ہے"

ولفرڈ: "اجی ناقابل حل تو میری نہیں کہی یہ صرف ایک بوڑھے آدمی کا توہم ہے"

کونٹ: "کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ وہ اپنی بات سے باز آجاوے"

میڈیم ولفرڈ: "کیوں نہیں۔ یہ میرے خاوند کے اختیار میں ہے کہ وصیت جو کہ اب ولینٹین کے برخلاف ہے اسکے حق میں ہو جاوے"

کونٹ نے دیکھا کہ ان دونوں میاں بی بی نے اب تمثیلوں میں گفتگو کرنی شروع کر دی ہے اس لئے وہ اڈورڈ کی طرف دیکھنے میں مشغول ہو گیا جو کہ طوطے کے پانی پینے کے برتن میں سیاہی ڈال رہا تھا۔ اور اس نے بتایا کہ گویا آپ انکی گفتگو کیطرف بالکل توجہ نہیں دیتے ہے"

ولفرٹ (اپنی بی بی سے) "دیکھو
میں نے آج تک اپنے خاندان میں
کبھی حکومت نہیں چلائی۔ اور نہ ہی
کبھی میں نے یہ خیال کیا ہے کہ دنیا
کی قسمت کا میرے سر ملانے سے
فیصلہ ہوسکتا ہے۔ مگر تاہم یہ
اشد ضروری ہے کہ میری مرضی
اور میرے حکم کو میرے گھر میں وقعت
کی نگاہ سے دیکھا جاوے اور ایک
سا ٹھے باٹھے بوڑھے کی باتیں میری
ان تدابیر کو رد نہ کرنے پاویں جس کو
کہ اتنے برسوں سے مینے اپنے دل میں
پختہ کیا ہوا ہے۔ آپ کو معلوم ہے
کہ بیرن اسپینے میرا دوست تھا سو
میری نظر میں اس کے بیٹے کے ساتھہ
رشتہ قایم کرنا بڑا ہی انسب اور
نہایت ہی موزوں ہے۔"

میڈیم ولفرٹ "میرا تو خیال
ہے کہ ویلنٹین اور بوڑھے نے ایکا
کر رکھا ہے۔ ویلنٹین ہمیشہ اس شادی
کے مخالف ہے اور کوئی تعجب نہیں
ہے کہ آج کا معاملہ ان کے ایکے اور
اتفاق ہی کا نتیجہ ہوگا۔"

ولفرٹ "یہ جانئیں کہ نو لاکھہ
کی رقم ایسی نہیں ہے کہ یونہی چھوڑ
دی جاوے۔"

میڈیم ولفرٹ "اگر وہ تارک الدنیا
ہونیکا ارادہ کرے تو پھر کیا۔ ابھی
ایک ہی سال گذرا ہے کہ اس نے
گرجے میں داخل ہونیکا ارادہ
کر لیا تھا۔"

کونٹ "کیا ایم نوٹیر ویلنٹین
کو صرف اسی بنا پر اپنی وراثت
سے بے دخل کرتا ہے کہ اس کی
فرنز اسپینی کے ساتھہ شادی ہونے
والی ہے۔"

ولفرٹ (ناک چڑھا کر) "ہاں
ہاں یہی سبب ہے۔"

میڈیم ولفرٹ "ظاہرا
سبب تو یہی ہے۔"

ولفرٹ "ظاہرا نہیں بلکہ اصلی
اور حقیقی سبب یہی ہے میں اپنے
باپ کو خوب جانتا ہوں۔"

کونٹ "مگر یہ تو بتایئے کہ ایم
نوٹیر خصوصاً فرنز سے کیوں ناراض
ہے۔ شاید میں فرنز اسپینی سے ناآشنا
نہیں ہوں کیا وہ اس جنرل ڈی
کوئن سن فرنز اسپینی کا
بیٹا نہیں ہے جسکو چارلس دہم
نے بیرن اسپینی کا خطاب دیا
تھا۔"

ولفرٹ "بس وہی۔"

کونٹ "مگر میرے خیال میں
تو وہ بڑا اچھا جوان آدمی ہے۔"

ولفرٹ: "وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ خیال کرتے ہیں اور یہی سبب ہے کہ ایم انٹیر اپنی پوتی کو اس کے ساتھہ شادی کرنے سے روکتا ہے بوڑھے آدمی اپنی محبت میں بھی بڑے خود غرض ہوتے ہیں"

کونٹ: "مگر کیا آپ کو اس عداوت اور تنفر کا سبب معلوم نہیں ہے"

ولفرٹ: "اجی کون جانتے"

کونٹ: "شاید ملکی معاملات میں اختلاف رائے ہونیکے سبب یہ عداوت قایم ہوگئی ہو"

ولفرٹ: "میرا باپ اور بیرن اسپینی انہیں طوفانی ایام میں رہتے تھے جن کے چند پچھلے دن میں نے بھی دیکھے ہیں"

کونٹ: "آپکا باپ تو شاید بونا پارٹ کا طرفدار تھا مجھے خیال ہے کہ شاید آپ نے ہی ایک روز ایسا کہا تہا"

ولفرٹ: "اجی میرا باپ جنگجو بین تھا - اور اسکا جوش بعض اوقات اسے دور اندیشی کی حدود سے باہر لیجاتا تھا جب میرا باپ کبھی کوئی سازش کرتا تھا تو اسکا مقصود کچھہ بونا پارٹ کی حمایت نہیں ہوتا تھا بلکہ صرف بوربولنس کی مخالفت اور ایم نوٹیر میں ایک یہہ خاصیت تھی کہ وہ انہونی باتوں کے پیچھے نہیں پڑا کرتا بلکہ اسکی ساری سازشیں عملی ہوا کرتی تھیں اور سازشوں کے پورا کرنیکے لئے تمام وسائل عمل میں لے آیا کرتا تھا خواہ وہ کیسے ہی وحشتناک کیوں نہ ہوں"

کونٹ: "یہی تو ہوا نہ - لیکن اختلاف کیوجہ صرف ملکی معاملات ہیں - اگرچہ جنرل اسپینی بونا پارٹ کے ماتحت بھی کام کرتا رہا مگر کیا اس نے اپنی بوربولنس کی حمایت چھوڑ دی تھی اور کیا وہ وہی آدمی نہیں تھا جو کہ ایک شام بونا پارٹ کے حمایتوں کے ایک جلسہ سے واپس آتے ہوئے اس شک پر مارا گیا تہا کہ وہ شاہنشاہ کی حمایت کرتا ہے"

ولفرٹ نے کونٹ کیطرف ایک پر وحشت نظر سے دیکھا"

کونٹ: "شاید مجھے غلطی لگی ہے"

میڈیم ولفرٹ: "جی نہیں - جو واقعات آپنے بیان کئے ہیں سب ٹھیک ہیں - اور انہیں دشمنیوں اور مخالفتوں کے طوفان کو روکنے کے کیلئے تو ایم ولفرٹ نے یہہ تجویز کی تھی کہ کسیطرح ان دونوں مخالف خاندانوں کے دو آدمیوں

کو محبت اور اتفاق کے رشتے میں جوڑ دے "

کونٹ ۔ تجویز تو بڑی اعلےٰ اور عمدہ تھی ۔ اور اگر پوری ہو جاتی تو دنیا آفریں کہتی "

ولفرٹ ۔" کپکپا اٹھا اور کونٹ کے چہرے کی طرف بڑی توجہ سے دیکھنے لگا تھا کہ اسکے دل کے خیالات کو تاڑے مگر کونٹ کی اس مسکراہٹ نے جس کو وہ ایسے موقعوں پر اختیار کیا کرتا تھا ۔ اسکی پیش نہ چلنے دی "

ولفرٹ ۔۔ اگرچہ ویلنٹین کے واسطے اپنے دادا کی جائداد سے محروم رہنا کوئی چھوٹی بات نہیں ہے مگر یہ بات اس کی شادی کے سد راہ تو نہیں ہو سکتی ۔ میرا خیال ہے کہ فرنز اسپینی بھی اس مالی نقصان کی کچھ پرواہ نہیں کریگا بلکہ میری اس کی نظر میں وقعت زیادہ ہو جائیگی کہ میں اپنا اقرار پورا کرنے کے واسطے کیا کچھ برداشت کرتا ہوں ۔ علاوہ ازیں وہ جانتا ہے ویلنٹین اپنی ماں ... کی وارثہ ہے اور غالباً نانی اور نانا ایم اور **میڈیم سینٹ ڈی مران** کی جائداد کا اور کوئی وارث نہیں "

میڈیم ولفرٹ ۔" ا ۔ وہ ایم نوئیر سے بھی زیادہ اسکی محبت اور خاطرداری کے مستحق ہیں ۔ علاوہ ازیں وہ کوئی ایک مہینہ سے پیرس میں آ گئے ہیں اور اس ذلت کے بعد جو ویلنٹین نے اٹھائی ہے کوئی ضروری نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ ایم نوئیر ہی کے مکان میں گھسی رہے ۔

کونٹ نے بڑے اطمینان سے اس زخم رسیدہ خود پسندی اور شکست یافتہ طمع کی کہانی کو سنا اور پھر کہا مگر معلوم ہوتا ہے کہ ایم نوئیر دادا (جو بات میں کہتا ہوں اس کے لئے میں آپ سے معافی مانگتا ہوں) میڈیم ویلنٹین کو تو اس عذر پر اپنی وراثت محروم رکھنا ہے کہ وہ اس شخص سے نکاح کرنے والی ہے جس کے باپ کے ساتھ اس کو عداوت تھی مگر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اسے اس بیچارے اڈورڈ سے کیا شکایت ہے "

میڈیم ولفرٹ ۔" خدا جانے کیا شکایت ہے مگر ہے ضرور بھلا کونٹ صاحب بتلاؤ تو سہی کہ کیا یہ بے انصافی نہیں ہے ۔ کیا یہ شرمناک ظلم نہیں ہے ۔ یہ بیچارہ اڈورڈ بھی ایم نوئیر کا ویسا ہی پوتا ہے جیسے کہ ویلنٹین اسکی پوتی ہے ۔ لیکن اگر

اس کا فرنزسے شادی کرنا اُسے ناگوار نہ ہوتا تو وہ اپنی تمام جائداد اس کے حوالہ کرتا۔ اور اب اگر وہ اسی کچھہ بھی نہ دے تو بھی اسے کیا پروا ہے اس سے ایسی تین گنا زیادہ دولتمند ہے"۔

کونٹ سنتا رہا مگر بولا کچھہ نہ"۔

ولفرٹ "کونٹ صاحب اپنی خلندانی مصیبتیں آپکو کہانتک سناتے جاویں یہہ کہانی بڑی طول طویل ہے۔ یہ سچ ہے کہ میری حقیقی وراثت سے مستیاں اور غریب خانے رونق پاگئیں گے۔ اور میرا باپ بغیر کسی معقول عذر کے مجھے خواہ مخواہ لاوارث کر دیگا مگر میرے اپنے دل کو تو یہ تسلی ہوگی کہ میں ایک عقلمند اور دیانتدار آدمی کیطرح برتاؤ کیا ہے۔ میں فرنز اسپینی سے اقرار کیا تھا کہ میں اُسے اس رقم کا سود دیا کرونگا۔ اب گو وہ رقم مجھسے چھینی گئی ہے تاہم میں اپنے اس اقرار کو پورا کرونگا"۔ خواہ مجھے ہوٹلوں ہی کیوں نہ مرنا پڑے"۔

میڈیم ولفرٹ اسی خیال کی طرف رجوع کرکے جو اس سے دل میں ہمیشہ سے رہتا تھا، مگر کیا یہہ مناسب نہ ہوگا کہ بیرن فرنز اسپینی پر بھی یہ۔ تمام معاملہ روشن کر دیا جاوے اس طرح سے اُسے موقع دیا جاوے۔ کہ وہ خود بخود میڈیم ولفرٹین پر اپنے دعوٰی سے دست بردار ہو جاوے"۔

ولفرٹ "یہ تو بڑی افسوسناک بات ہوگی"

کونٹ "بہت بری"۔

ولفرٹ "بے شک جب ایکدفعہ شادی قایم ہو جاوے اور پھر فوراً ہی فسخ ہو جاوے تو اس سے لڑکی کی عزت پر بڑا حرف آتا ہے۔ اب اگر یہ رشتہ توڑ دیا جاوے تو وہی پرانی افواہیں جنکو میں دبانا چاہتا ہوں پھر ہر ایک کی زبان پر چڑھ جاینگی۔ اور وہی چرچا شروع ہو جاوے گی نہیں یہہ ہرگز نہیں ہوگا۔ فرنز کے دل میں اگر کوئی سخت ہی تنفر بیٹھ جاوے تو دیگر بات ہے ورنہ میں تو خیال کرتا ہوں کہ اگر وہ عزتدار آدمی ہوگا۔ تو اس رشتہ میں اور بھی زیادہ مضبوط اور محکم ہو جاوے گا"۔

کونٹ (میڈیم ولفرٹ کیطرف دیکھکر) "میرا ولفرٹ کی رائے کے ساتھہ بالکل اتفاق ہے اور اگر فرنز کے ساتھہ میرا اتنا تعارف ہوتا کہ میں اُسے کھلے طور پر صلاح و مشورہ دے سکتا تو

میں اُسے ضرور اس طرف مائل کرتا ہوں
سنتا ہوں کہ اس معاملے کو ہمیشہ کے
لئے طے کرنے کے واسطے پیرس کی
طرف آنیکو ہے"۔

منصف (ولفرٹ) اس بات
پر بڑا خوش ہوا مگر میڈیم ولفرٹ کے
چہرہ پر کچھ تغیر واقع ہوا"۔

ولفرٹ (کونٹ کی طرف ہاتھ بڑھاکر)
بس میں یہی چاہتا ہوں۔ اب میں آپ
جیسے صلاح کار ہی کی بات پر عمل کرونگا
اب ہر ایک شخص کو جو اس گھر میں ہے
یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ گویا آج والا معاملہ
ہوا ہی نہیں اور نہ ہی ہماری پہلی تجاویز
میں کسی قسم کا تغیر واقع ہوا ہے"۔

کونٹ "دنیا کے لوگ تو پرلے درجہ
کے بے انصاف ہیں اگر وہ آپکی مستقل
مزاجی پر بہت آفرین نہ کہیں گے۔ آپکے
دوست آپکا نام فخر سے لیں گے۔ اور
فرنزاسپینی اگرچہ ویلنٹین کے ساتھ
شادی کرنے میں اُسے کچھ بھی جہیز
نہ لے اس بات سے خوش ہوگا۔ کہ
اس کا ایک ایسے شخص سے تعلق پیدا
ہو گیا ہے۔ جو اپنی بات کو پورا کرنے
اور اپنے فرض کو ادا کرنے میں ہر ایک
قسم کے نقصان برداشت کرتا ہے"۔
یہہ الفاظ کہکر کونٹ اٹھا اور چلنے کو
تیار ہوا"۔

میڈیم ولفرٹ "کونٹ صاحب
بس چلے ہیں"۔

کونٹ "میں افسوس سے کہتا ہوں
کہ مجھے ایک ضروری کام ہے۔ میں تو صرف
آپکا ہفتہ والا اقرار یاد کرانے کے لئے
آیا تھا"۔

میڈیم ولفرٹ "کیا آپکو یہہ
خطرہ تھا کہ ہم بھول جائینگے۔

کونٹ "ایسا خطرہ تو ہرگز نہیں
ہو سکتا مگر یہہ بھی ایم ولفرٹ کو بڑے
اہم معاملات درپیش رہتے ہیں"۔

میڈیم ولفرٹ "صاحب من میرے
خاوند نے اقرار کر لیا ہے۔ اور آپنے
دیکھ لیا ہے کہ جہاں اتنا نقصان
ہوتا ہو وہاں بھی وہ بات کا کیسا پورا
ہے تو بھلا جہاں نقصان کی بجائے کچھ
فائدہ کی امید ہو وہاں تو بطریق اولیٰ
اُسے اقرار کو پورا کرنا چاہیئے"۔

ولفرٹ "اچھا کیا آپ کے مہمان
جمپ السیس والے مکان میں جمع ہونگے

کونٹ "جی نہیں اور اس بات میں تو
آپکی زیادہ عنایت ہے۔ ضیافت گاؤں
میں تیار ہو گی"۔

ولفرٹ "گاؤں میں"۔

کونٹ "ہاں"۔

ولفرٹ "شہر کے نزدیک ہے یا کہیں
دور"۔

کونٹ "اجی بہت نزدیک۔ آئیل میں"

ولفرٹ "آئیل میں۔ میڈیم ولفرٹ نے بھی ایکدفعہ ذکر کیا تھا کہ آپ نے آئیل میں ہی مکان لیا ہوا ہے"

اچھا تو آئیل کے کونسے حصے میں آپ رہتے ہیں"

کونٹ "روڈی لافان ٹین میں"

ولفرٹ ۔ (ایک مضطرب سی آواز میں) روڈی لافان ٹین میں۔ کون سے نمبر میں"

کونٹ "نمبر ۲۸ میں"

ولفرٹ "اچھا تو آپ ہی نے سینٹ مِران والا مکان خریدا ہے"

کونٹ "کیا یہہ سینٹ مِران کا تھا"

میڈیم ولفرٹ "ہاں ۔ اور کونٹ صاحب کیا آپ اسبات کا یقین کرینگے کہ"

کونٹ "کس بات کا"

میڈیم ولفرٹ "کیا آپ اس گھر کو پسند کرتے ہیں"

کونٹ "میں تو نہایت ہی پسند کرتا ہوں"

میڈیم ولفرٹ "میرا خلوند اس میں رہنا پسند نہیں کریگا"

کونٹ "ولفرٹ صاحب یہ بات تو ایک معما ہے جسکو میں ہرگز سمجھہ نہیں سکتا"

ولفرٹ "اجی کیا کہوں۔ آئیل مجھے اچھا نہیں لگتا"

کونٹ "مگر میں امید کرتا ہوں کہ آپکا تنفر یہانتک نہیں پہونچا۔ کہ آپ مجھے اپنی مشارکت کی خوشی سے محروم رکھیں"

ولفرٹ (سنجیدگی سے) "نہیں کونٹ صاحب میں امید کرتا ہوں بلکہ میں آپکو یقین دلاتا ہوں۔ کہ حتی المقدور جو کچھہ ہو سکے گا دریغ نہ کیا جاویگا"

کونٹ "جی میں عذر کوئی نہیں سنونگا بس ہفتہ کے روز چھہ بجے آپکو وہاں موجود ہونا ہوگا۔ اور اگر آپ نہ آئے تو میں خیال کرونگا۔ کہ اس گھر کے ساتھہ جوکہ تین برس سے غیر آباد پڑا ہوا تھا۔ کوئی خطرناک اور ڈراونے واقعات وابستہ ہیں جوکہ آپکے وہاں آنے کے مانع ہیں"

ولفرٹ "اجی میں آؤنگا۔ صاحب ضرور آؤنگا"

کونٹ "میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اب مجھے اجازت دیں۔ مجھے جلدی جانا ہے"

میڈیم ولفرٹ "آپنے پہلے کہا تھا کہ آپنے ایک ضروری جگہ تشریف لیجانا ہے۔ اچھا براہ عنایت بتلائیں ابھی

کہ وہ کونسی جگہ ہے جس کی خاطر آپ ہمیں اپنی صحبت کی مسرت سے محروم رکھنا چاہتے ہیں "

کونٹ " میڈیم مجھے معلوم نہیں کہ مجھکو آپ کو یہہ بات بتلانے کی جرات کرنی چاہیئے یا "

میڈیم ولفرٹ " واہ یہ عجیب بات ہے "

کونٹ " میں ایک ایسی چیز دیکھنے کے لئے جاتا ہوں جس کی بابت میں کئی دفعہ گھنٹوں لگاتار سوچتا رہا ہوں "

میڈیم ولفرٹ " وہ کیا ہے "

کونٹ " تارگھر۔ لو بیٹھے اب اپنا راز بتا دیا ہے "

میڈیم ولفرٹ " تارگھر "

کونٹ " ہاں تار۔ میں نے اکثر ایک تارگھر ٹیلے کی چوٹی پر بنا ہوا دیکھا اور میں سچ کہتا ہوں کہ جب کبھی میری نظر اسپر پڑی ہے میں فوراً دریائے تحیر میں جا پڑا ہوں۔ اجی یہ کوئی تھوڑی حیران کرنیوالی بات نہیں ہے کہ مقررہ چند نشانات ہوا کو پھاڑتے چلے جاویں اور کئی سو میل کے فاصلہ پر آن کی آن میں اس آدمی کے خیالات اور خواہشات کو پہونچاویں جو اپنی میز پر سے ملتا بھی نہیں ایک بار مجھے یہہ خیال پیدا ہوگیا تھا کہ یہہ سارا کارخانہ جنوں اور بہوتوں کی وساطت سے چلتا ہے۔ مگر پھر مجھے خود ہی اپنی ان توہمات پر ہنسی آئی اب میرا جی چاہتا ہے کہ ان کو ذرا نزدیک جاکر غور سے ملاحظہ کروں کیونکہ میرا تعجب حد سے بڑھ گیا ہے "

میڈیم ولفرٹ " اور اب آپ وہیں جاتے ہیں "

کونٹ " جی ہاں "

میڈیم ولفرٹ " کون سے تارگھر کیطرف آپ جانا چاہتے ہیں (ہوم ڈیپارٹمنٹ والی کیطرف یا آبزرویٹری والے کیطرف)

کونٹ " جی نہیں میں ان دونوں جگہوں میں نہیں جاؤنگا۔ کیونکہ وہاں مجھے ایسے اشخاص ملجائینگے جو مجھے اسبات کے سمجھنے پر مجبور کرینگے جن سے بالکل ناواقف رہنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ میرا خیال ان **کلوں** کی نسبت ایسا ہی رہے جیسا کہ اب ہے کیونکہ اس ناواقفیت میں ایک لطف ہے ہاں میرے ہم جنسوں کی نسبت جو میرے غلط خیال ہوں وہ دور ہوجاویں تو کوئی ہرج کی بات نہیں "

سو میں ان دونوں مکانوں میں سے کسی میں نہیں جاؤنگا بلکہ گاؤں والی تارگھر کو جاؤنگا کہ ایک سادہ

لوح خوش مزاج آدمی کام کرتا ہے کہ
جیسے اپنے کل کا ایک معمولی دہقان
سے زیادہ علم نہیں ہے"
ولفرٹ ۔ آپ ایک عجیب آدمی
ہیں"
کونٹ " اچھا بتاویں کہ میں کونسی
لائین دیکھوں"
ولفرٹ " وہی آج کل مستعمل
ہے"
کونٹ " آپ کہتے ہیں ہسپانیہ
والی"
ولفرٹ " جی ہاں ۔ اگر آپ چاہیں
تو میں منسٹر کے نام ایک خط دیدوں
تاکہ وہ آپکو سب کچھہ سمجھا دیں"
کونٹ " جی نہیں ۔ میں نے ابھی کہا
ہے کہ میں اسے سمجھنا نہیں چاہتا ۔
جونہی کہ اسکی کارگیری مجھپر ظاہر ہوگئی
میں اسے تارگھر نہیں جانونگا ۔ بلکہ
یہہ ایک کہانی ہوجاویگی ۔ اور
اسکا نام سنکر جو اب ایک تعجب
آمیز لذت آتی ہے وہ بالکل جاتی
رہیگی"
اچھا پھر آپ جائیں ۔ کوئی دو گھنٹہ
میں شام ہوجائیگی اور پھر کچھہ نظر
نہیں آئیگا"
کونٹ ۔ سب سے نزدیک رشتہ
کونسا ہے ۔ بیون"

ولفرٹ " ہاں"
کونٹ " میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں
سلام ہفتہ کے روز میں آپکو سناؤں گا
کہ میں نے تارگھر میں کیا دیکھا کہ یہ کہکر
کونٹ باہر نکلا دروازہ پر اسے دو نوکر
ملے جو کہ وصیت کو لکھکر آرہے تھے ولفرٹ وہ یہ
خیال کرتے معلوم ہوتے تھے کہ انہوں
نے ایک بڑا بھاری کام کیا ہے جوان
کی شہرت کو بہت پھیلا دیگا"

اٹھواں باب

ایک باغبان کو گلہریوں سے جو
اس کی ناشپاتیاں کھاجاتی تھیں بچانیکا
طریقہ +

اس رات کو کونٹ نے اپنا ارادہ
کو ملتوی کردیا مگر صبح ہوتے ہی وہ
بیرون دی [illegible] کے راستہ
ہوتا ہوا [illegible] روانہ ہوا
اور اس تارگھر کے پاس پہنچے جو کہ [illegible]
کے گاؤں میں واقع ہے [illegible]
ڈلری کے مینار کے پاس [illegible]
یہہ مینار اس نام کے میدان کے
سطح سے اونچی مقام پر واقع ہے"

اس مقام بلند کے دامن میں پہونچکر وہ اپنے گھوڑے سے اترا اور کوئی ڈیڑھ فٹ چوڑے ایک پیچ در پیچ راستہ سے اس نے اوپر چڑھنا شروع کیا جب چوٹی پر پہونچکر وہ ایک باڑ کے پاس آیا اسکا دروازہ دریافت کرنے میں اسے کچھ دیر نہ لگی اس نے اسکو کھولا اور اندر داخل ہوا اس نے اب اپنے تئیں ایک چھوٹے باغ میں پایا جو کہ بیس فٹ لمبا اور بارہ فٹ چوڑا تھا اس کے ایک طرف تو وہ باڑ تھی جس میں کہ دروازہ واقع تھا اور دوسرے جانب مینار بنا ہوا تھا جسپر سیلیں چڑھی ہوئیں تھیں اور جنگل کے پھول اگے ہوئے تھے۔ اس باغ کے بیچوں بیچ ایک سڑک بنی ہوئی تھی جسپر کہ سرخ کنکر کوٹے ہوئے تھے۔ اور یہ سڑک اس ترتیب سے تیار کی ہوئی تھی کہ اسکی لمبائی ساٹھ فٹ سے بھی تجاوز کرتی تھی حالانکہ باغ کی لمبائی صرف بیس فٹ ہی تھی یہ باغ اسطرح سے آراستہ اور پیراستہ کیا ہوا تھا کہ دیکھکر عقل دنگ ہو جاتی تھی [illegible] کا کہیں نام و نشان نہ تھا اور [illegible] کیڑوں نے [illegible] پھولوں کو

تباہ کر ڈالتے ہیں کہیں تو تک نہ تھی۔ عورتیں اپنے سر کے بالوں کو بھی اس خوبی سے نہیں سنوارتیں جس خوبی سے کہ یہ چھوٹا سا باغ سنوارا ہوا تھا۔ مانٹی کرسٹو نے داخل ہوتے ہی دروازہ بند کیا اور اپنے گرد ایک نظر ڈالی اور کہا "اس آدمی نے جو تار پر بیٹھا ہوا ہے یا تو کوئی باغبان نوکر رکھا ہوا ہوگا یا اسے خود کاشتکاری کا بڑا شوق ہوگا"

وہ یہ خیال کر ہی رہا تھا کہ وہ ایک چھوٹی گاڑی کے پاس پہونچا جس میں کہ گھاس لادی ہوئی تھی۔ فوراً کوئی چیز گاڑی کے پیچھے سے اٹھی اور حیرانی سے چلائی۔ اور مانٹی کرسٹو نے اپنے تئیں ایک آدمی کے سامنے پایا جو کہ قریب پچاس برس کی عمر کا تھا وہ جو کہ کوئی پھل توڑ رہا تھا۔ جبکہ وہ انگور کے پتوں پر رکھ رہا تھا اس کے پاس بارہ پتے تھے اور اتنے سٹرابری (ایک قسم کا ولایتی پھل) تھیں۔ جو کہ اچانک اچھلنے پر اس کے ہاتھ سے گر گئیں"۔

کونٹ (مسکراتے ہوئے) آپ پھل جمع کر رہے ہیں۔

آدمی (اپنا ہاتھ ٹوپی پر رکھکر) "معاف فرماویں میں ابھی وہاں سے آیا ہوں"

کونٹ "میرے دوست میں تمہارا ہرج نہیں کرنا چاہتا اگر کوئی سٹرابری باقی ہوں تو انہیں بھی چن لو"

آدمی "جی بس دس رہتے ہیں رہ گیا چن لی ہیں کل اکیس ہیں یعنے پچھلے سال سے پانچ زیادہ مگر اس سے کوئی بڑا تعجب نہیں ہے۔ اس سال موسم بہار میں گرمی رہی ہے اور سٹرابری کو گرمی ہی چاہیے۔ بس یہی سبب ہے کہ اس سال سولہ کی بجائے یہ گیارہ میں نے توڑ لی ہیں۔ بارہ۔ تیرہ۔ چودہ۔ پندرہ۔ سولہ۔ سترہ۔ اٹھارہ تو میں گم ہو گئی ہیں ابھی پچھلی رات وہ یہیں تھیں میں نے خود گنی تھیں میرے ہمسائے کا بیٹا چرا لے گیا ہوگا۔ وہی آج صبح یہاں پھر رہا تھا۔ بے ایمان شریر۔ وہ میرے باغ میں چوری کرتا ہے اسے معلوم نہیں کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا"

کونٹ "یہ بہت بری بات ہے۔ مگر کیا کرے وہ بیچارہ بھی بچہ ہے اسے سمجھ نہیں"

باغبان "جی بات تو آپ سچ فرماتے ہیں مگر اس سے جو تکلیف مجھے ہوتی ہے وہ تو کم نہیں ہو سکتی۔ مگر صاحب میں آپ سے معافی مانگتا ہوں شاید آپ کوئی افسر ہیں جنکو میں یہاں روک رہا ہوں" یہ کہہ کر اس نے ڈرتے ڈرتے کونٹ کے نیلے کوٹ کی طرف دیکھا"

کونٹ (مسکراتے ہوئے) "میرے دوست مطمئن رہو میں کوئی انسپکٹر نہیں ہوں میں تو صرف ایک مسافر ہوں جو صرف تماش بینی کی غرض سے یہاں آ گیا ہوں اور اب افسوس کر رہا ہوں کہ میں نے تمہارا اتنا وقت ضائع کیا ہے"

آدمی (مسکراتے ہوئے) "افسوس میرا وقت بڑا قیمتی نہیں ہے" مگر تاہم یہ گورنمنٹ کا ہو چکا اور میں اسے ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بات یہ ہے کہ مجھے دوسرے تار والے نے سگنل دیا تھا کہ میں ایک گھنٹہ کیلئے آرام کر سکتا ہوں جس میں سے ابھی دس منٹ باقی ہیں اور میری سٹرابری پکی ہوئی ہیں اچھا آپ یہ تو بتائیں کہ کہیں انکو گلہری تو نہیں کھا جاتی"

کونٹ "شاید تعجب کیسا ہے۔ یہ گلہریں ہمارے حق میں جو کہ انہیں رومیوں کیطرح ناشتہ نہیں کر لیتے بہت بری ہمسایہ ہیں"

آدمی "کیا رومی ان کو کھایا کرتے تھے"

کونٹ "میں نے پیٹر یٹس میں لیا لکھا دیکھا ہے"

آدمی "یہ کچھہ مزیدار تو ہونگی اگرچہ لوگ عموماً مثال دیا کرتے ہیں ایسا تازہ جیسے گلہری" انکا تازہ ہونا کوئی تعجب نہیں ہے وہ تمام دن سوئی رہتی ہیں اور رات کے وقت نکل کر کہاتی پیتی ہیں پچھلے سال میرے چار سیب لگے تھے ۔ انہوں نے ایک چرا کہا یا ایک ہی لگی تھی انہوں نے آدہی کھالی ۔ آہا یہ عجیب بہی تھی میں نے اس سے اچھی کبھی نہیں کھائی"

کونٹ "یہ تمنے کہائی تھی"

آدمی "ہاں آدہی جو بچ رہی تھی سمجہا ۔ یہ نہایت ہی لطیف تھی یہ گلہریاں کبھی بری خوراک پر نہیں آتیں اور میرے سائمن کے بیٹو کی طرح جس نے کہ آج اعلی اکی سوئی سترا بری پر ہاتھ مارا ہے یہہ بہی اعلی قسم کی خوراک پر پڑتی ہیں مگر اس سال تو میں بڑی خبرداری رکہوں گا خواہ مجھے تمام رات کیوں نہ جاگنا پڑے"

ماٹی کرسٹو نے بہت کچھہ دیکھ لیا ہر ایک شخص کے دلمیں عمدہ بات ہوتی ہے جیسے کہ ہر ایک پہل میں کیڑا ۔ سو اس تار والے آدمی کا جذبہ باغبانی تہا ۔ کونٹ نے انگوروں پر سے پتیاں ہٹانی شروع کیں جو ان سے دہوپ کو روکتی تہیں اور اس کام سے اس نے باغبان کا دل ہاتھہ میں کرلیا"

باغبان ۔ کیا یہاں تار دیکھنے کے لئے آئے تہے"

کونٹ "ہاں اگر قاعدے کے خلاف نہ ہو"

باغبان "جی نہیں ۔ اس قسم کے کوئی احکام یہاں نہیں یہ شرط ہے کہ کسی شخص کے یہاں آنے میں کوئی خطرہ نہ ہو ۔ اور آپسے ہماری باتوں کا پتا نہ لگ جاوے

کونٹ "مجہے معلوم ہوا ہے کہ بعض اوقات تم خود بہی ان نشانات کو نہیں سمجہہ سکتے جو کہ تم دیتے ہو"

آدمی ۔ جی ہاں یہ بالکل ٹھیک ہے اور مجہے یہ بات بہت پسند ہے"

کونٹ "تمکو یہ بات کیوں پسند ہے"

آدمی "اسلئے کہ اس حالت میں مجہپر کوئی جوابدہی نہیں ہوتی ۔ میں اس حالت میں سوائے ایک بیجان کل کے اور کچھہ نہیں ہوتا اور جبتک میں کام میں رہوں مجہے کوئی پوچھہ نہیں ہوتی"

کونٹ "(دل میں) کیا یہہ ممکن ہے کہ مجہے ایک ایسے شخص سے معاملہ پڑے جسے کسی قسم کی خواہش اور طمع نہیں ہے

اس سے تو میرے تمام ارادوں پر پانی
پھر جائیگا"۔

آدمی (گھڑی کیطرف دیکھکر) دس منٹ اب گذرنے کو ہیں مجھے اپنے کام پر جانا ہے کیا آپ بھی چلیں گے"۔

کونٹ "تو میں تمہارے ساتھ ہوں"

وہ دونوں چلے اور مینار میں پہونچے۔ اس مینار کی تین منزلیں تھیں۔ پہلے میں تو باغ کے متعلق اوزار یعنے کدال پھاوڑے اور پانی کے برتن وغیرہ رکھے تھے دوسری منزل اس کے رہنے اور سونے کے واسطے مخصوص تھی۔ اسمیں معمولی غیر سامان جیسے کہ ایک بسترہ ایک میز دو کرسیاں اور ایک مٹی کی تھلیا پڑی تھیں"۔

کونٹ "کیوں جی تار کا کام سیکھنے میں کچھ بہت محنت اور مطالعہ درکار ہوتا ہے"۔

آدمی "جی نہیں۔ بڑی محنت تو کوئی نہیں ہوتی"۔

کونٹ "تنخواہ کیا ہے۔

آدمی "پانسو روپیہ سالانہ"۔

کونٹ "یہ تو کچھ بھی نہیں ہے"۔

آدمی "مگر ساتھ اس کے مکان کا سامان بھی تو ہے"۔

کونٹ نے کمرے کی طرف دیکھا"۔

اب وہ تیسری منزل میں پہونچے۔ یہہ تار کا کمرہ تھا۔ کونٹ نے دونو دستوں کی طرف جن سے کہ کل چلائی جاتی تھی غور سے دیکھا۔ اور کہا کام تو بڑا مزیدار ہے۔ لیکن اگر تمام عمر کرنا پڑے تو آدمی تنگ پڑ جاتا ہوگا۔

آدمی "پہلے پہل تو اسکی طرف دیکھتے دیکھتے میری گردن اکڑ جایا کرتی تھی مگر کوئی ایک سال کے عرصہ میں عادی ہوگیا"۔ اور اسمیں تعطیلیں بھی ہوتی ہیں اور ہمیں فراغت اور دل لگی کے گھنٹے بھی ملتے ہیں"۔

کونٹ "تعطیلیں"۔

آدمی "ہاں"۔

کونٹ "کب"۔

آدمی "جن دنوں میں دھند ہو تو ہمیں تعطیل ہو جاتی ہے۔

کونٹ "خیر"۔

آدمی "یہ تعطیلیں میں خوب بسر کرتا ہوں میں اپنے باغ میں چلا جاتا ہوں۔ وہاں نئے پودے لگاتا ہوں کسی پودے کو پیوند لگاتا ہوں اور تمام روز کیڑے مکوڑے مارتا رہتا ہوں"۔

کونٹ "یہاں کتنی مدت سے ہو"۔

آدمی "کوئی پندرہ برس سے"۔

کونٹ "پندرہ برس سے تمہاری عمر کتنی ہے۔

آدمی "جی کوئی پچپن برس کی ہوگی"

کونٹ "تم کتنی مدت کی نوکری کے بعد پنشن کے مستحق ہو گے۔"

آدمی "پچیس سال کے بعد"

کونٹ "پنشن کتنی ہوتی ہے"

آدمی "ڈیڑھ سو روپیہ"

کونٹ "ہائے غریب انسان"

آدمی آپ نے کیا فرمایا ہے۔

کونٹ "میں نے کہا ہے کہ یہ بڑا لطف دار ہے"

آدمی کیا لطف دار ہے"

کونٹ "وہ سب کچھ جو تم نے بھی دیکھا ہے۔ اچھا تو تم نشانوں میں سے کچھ بھی نہیں سمجھ سکتے"

آدمی "جی بالکل نہیں"

کونٹ "تم نے ان کے سمجھنے کی کبھی کوشش بھی کی ہے یا نہیں"

آدمی "جی کبھی نہیں۔ اور سمجھ کر لینا کیا ہے"

کونٹ "مگر کئی ایک نشان ہیں جو صرف نہیں ہی مخاطب کر کے دیئے جاتے ہیں"

آدمی "جی ہاں"

کونٹ "کیا تم ان کو سمجھتے ہو"

آدمی "وہ ہمیشہ ایک ہی ہوتے ہیں"

کونٹ "ان کے معنے کیا ہوتے ہیں"

آدمی "ان کے معنے اکثر یہ ہوتے ہیں کوئی نئی خبر نہیں تمہارے لئے ایک گھنٹہ ہے کل"

کونٹ "یہ تو بالکل صاف ہیں مگر ادھر دیکھو۔ تمہارا سکارسپانڈنٹ کچھ کہہ رہا ہے"

آدمی "آہ۔ ہاں۔ میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں"

کونٹ "وہ کیا کہہ رہا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ نہیں"

آدمی "جی ہاں وہ پوچھتا ہے کہ میں تیار ہوں یا نہیں"

کونٹ "اور تم جواب کیا دیتے ہو"

آدمی "بس میں بھی وہی نشان دوہراتا ہوں اس سے میرے دائیں طرف والے سکارسپانڈنٹ کو تو یہ پتا لگ جاتا ہے کہ میں تیار ہوں اور بائیں طرف والے کو یہ خبر ہو جاتی ہے کہ اسے بھی تیار رہنا چاہیئے۔

کونٹ "کیا آسان اور عقل کی بات ہے"

آدمی آپ دیکھیں گے پانچ منٹ تک وہ بولیگا۔

کونٹ "(اپنے دل میں) اچھا تو ابھی میرے پاس منٹ ہیں۔ بس یہ کافی ہونگے (اس آدمی سے) ابھی میں تم سے ایک سوال کیا چاہتا ہوں"

آدمی "فرمایئے"

کونٹ "تم باغبانی کے کام کرنے کے

سے مشتاق ہو یا نہیں"۔

آدمی۔ جناب دل سے مشتاق"!

کونٹ "اگر تمہیں اس جیذمنٹ کے بعد باغ کے لیئے دو ایکڑ زمین کا ایک احاطہ ملجاوے تو تم خوش ہوگے یا نہیں"

آدمی "زہے قسمت اگر ملجاوے تو آپ دیکھیں کہ اُسے شداد کا بہشت بنا دوں

کونٹ تمہارا پانسو سالانہ پہ بہت تنگ گذارا ہوتا ہوگا"

آدمی "ہوتا تو بہت تنگی سے ہے مگر کیا کریں دن تو کاٹنے ہوتے"

کونٹ۔ تمہارے باغ کا احاطہ بہت چھوٹا ہے اور اسپر ایک اور بلا یہہ ہے کہ گلہریں تمہیں دم نہیں لینے دیتیں اور ہر چیز کہا تی ہیں

آدمی "اجی کیا پوچھتے ہیں۔ یہہ گلہریں تو میرے حق میں خدا کا قہر ہیں۔ مجھے تو انھوں نے تباہ کر چھوڑا ہے"

کونٹ "اچھا اگر تمہارا اسکا مسپانڈنٹ تار دے رہا ہو اور بد قسمتی سے تمہارا خیال اس طرف نہو تو پھر کیا ہو"

آدمی "بس میں تار نہیں دے سکونگا

کونٹ "پھر"

آدمی "بس اسمیں میری غفلت ثابت ہوگی۔ اور مجھپر جرمانہ کیا جاویگا"

کونٹ "کتنا"

آدمی "پچاس روپیہ"

کونٹ "یعنے تمہاری تنخواہ کا دسواں حصہ یہ خوب ہے اچھا کیا کبھی تمپر جرمانہ ہوا بھی ہے"

آدمی "صرف ایکدفعہ جبکہ میں ایک گلاب کے بوٹے کو پیوند کر رہا تہا"

کونٹ "فرض کرو کہ تم ایک نشان کے بجائے کوئی دوسرا نشان دیدو اس صورت میں کیا ہوگا"

آدمی "آہ یہہ بڑا خطرناک معاملہ ہے۔ اس صورت میں میں نہ صرف موقوف کر دیا جاؤنگا۔ بلکہ میرا پنشن کا حق بھی جاتا رہے گا" بھلا پھر میں ایسی بات کیوں کرنے لگا۔ جس میں میری ساری عمر کی کمائی پہ خاک پڑ جاوے"

کونٹ بھلا اگر تمہیں تمہاری پندرہ برس کی کمائی کے برابر ایک جی بنائی رقم ملجاوے تو پھر نہ کروگے سوچکر جواب دینا"

آدمی "ساڑھے سات ہزار روپیہ"

کونٹ "ہاں"

آدمی "آپ نے تو مجھے ڈرا دیا ہے"

کونٹ "کیا بیہودہ"

آدمی۔" اجی جناب مجھے بہلا رہے ہیں
کونٹ۔" بیشک ساڑھے سات ہزار جبر ہی ہے کتنا ہوتا ہے۔"
آدمی۔" اجی جناب مجھے اپنی دائیں طرف کی کارسپانڈنٹ کی بات سننے دو۔"
کونٹ۔" ارے جانے ہی دو۔ ادہر دیکھو میرے ہاتھوں کیطرف۔"
آدمی۔ یہ کیا ہے۔"
کونٹ۔ کیا تم ان چھوٹے چھوٹے کاغذوں کو نہیں جانتے۔"
آدمی۔" یہہ تو نوٹ معلوم ہوتے ہیں۔"
کونٹ۔" بیشک یہہ پندرہ نوٹ ہیں۔"
آدمی۔" یہ کس کے ہیں۔"
کونٹ۔" بس اگر تمہاری خواہش ہو تو تمہارے ہی ہو جاتے ہیں۔"
آدمی۔" دھرا کی کیا۔ میرے۔"
کونٹ۔" ہاں تمہارے میں جو کہتا ہوں تمہارے۔"
آدمی۔" اجی جناب میرا دائیں ہاتھ والا کارسپانڈنٹ تار دے رہا ہے۔"
کونٹ۔" آنے دیں۔"
آدمی۔" اجی صاحب آپنے میرا حرج کرایا ہے مجھپر جرمانہ ہوگا۔"
کونٹ۔" جرمانہ صرف پچاس روپیہ ہوگا۔ مگر یہاں تو ساڑھے سات ہزار کے نوٹ جانتے ہیں۔"
آدمی۔" اجی میرا کارسپانڈنٹ بڑی زور سے تار دے رہا ہے۔ وہ بڑا بے قرار ہو رہا ہے۔"
کونٹ۔ (نوٹ اس کے ہاتھ میں دیکر)" ارے جانے ہی دو یہ پکڑو ابھی تمہیں اور بھی کچھہ دیں گے کیونکہ ساڑھے سات ہزار پر تمہارا گزارہ نہیں ہو سکتا۔"
آدمی۔" میرا عہدہ۔ بحال رہیگا یا نہیں۔"
کونٹ۔" نہیں یہہ تم سے چھین لیا جائیگا۔ کیونکہ تمکو اب اپنی کارسپانڈنٹ کا نشان بدلنا ہوگا۔"
آدمی۔" اجی صاحب یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہہ کیسی تجویزیں ہیں۔"
کونٹ۔" یہ مسخرہ پن ہیں۔"
آدمی۔" آپ مجبور کریں۔ تو اور بات ہے ورنہ مجھسے تو نہیں ہوگا۔"
کونٹ۔" میرا خیال ہے کہ میں تمہیں پورے طور پر سے مجبور کر سکتا ہوں۔" یہ کہکر اس نے پانچ ہزار کے نوٹ اور لاکر اور جلدی اس کے ہاتھہ میں دیکر کہا۔" یہ ساڑھے سات ہزار آگئے ہیں۔ یہ پانچ ہزار یہ

ہیں۔ کل ساڑھے بارہ ہزار ہو گئے کوئی ایک ہزار کے ساتھ تم ایک اچھا مکان خرید سکتے ہو جسکے ساتھ دو ایکڑ زمین بھی ہو اور باقی کو تم بنک میں جمع کرا سکتے ہو جس سے تمہیں پانچسو سالانہ سود آتا رہے"

آدمی "ایک مکان اور دو ایکڑ زمین"

کونٹ۔ اور پانچسو سالانہ کی آمدنی لو پکڑو۔ جلدی کرو وقت جاتا ہے"

آدمی "اچھا اب مجھے کرنا کیا ہے"

کونٹ "کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ صرف یہ نشان دیدو" (کونٹ نے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکالا جسپر کہ تین نشان تھے۔ اور ان نشانوں پر ہندسے لکھے تھے اس ترتیب کو ظاہر کرتے تھے جسمیں کہ وہ نشان دیئے جاتے تھے) بس یہی کام ہے کوئی بڑی دیر نہیں لگے گی"

آدمی "ہاں۔ مگر"

کونٹ "جی بس یہ کام کرو۔ اور پھر تمہیں کوئی پرواہ نہ رہے گی"

بس اب اسکے پاس کوئی حجت نہ رہی اس نے نشان دینے کی تیاری کی۔ اسکا چہرہ گھبراہٹ کے مارے زرد ہو گیا۔ اور اسکی پیشانی پہ پسینے کے قطرے جمع ہو گئے

آخر اس نے تینوں نشان دیدیئے اس کے دائیں طرف کے کارسپانڈنٹ نے بڑا شور مچایا۔ کیونکہ نشان بدلتے دیکھکر اسے خیال ہو گیا کہ نشان دینے والا پاگل ہو گیا ہے۔ مگر بائیں طرف والے کارسپانڈنٹ نے وہی نشان بڑا کم وکاست آگے کو دیدیئے اور یہ نشان واخلہ کے پاس پہونچے"

کونٹ "بس اب تم امیر ہو گئے"

آدمی "جی امیر تو ہو گیا ہوں۔ مگر میرا جی تو بہت کچھ لگا ہے"

کونٹ "سنو میں یہ نہیں چاہتا کہ تمہارے دل میں کوئی تاسف رہ جاوے۔ سوچ جانو کہ تم نے کسی شخص کو اس کام سے نقصان نہیں پہونچایا بلکہ ان کا فائدہ کیا ہے" وہ آدمی کبھی تو نوٹوں کو گنتا تھا کبھی پھر اکٹھے کر لیتا تھا کبھی اس کا رنگ زرد ہو جاتا تھا۔ کبھی سرخ۔ آخر وہ بیچارہ پانی پینے کیواسطے صراحی کی طرف دوڑا مگر ابھی اسکے پاس پہونچنے بھی نہ پایا تھا۔ کہ بیہوش ہو کر گر پڑا اس تمام واقعہ کے بعد یہہ تار وزیر واخلہ کے پاس پہونچ گئی۔ [illegible] [illegible] تھا [illegible] کے مکان کیطرف روانہ [illegible]

لیوسین۔ [illegible]

گیا آپکے خاوند کے پاس ہسپانیہ
کی راس الماں کے بہی کچہہ حصے ہیں۔"
میڈیم ڈینگلرس "کوئی ساٹہہ
لاکہہ کی قیمت کے۔
لیوسین اسے چاہیے کہ انہیں فوراً
بیچ چہوڑے چاہے قیمت کچہہ ہی ملے"
میڈیم ڈینگلرس "کیوں"
لیوسین کیونکہ **ڈان کیر
لوس بورگوس** سے بہاگ کر
پہر ہسپانیہ میں واپس چلا آیا ہے"
میڈیم ڈینگلرس "آپ کسطرح
جانتے ہیں"
لیوسین "کسطرح کیا۔ بس میں
نے یہ خبر سنی ہے"
میڈیم ڈینگلرس نے زیادہ
انتظار نہ کیا۔ وہ اپنے خاوند کے
پاس دوڑی گئی اور اسے جاکر خبر سنائی
ڈینگلرس یہ خبر سنتے ہی اپنے ایجنٹ
کے پاس گیا اور اسے حکم دیا کہ جس
قیمت پر بکے بیچ ڈالے۔ جب یہہ معلوم
ہوا کہ ڈینگلرس نے اپنے حصے بیچ ڈالے
ہیں۔ تو قیمت فوراً چڑہ گئی ڈینگلرس
کا دس لاکہہ نقصان ہوا"
اس شام اخبار **لا میسیج** میں
مفصلہ ذیل خبر شایع ہوئی۔ شاہ
ڈان کیرلوس بورگوس سے بہاگ
نکلا ہے۔ اور سرحد **کیٹی لون**
کی راہ سے ہسپانیہ میں آپہونچا ہے
شہر بارسلونا اس کی حمایت
میں اٹہہ کہڑا ہوا ہے"
اس شام تمام لوگ ڈینگلرس کی پیش
بینی کی بڑی تعریف کرتے رہے اور
سبہی کہتے رہے کہ اس نے کیا اچہا
کام کیا ہے کہ ایسے وقت میں اپنے
پانچ حصے بیچ ڈالے ہیں"
وہ جنہوں نے کہ اپنے حصے نہیں بیچے
تہے یا جنہوں نے کہ ڈینگلرس کے
حصے خرید لیئے تہے خیال کرنے لگے
کہ بس ہم تباہ ہوئے مگر دوسری صبح
اخبار۔ **لامانی ٹیر** میں یہ خبر شایع ہوئی
لا میسیج میں جو کل ڈان کیرلوس
کے بہاگ جانے اور بارسلونا کے
باغی ہوجانے کی خبر نکلی تہی وہ بالکل
بے بنیاد تہی۔ شاہ کیرلوس ابہی
بورگوس میں ہے اور اس تمام
شور کا سبب یہ ہوا کہ رات دہند
پڑرہی تہی تار سمجہنے میں غلطی ہوگئی
اب جب اصل حقیقت کہلی تو
معلوم ہوا کہ ڈینگلرس کو کوئی دس
لاکہہ کا خسارہ ہوا ہے اور جنہوں
نے اس کے حصے خریدے ان کا
سونا ہی سونا بن گیا ہے"
جب ڈینگلرس کی اس تباہی کی
خبر کونٹ کے گہر پہونچی تو اسوقت

اس کے پاس موریل بھی بیٹھا ہوا تھا۔

کونٹ (موریل سے) ”ساڑھے بارہ ہزار کے صرف پر مینے ایک بڑی عمدہ بات دریافت کی ہے“

موریل ”کیا دریافت کیا“

کونٹ ”مینے ایک باغبان کو ان گلہریوں سے جو اسکی ناسپاتیاں کہا چھوڑا کرتی ہیں رہائی دینے کا طریقہ دریافت کیا ہے“

باسٹھواں باب

مُردونکی روحیں

آٹیل والے گھر کی ظاہری وضع میں کسی قسم کی شان وشوکت اور خوشنمائی نظر نہیں آتی تہی ، اور دیکھنے والے کو کبھی یقین نہیں آسکتا تہا۔ کہ یہ اس عظیم الشان کونٹ آف مانٹی کرسٹو کا مکان ہے مگر تاہم یہہ سادگی کونٹ ہی کے حکم کا نتیجہ ہے جس نے کہ حکم دیدیا ہوا تہا۔ کہ مکان کے صحن وغیرہ میں کسی قسم کا تغیر نہ کیا جاوے“ مگر اندر کا دروازہ کہولتے ہی تمام نقشہ بدل جاتا تہا وہاں وہ شان وشوکت تھی کہ آنکھیں چکاچوند ہو جاتی تہیں ایم برٹوشیو نے باغ اور اندرونہ مکان کی آراستگی میں وہ پہرتی اور وہ کاریگری دکھلائی تہی کہ جسکی اس سے ہرگز امید نہیں کیجا سکتی تہی۔ اس نے باغ کے سب پہلے بوٹے اُکھاڑ لئے تھے اور ان کے بجائے نئے پودے اُس سلیقہ کے ساتھ لگائے تھے کہ دیکھنے والے کے منہہ سے سوائے کلمات تحسین کے اور کچھ نہیں نکل سکتا تہا۔ گھر بالکل نیا معلوم ہونے لگ گیا تہا۔ اور پہچانا نہیں جاتا تہا برٹوشیو نے تمام ڈیوڑیوں اور سیڑھیوں میں پہول بچھا دیئے ہوئے تھے اور وہ مکان جو کہ دو تین راتیں پہلے ایسا بدبو سے بہرا ہوا تہا اور مردہ معلوم ہوتا تہا“ کونٹ اور اس کے اس ہوشیار نوکر کی کاریگری سے بہشت کے محلوں کا نمونہ بن گیا تہا یہ تمام حیرت ناک کارروائی صرف تین روز کی محنت کا نتیجہ تہی“

جب کونٹ پہونچا تو کیا دیکھتا ہے کہ اسکی چاہیتی کتابیں وہاں رکہی ہیں اسکی مرغوب تصاویر دیوار پر لٹک رہی ہیں اس کے پیارے

سکتے ڈبو رہی ہیں اسکا استقلال
کرنیکے لئے آگئے ہیں۔ اور وہ پرندے
جنکے راگ اسکے اُداسی کے گھنٹوں
کو خوش کیا کرتے ہیں مزے سے
چہچہا رہے ہیں اور وہ گھر جو کہ
پہلے ایک اجاڑ قبر کا نمونہ تھا۔ بادشاہی
محلوں کی برابری کر رہا ہے نوکر ادہر
اُدہر حرکت کر رہے ہیں بعضے باورچی
خانہ کیطرف جا رہے ہیں۔ اور بعض
مہمانوں کے استقبال کے بندوبست
میں لگے ہوئے ہیں۔ گھوڑے اصطبل
میں ہنہنا رہے ہیں۔ اور ان کے سائیس
ان کے ساتھہ ایسی محبت سے باتیں
کر رہے ہیں کہ اور نوکر اپنے مالکوں
سے بھی نہیں کرتے ؛؛

کتب خانہ دو حصوں میں منقسم تھا
اور اسمیں قریبًا دو ہزار کتابیں
ہونگی۔ ایک حصے میں بالکل ناول
ہی ناول تھے جنکی جلدیں سب سنہری
تھیں اور جو کہ بڑے سلیقے اور
خوش اسلوبی سے ترتیب وار الماریوں
میں رکھی ہوئے تھے۔ کونٹ کو ناولوں
کا اتنا شوق معلوم ہوتا تھا کہ دو تین
دن پہلے کے شائع کئے ہوئے ناول
بھی مجلد وہاں موجود نظر آتے تھے۔
دوسرے حصے میں متفرق مضامین
کی کتابیں رکھی تھیں ؛؛

گھر کے دوسرے طرف سبزی خانہ تھا جو ہر
پہلو سے کتب خانہ کا ہم پلّہ تھا۔ اس
کے اندر رنگا رنگ اور نایاب پہول
چینی کے گلدانوں میں چنے ہوئے رکھے
تھے۔ اور اپنی خوشبو سے کمرے کو معطر
کر رہے تھے ؛؛

تمام مکان میں صرف ایک ایسا کمرہ
تھا جس تک یہہ آراستگی نہیں پہونچی
تہی۔ اس کمرے کے پاس سے جب
نوکر پانی لیکر گزرتے تھے تو وہ اسے
تعجب بہری نگاہ سے دیکھتے تھے مگر
جب بشر و شیو اس کے پاس سے
گزرتا تھا تو اس کا بدن دہشت کے
ساتھہ کانپتا تھا ؛؛

پورے پانچ بجے کونٹ علی کے ہمراہ
اس گھر میں پہونچا بشر و شیو اسکا
بے صبری سے جسمیں کچھہ اضطراب
بھی پایا جاتا تھا۔ انتظار کر رہا تھا۔ اسکو
کونٹ کی تعریف حاصل کرنیکی بھی
امید تھی مگر ساتھہ ہی کونٹ کی خفگی
کا اندیشہ تھا ؛؛

کونٹ صحن سے ہوکر تمام گھر میں
پھرا اور اسنے اس اثنا میں کوئی نشان
پسندیدگی کا ندیا۔ پھر پھرا کر وہ آخر
اپنی خوابگاہ میں داخل ہوا جو کہ
بند کمرے کے مقابل میں واقع تھی
اس جگہہ اسنے ایک چھوٹا صندوقچہ

دیکھا جو کہ خوشبودار لکڑی کا بنا ہوا تھا" اور جس کا ہم نے پہلے بھی ایک دفعہ ذکر کیا ہے۔

کونٹ یہ صندوقچی کم سے کم میرے دستانے رکھنے کے کام آئے گی"

مسٹر دشیو " (خوش ہوکر) اگر حضور ذرا تکلیف کرکے اسے کھولیں تو حضور کو اسمیں سے دستانے ملینگے" باقی سارا سامان بالکل کونٹ کی مرضی کے مطابق تھا سب کو دیکھ بھال کر وہ بولا " خوب اچھا انتظام ہے" اس عجیب شخص کا اپنے گرد والوں پر کچھ ایسا رعب تھا کہ "خوب" کا لفظ سننے پر مسٹر دشیو نہایت ہی خوش ہوگیا۔ اور اس نے خیال کیا کہ بس اب کافی اجر ملیگا۔

پورے چھ بجے باہر کے دروازہ پر گھوڑوں کے پاؤں کی آواز سنائی دی۔ اور سپاہیوں کا کپتان موریل آ پہنچا"

موریل مجھے یقین ہے کہ سب سے پہلے میں ہی پہونچا ہوں میں نے یہ ارادہ کیا ہے کیونکہ میری منشا تھی کہ اوروں کے آنے سے پہلے میں ایک دو منٹ آپ سے باتیں کروں"

جولی اور امیبول آپکو ہزار سال باتیں سنائیں گے جی واہ عجیب شان و شوکت ہے۔ مگر کونٹ صاحب یہ بتاؤ کہ آیا آپکے نوکر میرے گھوڑے کی خبرداری کریں گے"

کونٹ - میرے دوست میکسی میلین اسباب کی بابت کوئی فکر نہ کرو وہ سب کچھ جانتے ہیں"

موریل "نہیں نے اس لیئے یہ کہا ہے کہ اس کی پیٹھ پر ذرا ہاتھ وانھ پھیرنا چاہیئے۔ اگر آپ دیکھتے تو حیران ہوتے یہ ہوا کی طرح اڑتا آیا ہے"

کونٹ "جی بیشک اسمیں شک نہیں ہے - اور لگی بھی تو اسپر پانچ ہزار ہیں"

موریل (ہنستے ہوئے) کیا آپکو اسباب کا افسوس ہے۔

کونٹ "نہیں ہرگز نہیں۔ مجھے افسوس تب ہوتا کہ گھوڑا ناکارہ نکلتا

موریل "اجی یہ تو ایسا اچھا ہے کہ میں رناڈسکو جو فرانس بھر میں ایک مشہور سوار ہے اور ڈباری کو جو عربی گھوڑے پر سوار ہے پیچھے چھوڑ آیا ہوں اور ان دونوں کے ساتھ ہی میڈیم ڈینگلرس کے گھوڑے ہیں۔ جو کہ نو کوس فی گھنٹہ طے کیا کرتے ہیں

کونٹ - اچھا وہ بھی آپ کے پیچھے آ رہے ہیں"

موریل - لو وہ آ بھی گئے ہیں"

اسی وقت ایک گاڑی جسکے گھوڑے ہانپ رہے تھے۔ دروازہ پر آپہونچی اور اس کے ساتھہ دو جنٹلمین تھے جو کہ گھوڑوں پر سوار تھے لیوسین فوراً اپنے گھوڑے پر سے اترا اور گاڑی کے دروازہ کے آگے آکھڑا ہوا۔ اور۔ بیرولنس ڈنیگلرس کو ہاتھہ دیکر اس نے گاڑی میں سے اتارا اترتے ہوئے بیرولنس نے لیوسین کے ہاتھہ کو اس طرز سے پکڑا جس کو سوائے کونٹ کے کسی نے نہ سمجھا" بیرولنس کے بعد اس کا خاوند ایم ڈنیگلرس نکلا۔ مگر اسکا رنگ ایسا زرد تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کوئی مردہ ہے جو ابھی قبر سے نکل کر آیا ہے۔ بیرولنس ڈنیگلرس نے ایک تیز نگاہ اپنے گرد (مکان) اور باغ پر ڈالی جس کو سوائے کونٹ کے اور کسی نے نہ سمجھا اور پھر اپنے جوش کو دبا کر جو کہ ضرور نکلا ہی چاہتا تھا اگر وہ بول پڑتی وہ سیڑھیوں پر چڑھی اور بولی "مسٹر موریل اگر آپ میرے دوست ہوتے تو میں ضرور آپ سے عرض کرتی کہ آپ یہ گھوڑا میرے پاس فروخت کر دیں "

موریل۔ اس بات کو سنکر اس طرز سے مسکرایا کہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ منہ چڑا رہا ہے اور پھر اس نے کونٹ کی طرف دیکھا گویا کہ اسی اس مشکل سے چھڑانے کے لئے وہ اس کی مدد مانگ رہا ہے۔ کونٹ اس کا مطلب سمجھہ گیا۔ اور بولا آہ میڈیم آپنے یہ درخواست مجھہ سے کیوں نہیں کی

میڈیم ڈنیگلرس اجی آپ سے تو جو درخواست کیجاوے وہ ضرور قبول ہی جانی ہوئی۔ کانکہ مسٹر موریل بھی ایسے ہی ہوتے

کونٹ "بدقسمتی سے میں اس بات کا شاہد ہوں کہ مسٹر موریل یہ گھوڑا نہیں دے سکتے۔ کیونکہ اس گھوڑے کے رکھنے میں انکی عزت وابستہ ہے"

میڈیم ڈنیگلرس۔ وہ کس طرح سے "

کونٹ انہوں نے شرط لگائی ہوئی ہے کہ وہ میڈیا دگھوڑے کا نام کو جو تھیتے میں بلا لینگے۔ اس سے آپ سمجھہ سکتے ہیں کہ اگر وہ اس مدت سے پہلے یہ گھوڑا انہیں دیدے تو نہ ہی صرف اسکی شرط جاتی رہے گی۔ بلکہ لوگ کہیں گے۔ کہ وہ ڈر گیا ہے اور ایک بہادر کپتان کو یہ ہرگز گوارا نہیں ہوتا کہ ایسی باتیں سنیں خواہ اسمیں کوئی خوبصورت نازنین ناراض بھی کیوں نہ ہو جاوے "

تشریف لاتے ہیں۔ تہوڑی دیر میں
یہ دونو حضرت آگئے کیول کنٹی وہی
مہربان اور نازبردار باپ ہے جس
سے ہمارے پڑہنے والے خوب واقف
ہیں اس نے نیا استبرق کا ایک کوٹ
پہنا ہوا تہا جو ابہی درزی کے ہاتہہ سے
نکلا تہا۔ اسکی باقی پوشاک فوجی وردی
تہی جسپر کہ سب تمغے ہی تمغے لگے ہوئے
تہے اور اسکی وجاہت اسوقت بہتے
سپاہیوں کی سی تہی اس کے ساتہہ ہی
اینڈریا کیول کنٹی تہا جس نے کہ ایک
سادہ پوشاک پہنی ہوئی تہی یہ وہی
فرمانبردار اور ارجمند بیٹا ہے۔ جسکو
ناظرین خوب جانتے ہیں۔

جب یہ دونو صاحب داخل ہوئے
تو سب کی آنکھیں انکی طرف لگ
گئیں۔ آخر سب کی نظر بیٹے پر ٹہری
اور اس کی بابت انہوں نے باتیں
چہیڑیں۔

لیوسین۔ کیول کنٹی نام تو بڑا
عمدہ ہے۔

رناڈ۔ جی ہاں۔ ان اٹلی کے لوگوں
کے نام تو بڑے اچہے ہوتے ہیں مگر
ان کے کپڑے ان کے نام کے مطابق
نہیں ہوتے۔

لیوسین۔ آپ خواہ نخواہ کی
ٹانکیاں چہانٹتے ہیں۔ کپڑے
اچہے بہلے ہیں اور ساتہہ ہی بالکل نئے
ہیں۔

رناڈ۔ بس اسی میں تو کلام ہے۔ اس
سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنی
تمام عمر میں پہلی دفعہ اچہا لباس
پہنا ہے۔

ڈینگلرس (کونٹ سے) یہ دونو
صاحب کون ہیں۔

کونٹ۔ آپ نے سنا نہیں۔ یہ
کیول کنٹی ہیں۔

ڈینگلرس۔ یہ تو صرف نام ہی ہے
اس سے مجہے کیا پتہ لگ سکتا ہے۔

کونٹ۔ ابہی آپ اٹلی کے امرا سے
واقف نہیں ہیں کیول کنٹی شہزادوں
اور بادشاہوں کی نسل ہیں۔

ڈینگلرس۔ ان کے پاس کچہہ مال
دولت بہی ہے۔

کونٹ۔ بے انداز۔

ڈینگلرس۔ وہ کام کیا کرتے ہیں۔

کونٹ۔ بس اس دولت کے خرچ
کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ ہاں پرسوں
انہوں نے مجہے بتلایا تہا کہ انکا آپکے
ساتہہ ہی کچہہ لین دین ہے اور میں
نے آج آپ ہی کی خاطر انہیں یہاں
بلایا ہے چلو انکی آپکی ملاقات کرانا
ہیں۔

ڈینگلرس۔ مگر وہ فرانسیسی

زبان بڑی صفائی اور صحت سے بولتی ہے"
کونٹ: "بیٹے نے فرانس کے ایک کالج میں جو شاید مارسیلیز کے کہیں پاس ہے تعلیم پائی ہے۔ تو بہلا وہ فرانسیسی نہ بولے۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ بڑا جوشیلا ہے"
میڈیم ڈینگلرس: "کس بات میں"
کونٹ: "فرانسیسی عورتوں کے بارے میں۔ اس نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ پیرس کی کسی شریف لیڈی سے شادی کرے"
ڈینگلرس: "ناک چڑہا کر" خیال تو بڑا اچہا ہے۔
میڈیم ڈینگلرس نے اپنے خاوند کی طرف اس طرز سے دیکھا کہ گویا بس ایک غضب کا طوفان پہونچنے کو ہے مگر پھر اس نے اپنے آپکو ضبط کرلیا ہے۔
کونٹ (میڈیم ڈینگلرس سے)
آج مسٹر ڈینگلرس کچھہ متفکر سے نظر آتے ہیں۔ کیا وہ بھی وزیر بنائے جانے لگے ہیں"
میڈیم ڈینگلرس: "جی نہیں اس نے بہت سے حصے خریدے ہوئے ہیں اور ان میں شاید اس کو خسارہ پڑا ہے"
بیپٹسٹن: "مسٹر اور میڈیم ولفرٹ تشریف لاتے ہیں" وہ آگئے مگر
ایم ولفرٹ: باوجود بڑی ضبط کے کچھہ مضطرب سا تہا اور جب کونٹ نے اس کا ہاتہہ پکڑا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ کانپ رہا ہے" کونٹ نے میڈیم ڈینگلرس کی طرف جو کہ مصنف (ایم ولفرٹ) کیطرف دیکھکر مسکرا رہی تہی اور اس کی بی بی سے بغلگیر ہو رہی تہی نظر ڈالکر اپنے دل میں کہا" یہی عورتوں جیسا فریب مردوں کو نہیں آتا یہہ اپنے اندرونی خیالات کو چہپانا خوب جانتی ہیں" تہوڑی دیر کے بعد کونٹ نے بٹرو شیو کو جو کہ ابتک گہر کی دوسری طرف کسی کام میں مشغول تہا۔ اس کے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔ وہ اس کیطرف گیا اور جاتے ہی بولا" ایم بٹرو شیو کیا چاہتے ہو"
بٹرو شیو: "آپ نے مہمانوں کی تعداد نہیں تبلائی" کتنی کرسیاں رکھیں"
کونٹ: "خود ہی گن لو"
بٹرو شیو: "کیا سب صاحب موجود ہیں"
کونٹ: "ہاں"
بٹرو شیو نے دروازہ میں سے جس کا ایک کواڑ کہلا تہا۔ نظر ڈالی کونٹ اسے تاڑتا رہا۔ نظر ڈالتے

موریل کونٹ کی طرف دیکھکر مسکرایا اور میڈیم ڈینگلرس کی طرف مخاطب ہوکر بولا "میڈیم آپنے سن لیا ہے کہ میں کسی مجبوری میں ہوں"

ڈینگلرس (موٹی آواز میں) "میڈیم یہ آپ کے اگلے گھوڑے کافی نہیں ہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ وہی بہت ہیں۔"

میڈیم ڈینگلرس اپنے خاوند کی کسی بات کو بھی بغیر چھیڑ کئے اور چوٹ کرنے کے نہ جانے دیا کرتی تھی مگر اس دفعہ اسنے کچھ ایسی بے توجہی بتائی کہ گویا اس نے ڈینگلرس کی بات سنی ہی نہیں اور بالکل کچھ نہ بولی جس سے باقی سب لوگ بڑے حیران ہوئے کونٹ اسکے اس غیر معمولی حلم پر مسکرایا اور اس نے لٹے دو جاپانی مٹی کے برتن جنپر کہ تمام سمندر کی بوٹے چڑھے ہوئے تھے ملاکر دکھائے بیرولنسل نہیں دیکھکر بڑی حیران ہوئی۔ اور بولی "اجی ان برتنوں میں اخروٹ کے درخت لگائے جا سکتے ہیں۔ یہ اتنے بڑے بنائے کس طرح گئے ہونگے"

کونٹ "بادو میڈیم آپ جیسی یہ سوال نہ کریں" مدتیں گذر گئیں ہیں کہ انکو زمین دوز سمندر کے موکل جنوں نے تیار کیا تھا۔

میڈیم ڈینگلرس "یہ کیسطرح یہ کسوقت میں تیار کئے گئے ہونگے"

کونٹ "مجھے ٹھیک تو معلوم نہیں۔ میں نے صرف اتنا سنا ہے کہ چین کے کسی بادشاہ نے کسی زمانے میں ایک بڑا بھٹہ بنوایا تھا۔ اور اسمیں اس نے اسی قسم کے بارہ برتن ایک ایک کرکے پکوائے تھے۔ انمیں سے دو تو گرمی کے زور سے ٹوٹ گئے۔ اور باقی دس اس نے سمندر میں ایک خاص مقام پر جہاں پر سو گز گہرا تھا۔ ڈبا دیئے سمندر نے ان کی مرضی کو معلوم کرکے ان کے گرد اپنے گھاس پھوس اپنے موتی اور اپنے سیپ لپیٹنے شروع کئے جس بادشاہ نے یہ تجربہ کرنا تھا وہ تو کسی انقلاب زمانہ کے سبب تباہ ہوگیا اور ان کو انہیں سمندر کے تہوں میں پڑا ہوا کوئی دو ہزار برس گزر گئے۔ اسوقت وہ کاغذ ملے جنپر کہ ان برتنوں کے بنوانے اور ان کو سمندر میں ڈالنے کا حال لکھا تھا۔"

شاہ وقت نے ارادہ کیا کہ انہیں

نکلوائے۔ اس مطلب کے لئے کلیں
بنوائی گئیں جن کے ذریعہ غوطہ زن
سمندر میں اترے مگر وہاں دیکھا
کہ اس میں سے صرف تین رہ گئے
ہیں باقی سمندر کی لہروں نے
تباہ کر دیئے ہوئے ہیں۔" میں تو ان
برتنوں کا بڑا شائق ہوں جیسے
کہ بڑے بڑے دہشت ناک اور
عظیم الشان سمندری جانوروں
کی آنکھیں پڑی ہیں اور جنہیں کہ
ہزاروں مچھلیاں بڑی مچھلیوں کے
ڈر سے پناہ گزین ہوئی ہیں۔
اس گفتگو کے اثنا میں ڈینگلرس
جو کہ ایسے عجائبات کا بڑا شائق
نہ تھا۔ نارنگی کے ایک درخت کے
غنچوں کو توڑنے میں لگا تھا جب
اس نے اس درخت کے تمام شگوفے
نوچ لئے تو وہ ایک اور کانٹے دار
درخت کی طرف متوجہ ہوا مگر اس
کے غنچے توڑنے کچھ آسان نہ تھے
اس کو ایک سخت کانٹا چبھا جس
پر وہ کپکپا اٹھا اور اپنی آنکھیں
ملنے لگ گیا گویا کہ وہ خواب سے
بیدار ہوا ہے۔"
کونٹ "(ڈینگلرس سے) میں اپنی
تصاویر کی آپ کے پاس تعریف
نہیں کر سکتا کہ آپ کے ہاں بڑی
اعلیٰ قسم کی تصاویر یں موجود ہیں۔
مگر یہ تو ایسی ہیں کہ جن کے دکھلانے
کی جرأت کرنا نا موزون نہ ہوگا ان
میں سے یہ تو ھوجیما کی کاریگری
کا نمونہ ہے اور یہ دوسری الفیل
کی ہنر کی یادگار ہے۔"
لیوسین "ٹھہریں اس پہلی تصویر
کو پہچانتا ہوں۔"
ڈینگلرس "ہاں یہ عجائب خانہ کے
واسطے تجویز کی گئی تھی۔"
کونٹ "میرا خیال ہے کہ عجائب
گھر میں کوئی تصویر نہیں ہے۔"
لیوسین "جی کوئی نہیں اور تصویر
بھی انہوں نے اس کے خریدار سے
انکار کر دیا۔"
رناڈ "وہ کیوں۔"
لیوسین "آپ گویا یہ جتانا
چاہتی ہیں کہ آپ کو معلوم نہیں۔"
رناڈ "آہ مجھے معاف فرماویں۔ میں
ایسی باتیں پوری آٹھ سال سے
سن رہی ہوں مگر اب تک میں انہیں
سمجھ نہیں سکتا۔"
لیوسین "رفتہ رفتہ سمجھ جاؤ گے"
رناڈ "میں خیال کرتا ہوں کہ کبھی
نہیں سمجھونگا۔"
بیپٹسٹن "حضور جیر کیول
کنٹنی اور کونٹ اینڈریا کیول کنٹی

ساہوگیا تھا۔ یہ تمام باتیں کونٹ کی آنکھ سے ذرا بھی پوشیدہ نہیں رہیں تھیں"

دستر خوان پر ولفرٹ کے داہنی طرف میڈیم ڈینگلرس اور بائیں طرف مع ریل بیٹھے کونٹ میڈیم ولفرٹ اور ڈینگلرس کے درمیان بیٹھا تاکہ دونوں باپ بیٹوں کے درمیان بیٹھا اور نا تو میڈیم ڈی ولفرٹ اور موریل کے درمیان آیا کھانا بڑا عظیم الشان تھا۔

کونٹ نے پیرس کے خیالات اور رسم ورواج کا کچھ لحاظ رکھا تھا اور اسکی منشا تھی کہ انکی بھوک کو ہی سیر نہ کرے بلکہ انکی ندرت پسندی کو بھی سیر کرے یہ دعوت بالکل مشرقی طرز کی تھی اور ایسی لطیف تھی کہ گویا پریوں کے ہاتھوں سے طیار ہوتی ہے۔ ہر ایک مزیدار پھل جو کہ دنیا کے کسی ملک میں پیدا ہو سکتا ہے چینی کے برتنوں میں پٹا ہوا وہاں رکھا تھا عجیب قسم کے جانور اور بڑی بڑی مچھلیاں بڑے بڑے سونے اور چاندی کی رکابیوں میں رکھی ہوئی تھیں ہر ایک قسم کی عجیب اور اعلی شراب بوتلوں میں پڑی اپنی بہار دکھا رہی تھی یہ تمام چیزیں ان مہمانوں کی آنکھوں کے سامنے پڑی تھیں جو کہ حیران اور متحیر یہ خیال کر رہے تھے کہ دس ہزار روپیہ ایک ضیافت پر لگا دیا۔ ممکن تو ہے۔ مگر وہ کھانا تو پھر موتیوں اور سونے کے درختوں کا ہوگا"

مانٹی کرسٹو نے اس عام حیرانی کو دیکھا اور اس نے ہنسی ٹھٹھہ کرنا شروع کر دیا اور وہ بولا "صاحبان آپ جانتے ہیں کہ جب آدمی دولتمندی کی ایک خاص حد تک پہونچ جاتا ہے تو پھر اسکو دنیا کی فضولیات کی بڑی خواہش پیدا ہو جاتی ہے اور لیڈی صاحبان آپ بھی مانتی ہوں گی کہ جب آدمی ایک خاص رتبہ پر پہونچ جاتا ہے تو عجیب باتوں کیطرف اسکی طبیعت زیادہ راغب ہو جاتی ہے اچھا ہم پوچھتے ہیں کہ عجیب کیا ہے۔ وہ جسکو ہم سمجھ نہ سکیں"

اچھا وہ کیا ہے جسکی ہمیں حقیقتاً خواہش ہوتی ہے وہی جس کو ہم حاصل نہ کر سکیں"

ان باتوں کو دیکھنا جنکو نہیں سمجھ سکنا اور ناممکنات کی تلاش میں لگا رہنا یہی۔ میرے کام ہیں میں اپنی خواہشات دو ذریعوں سے پوری کرتا ہوں۔ اپنے روپیہ سے اور اپنی مرضی سے۔ مجھے کسی توہم کے پیچھے لگ جانے سے ایسی ہی محویت ہوتی ہے جیسے کہ مسٹر ڈینگلرس

کو کسی ریل کی سڑک تیار کرنیمیں - یا مسٹر ولفرٹ کو کسی مجرم کے سزا دینے میں یا لیوسین کو کسی ملک میں آرام قایم کرنے میں یا سرانا ڈ کو کسی عورت کے خوش کرنے میں - یا موربل کو کسی ایسے گہوڑی کے درست کرنے میں جسپر کوئی چڑہ نہیں سکتا -

مثلاً آپ ان دو مچہلیوں کو دیکھتی ہیں - ایک تو نیٹ پٹرزبرگ کے پچاس کوس پرے سے لائی گئی ہے اور دوسری نیلیز کے پاس سے "

ڈینگلرس یہ دونو مچہلیاں کس قسم کی ہیں "

کونٹ " پہلے کا نام تو آپ کو رنا ڈ صاحب تبلا دیں گے جو روس میں مدتوں رہے ہیں اور دوسری کا نام میجر کیول کنٹی تبلا دینگے جو اٹلی کے رہنے والے ہیں "

رنا ڈ - میں خیال کرتا ہوں کہ یہ تو سٹرلٹ ہے "

میجر " اور یہ شاید لیمپری ہے "

کونٹ " بیشک اب مسٹر ڈینگلرس ان صاحبان سے پوچہو کہ یہ کہاں پائی جاتی ہیں "

کیول کنٹی - لیمپری سوائے جہیل فیوزیرو کے اور کہیں نہیں ملتی "

کونٹ " بیشک ایک تو دریائے والگا سے آئی ہے اور دوسری جہیل فیوزیرو سے " سب مہمان ایک ہی آواز میں چلائے ناممکن ناممکن یہہ بات ماننے میں نہیں آسکتی

کونٹ " بس انہیں باتوں سے تو میرا دل لگتا ہے اس مچہلی کا اس جگہہ ہونا آپکو ناممکن معلوم ہوتا ہے مگر تاہم یہ یہاں موجود ہے اور آپ اسے نوش جان کر رہے ہیں "

ڈینگلرس مگر یہ مچہلیاں یہاں تک پہونچ کیسی گئیں "

کونٹ بڑی آسانی سے - وہ مچہلیاں پیپوں میں رکہی گئی تہیں جنمیں کہ سمندری نباتات اور گہاس بحیرہ ڈالے ہوئے تھے اور دونو پیپے ایک گاڑی پر لاد لئے گئے جو کہ اس غرض سے تیار کی گئی تہی اور اس تجویز سے سٹرلٹ بارہ روز تک زندہ رہی اور لیمپری آٹھ روز تک اور جب دونو زندہ تہیں اس نے ایک کو تو شراب سے مارا اور دوسری کو دودھ سے - ایم ڈینگلر شاید آپکو میری باتوں پر اعتبار نہیں ہے "

ڈینگلرس مسکراتے ہوئے - میں تو شک کرنے سے رہ نہیں سکتا -

کونٹ - بیپٹسٹن دوسری مچہلیاں منگواؤ - وہی سٹرلٹ اور لیمپری جو دوسرے پیپوں میں آئی ہیں اور

ہی بٹروشیو چلایا "یا الٰہی!
کونٹ "کیا ہے"
بٹروشیو "وہ عورت وہ عورت"
کونٹ "کون عورت"
بٹروشیو "وہ جس نے سفید پوشاک اور بہت سے زیورات پہنے ہوئے ہیں وہ ہی خوبصورت عورت"
کونٹ "میڈیم ڈینگلرس"
بٹروشیو "میں اس کا نام نہیں جانتا۔ مگر یہ وہی ہے وہی ہے"
کونٹ "ارے اوہی کونسی آرام سے بولو"
بٹروشیو "- وہی باغ والی۔ وہی حاملہ ہے۔ اور وہی جو انتظار کر رہی تھی۔ جبکہ وہ ٹہل رہی تھی"
بٹروشیو "کی آنکھیں گھبرائی سی تھیں۔ اور اسکے رونگٹے کھڑے ہوگئے ہوئے تھے"
کونٹ "کس کا انتظار کر رہی تھی"
بٹروشیو - بول نہ سکا۔ مگر اس نے ولفرٹ کی طرف پاگلانہ انداز سے اشارہ کیا۔ آخر تھوڑی دیر کے بعد وہ آہستہ سے بولا "اوہ اوہ کیا آپ دیکھتے ہیں"
کونٹ "کس کو"
بٹروشیو "ایم ڈی ولفرٹ کو اس منصف کو"

کونٹ - "ہاں دیکھتا ہوں"
بٹروشیو "یہ ہائے۔ پھر میں نے اسکو قتل نہیں کیا"
کونٹ "بٹروشیو دیوانے تو نہیں ہوگئے"
بٹروشیو "اچھا تو وہ مرا نہیں ہے وہ زندہ ہی ہے۔"
کونٹ "تم دیکھ رہے ہو کہ وہ سامنے زندہ موجود ہے چھٹی اور ساتویں پسلی کے درمیان زخم لگانے کے بجائے تمنے کسی اور جگہ مارا ہوگا ان قانونی آدمیوں کی جان بڑی مشکل نکلتی ہے یا جو کچھ تمنے مجھے سنایا تھا صرف خیال ہوگا تم اسوقت سوئے ہوگے جبکہ تمہارا دل انتقام لینے کے خیالات سے بھرا ہوگا اور خواب میں بس تم یہ ماجرے دیکھتے رہے ہوگے آؤ فکر دور کرو اور گنو۔ ایم اور میڈیم ڈینگلرس یا ایم رنالڈ لیوسین ڈباری اور موریل صاحبات اور میجر بارٹولو آ گئے" بٹروشیو آہستہ
کونٹ "ٹھیرو۔ اپنی جلدی اور وحشت میں تم میرے ایک مہمان کو چھوڑ گئے ہو تھوڑا سا بائیں طرف کو دیکھو۔ اس جوان آدمی کو دیکھو جس نے کہ سیاہ کوٹ پہنا ہوا ہے اور جس کا نام اینڈریا کیولکنٹی ہے تو اس نے سر پھیرا ہے"

اس دفعہ ضرور بٹروشیو کی چیخ نکل جاتی اگر کونٹ اپنی آنکھ کے اشارے سے اُسے ساکت نہ کر دیتا۔ آخر وہ منہ میں بولا" یہ تو بنی ڈنو ہے ہائے قسمت اب ساڑھے چھ بج گئے۔"

کونٹ (ابرو چڑھا کر بٹروشیو سے) حکم دیا تھا کہ کھانا اس وقت تک تیار ہو۔ اور میں زیادہ انتظار کرنا پسند نہیں کرتا۔"

یہ کہہ کر وہ اپنے مہمانوں کی طرف واپس آیا جب کہ بٹروشیو سہارے لیتا کھانے کے کمرے میں پہونچا۔ اسکی پانچ منٹ بعد وہ واپس آیا اور بڑی کوشش سے بولا" حضور کھانا تیار ہے۔"

کونٹ نے اپنا بازو میڈیم ولفرٹ کو دیا۔ اور ولفرٹ کیطرف مخاطب ہو کر کہا۔ آپ میڈیم ڈینگلرس کو لے چلتے ہیں۔"

ولفرٹ نے میڈیم ڈینگلرس کو اپنا ہاتھ دیا اور کھانا کھانے کے کمرے کی طرف چلے گئے۔

ترسٹھواں باب

کھانا

صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ کھانے کے کمرے میں داخل ہونے کے بعد سب مہمانوں کے دل میں ایک ہی خیال آ رہا ہے ہر ایک اپنے آپکو یہ پوچھ رہا تھا کہ کونسی پوشیدہ کشش اُسے اس مکان میں لے آئی ہے اور اگرچہ تمام حیران اور کچھ کچھ بے چین بھی تھے۔ مگر یہ بھی کہتے تھے کہ اگر نہ آتے تو افسوس رہتا۔ ایسے شخص کے گھر میں جس کا راز کسی پر نہیں کھلا تھا۔ اور جس کے پاس مال و دولت بھی بڑا کثیر تھا اور جس کے ہاں عورت بھی کوئی نظر نہیں آتی تھی بھلا بیبیاں کیوں آنے لگی تھیں مگر اس شخص کا غلبہ اور کشش کچھ اسطرح کی تھی کہ سب آنے پر مجبور تھے۔"

جب کونٹ مسٹر ولفرٹ کو میڈیم ڈینگلرس کے ساتھ چلنے کے لیے کہہ رہا تھا تو وہ چونکہ بیٹھی تھی اور مسٹر ولفرٹ بھی اسے تکتا تھا۔ مگر پھر بھی بہت مضطرب

جو ابھی زندہ ہیں۔"

ڈینگلرس نے یہ سنکر اپنی حیرت بھری آنکھیں کھولیں باقی مہمانوں نے تالی بجائی۔ اتنے میں چار نوکر دو میپے لئے ہوئے آگئے جن کے گرد سمندری گھاس لپٹی تھی اور جنمیں سے کہ ہر ایک میں ایک ایک ایسی مچھلی تھی جیسی کہ میز پر رکھی تھیں۔"

ڈینگلرس "مگر ایک قسم کی دو دو کیوں منگوائی ہیں؟"

کونٹ "(بے پرواہی سے) اس خیال سے کہ شائد ایک جل جاوے۔"

ڈینگلرس "کونٹ صاحب آپ تو ایک عجیب آدمی ہیں اور آپ کو دیکھ کر یقیر یہی کہنے سے نہیں رہ سکتے کہ دولتمند ہونا بڑی بات ہے"

میڈیم ڈینگلرس "دولت کے ساتھ خیالات کا ہونا بھی ضروری ہے۔"

کونٹ "آہ میڈیم۔ میرے اس بارے کوئی خصوصیت نہیں ہے یہ بات پہلے پہل رومیوں نے کی جو کہ مچھلی ایک بڑی نعمت جانتے تھے اور مورخ پلینی بیان کرتا ہے کہ وہ آسٹیا سے روم میں غلام بھیجا کرتے تھے کہ اپنے سروں پر زندہ مچھلیاں لیجایا کرتے تھے۔ یہ مچھلی سنہری بیہر مچھلی کہلاتی [illegible] رہجانا بھی ایک نعمت سمجھی جاتی [illegible] وہ اس کو مرتے ہوئے [illegible] ہوتے تھے۔ کیونکہ [illegible] وہ کئی رنگ بدلتی ہے اس کے بعد وہ انہیں باورچی خانے میں بھیجدیا کرتے تھے۔ انکی موت کی بھی ان کو ایک خوبی خیال کیجاتی تھی۔ [illegible] وہ زندہ نہیں ملتی نہیں تو وہ ان سے بڑی نفرت کرتے تھے۔"

لیوسین "یہ بات تو سچ ہے مگر آسٹیا تو روم سے صرف چند ہی کوس کے فاصلہ پر ہے۔"

کونٹ "جو آپ فرماتے ہیں صحیح اور بجا ہے۔ مگر اگر ہم ان سے [illegible] نہ کر سکیں تو ان سے اٹھارہ سو برس کے بعد ہونیکا کیا فایدہ ہے۔"

دو نو کیول کنتی نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھولیں مگر انہوں نے عقلمندی کی کہ منہ سے کچھ بات نہ نکالی۔"

رنا ڈیشیک "یہ سارا کارخانہ بڑا عجیب ہے مگر جس بات سے میں حیران ہوتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ کے احکام جادو کی تیزی سے پورے کئے جاتے [illegible] اپنے اس گھر کو [illegible] چہر روز سے پہلے نہیں خریدا۔"

کونٹ "بس پانچ روز ہوئے ہوں گے"

رناڈ "اچھا تو دیکھو پانچ روز میں اس کی کل ہیئت بدل گئی ہے مجھے خوب یاد ہے کہ اسکا ایک دروازہ بھی تھا۔ اور صحن میں فرش نہ تھا اور وہ بالکل خالی تھا۔ مگر آج اس صحن میں ایک باغ بنا ہے جس کے ہر چہار طرف ایسے بڑے بڑے درخت ہیں کہ گویا وہ سو برس کے پرانے ہیں"

کونٹ "اجی کیوں نہ ہو میں گھاس اور سایہ کا بڑا مشتاق ہوں"

میڈیم ولفرٹ "ہاں دروازہ سڑک کی طرف تھا اور مجھے یاد ہے کہ جس روز ہم گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ مجھے سڑک ہی کی طرف سے اندر لائے تھے"

کونٹ - "ہاں میڈیم آپکو خوب یاد ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ میرا دروازہ ایسی جگہ ہو کہ میں اسکے اوپر سے **پالش ڈی لوبون** کو دیکھ سکوں"

سوریل "چار روز میں یہ تو عجیب کارروائی ہے"

رناڈ۔ "درحقیقت ایک پرانے اجاڑ گھر میں سے ایسا نیا اور شاندار مکان تیار کر دینا۔ ایک معجزہ سے کم نہیں میں نے خود دیکھا ہے کہ یہ مکان بالکل پرانا اور نہایت ہی بے ڈھنگ تھا میں نے اسے اب سے کوئی دو سال پہلے بھی دیکھا تھا جب کہ ایم ڈی سنیٹ میران نے اس کے بیچنے کا اشتہار دیا تھا۔"

میڈیم ولفرٹ "ایم ڈی سنیٹ میران! اچھا تو آپکے خریدنے سے پہلے یہ مکان ایم ڈی سنیٹ میران کی ملکیت میں تھا"

کونٹ "ایسا ہی معلوم ہوتا ہے"

میڈیم ولفرٹ "کیا آپکو معلوم نہیں ہے کہ آپ نے کس سے خریدا ہے"

کونٹ "جی نہیں مجھے کیا معلوم یہ سب کام تو برٹشیو کو سپرد ہیں"

رناڈ "قریباً دس سال سے یہ مکان ویران اور غیر آباد پڑا ہوا تھا اسکو دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا تھا اسکے دروازے تاکیں تمام بند تھیں اور فرش پر گھاس اگی ہوئی تھی اگر یہ گھر مصنف (ولفرٹ) کے سسر کا نہ ہوتا تو اسکی ہیئت

دیکھ کر ہر ایک دیکھنے والے کے
دلمیں یہی خیال گزرتا کہ اسمیں
کوئی سخت اور وحشتناک گناہ کیا
گیا ہے جس کا اثر اس مکان پر
پڑ گیا ہے"۔ ولفرٹ نے ابھی
تک اس عجیب غریب شراب میں
سے جسکے کئی گلاس بہرے ہوئے
اسکے یہاں سینے رکہے تھے ایک قطرہ
بہی نہ چکہا تہا۔ مگر اس نے ایک
پیالہ اٹہایا اور اسے چڑہا گیا کونٹ
نے کچھہ وقت گذار کر اور موقعہ پاکر
کہا۔ بیرن صاحب عجیب اتفاق ہے کہ
جو خیال آپکے دل میں آیا تہا یہ کچھہ
ایسا بے رونق سا معلوم دیتا تہا۔
کہ اگر پہلے ہی خبر ہوتی تو میں اسے
ہرگز نہ خریدتا مگر میرے نوکر نے
میرے دیکھنے سے پہلے ہی خرید
چھوڑا تہا۔ شائد اسے نوکری نے
کچھہ رشوت دی ہوگی"۔

ڈی ولفرٹ۔ یہ ممکن ہے مگر سچ
جانو کہ میرا اس رشوت وغیرہ
کے ساتھہ کچھہ تعلق نہیں ہے یہ گہر
ولمنٹین کے جہیز میں دیا جانا تہا۔
سینیٹ مران کی مرضی تہی کہ اسے
بیچ ڈالے کیونکہ اگر ایک دو سال
بہی اس طرح غیر آباد رہتا تو یقیناً
مسمار ہو جاتا"۔ اسبات سے مودلی

کا رنگ زرد ہوگیا"۔

کونٹ"۔ ایک کمرہ تہا جو کہ خصوصاً
سادہ وضع کا تہا"۔ اسمیں شرح
بروے لگے ہوئے قصے اور مجھے
معلوم نہیں کہ کیوں مگر وہ بڑا عجیب
معلوم ہوتا تہا"۔

ڈینگرس۔ عجیب کیوں رہا۔

کونٹ"۔ کیا ایسی باتوں کی کونٹ
تبلا سکتے ہیں جبکہ انسان اں سنا کر
میلان اور قلبی رضا و رغبت لگے ہوئی
ساتھہ تعلق ہو کئی ایسی جگہیں
کہ آدمی وہاں جاکر اداس ہوجاتا
ہے مگر اسے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ
کیوں غمگین ہوگیا ہے۔ اجی اسکا
باعث خیالات ہوتا ہے جس سے
آپ بعض اوقات دور دراز ناول
اور جگہوں میں دل ہی دلمیں چلے
جاتے ہیں پس یہی اس کمرہ کی بابت
بہی قیاس کرلو اب کہانا تو ختم
ہوگیا ہے میں آپکو چل کر دکھاتا
ہوں اور پہر اس کے بعد باغ
میں چل کر بیٹھینگے۔
نے اپنے مہمانوں کیطرف دیکھا
میڈیم ولفرٹ سب سے پہلے ہی
اسکے بعد کونٹ خود اٹہا پہر تمام
باقیوں نے بہی انکی پیروی کی
مگر ولفرٹ اور میڈیم ڈینگرس

بیٹھے ہی رہ گئے گویا کہ وہ کرسیوں کے ساتھہ جڑ گئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی پتھرائی آنکھوں سے ایکدوسرے کیطرف دیکھنا شروع کیا"۔

میڈیم ڈینگلرس"۔ کیا آپنے درو... سنا"۔

...رٹ (اپنا ہاتھہ دیکر) چلو ہم اس جگہ"۔ اتنے میں سب مکان کے دیگر حصوں کیطرف چلے گئے تھے اور پڑہنے ہر ایک کونے کو بڑی تعجب کی نگاہ سے دیکھتے تھے کیونکہ یہ ایک معمولی مکان نہیں بلکہ ایک محل معلوم ہوتا تھا"۔

سارے باہر نکل چلے اور مانٹی کرسٹو ان دو کا دروازہ پر انتظار کرتا رہا۔ جب وہ بھی نکلے تو مانٹی کرسٹو نے ان کی طرف دیکھکر ایسی طرح اپنے چہرہ کو بنایا کہ اگر وہ دیکھ لیتے تو شاید ان کو اتنی وحشت آتی کہ کمرہ دیکھنے سے بھی نہ آتی۔ اب انہوں نے بھی ان تمام کمروں کی سیر شروع کی جو کہ مشرقی مذاق کے مطابق آراستہ کئے گئے تھے"۔

آخرکار پھر پھرا کر وہ اس عجیب کمرے میں پہونچے اس میں سوائے اس کے اور کوئی خصوصیت نہ تھی کہ گو دن چھپ گیا تھا مگر اس میں روشنی نہیں کی گئی تھی اور اسمیں ہر ایک سامان وغیرہ سب پرانے ہی تھے حالانکہ اور کمرے بالکل نئے سامانوں سے آراستہ کئے گئے تھے۔

میڈیم ولفرٹ"۔ اوہ یہ تو سچ مچ وحشتناک ہے"۔ میڈیم ڈینگلرس نے بھی چند باتیں کہنے کی کوشش کی گو اسکی کسی نے نہ سنی بہت سی باتیں ہوئیں جن سب کا حاصل یہ تھا کہ کمرہ کی صورت درحقیقت ڈراونی ہے"۔

کونٹ"۔ کیا یہ ایسا نہیں ذرا اس بستر کیطرف تو دیکھو جبکہ وہ خون کے رنگ کا پردہ لٹک رہا ہے اور ان دو تصویروں کیطرف تو دیکھو جو کہ کہانی کہتے جا رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے زرد ہونٹ اور ان کی عجیب آنکھیں یہ کہتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں کہ جو کچھ بیان ہوا ہے سامنے سب دیکھ لیں

ولفرٹ کا رنگ تو فق ہو گیا اور میڈیم ڈینگلرس ایک کرسی میں بیہوش ہو کر گر پڑی"۔

میڈیم ولفرٹ"۔ آپ تو بڑی دلیر اور پر حوصلہ ہیں کہ آپ اس کرسی پر بیٹھ گئی ہیں کہ شاید جس پر یہ جرم کیا گیا تھا"۔

میڈیم ڈینگلرس فوراً اٹھ بیٹھی"۔

کونٹ اور بات ابھی یہیں ختم نہیں ہوتی"۔

لیوسین جو کہ میڈیم ڈینگلرس کے اضطراب کو دیکھ رہا تھا بولا "ابھی کچھہ اور بھی ہے۔ اچھا اُسے سناؤ"

ڈینگلرس "کچھہ اور سناؤ بھی بیٹے تو ابھی تک کوئی عجیب چیز نہیں دیکھی اور نہ کوئی عجیب بات سنی ہے مسٹر کیول کنٹی آپکی کیا رائے ہے"

میجر "اجی ہمارے ہاں شہر پیسا میں اُوگو لینو کا مینا رہے اور فرارا میں لیسو کا جیلخانہ ہے اور ا میبنی بن بالو کا کمرہ ہے"

کونٹ (ایک دروازہ کھول کر جو پردے کے پیچھے چھپا تھا) مگر آپکے ہاں یہ چھوٹی سیڑھی تو نہیں ہے اس کی طرف ذرا دیکھو اور مجھے بتاؤ کہ تم اسکی بابت کیا خیال کرتے ہو"

رناڈ (مسکراکر) کیسی خراب ٹیڑھی سیڑھی ہے"

لیوسین "اجی کیا کہوں مجھے اس گھر کی ہر ایک چیز وحشت ناک اور ڈراونی نظر آتی ہے"

جس وقت کہ ویلنٹین کے جہیز کا ذکر ہوا تھا موریل اداس اور متفکر بیٹھا ہوا تھا"

کونٹ "فرض کرو کہ کسی طوفانی رات کو کوئی سیڑھیوں میں سے کوئی چیز اٹھائے ہوئے گزر رہا ہے جسکو کہ وہ انسانوں کی نظر سے تو چھپا سکتا ہے مگر خدا کی آنکھ سے نہیں چھپا سکتا

میڈیم ڈینگلرس نیم بیہوش ولفرٹ کے بازو پر گر پڑی جبکہ وہ خود سہارا لینے کے واسطے دیوار کے ساتھ ہو گیا"

لیوسین "آہ میڈیم آپکو کیا ہو گیا ہے آپ کیسی زرد ہو گئی ہیں۔

میڈیم ولفرٹ "بس کونٹ صاحب وحشت ناک کہانیاں سناکر ہمیں جان سے مارنیکے فکر میں لگے ہوئے ہیں"

ولفرٹ کونٹ صاحب آپ تو لیڈیوں کو وحشت کے مارے مار دینگے

لیوسین "کا نہیں۔ میڈیم ڈینگلرس کیا بات ہے"

میڈیم ڈینگلرس "کچھہ نہیں بس مجھے ہوا کی ضرورت ہے"

لیوسین (پچھلی سیڑھی کیطرف جاکر) "چلو باغ میں ٹہلیں"

میڈیم ڈینگلرس۔ نہیں نہیں۔ میں یہیں رہوں گی"

کونٹ میڈیم کیا آپ سچ مچ وحشت زدہ ہو گئی ہیں"

میڈیم ڈینگلرس "جی نہیں۔ مگر آپ نظاروں کو فرض ایسے طور سے کرتے ہیں کہ بالکل یقینی اور واقعی معلوم ہونے لگ جاتے ہیں"

کونٹ (مسکراتے ہوئے) جی ہاں سب قوت متخیلہ کے کرشمے ہیں بجائے ایک ظالم بدمعاش کے گھر کے آپ اسے ایک شریف کنبہ دار عورت کا مکان بھی خیال کر سکتی ہیں اور اس سرخ پردے والے بستر کو آپ کسی جوڑے کا بستر فرض کر سکتی ہیں اور اس تنگ سیڑھی میں سے کسی مہربان باپ کو اپنے بازو میں اپنا سوتا ہوا بچہ اٹھائے ہوئے گزرتا اپنی دل کی آنکھوں کے سامنے لا سکتی ہیں۔"

اس جملہ پر بجائے اس کے کہ میڈیم ڈینگلرس کو تسکین ہو اس نے ایک چیخ ماری اور وہ بیہوش ہو گئی۔"

ولفرٹ "میڈیم ڈینگلرس بیمار ہو گئی ہیں بہتر ہوگا کہ انہیں انکی گاڑی میں پہنچا دیں۔"

کونٹ "افسوس مجھے اپنی سونگھانے والی بوتل لانی یاد نہیں رہی۔"

میڈیم ولفرٹ "جی میرے پاس جو ہے۔" یہ کہہ کر اس نے کونٹ کے ہاتھ میں ایک بوتل دی جس میں وہی سرخ رنگ کا عرق تھا۔ جو کونٹ نے اڈورڈ کے منہ میں ڈالا تھا جبکہ وہ بیہوش ہوا تھا۔"

کونٹ (اس کے ہاتھ سے پکڑ کر) "آہ!"

میڈیم ولفرٹ "آپ کے کہنے پر میں نے اسے آزمایا ہے۔"

کونٹ "کیا کچھ کامیابی ہوئی ہے"

میڈیم ولفرٹ "معلوم تو ہوتی ہے۔"

میڈیم ڈینگلرس کو ایک ساتھ کے کمرے میں لے گئے۔ کونٹ نے تھوڑا سا عرق اس کے منہ میں ڈالا اور اسے ہوش آ گیا اور چلائی "آہ۔ کیسی ڈراونی خواب آئی ہے۔"

ولفرٹ نے اسکا ہاتھ اسے یہ جتانے کے لیے دبایا کہ یہ خواب نہیں اب مسٹر ڈینگلرس نے انہیں بلایا مگر چونکہ اسے ان شاعرانہ خیالات کا کچھ مذاق نہیں تھا وہ باغ میں چلا گیا تھا۔ اور میجر کیول کنٹی کے ساتھ اس ریل کے بارے میں گفتگو کر رہا تھا۔ جسکی **لگ حارن** سے **فلارنس** تک بنانے کی تجویز در پیش تھی۔ اس سے کونٹ کو کچھ مایوسی ہو گئی اس نے میڈیم ڈینگلرس کا بازو پکڑا اور باغ کی طرف گئے جہاں انہوں نے دیکھا کہ مسٹر ڈینگلرس اور میجر کیول کنٹی دونو بیٹھے کافی پی رہے ہیں۔"

کونٹ "کیوں میڈیم کیا آپ سچ مچ بہت ڈر گئی ہیں۔"

میڈیم ڈینگلرس "جی نہیں مگر آپ

جانتے ہیں کہ باتوں سے اثر انسان پر اسکی طبیعت کی حالت کے مطابق ہوا کرتا ہے"۔

ولفرٹ (مجبوری سے ہنسکر) "اور خاص خاص حالتوں میں انسان کو وہشت زدہ کرنے کے لیے صرف خیال ہی کافی ہوتا ہے"۔

کونٹ "اجی خواہ آپ مانو یا نہ مانو مگر میرا تو یکا اعتقاد ہے کہ اس میں ضرور کوئی بڑا سخت گناہ ہوا ہے"۔

میڈیم ولفرٹ "کونٹ صاحب ذرا سوچ تو لیں منصف (ولفرٹ صاحب) موجود ہیں کہیں دہر نہ لیں"۔

کونٹ "او ہو مجھے خیال نہ رہا تہا مناسب ہے کہ ان کی موجودگی میں اصل معاملہ کا اظہار کروں"۔

ولفرٹ "اظہار!"

کونٹ "جی ہاں۔ گواہوں کے روبرو"۔

لیوسین "بیشک اگر کوئی سچ مچ ہوا ہے۔ تو ہم اس کی تحقیقات کریں گے"۔

کونٹ "جی ضرور بالضرور جرم ہوا ہے آئیے صاحبان اس طرف آئیے مسٹر ولفرٹ آپ بہی آئیے کیونکہ اظہار لائق گواہوں کے روبرو دینا چاہیے"۔

اس نے تب ولفرٹ کا بازو پکڑا اور میڈیم ڈینگلرس کا ہاتھ بہی اپنے ہاتھ میں لیکر ان دونوں کو اس درخت کیطرف گھسیٹ کر لیگیا جہانکہ سایہ نہایت گھنا تہا۔ باقی تمام مہمان بہی پیچہے ہو لئے"۔

کونٹ "ٹہیر جاؤ۔ اس جگہ سے مینے کچھہ زمین اکھڑوائی تاکہ درختوں کو تروتازہ رکہنے کے واسطے تازہ مٹی ڈالی جاوے جب میرا نوکر کہود رہا تہا تو اُسے اچانک ایک صندوق سا ملا جسمیں کہ ایک نوپیدا بچے کا ڈہنچر پڑا ہوا تہا"۔

اس بیان پر کونٹ نے معلوم کیا کہ میڈیم ڈینگلرس کا بازو بالکل ٹہنڈا ہوگیا ہے۔ جبکہ ولفرٹ کا ہاتھ کانپ رہا ہے!

لیوسین "نیا پیدا ہوا ہوا بچہ معاملہ تو بڑا خطرناک ہے"۔

رناڈ "خوب تو پہر میں نے غلطی نہیں کی تہی۔ جبکہ میں نے ابہی کہا تہا کہ مکانوں کے بہی آدمیوں کی طرح چہرہ ہوتے ہیں جن سے ان کے اندروں کا حال بخوبی معلوم ہوجاتا ہے اس گہر کی شکل کچھہ بے رونق اور دہشت بہری تہی اور آخر سبب نکل آیا نہ کہ اسمیں ایک خون ہوا ہوا ہے"۔

ولفرٹ (ذرا زور لگاکر) کون کہتا ہے کہ خون یا جرم ہے

کونٹ ''اجی کیا زندہ بچے کو باغ میں دفن کر دینا جرم نہیں ہے تو پھر جرم کے سر سینگ ہوتے ہوں گے اچھا اگر جرم نہیں تو آپ اس کام کا کیا نام رکھتے ہیں''

ولفرٹ ''مگر کون کہتا ہے کہ یہ زندہ دفن کیا گیا تھا''

کونٹ ''اجی مردہ کو دفن کرنا ہوتا تو یہ باغ ہی رہ گیا تھا؟ قبرستان کیا اجڑ گئے تھے''

میجر کیول کنٹی ''بچہ کشوں کو اس ملک میں کیا سزا دی جاتی ہے''

ڈینگلرس۔ بس اُن کے سر قلم کر دیئے جاتے ہیں''

کیول کنٹی ''خوب خوب''

کونٹ ''مسٹر ولفرٹ میرا تو یہی خیال ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ صحیح ہے''

ولفرٹ (ایک ایسی آواز میں جو کہ اب بالکل انسانی معلوم نہیں ہوتی تھی) ''جی ہاں ایسا ہی ہوگا''

مانٹی کرسٹو نے دیکھا کہ وہ آدمی جن کے واسطے اس نے یہ سب دھندا کیا تھا مشکل سے اسکی برداشت کر سکتے ہیں اور چونکہ وہ نہ چاہتا تھا کہ بات زیادہ دور تک پہونچا وے اسلیئے وہ بولا ''آپ صاحبان ہم کافی کو بھول ہی گئے تھے۔'' یہ کہکر وہ تمام مہمانوں کو کمرے کیطرف جہاں میز لگا ہوا تھا لے گیا''

میڈیم ڈینگلرس ''کونٹ صاحب آتی تو مجھے شرم ہی ہے مگر پھر بھی میں کہنے سے نہیں رہ سکتی آپکی کہانی نے تو میرا ناس کر دیا ہے اور میں آپ سے بیٹھنے کی اجازت چاہتی ہوں'' یہ کہکر وہ کرسی میں بیٹھ گئی''

کونٹ میڈیم ولفرٹ کی طرف گیا اور بولا'' میں خیال کرتا ہوں کہ میڈیم ڈینگلرس کو پھر آپ کی بوتل کی ضرورت ہے''

مگر پیشتر اسکے کہ میڈیم ولفرٹ اور کونٹ پھر میڈیم ڈینگلرس کے پاس پہونچیں ولفرٹ نے میڈیم ڈینگلرس کے کان میں کہا'' کہ میں آپ سے کچھ بات کہنی چاہتا ہوں''

میڈیم ڈینگلرس ''کب''

ولفرٹ ''کل''

میڈیم ڈینگلرس ''کس جگہہ''

ولفرٹ ''میرے دفتر میں یا کچہری میں''

میڈیم ولفرٹ ''میں جاؤنگی''

اتنے میں میڈیم ولفرٹ آپہونچی۔ میڈیم ڈینگلرس (ہنسنے کی کوشش کرتے ہوئے) میری مہربان دوست میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں اب میں اچھی ہوں اور آپکی بوتل کی ضرورت نہیں ہے

چوہتّرواں باب

(گدا)

شام گذر گئی۔ میڈیم ڈینگلرس کو باوجود سخت اضطراب اور گھبراہٹ کے یہ جرات نہ پڑی تھی کہ بیرسا واپس جانے کی خواہش ظاہر کرے مگر میڈیم ولفرٹ نے کھلے دل سے کہا۔ کہ میں اب واپس جانا چاہتی ہوں۔

اپنی بی بی کی درخواست پر مسٹر ولفرٹ نے سارے مہمانوں کو چلنے کا اشارہ کیا۔ اس نے میڈیم ڈینگلرس کو بھی اپنی ہی گاڑی میں جگہ پیش کی تاکہ وہ اس کی بی بی کے زیر نگرانی رہے۔ چونکہ مسٹر ڈینگلرس میجر کیول کنٹی کے ساتھ ایک عجیب گفتگو میں محو تھا اس لیے اس نے جو کچھ گزر رہا تھا بالکل نہ دیکھا کونٹ نے جبکہ وہ میڈیم ولفرٹ کے پاس بوتل لینے کے واسطے گیا مسٹر ولفرٹ کو میڈیم ڈینگلرس کے نزدیک آتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور اگرچہ انکی بات چیت ایسی آہستہ ہوئی تھی۔ کہ مشکل سے سنی جا سکتی تھی۔ مگر جو کچھ انہوں نے کہا کونٹ نے سارا سمجھ لیا تھا ان کی تجویزوں میں دخل دینے کے بغیر اس نے موریل لیوسین اور شاٹو رینو کو گھوڑوں پر جانے کی اجازت دی اور لیڈیاں تمام ایم ڈی ولفرٹ کی گاڑی میں روانہ ہوئیں ڈینگلرس نے میجر کیول کنٹی کی گفتگو سے خوش ہوکر اسے اپنی گاڑی میں بیٹھنے کے لیے کہا۔ انیڈریا کیول کنٹی کی گاڑی باہر کے دروازہ پر کھڑی انتظار کر رہی تھی اور اس کا سائیس جو کہ انگلستان سے آیا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ گھوڑے کی لگام پکڑے کھڑا تھا۔ انیڈریا کھانے کے وقت بہت کم بولا تھا۔ اور ایک عقلمند اور ہوشیار لڑکا تھا۔ اور اسے ڈر تھا کہ ان [illegible] آدمیوں کے روبرو اسکے منہ سے کوئی بیہودہ بات [illegible]

نہ نکل جاوے"

کونٹ نے جوان دونو باپ بیٹوں کی بڑی خاطرداری کی تھی تو اس سے ڈینگلرس کے دلمیں وہم گذر گیا تھا کہ شاید یہ میجر کوئی نواب ہوگا جو کہ اپنے بیٹے کو تعلیم دلوانے کے لیے پیرس لایا ہوا ہے۔ اسکی آنکھیں بڑی حسرت کے ساتھ اس بڑے ہیرے پر لگی ہوئی تھیں جو کہ میجر نے اپنی انگوٹھی میں جڑوایا ہوا تھا۔ کیونکہ میجر نے عقلمندی کرکے اس خیال سے کہ کونٹ کے دیئے ہوئے نوٹ کہیں ضائع نہ ہو جاویں یہ ہیرا مول لیلیا ہوا تھا۔ اور اسکو اپنی انگوٹھی میں رکھا تھا۔ کھانا ختم ہونے کے بعد ڈینگلرس نے باپ بیٹے سے انکی طرز رہائش کی بابت سوال کیے۔ اور چونکہ انہیں معلوم تھا۔ کہ ایک نے اسی سے اٹھتالیس ہزار لینے ہیں اور دوسرے نے پچاس ہزار روپیہ تو انہوں نے بڑی خوش خلقی سے اس کو جواب دیا تھا ایک بات نے ڈینگلرس کے دلمیں کیول کنٹی کی بڑی عزت پیدا کردی تھی اور وہ یہ تھی کہ کیول کنٹی نے کھانے کی ذرا بھی تعریف نہ کی تھی جس سے ڈینگلرس صاحب نے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ ان کے ہاں ایسے کھانے روزمرہ ہوا کرتے ہونگے۔ گفتگو کے اختتام کے قریب کیول کنٹی نے بڑے خلق سے کہا۔ "کل میں کام کے لیئے جناب کے دولت خانہ پر آنے کی عزت حاصل کرونگا"

ڈینگلرس "اگر آپ تشریف لاویں تو میں اسے بڑی سعادت سمجھونگا۔ اگر آپکا بیٹا آپ سے جدا نہ ہووے تو میں آپکو اپنی گاڑی میں ہوٹل ڈی پرنسس کی طرف لےچلوں"

میجر "میرا بیٹا تو بہت دنوں سے اکیلا ہی رہتا ہے اور اسنے اپنی گاڑی گھوڑے بھی علیحدہ ہی رکھے ہوئے ہیں اسلیے اس سے الگ چلا جانا کوئی حرج کی بات نہیں ہے"

یہ کہکر میجر ڈینگلرس کی گاڑی میں اس کے پاس بیٹھ گیا ڈینگلرس اسکی کفایت شعاری اور سادگی کو دیکھ کر تعجب کر رہا تھا اور یہ سوچ رہا تھا۔ کہ جو شخص اپنے بیٹے کو پچاس ہزار سالانہ دیتا ہے۔ اسکی آمدنی بھی تو پانچ سات لاکھ سالانہ ضرور ہوگی"

اب اینڈریا کی بابت سنو۔ اس نے اپنی بڑائی جتانے کے لیے اپنے سائیس کو اس بات پر جھڑکنا شروع کردیا کہ گاڑی پیچھے کیوں ٹھیرا رکھی ہے آگے کیوں نہیں لایا سائیس نے بردباری سے اسکی جھڑکیاں سنی اور اپنی ایک ہاتھ سے گھوڑے کی لگام پکڑ کر دوسری سے باگ اینڈریا

کو پکڑ لی - اینڈریا سوار ہونے ہی کو تھا کہ ایک ہاتھ اس کے شانہ پر لگا۔ اینڈریا اس خیال پر کہ کونٹ کو یا ڈینگلرس کو اسے کوئی بات کہنی بھول گئی ہے۔ اور ان میں سے کوئی اسے بلاتا ہے پیچھے مڑا۔ مگر ان دونوں کی بجائے اس نے دیکھا کہ وہ کوئی اجنبی آدمی ہے جسکا چہرہ دھوپ کا جلا ہوا اور بڑی بڑی داڑھی والا ہے اسکی آنکھیں سانپ کی آنکھوں کی مانند چمک رہی ہیں وہ مسکرا رہا ہے جس سے اس کے بھیڑیے جیسے سفید دانت نظر آ رہے ہیں اس نے اپنے سر کے گرد ایک سُرخ رومال لپیٹا ہے۔ اور بڑے میلے اور پھٹے پرانے کپڑے اس نے اپنے موٹے اور مضبوط بدن پر پہنے ہوئے ہیں۔ جو ہاتھ اس نے اینڈریا کے کندھے پر رکھا۔ وہ اینڈریا کو کوئی غیر معمولی قد کا معلوم ہوا اگر وہ اسے سورج کی روشنی میں دیکھتا تو خبر نہیں اس کے دل کا کیا حال ہوتا مگر اب بھی جو اثر اسکے دل پر ہوا وہ کچھ کم نہیں تھا۔ وہ کپکپایا اور چونک کر بولا " تم کیا مجھ سے کیا کام ہے "

اجنبی " اگر میں نے آپ کو تکلیف دی ہے تو معافی مانگتا ہوں مگر مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے ...

سائیس (اس بات کی کوشش کرتے ہوئے کہ اپنے آقا کو اس اجنبی سے رہائی دے) " آجی جاؤ تمہارے رات کے وقت مانگنے کا کوئی حق نہیں ہے "

اجنبی " (نوکر سے) بھلے آدمی میں مانگتا نہیں کوئی پندرہ روز ہوئے ہیں کہ تمہارے آقا نے ایک کام میری سپرد کیا تھا اور میں اب اس سے دو تین باتیں کہنی چاہتا ہوں یہ کہکر وہ اس وحشتناک طریقے سے ہنسا کہ نوکر بیچارہ ہٹ گیا

اینڈریا (حوصلہ کرکے) " اچھا بولو کیا بات ہے جلدی بولو "

اجنبی (دھیمی آواز میں) " میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پیرس کیطرف پیادہ جانے کی تکلیف سے بچا لیں میں بڑا تھکا ہوا ہوں اور چونکہ میں نے ایسا مقوّی کھانا نہیں کھایا۔ جیسا آپ نے کھایا ہے اس لئے میں اپنے تئیں سہارا ہی نہیں دے سکتا "

اینڈریا (اس عجیب آشنا کی باتوں پر کپکپایا اور بولا) " بولو جلدی بولو کیا چاہتے ہو "

اجنبی " اچھا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی خوبصورت گاڑی میں

بٹھا کر سیر میں سے چلیں"

اینڈریا کا تاب اُٹھا اور اس کا رنگ اُڑ گیا مگر کچھ نہ کرسکا۔

اجنبی: "سر اپنے ہاتھ جیبوں میں ڈال کر اور بڑی گستاخی سے اچھا میرے سر میں یہ وہم سما گیا ہے اور میں ایسا ہی کرونگا کیوں ماسٹر بنی ڈٹو آپنے سمجھا"

اس نام کے سننے پر اینڈریا نے کچھ تفکر کیا اور وہ اپنے سائیس کی طرف جاکر یہ بولا "یہ شخص سچ کہتا ہے میں نے درحقیقت اس کے سپرد ایک کام کیا تھا جس کا نتیجہ اب اسنے مجھے بتلایا ہے۔ تم جاؤ اور ایک گاڑی کرایہ کرو تاکہ تمہیں دیر نہ ہو جاوے"

نوکر حیران ہو کر چلا گیا۔

اینڈریا۔ (اجنبی سے) "کسی سایہ دار مکان میں گاڑی لے چلو"

اجنبی: "میں آپ کو ایک نہایت اچھی جگہ لیجاتا ہوں" یہ کہکر اس نے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور گاڑی کو ایک ایسی جگہ لے گیا جہاں کہ اُن پر کسی شخص کی نظر نہ پڑ سکتی تھی۔

اجنبی: "درست خیال کرنا کہ میں تمہاری گاڑی میں [illegible] دار بننے کو [illegible] اور [illegible] بات یہ ہے کہ میں ذرا تھک گیا ہوں۔ اور مجھے آپ سے کچھ کہنا یہی ہے آؤ اب بیٹھ جاؤ" جب وہ دو نو بیٹھ گئے تو اینڈریا نے گھوڑے کی باگ چھوڑ دی اور جب تک کہ گاڑی گاؤں کے آخری گھر کے پاس سے نہ گذر گئی اس نے اپنے ساتھی کے ساتھ کوئی بات نہ کی۔ مگر جب وہ اُس میں سے نکل گئے تو اینڈریا نے اپنے گرد دیکھا کہ کوئی ان کے نزدیک تو نہیں ہے پھر گھوڑے کو ٹھہرا کر اور اجنبی کے آگے ہاتھ باندھ کر وہ بولا "اچھا بتلاؤ کہ تم میرے امن چین میں خلل ڈالنے کے لئے کیوں آ گئے ہو۔"

اجنبی: "تم مجھے یہ بتاؤ کہ تمنے مجھے دھوکا کیوں دیا ہے"

اینڈریا: "میں نے تمہیں کیا دھوکا دیا ہے"

اجنبی: "تم پوچھتے ہو کیا۔ جب تم مجھ سے جدا ہوتے تھے تو کیا تم نے مجھ سے اقرار نہیں کیا تھا کہ تم پیڈمانٹ اور ٹسکنی کی طرف سیر کرو گے مگر اب اس کی بجائے میں تمہیں یہاں پیرس میں دیکھتا ہوں"

اینڈریا: "اس سے تمہارا نقصان ہے"

اجنبی: "میرا تو کوئی نقصان نہیں برخلاف اس کے اس سے میرا مطلب نکلے گا"

اینڈریا "اچھا تو تم نے مجھی اپنے مطلب بر لانے کا ذریعہ سمجھا ہے۔"

اجنبی "واہ کیا اچھی باتیں کرتے ہو"

اینڈریا "مسٹر گیبس پارڈو سکینڈ روس میں سچ کہتا ہوں کہ تمکو غلطی لگی ہے۔"

گیبس پارڈو "میرے لڑکے خفا نہ ہو۔ حوصلہ کرو تمکو خوب معلوم ہے کہ بدنصیبی اور مصیبت کیا چیز ہوتی ہے۔ اور مصیبتیں ہمیں حاسد بنا دیا کرتی ہیں۔ میرا خیال تھا کہ تم ٹکنی یا بیڈ مانٹ میں کچھ روٹی کا سامان کر رہے ہو گے اور مجھے تم پر ایسا ہی رحم آتا تھا جیسے کہ اپنے بچے پر۔ تمہیں خوب معلوم ہے کہ میں ہمیشہ تمہیں اپنا بچہ ہی کہا کرتا ہوں۔"

اینڈریا "پھر کیا۔ بولو۔"

گیبس "ذرا صبر کرو۔ ذرا صبر کرو۔"

اینڈریا "چلو میں سنتا ہوں۔"

گیبس "اور اچانک ہی میں دیکھتا ہوں کہ تم نے نہایت اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور گاڑی میں بیٹھے ہوئے گزر رہے ہو جبکہ ایک سائیس تمہارے ہمرکاب ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں کوئی دولت کی کان ملگئی ہے یا کوئی اور رقم تمہارے ہاتھ آگئی ہے۔"

اینڈریا "اور اسی بات کا جیسا کہ تم خود کہتے ہو تمہارے دل میں حسد پیدا ہوگیا ہے۔"

گیبس پارڈو "نہیں۔ برخلاف اس کے میں تو خوش ہوا ہوں۔ ایسا خوش کہ میں تمہیں مبارک باد دینا چاہتا تھا مگر چونکہ میرے کپڑے صاف نہ تھے اسلئے میں نے تمہیں اور لوگوں کے سامنے ملنا نہ چاہا۔ بلکہ میں نے یہ موقعہ نکالا۔"

اینڈریا "موقعہ بھی تم نے خوب تاڑا ہی تم میرے نوکر کے سامنے ہی ایسی باتیں کرنے لگ گئے تھے۔"

گیبس پارڈو "یہ تو مجبوری کا معاملہ تھا۔ جب تم میرے قابو آئے میں نے تم سے بات کر لی۔ تمہارا گھوڑا بڑا تیز معلوم ہوتا ہے۔ اور تمہاری گاڑی بڑی ہلکی ہے اور تم خود بھی بھاگنے کے بڑے مشتاق ہو۔ اگر آج رات میں تمہیں جلنے دیتا تو پھر شاید مجھے موقعہ ملتا یا نہ ملتا۔"

اینڈریا "تم دیکھتے ہو کہ میں اپنے آپکو مخفی نہیں کرتا۔"

گیبس پارڈو "تم بڑے خوش قسمت ہو۔ کاش کہ میں بھی کہہ سکتا کہ میں اپنے آپکو مخفی نہیں کرتا۔ اور مجھے تو یہ ڈر تھا کہ تم مجھ کو نہ

نہ پہچانو گے مگر تم نے پہچان لیا
حقیقت میں تم بڑے شائستہ ہو"
اینڈریا: "بولو چاہتے کیا ہو"
گیس پارڈ: "میرے عزیز بیٹے
ڈ لو تم میرے ساتھ محبت سے
نہیں بولتے۔ یہ اچھی بات نہیں ہے
یاد رکھو کہ میں تکلیف دہ ہو جاؤنگا
اس دھمکی سے اینڈریا کا جوش
کچھ سرد پڑ گیا" گیس پارڈ "تمہیں
ایک پرانے دوست کے ساتھ
تو ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں تم
مارسیلیز کے رہنے والے ہو اور
میں بھی"
اینڈریا: "نہیں۔ مگر میں اتنا
جانتا ہوں کہ میری پرورش کورسیکا
میں ہوئی تھی۔ تم بوڑھے اور ضدی
ہو میں جوان اور خود سر ہوں۔ ہم
جیسے آدمیوں کے درمیان دھمکیاں
مناسب نہیں ہوتیں تمام معاملات
صلح اور صفائی سے نپٹنے چاہئیں۔
قسمت نے جو مجھ پر مہربانی کی ہے
اور ہ[illegible] اسے کپڑے اور گاڑی
اور [illegible] بیوں کرایہ پر نہیں لئے ہوئے
اگر یہ بات ہے تو اور بھی بہتر ہے"
اینڈریا (زیادہ گرم ہو کر) "تمہیں
مجھ سے بولنے کے پہلے یہ بات معلوم
تھی۔ اگر میں نے بھی سر پر ایک سرخ
رومال لپٹا ہوا ہوتا اور بدن پر ٹوٹے
پھوٹے کپڑے پہنے ہوئے اور پاؤں
میں پھٹی جوتی تو تم مجھے نہ پہچان سکتے
گیس پارڈ: "میرے لڑکے تم مجھ پر ستم
کر رہے ہو اب جو تم مجھے ملگئے ہو تو
مجھے عمدہ کپڑے پہننے میں کوئی چیز
مانع نہیں ہے۔ میں دل کی نیکی کو
جانتا ہوں۔ اگر تمہارے پاس دو کوٹ
ہوں گے تو ایک ضرور تم مجھے دیدو گے
جیسے کہ میں اپنے چنے اور روٹی تمہیں
دیا کرتا تھا جبکہ تم بھوکے ہوا کرتے تھے"
اینڈریا: "سچ ہے"
گیس پارڈ: "تمہیں کیا اچھی بھوک
لگا کرتی تھی کیا اب بھی ویسی ہی
لگا کرتی ہے"
اینڈریا (ہنستے ہوئے) "کیوں نہیں
اب اس سے زیادہ تر"
گیس پارڈ۔ "تمہیں اس شہزادے
کے ہاں ضیافت کھانیکا کیسے موقعہ
ملگیا جس کے گھر سے تم ابھی واپس
آئے ہو"
اینڈریا: "وہ شہزادہ کہاں ہے
صرف ایک کونٹ ہے"
گیس پارڈ: "ایک کونٹ اور
دولتمند ہے"
اینڈریا: "جی ہاں۔ مگر دیکھو اسکی
بابت کوئی بات نہ کہو۔ میٹھا وہ بڑا نرم

مزاج آدمی نہیں ہے۔"

گیبس پارڈ۔ اجی تسلی رکھو میں تمہارے کونٹ کو تم سے چھین نہیں لیتا۔ تم اسے سارے کا سارا اپنے پاس رکھنا۔ مگر تمہیں کچھ دنیا تو چاہیئے۔ سمجھا!"

اینڈریا۔ اچھا کیا مانگتے ہو۔

گیبس پارڈ۔ بس سو روپیہ ماہوار یہ میں اس جگہ گزارا کر سکتا ہوں لیکن اگر ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار ملجاوے تو میں بڑا آسودہ رہونگا۔"

اینڈریا۔ یہہ دو سو تو لو۔ یہ کہکر اسے دو سو روپیہ کا نوٹ ہاتھ میں دیا۔

گیبس پارڈ۔ خوب!"

اینڈریا۔" بس ہر مہینہ کی پہلی کو جاکر میرے نوکر سے رقم مانگو۔ اور وہ تمہیں دیا کریگا۔"

گیبس پارڈ۔" بس یہاں تمنے میری ہتک کردی ہے۔"

اینڈریا۔" وہ کسطرح۔"

گیبس پارڈ۔" میں چاہتا ہوں کہ میرا معاملہ براہ راست تم سے رہے اور تم مجھے یہہ کہتے ہو کہ میں نوکروں سے مانگتا پھروں۔"

اینڈریا۔" اچھا مجھہ سے لیا کرنا۔ اور جب تک کہ میری آمدنی ہوتی ہے تب تک تمہاری بھی برقرار رہے گی۔

گیبس پارڈ۔" تم ایک اچھے لڑکے ہو اور جب تمہارے جیبوں کی قسمت جاگے تو بڑی برکت کا موجب ہوتی ہے۔ مگر مجھے اس کا سارا حال تو سناؤ۔"

اینڈریا۔" تمہاری اس بات کے سننے سے کیا غرض ہے۔"

گیبس پارڈ۔" تو پھر میرا مقابلہ کرتے ہو۔"

اینڈریا۔" ابے نہیں بات یہ ہے کہ مجھ کو میرا باپ ملگیا ہے۔

گیبس پارڈ۔" ہیں کیا اصلی باپ"

اینڈریا۔" جبتک کچھ ملتا رہے تب تک اصلی ہی ہے

گیبس پارڈ۔" خوب اس کا نام کیا ہے۔

اینڈریا۔" میجر کیول کینٹی۔"

گیبس پارڈ۔" کیا وہ تم سے خوش ہے۔"

اینڈریا۔" جبتک کہ میں اسکی مطلب برآری کرتا رہوں خوش ہی خوش ہے۔"

گیبس پارڈ۔" اچھا اسے تمہارا باپ کس نے بنایا ہے۔"

اینڈریا۔" کونٹ آف مانٹی کرسٹو نے

گیبس پارڈ۔" وہی آدمی جسکے گھر سے تم ابھی آ رہے ہو۔"

اینڈریا۔" ہاں۔"

گیبس پارڈ۔" یہہ بندوبست کرا دو

کہ مجھے اسکا پوتا بنوا دے کیونکہ اور کچھ نہیں اس کے پاس روپیوں کے صندوق تو ہیں۔"

اینڈریا۔ اچھا تو اس کے پاس تمہارا ذکر کرونگا۔ اب یہ تبلاؤ کہ تم کیا کروگے۔"

گیس پارو۔ "میں!"

اینڈریا۔ "ہاں تم!"

گیس پارو۔ "بڑی نوازش ہے کہ تمہیں میرا بھی خیال ہے!"

اینڈریا۔ "چونکہ تم میرے معاملات میں دلچسپی لیتے ہو اس لئے ضروری ہے کہ میں بھی تم سے کچھ سوال کروں!"

گیس پارو۔ "خوب میں کسی اچھے مکان میں ایک عمدہ کمرہ کرایہ پر لونگا اور نہایت اعلیٰ قسم کا کوٹ پہنونگا ہر روز داڑھی منڈاؤں گا۔ اور تمام دن گھر میں بیٹھا اخبار پڑھا کرونگا شام کیوقت ایک تھیٹر میں جایا کرونگا اور سب لوگ سمجھیں گے کہ یہ کوئی نانبائی ہے جس نے کہ کام چھوڑ دیا ہے۔"

اینڈریا۔ "اگر تم مستقل رہو اور اس تجویز کو پورا کرو تو نہایت عمدہ بات ہے۔"

گیس پارو۔ "اور تم کیا بنوگے فرانس کے ایک رئیس کیوں نہ۔"

اینڈریا۔ "آہ یہ باتیں کیسے معلوم ہیں۔"

گیس پارو۔ میجر کیبول کتنی امیر ہی ہے مگر افسوس ہے۔ کہ آبائی ریاست ترک ہو گئی ہے۔"

اینڈریا۔ "اچھا ملکی معاملات کو نہ لے بیٹھو۔ اب تمہاری مراد پوری ہوگئی اور تم نے میرے ساتھ فیصلہ کر لیا ہے تو بہتر ہے کہ اب گاڑی سے اترو اور رفوچکر ہو جاؤ۔"

گیس پارو۔ "واہ ابھی سے!"

اینڈریا۔ "ابھی سے کیا ہوا کیا جانا نہیں!"

گیس پارو۔ "ابھی ذرا سوچو تو بھی سر میرے پر یہ سرخ رومال ہے پاؤں میں جوتی نہیں اور کوئی دوسو روپیہ میرے جیب میں ہیں تو کیا اس حالت میں چوکی والے مجھے گرفتار نہ کرلیں گے بھلا چلنے پر اپنی خلاصی کرانے کے لئے میں کہونگا کہ روپیہ میں نے تم سے لئے ہیں جب تحقیقات کیجائیگی تو معلوم ہوگا کہ میں ٹولون سے بغیر اطلاع کے نکل آیا ہوں پھر وہ مجھے روم کے کنارے پر پہونچا دینگے اور میری پنشن یاقت نانوائی بننے کی ساری خواہیں ناتمام ہی رہجاوینگی۔

اینڈریا نے یہ لمبی تقریر سنکر تیوری

چڑھائی۔ سچ مچ جیسا کہ خود اس نے
کہا تھا وہ ایک خود سر لڑکا تھا۔ اسنے
اپنا سر اودھر اٹھایا اور ایک تیز نظر
گھوڑا لینے کے بعد اس نے اپنی جیب
میں ہاتھ ڈالا اور ایک طمنچے کا
دستہ پکڑا۔"
مگر اسی وقت گیبس پارڈ نے بھی
جس نے اپنی آنکھیں اپنے ساتھی
پر سے ذرا بھی نہ اٹھائیں تھیں ایک
چھرا کھولا جو اسکی کمر میں بندھا ہوا
تھا۔ اور جسکو وہ ہمیشہ اپنے پاس
رکھا کرتا تھا۔"
اینڈریا نے جب یہ دیکھا تو اس نے
طمنچے کو فوراً چھوڑ دیا۔ اور اپنی چھوٹی
پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا۔ اور کہا۔
میاں گیبس پارڈ تم کیسے آسودہ ہوگئے
گیبس پارڈ۔ اپنے چہرے کو بند کر کے
میں حتی الوسع کوشش کرونگا۔"
اینڈریا۔" اچھا پھر تم پیرس میں
جاؤ گے۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ تم چوکی
سے بغیر شک پیدا کرنے کے کیسے
گزر گئے۔ مجھی تو یہی معلوم ہوتا ہی
کہ تمہارے گاڑی میں جانے میں
پیدل جانے کی نسبت زیادہ خطرہ
ہے۔"
گیبس پارڈ۔" ذرا صبر کرو۔ یہ
کہہ کر اس نے کوشش [illegible]

گاڑی کے پیچھے چھوڑ گیا تھا۔ اٹھا لیا
اور اسے پہن لیا۔ پھر اس نے
اینڈریا کی ٹوپی اتار کر اپنے سر پر
رکھی اور پھر ایسی صورت بنا کر بیٹھ
گیا گویا کہ وہ نوکر ہے اور آقا خود
گاڑی چلا رہا ہے۔"
اینڈریا۔" اوہ! ننگے سر ہوں۔"
گیبس پارڈ۔ او جانے بھی دو۔
ہوا تیز چل رہی ہے لوگ سمجھیں گے
کہ تیری ٹوپی اڑ گئی ہے۔"
اینڈریا۔" اچھا بس اب جانے
دو بہت ہو چکی ہے۔"
اینڈریا۔" اچھا بس اب جانے دو
بہت ہو چکی ہے۔ وہ چوکی کے پاس
سے بغیر کسی کے بلانے کے گزر گئے
جب شہر کی پہلی گلی میں پہنچے تو
اینڈریا نے گھوڑا کھڑا کیا اور
گیبس پارڈ نے باہر چھلانگ ماری
اور چلا گیا۔
اینڈریا۔" ارے میرے نوکر کا
چغہ اور میری ٹوپی تو دیتا جا!"
گیبس پارڈ۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ
سردی میں مر جاؤں!"
پھر ڈینگلرس ۔ میڈیم صاحبہ اب
رات بہت گزر گئی ہے مجھی ڈر ہے کہ
بیچاری آپ کہیں بیمار نہ ہو جائیں
[illegible] بارش تو بھی [illegible]

انکا گھر یہاں سے بڑا دور ہے"
ڈیباری تو یہ بات سنکر ہکا بکا رہگیا کیونکہ اُسے صاف نظر آ گیا کہ اس ظاہری خوش خلقی کے پیچھے کچھ اور خیالات ابل رہے ہیں۔ اور مسٹر ڈینگلرس آج اپنی بی بی کا ایک سخت اور مستقل مقابلہ کرنیوالا ہے۔ بیرونس بھی حیران تھی۔ اور اس نے بیرن کی طرف ایک نظر ڈالی جو کہ اسپر ضرور ہی کچھ اثر کرتی۔ اگر وہ ایک کاغذ کے پڑھنے میں مشغول نہ ہوگیا ہوتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بیرونس کی یہ نگاہ بالکل ناکام گئی"

بیرونس" مسٹر لیوسین میں سچ کہتی ہوں کہ میرا سونے کو ذرا بھی نہیں چاہتا اور ساتھ اس کے میں نے آج آپ کو سنانیکو دوں ایسی ضروری باتیں تبلانی ہیں جنکو میں بیرا اور وقت پر نہیں چھیڑ سکتی

لیوسین" مادیم میں آپ کے حکم ماننے کو تیار رہوں گا"

ڈینگلرس" میرے دوست مسٹر ڈیباری آج رات میڈیم ڈینگلرس کی بیوقوفیاں سنتے ہوئے کیوں اپنے تئیں ہلاک کرتے ہو۔ میاں کل کا دن نہیں آتا میں منت کرتا ہوں کہ میری بی بی آج میری نظر کریں کیونکہ میں اس سے بڑے نازک معاملات پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں"

یہ چوٹ ایسے نشانہ پر بیٹھی کہ ڈیباری اور بیرونس کھڑے کے کھڑے رہ گئے اور ایک دوسرے کے چہرے کیطرف ایسے مبہوت وار دیکھنے لگے کہ گویا وہ اس مداخلت کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد مانگتے ہیں۔ مگر آخرکار صاحب خانہ کی زبردست مرضی غالب آ گئی اور اسکو فتح نصیب ہوئی یہ ظفر عظیم دیکھکر وہ بولا مسٹر ڈیباری یہ ہرگز گمان نہ کرنا کہ میں نہیں نکالنا چاہتا ہوں ہرگز نہیں۔ بلکہ مجھے آپ سے ایک قلبی ارادت ہے۔ جو مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ میں آپکی عزت کروں۔ مگر کیا کروں یہ معاملہ ضروری کا ہے۔ میں نے اپنی بی بی سے ایک بڑے ضروری معاملے کی نسبت کچھ کہنا ہے اور اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ آپ میری اس مداخلت کو بُرا نہ مانیں گے"

لیوسین نے منہ میں کچھ کہا اور سلام کرکے باہر نکلا۔ مگر گھبراہٹ اور غصے کے سبب بیرونی دیوار سے ایک سخت ٹکر لگی اور جب وہ باہر

نکل گیا تو وہ بولا۔ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ یہ خاوند جن کو کہ ہم ہر وقت ٹھٹھا کرتے ہیں ہم پر کبھی آسانی سے غالب آجاتے ہیں"

جب لیوسبین چلا گیا تو مسٹر ڈنیگلرس پلنگ پر بیٹھ گیا اور کتاب کو پرے رکھکر ایک بڑے شاہانہ انداز سے بیٹھا اور کتے کے ساتھ کھیلنے لگا۔ مگر چونکہ کتا بھی اُسے حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اس لئے اس نے کاٹنے کے لئے مُنہ کھولا۔ ڈنیگلرس نے غضب میں آکر اُسے گردن سے پکڑا اور اٹھا کر کمرے کے پرلے کنارے کیطرف دے مارا۔ اس غریب حیوان کے مُنہ سے ایک چیخ نکلی اور اس غیر معمولی سلوک سے خوف زدہ ہوکر وہ خاموش اور بے حرکت ہوکر سرہانے کے پیچھے بیٹھ گیا"

ہیرولنس "کیوں جی کیا آپ نے معلوم کیا ہے کہ آپنے کچھہ ترقی کری ہے۔ عموماً تو آپ ایک گنوار دہقان ہوا کرتے ہیں۔ مگر آج تو پرلے درجہ کے وحشی بنے ہوئے ہیں۔

ڈنیگلرس "اس کا سبب یہ ہے کہ میری طبیعت آج بہت بُری ہے"

ہرمین نے ڈنیگلرس کیطرف سخت تنفر کی نگاہ سے دیکھا مگر ڈنیگلرس نے اسکی کچھہ پرواہ نہ کی"

ہیرولنس "اور بھی غضبناک ہوکر اور مجھے آپکی بدطبیعتی سے کیا کام ان باتوں سے میرا کیا لین دین ہے" اپنی بدمزاجی کو اپنے روپیہ والے صندوقوں میں تالا لگا کر رکھو اور یہاں ان تینوں پر ظاہر کرو۔ جو تمہاری تنخواہ کھاتے ہیں"

ڈنیگلرس "آپکی نصیحت غلط ہے اسلئے میں اسکی پیروی نہیں کرونگا۔ اگر میں اپنی بدمزاجی اپنے صندوقوں میں ڈالوں تو پھر اپنا روپیہ کہاں رکھوں۔ اور اگر اپنے کلارکوں پر نکالوں تو مجھے روپیہ کہاں سے آئے میں جانتا ہوں کہ میرے منشی سب ایماندار آدمی ہیں اور جتنا کام کرتے ہیں اس سے بہت کم تنخواہ لیتے ہیں اسلئے ہرگز مناسب نہیں ہے کہ ان سے خفگی کروں میں تو اپنا غصہ انہیں پر نکالونگا۔ جو میرے کھانے کھاتے ہیں میرے گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں اور میری دولت کو لٹا رہے ہیں"

ہیرولنس۔ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ وہ کون ہیں۔ جو تمہاری دولت لٹکتے

ہیں۔ مہربانی کر کے کھول کر بیان کرو"۔

ڈینگرس" حوصلہ کرو صبر کرو میں معموں اور تمثیلوں میں نہیں بولتا اور آپ کو جلدی معلوم ہو جائیگا کہ میرا کیا مطلب ہے۔ وہ لوگ جو میری دولت کو لٹاتے ہیں وہ ہیں کہ ایک گھنٹہ کے عرصہ میں میرا سات لاکھ روپیہ لٹ گیا ہے"۔

بیرولس" (اپنے چہرہ کی سُرخی اور اپنی آواز کی کپکپاہٹ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے) اجی میں آپکا مطلب نہیں سمجھتی۔ آپ کیا بک رہے ہیں"۔

ڈینگرس" برخلاف اس کے آپ خوب سمجھتی ہیں۔ اور اگر آپ صاف میرے منہ سے کہلانا چاہتی ہیں تو سُن لو کہ مجھے ہسپانیہ والے حصہ میں سات لاکھ کا خسارہ ہوا"۔

بیرولس" اچھا تو اس نقصان کی میں ذمہ وار ہوں"۔

ڈینگرس" کیوں نہیں"۔

بیرولس" کیا یہ میرا قصور ہے کہ آپکو سات لاکھ کا گھاٹا پڑا ہے"۔

ڈینگرس" مگر میرا بھی تو نہیں ہے"۔

بیرولس" بس جی میں ایک ہی بات کہہ دیتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ میں روپیہ کا ذکر نہیں سُننا چاہتی میں نے ایسی باتیں نہ کبھی اپنے والدین کے گھر میں سنی اور نہ ہی اپنے پہلے خاوند کے گھر میں"۔

ڈینگرس" جی ہاں یہ بات ٹھیک ہوگی کیونکہ آپکا خاندان اور آپکا پہلا خاوند دو نو کوڑی کے آدمی نہ تھے"۔

بیرولس" یہ اور ہی اس بات کی دلیل ہے کہ مجھے بنکوں کے معاملات میں کوئی دخل نہیں۔ اور نہ ہی مجھے تمہارے روپیہ سے سروکار ہے جنکی جھنکار ہر وقت میرے کانوں میں پڑتی رہتی ہے خیر اُسکی آواز کوئی ناگوار تو نہیں مگر تمہاری تو ایسی مکروہ اور گھناونی ہے کہ میں کبھی ایسی نہیں سُنتی تم اگر مجھے بات بھی نہ کیا کرو۔ تو میں بڑی خوش ہوں"۔

ڈینگرس" بیشک مگر اس سے مجھے بڑی حیرانی ہے۔ کیونکہ مجھکو خیال تھا کہ آپکو میرے معاملات میں بڑی دلچسپی ہے"۔

بیرولس" یہ بیہودہ خیال آپ کے دل میں کیسے سما گیا"۔

ڈینگرس" آپ نے خود ہی میرے دل میں پیدا کیا"۔

بیرولس "کس موقعہ پر؟"

ڈینگلرس "یہ تو ابھی ابھی کی بات ہے گذشتہ فروری آپ ہی نے سب سے پہلے مجھے ہیٹی کے راس المال کی نسبت خبر دی تھی" آپکو خواب آیا تھا کہ ایک جہاز میور کی بندرگاہ میں داخل ہوا ہے۔ اور وہ یہ خبر لایا ہے کہ وہ روپیہ جسکو ہم بالکل ضائع خیال کر بیٹھے تھے پھر ادا کیا جاویگا۔ مجھے خوب معلوم ہے کہ آپکی خوابیں کیسی تیر بہدف ہوتی ہیں اسلئے میںنے حتی الوسع ہیٹی والے قرضہ کے بہت سے حصے خرید لئے اور مجھے چار لاکھ کا نفع ہوا جسمیں کہ ایک لاکھ آپکو دیدیا گیا۔ آپنے جیسے چاہا اُسے خرچ کیا۔ ماہ مارچ میں ریلوی کے ٹھیکے کی نسبت سوال درپیش ہوا تین کمپنیوں نے بڑی بڑی ضمانتوں پر درخواستیں دیں۔ آپکو قدرتاً معلوم ہوگیا کہ ایک کمپنی مسمی ساتھران کو یہ ٹھیکہ دیا جاویگا" سو آپکے کہنے پر اس کمپنی نے دو تہائی حصے خرید لئے جنمیں سے مجھے دس لاکھ کا منافع ہوا۔ آپکے ڈھائی لاکھ اقرار کے موافق آپکو دیدیئے گئے اور مجھے معلوم نہیں کہ آپنے انہیں کہاں خرچ کیا ہے یہ دو تو نظیریں موجود ہیں اور پھر بھی آپ کہتی ہیں کہ آپکو بنک کے معاملات میں کوئی دخل نہیں برخلاف اس کے میں دیکھتا ہوں کہ آپکی سمجھ ان معاملات میں خوب صاف ہے"

بیرولس۔ (غصے سے کپکپاتی ہوئی) "اصلی بات پر کب آؤگے۔ ان کہانیوں کو چھوڑو"

ڈینگلرس "صبر صبر۔ اصل بات بھی آجاتی ہے"

بیرولس "بڑی خوش قسمتی ہے"

ڈینگلرس "ماہ اپریل میں آپ وزیر کے ہاں دعوت کی تقریب پر گئیں آپ نے ہسپانیہ کے معاملات کی نسبت ایک رنج کی گفتگو سنی اور آپنے مجھے آکر کہا کہ ڈان کارلوس نکالا جاویگا سو میں نے کچھ ہسپانیہ کے حصے خرید لئے ڈان کیرلوس نکالا گیا اور مجھے چھ لاکھ نفع ہے۔ جنمیں کہ آپکا ڈیڑھ لاکھ آپکے حوالہ کیا گیا۔ آپ نے انہیں اپنے مذاق کے موافق خرچ کیا اور میںنے آپکو کچھ نہیں کہا اور اسمیں بھی کوئی شک نہیں ہے آپ نے اس سال پانچ لاکھ اور لئے ہیں"

بیرولس "اچھا پھر کیا"

ڈینگلرس۔ بس اس کے قریب ہی پھر آپنے بربادی کر دی"

بیرولس "تمہارے بولنے کی طرز"

ڈینگلرس "خیر میرا مطلب تو ظاہر ہوتا ہے اور اتنی ہی مجھے ضرورت

ہے اچھا اسکے تین دن بعد انہو مسٹر ڈباری کے ساتھہ معاملات ملکی پر گفتگو کی اور آپکو اسکی باتوں سے گمان گذرا کہ ڈان کیرلوس ہسپانیہ میں واپس آگیا ہے" یہ خبر ہوا کی طرح اڑی میں نے اپنے حصے فوراً بیچ دیئے اور بیچنے کیا نہیں یونہی بینک وغیرہ دوسرے روز معلوم ہوا کہ یہہ افواہ غلط تھی اور اس غلط افواہ سے مینے سات لاکھہ کا خسارہ اٹھایا"

ہیرولس " اچھا پھر"

ڈینگرس " اچھا چونکہ میں آپکو اپنے منافعوں کا چہارم حصہ دیا کرتا ہوں۔ اسلئے آپکو مجھی میرے نقصانوں کا بھی چہارم دینا چاہیئے۔ اور سات لاکھہ کا چہارم پونے دو لاکھہ ہوتے ہیں"

ہیرولس " آپ جو کچھہ بک رہے ہیں بالکل لابعنی ہے اور میں نہیں جانتی کہ مسٹر ڈباری کا نام کیوں اس معاملے میں داخل کیا گیا ہے"

ڈینگرس " اسلئے کہ اگر آپ کے پاس وہ پونے دو لاکھہ ہونگے جن کا میں دعوی کرتا ہوں تو آپنے ضرور اپنے دوستوں کو قرضہ کے طور پر دئیے ہونگے اور مسٹر ڈباری بھی آپکا ایک دوست ہے"

ہیرولس " شرم کی بات ہے"

ڈینگرس تمنہ تو نہ بتاؤ ورنہ مجھے مجبور ہوکر کہنا پڑیگا کہ پانچ لاکھہ انہو ڈباری کی جیب میں ڈالدئیے ہیں آپ کو تو وہ ایک بڑی اچھی اسامی ملی ہوئی ہے کہ جتنے وہ چاہے لے سکتا ہے"

ہیرولس یہ باتیں سنکر آگ بگولا ہوگئی اور چلائی کمبخت ظالم جس بات پر مجھے اب ملامت کرتے ہو کیا وہ پہلے خود تمہیں معلوم نہ تھی"

ڈینگرس میں نہیں کہتا کہ معلوم تھی یا نہ میں صرف تمہیں یہ تبلانا چاہتا ہوں کہ آپ میرے چال چلن کی طرف دیکھیں کہ ان چار برسوں میں جبسے کہ آپکا اور میرا میاں بی بی کا تعلق بند ہوا ہوا ہے مینے آپ کے ساتھہ کیسا سلوک کیا ہے ہماری ناچاقی کے کچھہ دیر بعد آپکو راگ سیکھنے کا شوق پیدا ہوا اور پھر ناچ سیکھنے کا وہم پیدا ہوا۔ اس سے میرا کوئی ایک لاکھہ کا خرچ اٹھا۔ میں کچھہ نہ بولا کیونکہ میری منشا ہے کہ گھر میں امن رہے اور ساتھہ ہی ناچنا اور گانا سیکھنے کے واسطے ایک لاکھہ کوئی بڑا خرچ بھی نہیں ہے خیر آپ جلدی گانے سے سیر ہوگئیں اور پھر آپکو وزیر کے سکرٹری سے ملاقات ملکی کے سیکھنے کا شوق پیدا ہوا خیر اگر آپ اپنا روپیہ خرچ کریں جو چاہیں سیکھیں مجھے اس سے کیا تعرض۔ مگر میں دیکھتا

ہوں کہ پیسہ میرا لگتا ہے اور آپکی اس
شاگردی سے میرا سات لاکھہ ماہوار
کا خرچ اٹھتا ہے۔ میڈیم صاحبہ اب
بس کریں۔ اگر مسٹر ڈباری نے آپ کو
بڑھا نا ہی ہے تو مفت بڑھاوے اور
میرے مکان میں قدم نہ رکھے کیوں
میڈیم آپنے سن لیا اور سمجھ لیا"
بیرولنس (سخت غضب ناک ہوکر)
"یہہ بڑی زیاتی ہے۔ تم مکروہ سے بھی
زیادہ گندے ہو"
ڈنیگلرس "مگر میں دیکھتا ہوں
کہ آپ اسپر اکتفا نہیں کرتیں"
بیرولنس "بیشک بے عزتی"
ڈنیگلرس "آپ ٹھیک کہتی ہیں
اچھا صبر کرو اور ذرا ہوش سے گفتگو
کرو۔ مینے سوائے آپ کی بہتری اور
بہبودی کے اور آپکے معاملات میں
کبھی دخل نہیں دیا میں چاہتا ہوں
کہ آپ میرے ساتھہ بھی ایسا ہی
سلوک کریں آپنے کہا ہے کہ آپ کو
میرے صندوقوں سے کچھہ غرض نہیں
ہے۔ لیں اس پر کاربند رہو۔ اپنے
صندوقوں سے جو چاہو کرو مگر میرے
کو نہ چھیڑو"
علاوہ ازیں میں کسطرح جان سکتا
ہوں کہ یہہ بھی ایک ملکی چالاکی نہیں
ہے۔ بات صاف ہے کہ میں وزیر کے
مخالف ہوں۔ اور میں دلعزیز بھی
بڑا ہوں۔ وزیر نے حسد کے جوش
میں مجھے تباہ کرنے کے لئے ڈباری
سے بات گانٹھہ لی ہے"
بیرولنس "غالباً ایسا ہی ہوگا"
ڈنیگلرس "کیوں نہیں۔ ایسی خبر
بھی کبھی کسی نے سنی تھی تار میں
جھوٹی خبر آنا بالکل ناممکن ہے
اور مجھے یقین ہے کہ یہہ سب کچھہ
ارادةً کیا گیا ہے"
بیرولنس (عاجزی سے) "جناب
عالی کیا آپکو خبر نہیں ہے کہ تار دینے
والا موقوف ہوگیا ہے اور اسکی
گرفتاری کے لئے وارنٹ نکلا تھا مگر
وہ کہیں بھاگ گیا ہے جس سے ثابت
ہوتا ہے کہ اصلی مجرم وہی ہے
ورنہ آپ سے کسیکو کیا سروکار۔
آپ یقین جانیں کہ یہ سب غلطی
سے ہوا ہے"
ڈنیگلرس "غلطی ہوگی۔ مگر میرے
تو اس غلطی کی بدولت سات لاکھہ
اڑ گئے"
بیرولنس "لیکن یہ سب کچھہ
ڈباری کی شرارت سے اگر ہوا ہے
تو آپ سیدھا اسکے پاس کیوں
نہ گئے۔ میرے پیچھے کیوں پڑ گئے
الزام تو آپکا ہے مرد کے اوپر پھیٹ

گئے عورت کو۔

ڈینگلرس "کیا میں ڈباری کو جانتا ہوں یا کیا مجھے اس کے جاننے کی خواہش پڑی ہوتی ہے کیا مجھے اسکی نصیحتوں کی ضرورت ہے نہیں ہرگز نہیں مجھے ان باتوں میں سے کسیکی حاجت نہیں ہاں آپ کو ہے اور آپ اسکے بیچھے چلتی ہیں"

بیرولس "مگر معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ آپکو بھی اس سے نفع"

ڈینگلرس "بیوقوف جاہل تم خیال کرتی ہوگی کہ چونکہ تمہاری بدعملیوں کا پیرس کے لوگوں کو پتا نہیں لگا اس لئے تم ایک بڑی ہوشیار اور عقلمند عورت ہو۔ مگر یاد رکھو کہ تم ان ہوشیار اور چالاک عورتوں کی ابھی شاگردی کرنے کے بھی لائق نہیں ہوئیں جو ہر ایک بات میں اپنے خاوندوں کو چار جاتی ہیں میں نے ان پچھلے سولہ سال میں تمہاری حرکات دیکھی ہیں۔ شائد تم اپنے خیالات کو مجھ سے پوشیدہ رکھ سکتی ہوگی مگر اپنے اقوال اور اعمال کو کہاں چھپا سکتی ہو تم نے تو یقین کر لیا ہوگا کہ تمہاری چالاکی کامیاب ہوگئی ہے مگر میں بھی تنہا ہرشند ہوں اور ان سب باتوں کا نتیجہ کیا ہوا ہے کچھ بھی نہیں۔ ایم ڈی ولفرٹ سے لیکر بیوسین ڈباری تک تمہارے دوستوں میں کوئی ایسا نہیں ہے۔ جو میرے آگے کانپتا نہو کوئی ایسا نہیں ہے کہ مجھے اس گھر کا مالک نہ جانتا ہو۔ درحقیقت کوئی بھی نہیں جو میری نسبت ایسی باتوں کے کہنے کی جرات کرتا ہو جیسے مینے آج انکی نسبت کہی ہیں۔ میں اسبات کی تمہیں کھلی اجازت دیتا ہوں کہ مجھے ہر جگہ متنفر کردو مگر یہ ہرگز نہو گا کہ تم مجھے ہر ایک کے مضحکہ اور تمسخر کا نشانہ بناؤ۔ اور سب سے بڑھ کر یہ نہیں ہوگا کہ تم مجھے برباد کردو"

بیرولس نے اپنے تمام جذبات کو روک لیا ہوا تھا۔ مگر جب دلفرٹ کا نام اسکے کانوں میں پڑا تو وہ زرد ہوگئی اور اٹھ بیٹھی اس نے اپنے بازو پھیلائے گویا کہ وہ کسی چیز کو اٹھا رہی ہے اور پھر دو تین قدم اپنے خاوند کیطرف بڑھ کر وہ بولی ایم ڈی ولفرٹ اس سے تمہارا کیا مطلب ہے"

ڈینگلرس "میرا یہ مطلب ہے کہ ایم ڈی نارگونی تمہارا پہلا خاوند نہ ایک عکبر تھا اور نہ خالہ سفر۔ اور جب اس نے دیکھا کہ اسے منصف سے کچھ نہیں ملنے کا تو اسبات کے غم و غصے میں مر گیا کہ تو جبکہ کی غیر حاضری میں تم حاملہ

ہو گئی ہو۔ مگر میں اور قسم کا ہوں
میں نہ ہی صرف اسبات کی اجازت
دیتا ہوں بلکہ اس کا فخر کرتا ہوں
اور یہی تجارتی معاملات میں میری
کامیابی کا ایک بڑا بھاری سبب ہے۔
اس نے اپنے تئیں کیوں مار ڈالا
صرف اسلیئے کہ اسکے پاس کچھ روپیہ
نہ تھا۔ مگر میری زندگی ہی روپیہ کی
خاطر ہے ایم ڈباری نے میرا ساٹھ
لاکھ کا نقصان کر دیا ہے۔ سو وہ
میرے نقصان میں اپنا حصہ دیدے
تو بات پہلی کی طرح چلی جائیگی۔ اور
اگر نہیں تو پھر وہ دیوالیہ بن جاوے
اور شیطے کو میں ہیں۔ جب اسکی خبریں
صحیح ہوتی ہیں تو بیشک وہ ایک
بھلا آدمی معلوم ہوتا ہے مگر جب
وہ غلط نکلیں تو پھر اس جیسے اور
سینکڑوں ہیں"
میڈیم ڈینگلرس اس آخری حملہ
سے بالکل بے تاب ہو گئی اس نے
جواب دینے کی کوشش کی مگر نہ ہو سکا
وہ ایک کرسی پر گر گئی اور اسکے دل
میں دلفرٹ کے اور ضیافت کے اور
ان عجب قسم کی مصیبتوں کے خیال
آنے لگ گئے جنہوں نے کہ چند روز
سے اسکے پر امن مکان کو ایک لڑائی
جھگڑے کا میدان بنا دیا ہوا تھا اس
بیہوش بننے کا بہانہ کیا۔ مگر ڈینگلرس
نے اسکی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا
وہ اٹھا اور دروازہ بند کر کے اپنے
کمرہ کیطرف چلا گیا۔ اور جب میڈیم
ڈینگلرس اپنی غشی سے بیدار ہوئی تو
اس نے خیال کیا کہ شاید وہ ایک
ڈراونی خواب دیکھ رہی تھی جسمیں
یہ سب باتیں اس نے سنی
تھیں"

چھبیسواں باب

شادی کی تجاویز

وہ دن جسمیں کہ ڈینگلرس اور اسکی
بی بی کے درمیان یہ جھگڑا ہوا گذر گیا
مسٹر ڈینگلرس عموماً ایک مقررہ وقت
پر ہر روز دفتر کو جاتے ہوئے اپنی
بیوی کی ملاقات کے لئے جایا کرتا تھا
مگر آج اس کی گاڑی تھی ...
نہ آئی اس وقت ساڑھے بارہ
بجے میڈیم ڈینگلرس نے گاڑی تیار کرائی
اور باہر چلی گئی۔ ڈینگلرس نے ... نوکر کو
حکم دیا دیدیا۔ کہ جب میڈیم ڈینگلرس

آوے تو اُسے اطلاع کریں مگر وہ
دو بجے تک واپس نہ آئی مسٹر ڈنیگلر
نے اپنے گھوڑے منگوائے اور
چیمبر کیطرف گیا۔ اور وہاں اس نے
بجٹ کے بارے میں تقریر کو سننے
کے لیئے اپنا نام لکھا۔ اور بارہ بجے
سے دو بجے تک وہ اپنے مطالعہ خانہ
میں کچھ حساب کرتا رہا۔ اور اس عرصہ
میں اُس نے میجر کیول کنٹی سے ملاقات
بھی کی جو کہ اپنے وعدہ کے مطابق
ٹھیک وقت معہود پر اپنا کاغذ پیش کرنے
کے لیئے آیا۔ چیمبر کو چھوڑنے پر ڈنیگلر جس
نے کہ وہاں بیٹھے ہوئے بڑی بے چینی
کے نشان ظاہر کیئے تھے پھر اپنی گاڑی
میں بیٹھا اور کوچوان کو الیسیونیو
چیمپ الیس نمبر ۳۰ کو گاڑی
لے چلنے کا حکم دیا۔
کونٹ آف مانٹی کرسٹو مکان ہی پر تھا
مگر وہ کسی سے باتیں کر رہا تھا اس
لئے اسکے نوکر نے ڈنیگلر سے عرض
کی کہ ڈرائنگ روم میں ٹھہرے
جب یہ کر بیٹھا انتظار کر رہا تھا ایک
آدمی نے دروازہ کھولا اس نے
ایک ابی کی پوشاک پہنی ہوئی تھی
اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ مکان
سے زیادہ آشنا ہے۔ اُس شخص نے
ڈنیگلر کو سلام کی اور کمرہ کے دوسرے
دروازہ سے نکلکر کہیں غائب ہوگیا
ایک منٹ کے بعد ہی دروازہ جس
میں سے کہ ابی داخل ہوا تھا پھر کھلا
اور کونٹ داخل ہوا۔ اور ڈنیگلر سے
مخاطب ہوکر بولا۔ بیرن صاحب
معاف فرمایئے گا۔ میرا ایک دوست
جس کا نام ابی بسونی ہے آج ہی
پیرس میں آیا ہے۔ چونکہ میری اسکے
ساتھ ایک مدت دراز کے بعد
ملاقات ہوئی ہے اسلیئے میرا اس سے
کچھ دیر گفتگو کرنا ضروری تھا۔ سو
میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس دیر سے
عذر کو کافی تسلیم کرینگے۔

ڈنیگلر۔ جی نہیں۔ اس میں آپکا
کوئی قصور نہیں قصور میرا ہے کہ میں
نامناسب وقت پر آیا ہوں۔ تو میں
اب چلا جاتا ہوں۔

کونٹ۔ جی نہیں۔ آپ تشریف
رکھیں۔ مگر آپکا حال کیسا ہے آپ
کچھ اداس سے نظر آتے ہیں مجھے
تو آپکا اندیشہ پڑگیا ہے۔ اگر آپ
جیسا امیر کبیر دلگیر اور اداس ہو
تو حقیقت میں خطرہ پڑ جاتا ہے۔ کہ دنیا
پر کوئی مصیبت نازل ہونیوالی ہے

ڈنیگلر۔ ابی کیا کہوں۔ گذشتہ چند
روز سے تو میری کمبختی آئی ہوئی
ہے جو خبر آتی ہے اداس اور دلگیر

کرنیوالی ہوتی ہے"

کونٹ" لیونٹ پورس کی طرف سے کوئی اور نقصان کی خبر آئی ہے"

ڈینگلرس۔ نہیں اس طرف تو چند دن سے امن ہے مگر ٹریسٹ کے ایک دیوالیہ نے بڑا ستایا ہے

کونٹ" ہیں جیکوبو میں ٹرنٹی تھے"

ڈینگلرس" جی ہاں۔ میرا اس سے بہت بڑا لین دین تھا۔ اور کئی سال سے کئی لاکھ سالانہ کے قریب ہوا کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ شاہزادوں کیطرح کام چلایا کرتا تھا۔ اور کبھی کوئی غلطی کرتا تھا۔ اور نہ کبھی دیرا نہیں باتوں سے دہوکا کھا کر میں نے اسے دس لاکھ پیشگی دیا ہوا تھا" اور اب اس نے ادا کرنا بند کر دیا ہے۔ یہ ایک ناگہانی آفت ہے میں نے اس کے نام چہہ لاکھ کی ہنڈوی کی تہی۔ وہ بہی واپس آ گئی ہے اور بہی اسکے ساتھ کوئی چار لاکھ کا معاملہ تہا۔ وہ بہی ضایع ہوتا نظر آتا ہے اور اس سپانیہ والے نقصان کا حال تو آپکو معلوم ہی ہے"

کونٹ" اچہا تو اس سپانیہ والے معاملے میں ضرور آپ کا نقصان ہوا ہے۔

ڈینگلرس" جی صرف سات لاکھ سے زیادہ نہیں"

کونٹ" آپ تو ایک پرانے تجربہ کار ساہوکار تھے۔ آپ سے ایسی بڑی غلطی ہوئی کیا مطلب"

ڈینگلرس" اجی اسمیں سارا میری بی بی کا قصور تھا اس کو خوابوں کا بڑا شوق ہے اسے خواب آیا کہ ڈان گیرلوس سپانیہ کو واپس آ گیا ہے اسے جب خواب آتی ہے تو وہ مجھے یقین دلاتی ہے کہ یہہ پوری ہو جاویگی۔ اس خواب کی بنا پر اس نے روپیہ لگا دیا اور اور نقصان کرایا۔ اگرچہ وہ ہمیشہ اپنا ہی روپیہ لگاتی ہے مگر عورت کا روپیہ مرد سے علیحدہ نہیں ہوتا اور جب ایک کو سات لاکھ کا خسارہ ہو تو دوسرے پر بہی اسکا اثر ویسا ہی ہوتا ہے جیسے کہ اسکا اپنا نقصان ہو"

کونٹ" مگر کیا تمہیں اس معاملے کی خبر نہیں تہی اجی یہ خبر تو تمام مشہور ہو گئی تہی"

ڈینگلرس" بات تو میں نے سنی تہی مگر مجھے پورا پورا حال معلوم نہیں تھا"

کونٹ ۔ مگر ڈان کیرلوس کے سہپانیہ واپس آنیکا ذکر تو اخباروں میں بھی لکھا تھا۔

ڈینگلرس ”اچھا تو آپکو اخبار پر اعتماد ہے“

کونٹ ۔ مجھے ہرگز نہیں صرف میں بینجمر کو اچھا سمجھتا ہوں اور وہ بھی تار خبروں کیواسطے“

ڈینگلرس ۔ اس سے تو میں حیران ہوں ڈان کیرلوس کے واپس آنے کی خبر تار ہی کے ذریعہ تو آئی ہے“

کونٹ اچھا تو اس مہینے میں آپ کے گویا قریباً سترہ لاکھ اڑ گئے ہیں“

ڈینگلرس قریباً نہیں بلکہ پورے سترہ لاکھ۔

کونٹ ”افسوس۔ تیسرے درجہ کے ایک امیر کے لئے یہ ایک سخت صدمہ ہے“

ڈینگلرس ”تیسرا درجہ اس سے آپکا کیا مطلب ہے“

کونٹ ”میں نے امیروں کے تین درجہ مقرر کئے ہوئے ہیں اول درجہ دوسرا درجہ اور تیسرا درجہ۔ درجہ اول کے امیر تو وہ ہیں جن کے ہاتھ میں خزانہ یا کانیں یا بڑی زمینیں ہوں اور یہ تمام قیمتی دس کروڑ روپیہ کے ہوں۔ دوسرے درجہ کے امیر وہ ہیں جنہیں بڑے تجارتی کاموں میں دخل ہو جنہیں آمدنی پندرہ لاکھ سالانہ ہو اور جنکی جائداد پانچ کروڑ کے برابر ہو تیسرے درجہ کے امیر وہ ہیں جنکی آمدنی میں تار کی جھوٹی خبروں یا کسی کے دیوالہ نکالنے سے سخت خلل پڑ جاوے انکی جائداد کا تخمینہ قریباً ڈیڑھ کروڑ ہوتا ہے میں خیال کرتا ہوں آپ اسی آخرالذکر درجہ کے امیروں میں شامل ہیں“

ڈینگلرس الہٰی ان آمدنیاں اور جائدادوں کا ستیاناس کرے“

کونٹ ”اگر ایسے چھ مہینے اور لگ جاویں تو تیسرے درجہ کے امیر کا تو ضرور دیوالہ نکل جاویگا“

ڈینگلرس (زرد ہوکر) ابھی جانے دو بھئی

کونٹ (اسی آواز میں) چھ نہ سہی سات سہی۔ کیا آپکو کبھی خیال آیا ہے کہ سات گنا سترہ لاکھ قریباً سوا کروڑ ہوجاتے ہیں یہ تیسرے درجہ کے امیر جتنے ہوتے ہیں اس سے زیادہ نظر آتے ہیں۔ سود و اصل انکا سرمایہ ساٹھ ستر لاکھ سے زیادہ نہیں ہوتا اچھا ان ساٹھ ستر لاکھ میں سے آپکا سترہ لاکھ تو نقصان ہوگیا ہے یعنی طب کی اصطلاح میں آپکا بہت سا

خون نکل گیا ہے اگر تین چار ایسے گھنٹے اور پڑیں تو بس آپکا سارا خون نکل جاویگا اور آپ مرجاویں گے یعنے آپ کے پاس کوڑی نہ رہے گی ۔ سو مسٹر ڈینگلرس آپکو ہوش سے کارروائی کرنی چاہیئے ۔ کیا آپکو روپیہ کی کچھہ ضرورت ہے ۔ اگر چاہیں تو میں کچھہ قرض کے طور پر دیدوں "

ڈینگلرس " واہ جی آپ بھی تو اچھے حساب کرنیوالے ہیں آپ کو یہ تو خیال کرنا چاہیئے تہا کہ اگر ایک دفعہ مجھے گھاٹا ہوا ہے تو نفع بھی تو کئی بار ہوا ہے اگر خون زیادہ نکل گیا ہے تو اچھی غذا سے اس کی کسر بھی نکل گئی ہے ۔ کیا ہوا کہ مجھے ہسپانیہ اور ٹریسٹ میں ناکامی ہوئی ہے اسکے عوض میری ہندوستان والی کمپنی کو نفع نصیب ہو جاویگی یا میری امریکہ والی کمپنی کو کوئی سونے کی کان مل جاویگی "

کونٹ " بہت خوب مگر زخم تو باقی ہے اور پہلے نقصان کی تلافی کردیگا "

ڈینگلرس " نہیں نہیں ۔ آئندہ میری امیدیں سب یقینی ہیں ۔ اگر میں برباد ہوں تو ساتھہ ہی تین گورنمنٹیں برباد ہوتی ہیں "

کونٹ " ایسی باتیں بھی ہو جایا کرتی ہیں "

ڈینگلرس " اگر قحط پڑ جاوے "

کونٹ " ان سات دبلی اور سات موٹی اور تازہ گائیوں کو یاد کرو "

ڈینگلرس " یا کہیں سمندر خشک ہو جاویں تو اسوقت بھی میری جہازی کمپنیاں قافلہ بن جائیں گی ۔ اور مجھے کوئی گھاٹا نہیں ہوگا "

کونٹ " یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے مسٹر ڈینگلرس میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں ۔ میں دیکھتا ہوں کہ مجھے دہوکا لگا ہے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ دوسرے درجہ کے امیر ہیں

ڈینگلرس " میں خیال کرتا ہوں کہ مجھے دوسرے درجہ کا امیر کہنا موزون نہ ہوگا لیکن یہ تو بتاؤ کہ ایم کیول کنتی اسکا کیا کیا جاوے "

کونٹ " اگر ضمانت معتبر ہو تو اس کو بے شک روپیہ دو "

ڈینگلرس " خوب آج صبح چالیس ہزار کی درشنی ہنڈی لایا تہا وہ آپ کے نام تہی اور اسپر ابی بوسولی کے دستخط تہے ۔ میں نے ہنڈوی دیکھتے ہی اسے روپیہ گن دیئے "

کونٹ نے اپنا سر ہلایا "

ڈینگلرس ۔ مگر یہی تو نہیں ۔ اس نے اپنے بیٹے کے لئے بھی میرے ساتھہ حساب کہولا ہے "

کونٹ ۔ " اس جوان آدمی کے لئے

اس نے کیا مقرر کیا ہے"

ڈینگلرس "پانچ ہزار ماہوار"

کونٹ "یعنے ساٹھ ہزار سالانہ میرا خیال تھا کہ کیول کنٹی ایک کنجوس آدمی ہے سو وہ خیال صحیح نکلا بھلا سوچو تو سہی کہ ایک جوان آدمی اس شہر میں پانچ ہزار ماہوار کو کیا کرے"

ڈینگلرس - لیکن آپ جانتے ہیں کہ اگر اس جوان آدمی کو چند ہزار کی اور ضرورت ہو تو"

کونٹ "ہرگز نہ دینا - باپ کبھی مجرا نہیں دیگا - آپ ان لکھ پتیوں کو نہیں جانتے - یہ بڑے بخیل ہوتے ہیں"

اچھا تو ان کی ضمانت کس کی طرف سے ہے"

ڈینگلرس "قنزی کے بنک کی طرف سے جو فلارنس کا ایک بڑا معتبر بنک ہے"

کونٹ "میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نہ دیں میں صرف اتنا کہتا ہوں اقرار نامہ کے مطابق چلیں تو بہتر ہو"

ڈینگلرس "کیا آپکو کیول کنٹی پر اعتماد نہیں ہے"

کونٹ "مجھے - میں تو اسکے دستخط پر ساٹھ لاکھ تک دینے کو تیار ہوں میں یونہی ایک بات کہہ رہا ہوں"

ڈینگلرس "دیکھو نبی امیر تو وہ اتنا ہے مگر باوجود اسکے سادہ کیسا ہے - میرا خیال تھا کہ وہ ایک معمولی غریب آدمی ہے"

کونٹ "یہ اٹلی کے امیر کچھ سلیقہ نہیں رکھتے پہلے دفعہ جب میں نے اسے دیکھا تو اس کی ہیئت عجیب تھی"

ڈینگلرس "جوان آدمی کچھ اچھا ہے"

کونٹ "ہاں باپ سے اچھا ہے - مجھے تو اسکی نسبت بڑی فکر پیدا ہو گئی تھی"

ڈینگلرس "کیوں"

کونٹ "اس لئے کہ وہ ایک بڑے سخت استاد کے زیر سایہ سفر کر رہا ہے اور پہلی دفعہ پیرس میں آیا ہے"

ڈینگلرس "میرا خیال ہے کہ یہاں امیر اپنے ہی رشتہ داروں سے شادی کر لیتے ہیں تاکہ انکا اتحاد زیادہ ہو"

کونٹ "معمول تو ایسا ہی ہے مگر کیول کنٹی اور قسم کا آدمی ہے - جو کہ کوئی بات دوسرے لوگوں کیطرح نہیں کرتا اور میں یہ خیال کرنے سے نہیں رہ سکتا کہ وہ اپنے بیٹے کے لیے ایک بی بی پسند کرنے کے لیے پیرس میں آیا ہے"

ڈینگلرس "کیا آپ کا ایسا خیال ہے"

کونٹ "مجھے اسکا یقین ہے"

ڈینگلرس "آپنے اسکی دولت اور امیری کا حال سنا ہو گا -

کونٹ "بہت - بعض کہتے تھے کہ وہ کروڑ

پتی ہے اور بعض کہتے تہے کہ وہ کوڑی کا آدمی نہیں ہے"

وڈینگرس "آپکی اپنی کیا رائے ہے"

کونٹ "میں ضروری نہیں دیکھتا کہ میری رائے پر آپ وثوق کر بیٹھیں کیونکہ یہ میری ذاتی رائے ہے"

وڈینگرس "اچھا بتاؤ سہی کہ وہ کیا ہے"

کونٹ میری یہ رائے ہے کہ یہ کیبول کنٹی جنہوں نے بڑے بڑے صوبوں پر حکومت کی ہے اور بڑے بڑے لشکروں کی کمان کی ہے یہ سب اپنے خزانے دفن کر چھوڑے تھے۔ اور سوائے اپنے بڑے بیٹے کے کسی کو اس بات کا بھید نہیں دیتے تھے۔ پھر ان میں نسلاً بعد نسلاً ہوتا چلا آیا ہے اور اس بات کا ثبوت انکی زرد اور خشک شکلیں ہیں جو کہ سونے کیطرف دیکھتے رہنے کے سبب اس کے رنگ کی ہو گئی ہیں"

وڈینگرس "بیشک اسکا اور ثبوت یہ بھی ہے کہ انمیں سے کسی کے پاس ایک انچ بھر زمین نہیں ہے۔

کونٹ "بہت کم۔ زمین ان کے پاس بہت ہی کم ہے صرف شہر لیوکا میں کیبول کنٹی نے ایک محل تعمیر کرایا ہے اور بس۔

وڈینگرس "واہ خوب اسکا محل بھی ہے"

کونٹ "محل تو بنالیا ہے مگر اسے وزیر مال کو کرایہ پر دیدیا ہوا ہے اور آپ ایک غریبانہ مکان میں گزارہ کرتا ہے۔ ابھی میں نے پہلے ہی جو عرض کر دی ہے کہ یہ کیبول کنٹی ایک بڑے درجہ کا تنگ دل آدمی ہے"

وڈینگرس "اچھا اس کا کچھ اور حال سنائیں"

کونٹ میں تو اسکو جانتا بھی نہیں ہوں۔ میں نے صرف تین دفعہ اُسے زندگی بھر میں دیکھا۔ جو حال مجھے اسکا معلوم ہے صرف ابی لبسونی اور اسکی اپنی زبانی ہے۔ وہ مجھے آج ہی کہہ رہا تھا "کہ اٹلی میں جو ایک ملک ہے میرے روپیہ بالکل فضول اور بیکار پڑے ہیں۔ مجھے کوئی طریقہ بتاؤ کہ فرانس انگلستان میں کہیں کاروبار کروں۔ مگر یاد رکھو کہ اگرچہ بسونی پر مجھے پورا اعتماد ہے مگر میں اس شخص کا ذمہ وار نہیں ہوں"

وڈینگرس۔ "او فکر کی بات نہیں ہے میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے ایسا گاہک میرے پاس بھیجا ہے" رجسٹروں میں درج کرنے کے لئے یہ ایک بڑا اچھا نام ہے اور میرا منشی بہت خوش ہوا جب میں نے اُس کو

کیول کلنسی کا اصل پتا نشان اس کو
بتلایا اچھا یہ تو بتاؤ کہ جب یہ لوگ
اپنے بیٹوں کی شادی کرتے ہیں تو
انہیں اوقات بسری کے لئے کچھ
دیتے بھی ہیں یا نہیں"
کونٹ" یہ سب حالات پر منحصر
ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک اٹلی کے
شاہزادے نے جو کہ ایک بڑے
پرانے خاندان سے ہے اور لاانتہا
روپیہ کا مالک ہے اپنے بیٹے کو شادی
کرنے پر لاکھوں دیئے تھے۔ وجہ یہ
تھی کہ اس نے باپ کی مرضی کے
مطابق شادی کی تھی۔ لیکن اگر وہ
اس کی مرضی کے برخلاف کر بیٹھتا تو
جاتا مزے کرتا۔ باپ کی طرف سے
اس کے لئے کچھ نہ تھا۔ اگر اینڈریا نے
اپنے باپ کی خواہش کے مطابق کارروائی
کی تو شاید وہ اسے تیس چالیس لاکھ
دیدے لیکن اگر وہ اسکی مرضی کے
مطابق نہ چلے تو وہ اپنے صندوقوں
کو تالے لگا دیگا اور ماسٹر اینڈریا
کو پھر جوا کھیل کر یا چوری کرکے گزارہ
کرنا پڑیگا"
ڈینگلرس" وہ لڑکا تو کوئی شہزادی
تلاش کریگا اسے بھلا ہم جیسے کہاں
پسند آتے"
کونٹ" جی نہیں یہ اٹلی کے امرا تو
غریب مگر شریف خاندانوں سے رشتہ
کر لیا کرتے ہیں۔ بھلا مسٹر ڈینگلرس
آپ یہ تو بتلائیے کہ آپ اینڈریا کی
بابت اتنے سوال کیوں پوچھ رہے ہیں
کیا آپنے اس کی کہیں شادی کرنی ہے
ڈینگلرس" سودا تو نہایت مناسب
ہے اور آپ جانتے ہیں کہ میرا پیشہ ہی
سودا کرنا ہے"
کونٹ" اجی کیا آپ میڈیم یوجین
کا خیال تو نہیں کر رہے۔ کہیں بیچارے
اینڈریا کا البرٹ سے گلا کٹانا
چاہتے ہو"
ڈینگلرس" البرٹ۔ البرٹ اس بات
کی ذرا بھی پرواہ نہ کریگا"
کونٹ" مگر مینے سنا ہے کہ اس کی
آپکی لڑکی سے نسبت ٹھیری ہوئی ہے"
ڈینگلرس" ہاں مینو اور ایم ڈی مار
سرف نے اس شادی کے بارے میں
گفتگو کی ہے مگر میڈیم ڈی مارسرف
اور البرٹ راضی نہیں ہیں۔
کونٹ" آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ رشتہ
اچھا ہے یا نہیں"
ڈینگلرس" میں خیال کرتا ہوں۔
میڈیم یوجین بھی ایسی ہی اچھی ہے
جیسا البرٹ"
کونٹ" اور میڈیم یوجین کو دولت
بھی بکثرت ملیگی مگر پھر تا کہیں غلطی

نہ کر جاوے ۔"

ڈینگلرس ۔" میری صرف اسکی دولت سے مراد نہیں ہے بھلا یہہ تو بتاؤ کہ آپنے ایم اور میڈیم ڈی مارسرف کو دعوت میں کیوں نہیں بلایا ۔"

کونٹ ۔" بلایا تھا ۔ مگر انہوں نے یہ عذر کر دیا کہ ہمنے تبدیلی ہوا کے لیے سمندر کیطرف جانا ہے ۔"

ڈینگلرس (ہنستے ہوئے) ہاں یہ اُسے بڑا مفید ہوگا ۔

کونٹ ۔" کیوں ۔"

ڈینگلرس ۔" کیونکہ اپنی جوانی کے ایام میں بھی وہ سمندر کی ہوا کھایا کرتی تھی ۔"

کونٹ ۔" فرض کیا کہ البرٹ کے پاس میڈیم یوجینی نہ بھی ہو ۔ مگر اس کا نام تو ایک بڑا نام ہے ۔"

ڈینگلرس ۔" اجی اسکا نام بڑا ہے تو کیا ہمارا نام اس سے چھوٹا ہے ۔"

کونٹ ۔ بیشک آپکا نام بڑا ہے ۔ مگر آپ یہہ بھی جانتے ہونگے کہ ایک ایسے خاندان کے ساتھہ رشتہ قایم کرنا جنکی امارت پانچ صدی سے برابر چلی آتی ہو ایسے خاندان میں اپنی لڑکی دینے سے بہت بہتر ہے جو بیس برس تک بھی نہ پہونچتا ہو ۔

ڈینگلرس ۔" اجی یہی تو وجہ ہے کہ میں اینڈریا کیولکنٹی کو البرٹ مارسرف پر ترجیح دیتا ہوں ۔"

کونٹ ۔" مگر میرا تو خیال ہے کہ مارسرف کسیطرح کیولکنٹی سے کم نہیں ہیں ۔"

ڈینگلرس ۔" مارسرف میرے دوست کونٹ ذرا ٹھیریں امید ہے کہ آپ ایک عقلمند آدمی ہیں ۔ ہیں کہ نہیں ۔"

کونٹ ۔" میں ایسا خیال کرتا ہوں ۔"

ڈینگلرس ۔" کیا آپ ھیرلڈری (علم اسلحہ) کو سمجھتے ہیں ۔

کونٹ ۔ کچھہ کچھہ ۔"

ڈینگلرس ۔" اچھا اپنے شجرہ کی تصویر دیکھیے ۔ یہ آپکو مارسرف سے زیادہ اعلیٰ معلوم ہوں گے ۔"

کونٹ وہ کسطرح ۔"

ڈینگلرس یہہ اسطرح کہ اگرچہ میں آبائی بیرن نہیں ہوں مگر میرا اصلی نام ڈینگلرس ہے ۔"

کونٹ اچھا پھر کیا ۔"

ڈینگلرس ۔" اور اسکا اصلی نام مارسرف نہیں ہے ۔"

کونٹ ۔" کیطرح سے میں نہیں سمجھتا ۔"

ڈینگلرس دیکھو میں بتلاتا ہوں ۔"

کونٹ ۔" اچھا چلو ۔"

ڈینگلرس ۔" سنو ۔ مجھے بیرن کا خطاب سرکار کیطرف سے ملا ہے جو میں اصلی بیرن ہوں ۔ اس نے خود اپنے آپکو کونٹ بنا لیا ہے سو وہ کونٹ نہیں ہے ۔"

کونٹ ۔" ناممکن ۔ ناممکن ۔"

ڈینگلرس: سنو میرے دوست کونٹ سنو۔ ایم ڈی مارسرف کوئی تیس سال سے آشنا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ گو یا مینے اپنے رتبہ میں بڑی ترقی کی ہے مگر میں اپنے اصل کو نہیں بھولا۔

کونٹ: ہاں یا تو یہ بات بڑے انکسار کے سبب ہوتی ہے یا بڑے غرور کے سبب۔

ڈینگلرس: اچھا تو جب میں ایک کلارک ہوا کرتا تہا۔

مارسرف مچھلیاں بیچا کرتا تہا۔

کونٹ: اور اسوقت اسکا نام

ڈینگلرس: فرنانڈ تہا۔

کونٹ: صرف فرنانڈ

ڈینگلرس: فرنانڈ مانڈیگو۔

کونٹ: آپکو یقین ہے۔

ڈینگلرس: اجی میں اس سے مدتوں مچھلیاں خریدتا رہا بہلا مجھے اس کا نام بھول سکتا ہے۔

کونٹ: لیکن اگر یہ حال تہا۔ تو آپنے اپنی بیٹی کا اس کے لڑکے سے رشتہ کیونکر کر دیا۔

ڈینگلرس: سبب یہہ تہا کہ ہم دونوں غریب تہے امیر بنے تہے اور اب دونوں دنیا میں ایک ہی رتبے پر تہے صرف فرق تہا کہ بعض باتیں اسکی نسبت کہی جاتی تہیں۔ جو میری نسبت نہیں کہی جاتی تہیں۔

کونٹ: وہ باتیں کیا تہیں۔

ڈینگلرس: کچہہ نہیں۔

کونٹ: او ہو آپکے کہنے سے مجہے بہی کچہہ یاد آگیا ہے مینے فرنانڈ مان ڈیگو کا نام یونان میں سنا تہا۔ اور وہاں بہی اسکی نسبت بہت سی باتیں کہی جاتی تہیں۔

ڈینگلرس: علی پاشا کے معاملے کے متعلق۔

کونٹ: ہاں ہاں۔

ڈینگلرس: بس یہی تو بہید ہے اسکے معلوم کرنے کے لئے میں ہزاروں تک بہی دریغ نہ کروں۔ مگر پتا لگتا نہیں۔

کونٹ: اگر آپکو اتنی خواہش ہے تو بات تو کوئی مشکل نہیں۔

ڈینگلرس: وہ کیسے۔

کونٹ: شاید یونان میں آپکا کوئی کارسپانڈنٹ ہوگا۔

ڈینگلرس: ہے تو سہی۔

کونٹ: جینیا میں۔

ڈینگلرس: ہر جگہ۔

کونٹ: اچھا تو جینا والے کارسپانڈنٹ کو خط لکہو اور اس سے پوچھو کہ علی پاشا کے معاملے میں ایک فرانسیسی مسمی فرنانڈ مانڈیگو نے کیا کاروائی کی تہی۔

ڈینگلرس: (اٹھکر) آپنے کہا تو ٹھیک ہے میں آج ہی لکہونگا۔

کونٹ: ضرور لکہنا۔

ڈینگلرس: ضرور۔

کونٹ :- "اور اگر کوئی دلچسپ خبر آوے تو"

ڈینگلرس :- "میں آپکو ضرور بتلاؤنگا"

کونٹ :- "میں اس سے آپکا احسانمند ہونگا" اب ڈینگلرس کمرے سے نکل کر اور دو ہی قدم میں اپنی گاڑی پہ پہونچگیا

ستاسٹھواں باب

منصّف کا دفتر

ہم بیان کر آئے ہیں کہ میڈیم ڈینگلرس نے ساڑھے بارہ بجے گاڑی تیار کرا کر اپنے گھر کو چھوڑا - وہ **خابرگ سینٹ جرمین** کیطرف گئے اور سان ڈومی سین میں سے ہوتی ہوئی پلیس ڈی پانٹ نیف پر ٹھیر گئی - یہاں اس نے ایک پالکی لی اور پالکی والوں کو رو ڈی ھالی کیطرف چلنے کا حکم دیا - پالکی پانٹ نیف میں سے ہوتی ہوئی پلیس ڈافن کے پاس جاکر ٹھیر گئی میڈیم ڈینگلرس اتری اور پالکی والوں کو کرایہ دیکر وہ جلد **ھال ڈس پاس پیرڈوس** میں پہونچ گئی جب وہ اس جگہہ پہونچی تو بہت سے لوگ جو کام پر آتے تھے اس جگہہ ادہر ادہر پہر رہے تھے [illegible] میڈیم ڈینگلرس ھال میں سے گذر گئی مگر کسی نے اسکی طرف خیال نہ کیا اور وہ ایسی ہی معلوم ہوئی کہ گویا کوئی معمولی عورت ہے جو کسی مقدمے کے واسطے منصف کے پاس چلی ہے جونہی کہ وہ ولفرٹ کے کمرے کی ڈیوڑہی میں پہونچی - دربان نے فوراً اُٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اس سے پوچھا کہ کیا آپ وہی نہیں ہیں جنسے کہ منصف صاحب نے ملنے کا وعدہ کیا ہوا ہے اسکے ہاں کہنے پر وہ اُسے ایک پوشیدہ رستے سے ولفرٹ کے دفتر میں لے گیا - ولفرٹ دروازہ کی طرف پیٹھ کئے ایک آرام چوکی میں بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا - اس نے دروازہ کے کھلنے اور دربان کے "میڈیم صاحبہ اندر چلیں اور دروازہ بند کر دیں" کی آواز سنے اور بالکل کوئی حرکت نہ کی - مگر جونہی کہ نوکر چلا گیا وہ چونک اٹھا - اس نے دروازے بند کر لئے پردے کھینچ لئے اور کمرے کے سارے گوشوں کو تلاش کیا اور اچھی طرح سے اپنی تسلی کر کے کہ نہ ان کو کوئی دیکھ سکتا ہے اور نہ انکی کوئی بات سن سکتا ہے اُسنے کہا "میڈیم میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ وقت پر پہونچ گئیں" یہ کہہ کر اس نے میڈیم ڈینگلرس کیطرف [illegible] کو [illegible] کہ وہ فوراً بیٹھ گئی کیونکہ اسکا

دل ایسا دھڑک رہا تھا کہ وہ گرنے کے قریب تھی

ولفرٹ - اپنی کرسی کا رخ موڑ کر اسکے مقابل ہو بیٹھا اور بولا "میڈیم ڈنگ[illegible] کے بعد ہم دونو کو علیحدہ گفتگو کرنیکی [illegible] حاصل ہوئی ہے - مگر افسوس ہے کہ ہم اسدفعہ ایک بڑی پر درد اور تکلیف کی گفتگو کرنیکے لیے اکٹھے ہوئے ہیں

میڈیم ڈینگلرس "اگرچہ یہ گفتگو میرے لئے زیادہ درد آمیز ہوگی تاہم میں نے آپکی پہلی ہی درخواست کو دل و جان سے منظور کیا ہے"

ولفرٹ (اس طور کہ گویا وہ میڈیم ڈینگلرس سے مخاطب نہیں ہے) "یہ سچ ہے کہ ہمارے اعمال ہماری زندگی کی رفتار پر [illegible] اثر چھوڑ جاتے ہیں مگر [illegible] دینے والے آثار چھوڑ جاتے ہیں اور [illegible] خوشی دینے والے - یہ سچ ہے کہ ہمارے افعال بالکل ویسے ہی ہوتے ہیں - جیسے کہ ریت پیا ایک گیلری کی رفتار - افسوس کہ اس رستہ پر بعض اوقات آنسوؤں کے نشان ہوتے ہیں"

میڈیم ڈینگلرس "آپکو میری طبیعت کا حال معلوم ہی ہوگا سو [illegible] مہربانی اسبات کو رہنے دو - جب میں اُن کمرے کیطرف دیکھتی ہوں جس میں سے کہ اتنے مجرم شرمناک اور کپکپاتے ہوئے باہر نکلے ہیں تو میری عقل مجھے متیقن کر دیتی ہے کہ میں ایک نہایت بڑی مجرم عورت نہیں ہوں اور نہ ہی آپ بڑے منصف ہیں"

ولفرٹ نے اپنا سر جھٹک دیا اور کہا "میں یہ معلوم کر رہا ہوں کہ میں جج کی کرسی پر نہیں ہوں بلکہ ایک مجرم قیدی کی جگہ بیٹھا ہوا ہوں"

میڈیم ڈینگلرس "آپ"

ولفرٹ "ہاں"

میڈیم ڈینگلرس "میں خیال کرتی ہوں کہ آپ اپنی حالت کو مبالغے سے بیان کرتے ہیں - آپ جیسی کارروائیاں تو تمام جوان لوگ کیا کرتے ہیں اور علاوہ ازیں مردونکو دنیا سے ڈر ہی کیا ہے دنیا آپکو معذور سمجھتی ہے اور بدنامی سے بھی آپکی نیک نامی ہی ہو جاتی ہے"

ولفرٹ "میڈیم آپ جانتی ہیں کہ میں ریاکار نہیں ہوں اور میرے دھوکا دینے کی عادت نہیں ہے اگر میرے ماتھے پر کوئی بل ہو تو اس کا صرف یہی سبب ہے کہ مصیبتوں نے میری طبیعت سخت کر دی ہے - اگر میرا دل سخت ہو گیا ہو تو اس کا یہی باعث ہے کہ اسپر بڑی بڑی چوٹیں پڑی ہیں - میں اپنی جوانی کے ایام میں ایسا نہیں تھا - میں اپنی منگنی کے دن ایسا نہیں تھا جبکہ ہم سب مارسلز کی [illegible] کو[illegible]

دسترخوان کے گرد بیٹھے ہوئے تھے مگر اسوقت سے میری اپنے آپ میں اور اپنے گرد وپیش میں بہت تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ انسان کی بہت سی غلطیاں اس سے ضرورت کی صورت میں وقوع میں۔ آتی ہیں۔ اور جب وہ واقع ہو چکتی ہیں تو وہ دیکھتا ہے کہ وہ خطا نہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہم تو اس سے بچ سکتے تھے اور جنکو کہ ہم اپنی کوتاہ نظر سے دیکھ نہیں سکتے اسوقت پھر صاف اور عیاں معلوم ہونے لگ جاتے ہیں۔ اور ہم کہتے ہیں کہ ہمنے یہ کیوں کیا اور وہ کیوں نہ کیا۔ برخلاف اس کے عورتوں کو کوئی رنج اور غم نہیں ہوتا۔ کیونکہ فیصلہ انکی طرف سے نہیں ہوتا۔ انکی بدبختی دوسرے کی شرارت کا نتیجہ ہوتی ہے اور قصور جو انکے ذمہ ہوتا ہے وہ مردوں کی جبر سے ہوتا ہے"

میڈیم ڈینگلرس" فرض کیا کہ قصور صرف میرا ہی ہو تو کیا اسکی سزا ابھی کل سے کچھہ تھوڑی سی ملی ہے"

ولفرٹ (اسکا ہاتھہ دباکر) آپکی سزا تو کافی سے بھی زیادہ تھی۔ کیونکہ آپ دو بار بیہوش ہو جانے کے قریب ہو گئی تھیں۔

میڈیم ڈینگلرس" اچھا"

ولفرٹ" مگر ابھی بات ختم تو نہیں۔ ہو گئی۔ ذرا سنبھل کر بیٹھو کیونکہ آپ کو ابھی کچھہ اور بتانا ہے"

میڈیم ڈینگلرس (ڈرکر) آہ ابھی کچھہ اور بھی ہے۔ اچھا ہمارے اعمال"

ولفرٹ" آپ تو صرف زمان گذشتہ ہی کو یاد کرکے اتنی گھبرا گئی ہیں۔ ذرا اپنی آنکھوں کے سامنے ایک ایسے زمان مستقبل کو بھی لاؤ۔ جو بڑی بڑی مصیبتوں اور وحشتوں سے بھرا ہوا ہے"

بیرونش کو خوب جانتی تھی۔ کہ ولفرٹ قدرتاً کیسا مستقل مزاج اور دلیر آدمی ہے۔ اسکی موجودہ اضطراب اور بے قراری کو دیکھکر وہ ایسی دہشت زدہ ہوئی کہ اس نے چیخ مارنے کے لئے اپنا منہ کھولا مگر اسے یہ بھی تاب نہ پڑی اور اسکی آواز اس کے گلے ہی میں رک کر رہ گئی"

ولفرٹ" اور یہ پُر وحشت تصویر کیسی ہماری آنکھوں کے سامنے پھر آ گئی ہے۔ یہ خطرناک راز کیسے ہمارے دلوں کی تہ سے اور قبر سے نکلکر اب یہیں ایک جن کی طرح سے ڈرا رہا ہے اور ہماری آنکھوں کو شرم آلود کر رہا ہے"

بیرونش" افسوس افسوس یہ سب اتفاق ہے"

ولفرٹ" اتفاق نہیں نہیں میڈیم اتفاق کیا بلا ہوتی ہے"

بیرونش" کیوں نہیں۔ کیا کمبخت

اتفاق ہی نے ہمارے بھید ہی کو ظاہر نہیں کیا۔ کیا یہ اتفاق ہی نہ تھا کہ کونٹ آف مانٹی کرسٹو نے وہ مکان خریدا کیا یہ اتفاق ہی نہ تھا۔ کہ اس نے زمین کھدوائی۔ کیا یہ اتفاق ہی نہ تھا کہ وہ کمبخت بچہ بھی درخت کے نیچے دفن کیا گیا تھا وہ میرا معصوم بچہ جس کا منہ چومنا بھی مجھے نصیب نہ ہوا اور جس کے واسطے میں خون کے آنسو روئی۔ سچ جانیں کہ میرا دل اسوقت تڑپ اٹھا جب کہ کونٹ نے اس پیارے بچہ کے پایا جانیکا ذکر کیا"

ولفرٹ "میڈیم یہی تو وحشت خبر ہے جو میں آپ کو سناتا ہے کوئی صندوق ملا تھا اور نہ کوئی بچہ۔ سب بہانے ہیں آپکو نہ رونا چاہیئے اور نہ چیخنا چاہئے بلکہ آپکو کانپنا اور ڈرنا چاہیئے"

میڈیم ڈینگلرس " (کانپتی ہوئی) آپکا کیا مطلب ہے۔ یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں"

ولفرٹ "میرا یہ مطلب ہے کہ کونٹ کو زمین کھدواتے ہوئے نہ کوئی صندوق اور نہ کوئی بچہ ملا کیونکہ وہاں ان دونوں سے کوئی بھی نہ تھا۔"

میڈیم ڈینگلرس (اپنی وحشت بھری آنکھیں ولفرٹ کے چہرہ کیطرف لگاکر) "وہاں بچہ نہ تھا"

ولفرٹ "بے شک کچھ بھی نہ تھا"

میڈیم ڈینگلرس "کچھ بھی نہ تھا مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آپ کیا کہتے ہیں"

ولفرٹ "کچھ نہ تھا۔ میں سو بار کہتا ہوں کہ کچھ نہ تھا"

میڈیم ڈینگلرس "اچھا تو کیا آپنے لڑکے کو وہاں دفن نہیں کیا تھا۔ مجھے آپنے دھوکا کیوں دیا۔ سچ بتلاؤ کہ آپنے اسے کہاں رکھا۔ بتلاؤ"

ولفرٹ "وہیں۔ مگر سنو اور آپ کو مجھ پر رحم آئیگا۔ کیونکہ بیس برس تک برابر میں غم والم کا بوجھ اٹھاتے رہا ہوں اور آپکو ذرا تک نہیں دیا حالانکہ میرا حق تھا کہ آپکو بھی اسمیں شریک کرتا"

میڈیم ڈینگلرس "اور آپنے تو میرے ہوش اڑا دیئے ہیں اچھا چلو میں سنتی ہوں"

ولفرٹ "آپکو وہ پر الم رات یاد ہوگی جبکہ اس سرخ پردے والے کمرے میں بستر پر نیم مردہ پڑی تھیں۔ اور میں مضطرب اور نالاں آپ کے جننے کا انتظار کر رہا تھا آپنے آخر بچہ میرے ہاتھ میں دیا۔ وہ نہ حرکت کرتا نہ دم لیتا تھا اور نہ آواز نکالتا تھا اسلئے ہمنے اسے مردہ خیال کر لیا (یہاں ولفرٹ نے آہیں بھرنے شروع کئے گویا کہ وہ سخت بے قرار ہو رہی تھی) اسے صندوق میں رکھا۔ پھر میں باغ میں اتر گیا اور زمین کھود کر میں صندوق اس

میں رکھا۔ جبکہ میں اس سے وہاں سے لیکر فارغ ہوا تو کارسکین ظالم سر ہاتھ مجھ پر پڑا جیسے ایک سائے سے آشنا دیکھا اور ایک روشنی کی چمک مجھے دور معلوم ہوئی میں نے چیخ مارنی چاہی مگر ایک بیہوشی سی مجھ پر طاری ہو گئی اور میں گر پڑا اور میں نے خیال کیا کہ میرا کام تمام ہو گیا ہے۔ میں اس وقت کی آپکی بہادری کو کبھی نہ بھولوں گا۔" جبکہ ہوش میں آکر میں بمشکل بستر سول تک گیا اور آپ خود نیم مردہ مجھے اٹھانے کے لئے آئیں آپ مجبور تھیں کہ آپ اس وحشتناک واقعہ پر خاموش رہیں پھر آپ ہزار مشکل اپنے بستر پر پہونچیں میں نے بہانہ کیا کہ مجھے وہ ظالم ڈول لڑتے ہوئے لگا ہے۔"

اگرچہ ہمیں امید نہ تھی مگر ہمارا راز صرف ہمارے سینوں میں رہا اور باہر نہ نکلا پھر میں مارسیلز میں لیجایا گیا۔ وہاں میں مرنے کے قریب ہو گیا مگر ابھی زندگی باقی تھی۔ مجھے جنوب کی طرف جانے کی ہدایت ہوئی۔ چار آدمی پالکی میں اٹھا کر مجھے پیرس سے جیلین میں لے گئے

میڈم ولفرٹ ابھی بیماری میں بیٹھ کر برے بھیجی گئی۔ پھر وہ پاؤں سے درستہ ہوتا ہوا آمیں مارسیلز میں پہونچا مجھے پورا تندرست ہونے تک پہنچ گئے میں نے اس عرصہ میں آپکی بابت کچھ سنا اور نہ کچھ پوچھنے کی جرات کی جب میں پیرس واپس آیا۔ تو میں نے سنا کہ آپکا پہلا خاوند مر گیا ہے اور اپنے دلبر سے شادی کر لی ہے۔ جس وقت سے کہ مجھے ہوش آئی تھی بس ایک ہی خیال میرے دل میں رہتا تھا۔ اس بچہ کی صورت ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہتی تھی اور مجھے خواب میں آکر ڈراتی تھی۔ جب میں پیرس میں واپس آیا تو میں نے دریافت کیا کہ آیا وہ گھر خالی پڑا ہے اس میں کوئی بستا ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ پہلے تو فارغ ہی پڑا تھا مگر تھوڑے دنوں سے نو سال کے لئے کرایہ پر دیدیا گیا ہے میں فوراً کرایہ دار کو ملا اور اس بہانہ پر کہ میں یہ نہیں پسند کرتا کہ میرے سسرال کا گھر غیروں کے پاس جاوے میں نے اسے کہا کہ کرایہ لیلو اور گھر مجھے دیدو۔ انہوں نے چھ ہزار روپیہ مانگا میں نے کہا کہ اگر بیس ہزار مانگتے تو تب بھی میں دینے کو تیار تھا۔ خیر اس نے پہلا کرایہ نامہ منسوخ کیا اور مجھ سے روپیہ لیکر مجھے لکھدیا۔ اب میں فوراً اس گھر کی طرف روانہ ہوا۔ مجھے معلوم ہوا کہ جیسی کہ میں اس سے نکلا ہوا تھا ویسا ہی کوئی اس میں داخل نہیں ہوا دن کے پانچ بجے تھے میں اس کمرے میں گیا اور رات کا انتظار کرنے لگا۔" اسجگہ وہ تمام خیالات جو مجھے تنہائی میں مجھے تکلیف دیتے رہے تھے

دو گئی تکلیف دینے لگے۔ مگر میں چاہتا تھا کہ انکے تمام نشانات مٹا دوں کیونکہ شاید کورسکین نے آپ کو دیکھ لیا ہوتا اور وہ بدلہ لینے کی غرض سے اس راز کو افشا کر دیتا اس غرض سے میں نے یہہ مکان لیا تھا خیر اندھیرا چھا گیا۔ اس کمرے میں روشنی وغیرہ کوئی نہ تھی جب ہوا دروازوں کو ہلاتی تھی تو میں سمجھتا تھا کہ شاید کوئی آدمی مجھے پکڑنے کے لئے آیا ہے جب پردے ہلتے تھے تو مجھے معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا میں آپکے رونے کی آواز سن رہا ہوں میرا دل اتنا دھڑکتا تھا کہ مجھکو خطرہ پڑ گیا کہ کہیں میرا زخم پھر نہ کھل جاوے۔ آخرکار رات بہت چلی گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب کسی کا ڈر نہیں ہے۔ سو میں نے باغ کی طرف جانے کا ارادہ کیا "

ہرمن۔ سنو میں بھی اپنی تنہا یک تنہا در خیال کرتا اور کہا کرتا ہوں کہ مجھے کوئی خوف و خطر نہیں ہوتا۔ مگر جب میں نے اپنی جیب سے سیڑھی کے دروازہ کی چھوٹی چابی نکالی اور جب میں دروازہ کھولا چاند کی زرد اور دھیمی روشنی کو دیکھا تو میرا دل دہل گیا۔ میں دیوار کے ساتھ سہارا لگا یا اور قریب تھا کہ میرا چیخ نکل جاوے۔ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ میں دیوانہ ہو چلا ہوں۔ آخرکار میں نے اپنے خیالات کو ضبط کیا اور سیڑھی سے اترا اور سب خیالات اپنے روک لئے مگر میرا کانپنا نہیں رک سکتا تھا میں نے دیوار پکڑی رکھی۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کرتا تو شاید گر پڑتا۔ خیر میں نیچے کے دروازہ پر پہونچا۔ اس دروازہ کے باہر دیوار کے ساتھ ایک کدال پڑا تھا میں نے اُسے اٹھا لیا اور اس جگہ کی طرف گیا تھا کہ میں نے صندوق گاڑا تھا۔ مجھے ایک ٹوٹی ہوئی لالٹین ملگئی تھی۔ میں نے اُسے روشن کر لیا اور چلا اب ماہ نومبر ختم ہونے کے قریب تھا باغ کی تمام شادابی جاتی رہی تھی اور درخت بالکل مردوں کے پنجر معلوم ہوتے تھے مرجھائے ہوئے پتے پتھر کے فرش پر کچھ اسطرح کی آواز نکالتے تھے کہ ڈر آجاتا تھا۔ آخر جب میں اس جگہ کے قریب پہونچا تو میری دہشت میں اور بھی زیادہ غالب ہوئی کہ میں نے ایک پستول اپنی جیب سے نکالا اور اپنے پاس رکھ لیا۔ میری حالت ایسی ہو رہی تھی کہ گویا کارسکین کو خون میں لتھڑا ہوا دیکھ رہا ہوں میں نے اپنی لالٹین کی مدد سے جنگل کو تلاش کیا مگر وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ میں نے ہر چہار طرف آنکھ دوڑائی اور مجھکو یقین ہو گیا [illegible] [illegible] [illegible] درخت [illegible] [illegible] کوئی چیز نہیں تو [illegible] تھی [illegible] لالٹین ایک شاخ کے ساتھ باندھ دی

گرمی کے ایام میں گہاس بہت لمبا ہو گیا ہوا تہا اور چونکہ موسم خزاں میں اسے کسی نے کاٹا نہ تہا اس لئے یہ ویسا ہی پڑا تہا۔ مگر ایک ٹکڑا زمین کا مجہے نظر پڑا جہاں گہاس اتنا لمبا نہیں تہا اور مجہی معلوم ہوا کہ مینے وہیں صندوق گاڑا تہا۔ پس اب وہ وقت جس کے واسطے میں چہہ مہینے سے انتظار کر رہا تہا۔ آپہونچا۔ میں نے کدال پکڑ لیا اور زمین کہودنی شروع کی۔ اس امید میں کہ کہیں کدال صندوق سے ٹکرائے کون جانتا ہے کہ میں نے کس زور سے کام کیا اور عرقریزی کی مگر نتیجہ کچہہ بہی نہیں پہلے سے دگنا گڑہا کہودا گیا مگر نہ صندوق نکلا نہ دفینہ۔ مینے خیال کیا کہ مجہی دہوکا لگا ہے اور مجہے وہ جگہہ نہیں ملی میں پیچہے مڑا اور مینے درختوں کیطرف دیکہا تاکہ پہر اس ٹہیک موقعہ کا پتہ لگاؤں۔ سرد اور تیز ہوا درختوں کی شاخوں میں سے سنسنا رہی تہی مگر میری پیشانی پر سے پسینے کے قطرے ٹپک رہے تھے مجہے یاد آیا کہ میں ٹہیک اسوقت زخمی ہوا تہا جبکہ میں سوراخ کو مٹی سے بہر رہا تہا اور اسوقت مینے ایک البونی کے درخت سے سہارا لیا تہا جس کے پیچہے ایک ٹیلہ بنا ہوا تہا۔ سواب مینے دیکہا کہ میرا اب بہی عین اس جگہہ کہڑا تہا۔ پس مینے مایوسی میں کدال ہاتہہ سے چہوڑ دی اور زمین پر لیٹ گیا تہوڑی دیر کے بعد میں اٹہا اور پہر کہودنے لگ گیا مگر کچہہ بہی نہیں صندوق وہاں ملا"

میڈیم ڈینگلرس۔ ہیں۔ صندوق وہاں نہ تہا"

ولفرٹ "مگر سچ ہرگز خیال نہ کرو کہ میں ہمت ہار کر چہوڑ بیٹہا نہیں بلکہ مینے تمام زمین کہودی مینے خیال کیا کہ شاید میرے قاتل نے اس صندوق کو خزانے سے بہرا ہوا خیال کرکے اسے نکال لیا ہو اور پہر اسکا امتحان کرکے کسی اور گڑہے ہی میں اسے گاڑ دیا ہو۔ مگر نہیں صندوق ہرگز نہ تہا پہر میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ شاید اس نے اسے گڑہے میں نہ رکہا ہو بلکہ جلدی میں اسے کسی کونے میں پہینک گیا ہو۔ اس خیال پر مینے اپنی تلاش دن تک ملتوی کردی۔ میں پہر کمرے میں چلا گیا اور انتظار کرنے لگا"

میڈیم ڈینگلرس "او خدا"

ولفرٹ "دن چڑہتے ہی میں پہر گیا پہلے ہی مینے اس زمین کا رخ کیا جو رات کو مینے اتنی محنت سے کہودی تہی اس خیال پر کہ شاید اب کچہہ نظر آجاوے مینے ایک گڑہا کہودا جو کہ بیس فٹ مربع رقبہ میں تہا۔ اور دو فٹ گہرائی

نہیں تھا۔ جو کچھ میں تنہا اور جو کچھ میں نے ایک گھنٹہ میں کیا کوئی مزدور ایک دن میں بھی نہ کر سکتا۔ مگر میری امیدیں بالکل پوری نہ ہوئیں۔ صندوق وغیرہ کا کوئی پتا نہ ملا۔

پھر اس خیال سے کہ اگر میرے قاتل نے اسے پھینکدیا ہوگا تو وہ ضرور اسی راستہ پر کہیں ہوگا جو کہ چھوٹے پہاڑ کی طرف جاتا ہے مگر یہ خیال بھی غلط نکلا۔ آخر تھک کر اور ہر طرف سے مایوس ہو کر میں بادل بریاں و چشم گریاں جھونپڑی کی طرف آیا۔"

میڈیم ڈینگلرس "اور یہ تمام مایوسی اور شکستہ دلی تو آپکو دیوانہ کر دینے کے لیے کافی تھی"

ولفرٹ "کچھ دیر تو مجھے امید تھی کہ میں پاگل ہو جاؤنگا اور سب باتوں سے نجات پا جاؤنگا۔ مگر افسوس ہے کہ یہ برکت میرے نصیب ہوئی آخر اپنے تئیں سنبھالکر میں نے اپنے دل میں کہا کہ غالب ہے کہ وہ آدمی اسے اپنے ساتھ ہی لے گیا ہے"

میڈیم ڈینگلرس "آپنے کہا تھا کہ وہ شاید بطور ثبوت کے اسکو اپنے پاس رکھے"

ولفرٹ "جی نہیں، یہ نہیں ہو سکتا تھا۔ مردہ جسم ایک سال تک نہیں رکھے جاتے۔ وہ مجسٹریٹ کو دکھا دیئے جاتے ہیں اور گواہی لیلی جاتی ہے اسی قسم کی کوئی بھی بات وقوع میں نہیں آئی"

میڈیم ڈینگلرس (کانپتی ہوئی) "تو پھر کیا؟"

ولفرٹ "بس یہ بات ہمارے حق میں بڑی دہشتناک بڑی مہلک اور بڑی ڈرانے والی ہے کہ شاید بچہ زندہ تھا اور قاتل اسی بچا کر اپنے ساتھ لے گیا"

میڈیم ڈینگلرس نے ایک چیخ ماری اور ولفرٹ کا ہاتھ پکڑ کر چلائی "ابھی میرا بچہ زندہ تھا۔ آپنے میرے بچے کو زندہ دفن کر دیا۔ آپکو یقین نہ تھا کہ یہ مردہ ہے۔ مگر تاہم آپنے اسے دفن کر دیا۔ ہائے افسوس!" میڈیم ڈینگلرس یہ کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے منصف کے ہاتھ کو مروڑا۔

ولفرٹ تو دیوانہ ہو جانے کے قریب ہو گیا مگر پھر مرد تھا سنبھلا اور بولا "مجھے یقیناً معلوم نہیں ہے کہ وہ زندہ تھا میں تصرف فرض کر رہا ہوں جیسے کہ میں ناممکن باتوں کو بھی فرض کر سکتا ہوں"

بیرولس (روتے ہوئے) "ہائے میرے ننھے میرے پیارے بچے"

ولفرٹ نے سوچا کہ اس نا ورراز رنج وغم کے طوفان کو اپنے سر پہ سے ٹالنے کے لئے اُسے میڈیم ڈینگلرس کے دل میں بھی وہی وحشت ڈالنی چاہیئے جس کو کہ وہ خود محسوس کر رہا ہے سو وہ ایک آہستہ آواز میں بولا "بس جانو کہ اب ہم پر تباہی آئی۔ یہ بچہ زندہ ہے اور کسی کو معلوم ہے کہ وہ زندہ ہے۔ بس ہمارا راز کسی کے ہاتھ میں ہے اور چونکہ کونٹ آف مانٹی کرسٹو ہی ایک ایسا شخص ہے کہ اپنے بچے کی بابت بات کرتا ہے تو اُس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارے بھید کو جانتا ہے"

میڈیم ڈینگلرس۔ اے منصف خدا منتقم خدا۔

ولفرٹ کے منہ سے اس بات کو سنکر ایک چیخ نکلی "ہیر اڈر۔

ہیر ونٹس (مضطرب) ہا میرا بچہ میرا پیارا معصوم بچہ۔ ہائے

ولفرٹ (ہاتھ ملتے ہوئے) ہائے کسی کو کیا معلوم کہ میں اس کی کس طرح ملاش کی ہے۔ کیا معلوم کہ میں کس طرح ہزاروں ہزار روپیہ خرچ کر کے معلوم کرتے پھرتا تا کہ ان کے درمیان اپنا راز بھی تلاش کروں۔ میری راتیں خواب گزرتی تھیں اور میرے جنون بڑا الٹی دہن میں لگتے تھے کہ ہو سکے تو اس بچہ کا پتا لگے۔ آخر کار ایک دن جو میں پھر کدال اٹھایا تو میں نے اپنے دل میں سوال کیا کہ کارسیکن نے بچے کو کیا کرنا تھا۔ اول تو وہ جان کے خوف سے بھاگ رہا تھا پھر دوسرا لوجہ اٹھانا شائید اُسے زندہ جانکر دریا میں پھینکدیا ہو"

میڈیم ڈینگلرس "ناممکن ناممکن آدمی کو بدلے کے جوش میں آکر قتل کر سکتا ہے مگر وہ ایک بچہ کو جان بوجھ کر غرق نہیں کر سکتا"

ولفرٹ "تو پھر میں نے خیال کیا کہ شائید وہ اُسے اس ہسپتال میں چھوڑ گیا ہو گا جو ایسے بچوں کی خبر گیری کے لئے ہے"

میڈیم ڈینگلرس "ہاں ہاں جہیں میرا بچہ وہیں ہے"

ولفرٹ "میں ہسپتال کی طرف دوڑا گیا اور وہاں سے مجھے پتا لگا کہ اس رات یعنی ۲۰ ستمبر کو ایک آدمی ایک چھوٹا بچہ لایا تھا جو کہ آسی کے ایک عمدہ رومال میں جس کے دو ٹکڑے کئے ہوئے تھے لپٹا ہوا تھا۔ رومال کے ایک ٹکڑے پر ایک بیرن کے تاج اور حرف کا نشان تھا"

میڈیم ڈینگلرس "ہاں بالکل ٹھیک ہے۔ میرے تمام رومالوں پر یہی نشان ہوا کرتا تھا اور میں نے ہی ایک دفعہ ایک ہی ٹکڑا"

اور میرا انعام دھر میں ہے۔ اسکا شکر ہے کہ میرا بچہ مرا نہ تھا۔"

ولفرٹ: "ہاں یہ مرا نہ تھا۔"

میڈیم ڈینگلرس۔ اچھا تو آپ مجھے یہ بھی پھر بتا دیں کہ وہ کہاں ہے فکر نہ کریں کہ خوشی سے مر نہیں جاتی۔"

ولفرٹ: "کیا آپکو یقین ہے کہ میں یہ بات جانتا ہوں اجی اگر میں جانتا ہوتا تو اتنے لمبے قصے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ افسوس کہ میں نہیں جانتا کہ اسکا نتیجہ کیا ہوا چھ مہینے کے بعد ایک عورت آئی اور اسے ہسپتال سے لیگئی کیونکہ اس نے سب نشان ٹھیک بتلا دیئے۔"

میڈیم ڈینگلرس: "مگر آپکو چاہیئے تھا کہ آپ عورت کا کھوج لگا لیتے اور اسکی تلاش کرواتے۔"

ولفرٹ: "بہتیرا کچھ کیا۔ بڑے بڑے چالاک کھوجی اسکی تلاش کے لئے چھوڑے انہوں نے چیلن تک اسکا پتا لگالا"

میڈیم ڈینگلرس: "کوئی کھوج نہ ملا۔"

ولفرٹ: "کوئی نہ۔"

میڈیم ڈینگلرس: "بس پھر آپنے تلاش بند کر دی۔"

ولفرٹ: "ہرگز نہیں میں تلاش میں مستقل اور ثابت قدم رہا لگاتار دو تین سال سے میں ذرا دم لے رہا ہوں مگر پھر شروع کر دیتا ہوں۔ اور ابکی بار پہلے سے زیادہ جانفشانی کے ساتھ کیونکہ تب تو اپنی ضمیر کی ملامت نے رنگیخہ کیا ہوا تھا اور اب لوگوں کے ڈرنے۔"

میڈیم ڈینگلرس: "مگر پھر آپ کسطرح کہتے ہیں کہ کونٹ کو ہمارا بھید معلوم ہے کیونکہ اگر وہ اس بات سے واقف ہوتا تو ہمارا دوست کاہے کو بنتا۔"

ولفرٹ: "افسوس آپ نہیں جانتیں آدمی کی شرارت بہت بُری ہے کیونکہ یہ خدا کے رحم کی حدوں کو بھی توڑ کر نکل جاتی ہے کیا جب وہ ہمارے ساتھ بول رہا تھا تو اپنے اسکی آنکھوں کیطرف دیکھا"

میڈیم ڈینگلرس: "نہیں۔"

ولفرٹ: "مگر کیا اب آپنے اسے کبھی غور سے بھی نہیں دیکھا۔"

میڈیم ڈینگلرس: "بس میں نے تو یہی دیکھا [illegible] وہمی بڑا ہے ایک اور بات [illegible] کچھ کھٹکا ڈالا تھا اور وہ یہ تھی کہ جتنی چیزیں اس نے دسترخوان پر ہمارے سامنے رکھیں انمیں سے خود اس نے کسی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا مجھے تو گمان گزر گیا تھا کہ شاید وہ ہمیں زہر دے رہا ہے۔"

ولفرٹ: "خیر آپکو پتا لگے یا نہ لگے مگر میں آپکو بتلائے دیتا ہوں کہ اس

شخص نے بڑے بڑے منصوبے باندھے
ہوئے ہیں میں اسی واسطے آپ سے
ملنا چاہتا تھا کہ آپکو سب کیطرف سے
مگر خاص کر کے اسکی طرف سے متنبہ
کردوں (اپنی آنکھیں اسکے چہرہ پر زیادہ
غور سے لگاکر) پہلا سچ بتلاؤ کہ آپنے
کیا ہمارا پوشیدہ تعلق بتلایا تو نہیں؟"
میڈیم ڈینگلرس "کبھی نہیں
کسی کو نہیں"
ولفرٹ "کیا آپنے کوئی روزنامچہ
رکھا ہوا ہے جسمیں کہ آپ شام کیوقت
دن بھر کے واقعات درج کردیتی ہیں"
میڈیم ڈینگلرس "نہیں میری
زندگی سب بدکاری اور بیہودگی میں
گزری ہے اور میں اسے خود فراموش
کرنا چاہتی ہوں اور بیہودہ روزنامچوں میں
کیوں لکھنے لگی تھی"
ولفرٹ "کیا آپ کو سیرا ذکر بھی کب
باتیں کرنے کی تو عادت نہیں"
میڈیم ڈینگلرس "بیوی ہوئی"
کی طرح امن کی نیند سوتی ہوں چاہتی تھی
آپکو یاد ہے یا نہیں" اس بات
وہ تو خود شرم کے مارے سرنگوں ہوگئی
اور ولفرٹ کا رنگ فق ہوگیا اور
وہ ایک ایسی آواز میں جو سنی بھی نہ جاتی
تھی بولا "ہاں یاد ہے"۔
ولفرٹ "اچھا اب مجھے معلوم ہوگیا

ہے کہ مجھے کیا کرنا چاہئیے خدا چاہے کہ
ایک ہفتہ کے اندر اندر میں سب
پتا لگا لونگا کہ کونٹ آف مانٹی
کرسٹو کون ہے کہاں سے آیا
ہے اور کہاں جاتا ہے اور ہمارے
سامنے وہ کیوں ایسے بچوں کا ذکر کرتا
ہے" جو اس نے باغ میں سے کھود کر
نکلوائے ہیں"
ولفرٹ نے یہ باتیں ایسی لہجے
میں کہیں کہ اگر کونٹ سنتا تو کانپ
اٹھتا۔ پھر اس نے بیرونس کا ہاتھ
اپنے ہاتھ میں لیا اور دروازہ تک اسکے ساتھ
گیا۔ میڈیم ڈینگلرس اس سے رخصت
ہوکر اپنی گاڑی کیطرف آئی۔ جہاں
اس نے دیکھا کہ کوچوان گہری نیند
سویا ہوا ہے"

اٹھسواں باب

موسم گرما کا بال

جس روز کہ میڈیم ڈینگلرس اور ولفرٹ
کے درمیان یہ گفتگو ہوئی اسی دن
ایک سفری گاڑی روڈی ہلڈر
میں داخل ہوئی اور نمبر ۲۷ کے پھاٹک

میں سے گزر کر احاطے میں جا ٹھیری اس کے ٹھیرتے ہی اس کا دروازہ کھلا اور میڈیم ڈی مارسرف اپنے بیٹے کے بازو پر سہارا لئے ہوئے نکلی - البرٹ جلدی اس سے جدا ہوا اور گھوڑے تیار کرا لو شاک وغیرہ پہن کونٹ کے مکان کیطرف روانہ ہوا کونٹ نے اپنی معمولی کشادہ پیشانی سے اس کی آؤ بھگت کی یہ ایک عجیب بات تھی کہ کونٹ کسی شخص سے بہت بڑی محبت نہیں کیا کرتا تھا اور اگر کوئی شخص کسی ذریعہ سے اس کے دل میں کچھ جگہ کرتا بھی تو بس وہیں کا وہیں رہتا -

البرٹ اسی دیکھتے ہی اس کے ساتھ بغلگیر ہونے کے لئے دوڑا مگر کونٹ نے صرف اس کے ساتھ مصافحہ کیا اور اس کے ہاتھ کو بڑی سرد مہری سے ہلایا "

البرٹ " لو کونٹ صاحب میں آگیا ہوں "

کونٹ " آئیے تشریف لائیے خیریت سے آئے ہو "

البرٹ " جی خدا کا شکر ہے بس ابھی آئے ہوئے ایک ہی گھنٹہ ہوا ہے - اور میں سیدھا پہلے آپ ہی کے پاس آیا ہوں

کونٹ " یہ تو آپکی نوازش ہے آپ مجھپر ہمیشہ ایسی ہی مہربانی کیا کرتے ہیں "

البرٹ " کوئی تازہ خبر "

کونٹ " آپ جانتے ہیں کہ میں ایک اجنبی ہوں اور پھر آپ مجھ سے خبریں پوچھتے ہیں "

البرٹ " جی یہ میں خوب جانتا ہوں - مگر میرا مطلب یہ ہے کہ آپنے میرے واسطے کچھ کیا ہے یا نہیں "

کونٹ " کیا آپنے کوئی کام میرے ذمہ کیا تھا "

البرٹ " اجی بس چھوڑیئے - اتنی بے اعتنائی تو نہ جتایئے - میں تو جانتا ہوں کہ دلوں کا آپسمیں بڑا تعلق ہوتا ہے جب [illegible] ری بات میں تھا تو مجھ کو [illegible] ما تھا کہ آپ یا تو میرے [illegible] ں اور یا کچھ سوچ رہے ہیں "

[illegible] بیشک میں سوچ تو آپکی [illegible] مدد رہا تھا -

[illegible] ت " اچھا پھر کچھ تبلاؤ "

[illegible] ٹ " اچھا لو - ایم ڈینگلر نے میرے [illegible] ہاں آکر دعوت کھائی "

البرٹ " یہ تو مجھے معلوم ہے - اسی کو نہ ملنے کیلئے تو میں اور میری ماں نے شہر چھوڑا تھا -

کونٹ " مگر اس جگہ اسکی ایںڈریا کیونڈ [illegible]

سے ملاقات ہوگئی۔

البرٹ "وہی آپکا اٹلی کا شہزادہ"

کونٹ "اجی آسے اتنا اونچا کیوں چڑہاتے ہیں وہ تو اپنے آپکو کونٹ کہتا ہے"

البرٹ "وہ اپنے آپکو کہتا ہے۔ اور وہ دراصل ہے کون۔

کونٹ "مجھے کیا خبر۔ لوگ بھی اُسے کونٹ اینڈریا کہتے ہیں۔ میں بھی یہی کہدیتا ہوں"

البرٹ "آپ بھی تو عجیب آدمی ہیں اچھا ایم ڈینگلرس نے اس جگہ ضیافت کہائی۔ پہر کیا"

کونٹ "اسکے ساتھ اور یہ آدمی تھے اینڈریا کیول کنٹی میجر کیول کنٹی۔ ایم اور میڈیم ڈینگلرس اور میڈیم ولفرٹ ڈیبادی موریل اور رناڈ"۔

البرٹ "کیا کسی نے میرا ذکر بھی کیا"

کونٹ "کسی نے بھی نہیں"

البرٹ "یہ اور بھی خرابی ہوئی"

کونٹ "وہ کیوں۔ آپ خود چاہتی تہے کہ آپکو سب بھول جاویں۔

البرٹ "اگر وہ میری بابت بولے نہیں تو مجھے یقین ہے کہ انہوں نے دلمیں ضرور میری بابت خیال کیا ہوگا۔ اور میں اس سے مایوس ہوگیا ہوں"

کونٹ "آپ یہ انس کا کیا اثر پہونچ سکتا ہے۔ کیونکہ اگر آپنے سوچا تو انہوں نے سوچا۔ میڈیم یوجین تو یہاں تہی نہیں مگر شاید اس نے آپکی بابت گہر بیٹھے ہی خیال کیا ہو

البرٹ "اس بات کا مجھکو کوئی فکر نہیں اگر اس نے میرے بارے میں سوچا ہوگا تو ویسا ہی سوچا ہوگا جیسے میں اسکے بارے میں سوچا کرتا ہوں"

کونٹ "اچھا آپکو میڈیم یوجین بالکل اچھی نہیں لگتیں"

البرٹ "سنو۔ اگر میڈیم یوجین یوں میری معشوقہ بن جاوے اور نکاح وغیرہ کا کچھ خیال نہ کیا جاوے بدل جان راضی ہوں مگر اس کے ساتھ نکاح کرنا میرے لئے موت ہے بالجملہ میڈیم یوجین معشوقہ اچھی ہے مگر بی بی بننے کے وہ ہرگز قابل نہیں ہے"

کونٹ "اچھا آپکی اپنی معہودہ بی بی کی نسبت یہ رائے ہے۔

البرٹ "جی ہاں۔ یہ معلوم تو ذرا کڑوی اور نامہربان ہوتی ہے" مگر پہر بھی سچ ہے مگر سنوں میری یہ خواہشیں کہاں پوری ہوتی ہیں" میڈیم یوجین ضرور میری بی بی بنیگی۔ ہمیشہ میرے ساتھ رہیگی اور زندگی بہر مجھے یا جا اور گیت سنایا کریگی اور اس سے مجھے وحشت آتی ہے اچھا آدمی معشوقہ کو تو چھوڑ سکتا ہے مگر

عورت کسطرح سے چھوڑے۔ معاملہ بڑا خطرناک ہے"۔

کونٹ "واہ کونٹ صاحب آپکا خوش کرنا بڑا مشکل ہے"

البرٹ "بیشک کیونکہ میں ہمیشہ ناممکنات کی تلاش کیا کرتا ہوں"

کونٹ "وہ کیا ہوتی ہیں"

البرٹ "بس ایسی بی بی جیسی میری باپکو خدا نے دی ہوئی ہے۔ کونٹ کا رنگ اڑ گیا اور اس نے **البرٹ** کی طرف دیکھا۔ اور بولا" تو پھر آپکا باپ بڑا خوش نصیب ہے۔

البرٹ "کونٹ آپکو معلوم ہے کہ میری رائے اپنی ماں کی نسبت کیا ہے مجھے وہ اب بھی ویسی ہی حسین اور ظریف نظر آتی ہے" جیسی کہ جوانی کے ایام میں معلوم ہوتی تھی۔ کسی اور بیٹے کے لئے چار روز تک اپنی ماں کے ہمراہ ٹوٹی پاٹ میں رہنا وبال اور مصیبت ہوتا حالانکہ مجھے اگر کوئی ملکہ بھی میرے ہمراہ ہوتی تو اتنی مسرت اور خوشی نہ ہوتی جتنی کہ اسکے ساتھ ہونے سے ہوتی ہے۔

کونٹ "اچھا تو پھر آپ ہر ایک سے مجرد رہنے کی قسم کروانا چاہتے ہیں کیونکہ آپ کی ماں جیسی عورت کسی کو ملتی نہیں اور پھر کوئی شادی کرے"

البرٹ "بس یہی وجوہات ہیں کہ میں میڈیم یوجین سے شادی کرنا پسند نہیں کرتا۔ مگر اس سے خلاصی پانے کی ایک تجویز مجھے سوجھی تھی۔ **فرنز** ایک بڑا وہمی آدمی ہے میں نے چاہا کہ کسی طرح اس میں اور میڈیم یوجین میں تعشق پیدا کر دوں میں نے چار خط لکھے جن میں ہر طرح سے ترغیب دی مگر فرنز نے ہر دفعہ یہی جواب دیا "خواہ کوئی پری کیوں نہ ہو میں اپنے اقرار کو نہیں توڑ سکتا"

کونٹ "جی واہ خوب دوستی ہے۔ آپ خود تو اسے پسند نہیں کرتے مگر اپنے دوست کے پاس اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے اس کی تعریف کرتے ہیں"

البرٹ "مسکرایا اور بولا" فرنز بھی آنیوالا ہے مگر آپکا کیا تعلق ہے آپ تو اسے شاید ناپسند کرتے ہیں

کونٹ "میں فرنز کو ناپسند کرتا ہوں۔ مسٹر البرٹ آپکو یہ کسطرح پتا لگ گیا ہے میں تو ہر ایک کو پسند کرتا ہوں

البرٹ "اچھا تو ہر ایک میں میں بھی شامل ہوں میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ مجھے بھی پسند کرتے ہیں"

کونٹ "میں ہر ایک سے محبت کرتا ہوں جیسے کہ خدا کے حکم کے مطابق ہم عیسائیوں کو کرنی چاہیئے اور میں لفرٹ بہت کم آدمیوں سے کرتا ہوں اچھا تو آپنے کہا ہے کہ فرتز آنیوالا ہے"

البرٹ "ہاں مسٹر ولفرٹ نے اُسے بلوایا ہے تاکہ میڈیم ویلنٹین کی شادی کر دے مسٹر ولفرٹ بھی اپنی بیٹی کی شادی کر دینے کا ایسا ہی متفکر مند ہے جیسی مسٹر ڈینگلرس یوجین کی شادی کا"

کونٹ "مگر فرتز تو شائد اس مصیبت کو صبر سے برداشت کریگا۔

البرٹ "اجی وہ اسے مصیبت نہیں سمجھتا برخلاف اسکے وہ مسٹر اور میڈیم کی نسبت بڑی اعلیٰ رائے رکھتا ہے"

کونٹ "وہ ہیں بھی ایسی ہی لائق اور بزرگ ان کی نسبت اچھی رائے قائم کیجا وے"

البرٹ "اجی ہاں ایم ڈی لفرٹ ہے تو ایک سخت آدمی مگر منصف اور راستباز بڑا ہے"

کونٹ "اچھا پھر ایک شخص ایسا بھی ہے جسکو آپ مسٹر ڈینگلر کی برابر نہیں جانتے۔

البرٹ۔ اسکا یہ سبب ہے کہ میں اسکی بیٹی کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور نہیں ہوں"

کونٹ اجی آپ بھی تو بڑے چڑچڑے آدمی ہیں۔

البرٹ۔ "میں جی چڑچڑے کیا"

کونٹ "جی بس جانے دو آپنے ماتھی نہ بنا ؤ یہ جرٹ تو اور یوجین سے چھوٹنے کی اتنی کوشش نہ کرو ورنہ شاید پچھتانا پڑے"

البرٹ "واہ"

کونٹ "بھلا آپ پر کسی نے جبر تو کرنا ہی نہیں ہے تیا ؤ کہ کیا آپ سچ مچ اس رشتہ کو قطع کرنا چاہتے ہیں

البرٹ اگر یہ خواہش پوری ہو جاوے تو ایک لاکھ روپیہ دوں"

کونٹ "اچھا تو اس بات پر بہت گھبراؤ نہ مسٹر ڈینگلرس اس بات کو پورا کرنے کے لئے آپ سے دوگنی رقم دینے کو تیار ہے"

البرٹ کے چہرہ پر اس بات کے سننے سے پژمردگی سے طاری ہو گئی مگر وہ سنبھل کر چلایا۔ اچھا میں ایسا خوش نصیب ہوں مگر کونٹ صاحب مسٹر ڈینگلرس کے پاس ساتھ کے لیے وجوہات بھی تو ہونگے"

کونٹ "لو دیکھتا۔ ان باتوں سے

آپکی متکبر اور خودغرض فطرت ظاہر ہوتی ہے۔ دوسروں کو تو آپ ایسا حقیر جانتے ہیں کہ آپ خواہ انکی کتنی توہین کر لیں کچھ پرواہ نہیں مگر ذرا اپنی حقارت ہو تو برداشت نہیں کر سکتے اور وجوہات پوچھتے ہو۔ خیر مسٹر ڈینگلرس روکھی اور گندے مذاق کا آدمی اور اسکا دل کسی اور شخص پر آ گیا ہے اسبات کا کہ وہ شخص کون ہے آپ خود سوچکر پتا لگا سکتے ہیں"

البرٹ "بس میں سمجھ گیا ہوں۔ مگر میری ماں نے مجھے غلطی ہو گئی ہے۔ میرا باپ ایک بال دینے کا ارادہ رکھتا ہے"

کونٹ اس موسم میں بال"

البرٹ یہ تو یہاں کی رسم ہے۔ یہ بال ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں صرف پیرس کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ کیا آپ ہماری طرف سے میجر کیول کنٹی اور اینڈریا کیول کنٹی کو کہدینگے کہ وہ بھی تشریف لا دیں"

کونٹ "بال ہوگا کب"

البرٹ ہفتہ کے روز"

کونٹ اسدن تک میجر کیول کنٹی چلا جاویگا۔

البرٹ مگر اینڈریا کیول کنٹی تو ہیں گا آپ اُسے ہی کہدیں گا"

کونٹ ابھی میں نہیں جانتا"

البرٹ آپ اسے نہیں جانتے"

کونٹ میری اسکی چند دنوں سے ملاقات ہے اور میں اسکا ذمہ وار نہیں ہو سکتا"

البرٹ مگر وہ آپکے ہاں تو آیا کرتا ہے"

کونٹ "یہ ایک اور بات ہے پہلے ابی نے اسکی میرے پاس سفارش کی تھی۔ اور شاید اسے دھوکا لگ گیا ہو آپ اسے براہ راست بلائیں کیونکہ اگر اس نے میڈیم پوچینو سے کہیں شادی کر لی تو آپ مجھ پر ناجائز کارروائی کا الزام نہ دیں علاوہ ازیں شاید میں خود بھی وہاں ہوؤں یا نہ ہوؤں"

البرٹ کہاں"

کونٹ آپ کے بال میں"

البرٹ آپ وہاں کیوں نہ جاوینگے"

کونٹ۔ اس لئے کہ آپنے مجھے جانے کے لئے کہا نہیں"

البرٹ مگر میں تو آپ ہی کو کہنے کے لئے آیا تھا"

کونٹ آپکی بڑی مہربانی ہے مگر شاید میرا جانا نہ ہو سکے"

البرٹ میں آپکو ایک بات کہتا ہوں جسکو سنکر آپ کسی رکاوٹ کی پرواہ نہ کرینگے۔ اور بڑی خوشی سے جاوینگے"

کونٹ "اچھا بتلاؤ وہ کیا بات ہے"

البرٹ "وہ بات یہ ہے کہ میری ماں نے آپکو آنیکی تاکید کی ہے"

کونٹ (چونک کر) میڈیم بارسرف نے"

البرٹ آہ کونٹ صاحب میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ میری ماں کو آپ سے بڑی ہی الفت ہے ان گذشتہ چار روز میں اس نے سوائے آپکے اور کسی بات کا ذکر نہیں کیا"

کونٹ " اچھا آپ میری باتیں کرتے رہے ہیں"

البرٹ " کیوں نہیں آپ ایک زندہ مجسم مسئلہ ہیں"

کونٹ - اچھا تو میں آپکی ماں کے لئے بھی ایک مسئلہ ہوں" میں تو خیال کرتا تھا کہ وہ ایک ماہرہ عورت ہے اور توہمات میں اُسے کوئی مذاق نہیں ہے"

البرٹ " اجی میری ماں کیا۔ ہے آپ تو ہر ایک کے لئے ایک زندہ مسئلہ بن گئے ہیں جسے سب نے غور کیا ہے مگر حل کسی نے نہیں کیا میری ماں کو تو حیرانی ہے کہ آپ کس طرح سے اتنی مدت ایک راز سربستہ کی طرح ہیں (بیگم دگ) تو آپکو لارڈ رتون خیال کرتی ہے مگر میری ماں آپکو کیگلی آسٹر دیا سینٹ جرمین گمان کرتی ہے اچھا تو پھر بتلائیں کہ آپ ہفتہ کے روز آئینگے یا نہیں۔۔

کونٹ " اچھا چونکہ میڈیم مارسرف نے چاہتی ہیں اسلئے آجاؤنگا"

البرٹ " آپکی بہت بڑی مہربانی ہے"

کونٹ " کیا مسٹر ڈینگلرس بھی وہاں ہوگا"

البرٹ " اسکو میرے باپ نے مدعو تو کیا ہے ہم ایم ڈی ولفرٹ کے بلانے کی بھی کوشش کر رہے ہیں مگر امید نہیں کہ وہ آوے"

کونٹ " مثل مشہور ہے کہ کبھی یوں بھی نہو"

البرٹ " بھلا کونٹ صاحب کیا آپ ناچا بھی کرتے ہیں"

کونٹ " ہیں میں ناچا بھی کرتا ہوں"

البرٹ ہاں آپ۔ اسمیں حیرانی کی کونسی بات ہے"

کونٹ " چالیس برس کی عمر سے پہلے ناچا سجتا ہے مگر اب کہاں جب بالوں پر سفیدی آگئی ہے میں تو نہیں ناچا کرتا مگر دوسرے کے ناچ کو پسند کرتا ہوں بھلا کیا میڈیم مارسرف ناچ سکتی ہے

البرٹ ہرگز نہیں آپ اس سے گفتگو کر سکتے ہیں وہ آپکی گفتگو سے بڑا حظ اٹھاتی ہے"

کونٹ " خیر"

البرٹ " جی ماں - اور آپ آخو یقین دلاتا ہوں کہ صرف آپ ہی ہیں جنکی بابت وہ اسقدر شوق سے گفتگو کرتی ہے

البرٹ اٹھا اور جانے کے لئے تیار ہوا
کونٹ دروازہ تک اسکے ساتھ گیا
مگر سیڑھیوں پر اسے ٹھہرا کر بولا "
میں ایک بات میں اپنے آپکو ملامت
کے قابل سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میں
نے مسٹر ڈینگلرس کی نسبت آپ کے
روبرو ذرا سخت کلامی کی ہے"
البرٹ واہ برخلاف اس کے آپ
ہمیشہ میرے سامنے ایسا ہی کیا کریں۔
کونٹ "خوب" اچھا تو مسٹر فرنز کے
آنے کی کب امید ہے"
البرٹ زیادہ سے زیادہ چھ دن میں
آجاویگا"
کونٹ اسکی شادی کب شروع ہوگی
البرٹ بس جب ایم اور میڈیم ڈی
سینٹ مران آجاویں تو فوراً ہی ہو
جاویگی"
کونٹ۔ اچھا اُسے میرے پاس لانا۔
اگرچہ آپ کہتے ہیں کہ میں اُسے پسند
نہیں کرتا تاہم میں آپ کو دکھا دونگا
کہ میں اس سے بڑا خوش ہوں"
البرٹ پھر ضرور لاؤنگا"
کونٹ "الوداع"
البرٹ "اچھا تو پھر ہفتہ کے روز"
کونٹ بس میرے نے زبان جو دی ہے
البرٹ چلا۔ کونٹ اسکو دیکھتا رہا یہانتک
کہ وہ اپنی گاڑی میں جا بیٹھا۔ کونٹ پھر پیچھے

ٹھہرا اور بٹسر وشیو کو بلا کر بولا کیا خبر ہے
بٹسر وشیو وہ پیلیس کیطرف چلی گئی
کونٹ "کیا وہ وہاں زیادہ دیر ٹھہری"
بٹسر وشیو "کوئی ڈیڑھ گھنٹہ"
کونٹ "کیا وہ پھر گھر کیطرف واپس گئی
بٹسر وشیو "سیدھی"
کونٹ اچھا میرے عزیز بٹسر وشیو
اب میں یہ چاہتا ہوں کہ تم اس چھوٹے
علاقے کی تلاش میں جاؤ جو میں نے
حکم دیا تھا۔ کہ نارمنڈی میں خریدا
جاوے"
بٹسر وشیو نے سلام کی اور چونکہ اسکی
اپنی خواہشیں اس حکم سے پوری مطابق
تھیں اسلئے وہ اس شام روانہ ہوگیا۔

انہتروان باب
(جستجو)

ایم ڈی ولفرٹ نے جو افرار میڈیم
ڈینگلرس کے ساتھ کونٹ کا حال
معلوم کر دینے کا کیا تھا اُسے پورا کیا
اس نے اسیدان ایم ڈی لوویل کو جو کہ
پہلے مینا لوں کا السپلائر ہوا کرتا تھا۔ اور
اسپلائر لیبی کا افسر تھا ایک خط لکھا

اور اُسے ہدایت لکھی کہ وہ اس کونٹ
کا پتا لگا دے - **ایم ڈی بوویل**
نے جواب میں لکھا کہ میں دو دن تک پوری
پوری اطلاع لکھونگا - اس سے پہلے
کچھہ نہیں کہہ سکتا دوسرے روز کی شام
کو ایم ڈی ولفرٹ کو مفصلہ ذیل رقعہ ملا
وہ شخص جسکا نام کونٹ آف مانٹی کرسٹو
ہے ایک امیر انگریز مسمی لارڈ ولمور
کا گہرا واقف ہی - یہہ لارڈ ولمور کبھی کبھی
پیرس میں آیا کرتا ہے اور آج کل نہیں
ہے کونٹ کا ایک شخص ابی لبوسی کے
ساتھہ بھی بڑا تعلق ہے یہہ ابی سسلی
کا ایک راہب ہے جو عموماً مشرقی
ملکونمیں رہا کرتا ہے اور جسنے بڑی بھلائی
کے کام کئے ہیں

ایم ڈی ولفرٹ نے اس رقعہ کے
جواب میں لکھا کہ ان دو شخصوں کی نسبت
پورا پورا پتہ لگایا جاوے"
انکے حکموں کی پوری تعمیل ہوئی اور
دوسرے دن اسے مفصلہ ذیل رقعہ ملا
ابی لبوسی پیرس میں ایک مہینہ سے
تہا وہ سینٹ سپلس کے پیچھے ایک
مکان میں رہتا جو صرف دو منزلہ تہا
اس گہر کے ہر ایک منزل میں دو کمرے
تھے اور وہی اکیلا انمیں رہتا تہا نیچے
کمرونمیں سے ایک تو کھانا کھانیکا کمرا
تہا جسمیں ایک کرسی اور ایک میز گول
تہی اور ایک اور کمرہ تہا جسمیں نہ کوئی
آسائش کے سامان تھے اور نہ کوئی گہڑی
وغیرہ تہی - ان کمرونکے دیکھنے سے
صاف ظاہر ہوتا تہا کہ ابی نہایت
ضروری اشیا کے سوا اور کچھہ اپنے پاس
نہیں رکھتا تہا - ابی خود عموماً دوسری
منزل پر بیٹھنا زیادہ پسند کرتا تھا -
جہانکہ اسکی علم الٰہی کی کتابیں جمع تہیں
وہ مہینوں بہر اپنی کتابوں میں مستغرق
رہتا تہا اس کا نوکر ایک کہڑکی میں سے
تمام آنیوالوں کو دیکھتا رہتا تہا - اور
اگر انکا چہرہ اس کو اچہا نہ لگتا تہا - یا
وہ کوئی ناواقف ہوتا تہا - تو وہ اُسے
جواب دیدیا کرتا تھا - کہ ابی پیرس میں
نہیں ہے اس جواب سے لوگوں کی تسلی
بہی ہوتی تہی کیونکہ ابی بڑا سیاح
بہی تہا - علاوہ ازیں خواہ ابی پیرس
ہو یا قاہرہ میں وہ ہمیشہ اپنے نوکر
کو کچھہ نہ کچھہ دیا کرتا تہا جسے کہ وہ
اپنے آقا کے نام پر غریبوں میں تقسیم
کر دیا کرتا تہا - کتب خانہ کے ساتھہ
کا کمرہ خواب گاہ تہا - اس
میں صرف ایک بستر چار آرام کرسیاں
اور ایک کوچ بچہا تہا - اور کوئی سامان
نہ تہا "

لارڈ ولمور روسان **مین سینٹ**
جارج میں رہا کرتا تہا وہ ان انگریز

سیاحوں میں سے تھا جو کہ اکثر اپنا اندوختہ
سیر و سیاحت میں خرچ کرتے ہیں۔ اس
نے اس کمرے کو جس میں وہ رہتا
تھا معہ ساز و سامان کرایہ پر لیا تھا
اور اسمیں صرف چند ساعت ہر
روز رہا کرتا تھا۔ اور سوتا وہاں کبھی
بھی نہ تھا۔ اسکی خصوصیتوں میں سے
ایک یہ تھی کہ وہ فرانسیسی زبان کا
ایک لفظ بھی نہ بولا کرتا تھا۔ حالانکہ
وہ اسے لکھتا بڑی صفائی سے تھا"
جس روز کہ مصنف (ولفرٹ) کو یہ
حالات معلوم ہوئے اس سے دوسرے
روز ایک شخص ۲۸ وفیرڈ کے ایک
کوٹھے پر ایک گاڑی سے اترا اور ایک
سبز رنگ کے دروازہ پر دستک دیکر
اس نے پوچھا کہ "آیا ابی لبونی اندر ہیں
نوکر۔ نہیں وہ آج صبح سے باہر
گئے ہوئے ہیں"
آدمی میری اس جواب سے تسلی
نہیں ہوتی کیونکہ میں ایسے شخص کی
طرف سے آیا ہوں جس کے واسطے
ہر شخص کو گھر ہونا چاہیئے مگر مہربانی
کرکے ابی لبونی کو یہ دیتا"
نوکر۔ میں نے جو کہا ہے کہ وہ گھر
نہیں ہیں۔
آدمی"۔ جب وہ آویں تو یہ کارڈ
اور یہ بند لفافہ انہیں دیدینا کیا
وہ آٹھ بجے تک آجاویں گے"
نوکر۔ یقیناً۔ مگر وہ اسوقت کام میں
لگے نہوں کیونکہ انکا کام میں ہونا بھی
باہر جانیکے برابر ہی ہوتا ہے۔
آدمی۔ اچھا میں اسیوقت آؤں گا"
یہ کہکر وہ چلا گیا وقت مقررہ پر وہ پھر
اسی گاڑی میں آگیا اس نے دروازہ پر
دستک دی دروازہ کھولا گیا اور وہ اندر
داخل ہوا اسدفعہ نوکر اس کے ساتھ
بڑی عزت سے پیش آیا جس سے معلوم
ہوا کہ اس کے رقعہ نے کچھ تاثیر کی ہے
پھر اس نے پوچھا۔ کیا ابی گھر ہی میں ہے
نوکر"۔ ہاں وہ اپنے کتب خانے میں کام
کر رہے ہیں مگر آپکا انہیں انتظار نہیں
وہ اجنبی ایک پتھر کی سیڑھی سے چڑھ
کر اوپر گیا۔ اور ایک میز کے آگے جسکے
اوپر ایک لمپ پڑا جل رہا تھا اس نے ابی
لبونی کو راہبوں کی پوشاک میں بیٹھے
ہوئے دیکھا لمپ کے اوپر ایک کاغذ
چڑھا ہوا تھا جس کے سبب اسکی روشنی
صرف میز ہی پر رہتی تھی اور باقی سب
کمرہ تاریک تھا"
آدمی"۔ کیا آپ ابی لبونی ہیں"
ابی"۔ جی ہاں۔ اور کیا آپ وہ شخص
ہیں جن کو کہ ایم بوڈی بودیل نے جو
پولیس کا افسر ہے میرے
پاس بھیجا ہے"

آدمی - جی ہاں "

ابی " آپ پولیس کے ایک ایجنٹ ہیں جو شہر پیرس کی حفاظت اور امن کے لئے مقرر ہیں "

آدمی - (کچھ پس وپیش سے) جی ہاں -

ابی نے اپنی عینک چڑھائی اور آپ بیٹھ کر اوسکو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر ملک اٹلی کے لہجہ میں بولا فرمایئے مجھسے کیا کام ہے میں ہر طرح سے حاضر ہوں "

اجنبی (ذرا رک کر) صاحب من جس کام کے لئے میں آیا ہوں وہ ذرا اعتباری اور پوشیدہ ہے سو آپکو بھی اسبات کا خیال رکھنا ہوگا "

ابی بہت خوب -

اجنبی - آپکی استبازی پر ہماری گورنمنٹ کو بڑا بھاری وثوق ہے اور اس لئے انھوں نے مجھے آپکے پاس بھیجا ہے تاکہ شہر کی امن اور حفاظت کے متعلق آپ سے کچھ حالات دریافت کروں سو امید ہے - کہ آپ دوستی اور تعلقات کی پرواہ نہ کرینگے اور جو کچھ میں پوچھونگا اس کا جواب مجھے اپنی ضمیر کے کہنے کے مطابق دینگے "

ابی - جو معاملات میری ضمیر مجھسے پوشیدہ رکھنے کے لئے کہے گی میں ان کو کبھی ظاہر نہیں کرونگا - میں ایک راہب ہوں (اور کنفشن (پادری کے سامنے گناہونکا اقرار) کے بھید میں کسی آدمی پر ظاہر نہیں کرسکتا وہ میرے اور خدا کے درمیان رہینگے اور کوئی انسانی طاقت ان کو مجھسے نہیں نکال سکتی "

اجنبی " ابی صاحب اسبات کا آپ فکر نہ کریں ہم آپکی ضمیر کی حتی الوسع رعایت کرینگے "

اسوقت ابی نے لمپ کو کسی ایسی طرز سے رکھدیا کہ اجنبی کے چہرہ پر پر لمپ کی روشنی خوب پڑنے لگی "

اجنبی ابی صاحب معاف فرماویں روشنی سے میری آنکھوں کو تکلیف ہوتی ہے - ابی نے روشنی کا رخ اسکے چہرہ کیطرف سے بدل دیا اور کہا " بولئے صاحب میں سنتا ہوں "

اجنبی " لو میں ابھی بات ختم کئے دیتا ہوں - کیا آپ کونٹ آف مانٹی کرسٹو کو جانتے ہیں "

ابی " کون مانٹی کرسٹو آپکی مراد شاید ایم زاکیونی سے ہے "

اجنبی " زکیونی - کیا اسکا نام کونٹ آف مانٹی کرسٹو نہیں ہے -

ابی " مانٹی کرسٹو تو ایک جائیداد یوں کہو کہ ایک پہاڑ ٹیلے کا نام ہے - خاندانی نام تو نہیں ہے "

اجنبی " اچھا ایسا ہی سہی لفظوں

پر بحث کرنے کی کیا ضرورت ہے
ہم آگے اُسے نزیکولی ہی کرکے
پکاریںگے ۔"
ابی "بہتر"
اجنبی "میں نے آپ سے پوچھا ہے
کہ کیا آپ اسے جانتے ہیں؟"
ابی "بہت اچھی طرح سے"
اجنبی ۔ اچھا تو وہ کون ہے"
ابی "وہ الشا کے ایک جہاز بنانے
والے کا بیٹا ہے"
اجنبی "ایسا ہی آگے بھی سنا ہے
مگر آپ جانتے ہیں کہ پولیس والے
نرے ناموں ہی پر قانع نہیں رہ
سکتے"
ابی (مسکراکر) اچھا اور کیا چاہتے
ہو۔ آپ کسی طرح سے قانع ہوں سہی"
اجنبی "کیا آپ جو کچھ کہتے ہیں
اسکا آپکو یقین ہے؟"
ابی "اس سوال سے آپکا کیا مطلب ہے"
اجنبی سنو صاحب میں آپکی راستبازی
پر شک نہیں رکھتا ۔ میں صرف پوچھتا
ہوں کہ آیا جو کچھ آپ کہتے ہیں اسپر آپ
کو وثوق ہے کہ نہیں"
ابی "میں اسکے باپ ایم زیکولی کو
جانتا ہوں۔
اجنبی بہت خوب"
ابی ۔ اور جب یہ ابی بچہ ہی تھا تو
میں اسکے ساتھ لکڑیوں والے احاطہ
میں کھیلا کرتا تھا ۔
اجنبی "مگر اس نے یہ کونٹ کا خطاب
کہاں سے لیا ہے"
ابی "آپکو معلوم ہے کہ یہ خطاب
روپیہ خرچنے پر مل سکتے ہیں ۔
اجنبی "اٹلی میں"
ابی "ہر جگہ"
اجنبی اچھا اس نے اتنی کثیر دولت
کہاں سے لی ہے"
ابی ۔ اتنی کثیر کہاں ہے"
اجنبی "آپکو معلوم ہے کہ کتنی ہوگی
ابی ۔ اسکی سالانہ آمد ڈیڑھ لاکھ سے
دو لاکھ تک ہوگی"
اجنبی "اسمیں تو کوئی محال عقل
نہیں ہے ۔ مگر میں نے سنا ہے کہ چالیس
پچاس لاکھ سالانہ ہے"
ابی "اگر دو لاکھ سالانہ آمدنی ہو تو
چالیس لاکھ تک سرمایہ جمع ہو سکتا ہے"
اجنبی "مگر میں نے تو سنا تھا کہ اسکی
سالانہ آمدنی پچاس لاکھ ہے"
ابی یہ ٹھیک نہیں ہے ۔
اجنبی ۔ کیا آپ جزیرہ مانٹی کرسٹو
کو جانتے ہیں"
ابی "کیوں نہیں ہر ایک شخص جو
بلیز موتیلینز یا روم سے سمندر کے
رستہ آیا ہوگا اسے جانتا ہوگا ۔ کیونکہ

جہاز اس کے پاس ہی سے گذرتے ہیں
اور یہ نظر آسکتا ہے۔

اجنبی "میں نے سنا ہے کہ یہ ایک بڑی
سہاونی جگہہ ہے"

اجنبی "یہ ایک بڑا ٹیلا ہے"

اجنبی "اچھا تو کونٹ نے یہ ٹیلا
کیوں خرید رکھا ہے"

ابی اپنے دل کی خوشی کیخاطر"

اجنبی "اپنے ایم زیکوی جوانی کے
واقعات سنے ہوں گے"

ابی "باپ کے"

اجنبی "نہ بیٹے کے جو کہ اب کونٹ
کہلاتا ہے"

ابی اس بات کی بابت مجھکو کوئی صحیح
علم نہیں ہے کیونکہ اس وقت سے
وہ میرے پاس نہیں تھا"

اجنبی "کیا وہ جنگ میں بھی گیا تھا

ابی "میں خیال کرتا ہوں کہ اس نے
فوجی نوکری کی ہے"

اجنبی "کس فوج میں"

ابی "بحری فوج میں"

اجنبی "کیا آپ اس کے کنفشر
(گناہوں کا اقرار لینے والا) نہیں ہیں"

ابی "جی نہیں میرا خیال ہے کہ وہ
پراٹسٹنٹ ہے (پراٹسٹنٹ گناہوں کا
اقرار کسی کے سامنے نہیں کرتے"

اجنبی "پراٹسٹنٹ"

ابی "میرا خیال ہے میں یقیناً نہیں
کہہ سکتا۔ اور فرانس میں تو اب مذہب
کی بالکل آزادی ہے"

اجنبی "بیشک اور ہمکو اسوقت اس
کے مذہب سے کیا تعرض ہے ہمکو تو
اس کے اعمال سے سروکار ہے اچھا
میں افسر پولیس کے نام پر آپ سے
پوچھتا ہوں کہ آپ کو اسکا کیا حال
معلوم ہے

ابی "وہ ایک بڑا فیاض آدمی ہے
جناب مقدس پوپ صاحب نے اسے
اس کی خدمات کے عوض میں نائٹ
کا کمرانسٹ بنایا ہوا ہے اس کے
پاس چھ یا سات انگشتریاں ہیں جو
مشرقی بادشاہوں نے اس کی کارہائے
نمایاں کی سند کے طور پر اسے دی ہوئی
ہیں"

اجنبی "کیا وہ انگشتریاں پہنا کرتا ہے"

ابی "نہیں مگر اسے انکا بڑا فخر ہے
وہ ان انعامات سے بڑا خوش ہوتا ہے
جو بنی آدم کے محسنوں کو دیئے جاویں

اجنبی "اچھا تو پھر وہ کیتھولک ہے
یہ بھی مذہب عیسوی کا ایک فرقہ ہے
جو پراٹسٹنٹ سے بہت ملتا جلتا ہے"

ابی "جی ہاں وہ کیتھولک ہے مگر اسکی

[illegible] ان سے نہیں ملتی "

اجنبی "کیا اس کے کوئی دوست بھی ہیں"

ابی "ہر ایک شخص جو اسے جانتا ہے اس کا دوست ہے "

اجنبی "کیا اسکا کوئی دشمن نہیں ہے"

ابی "ہاں صرف ایک شخص "

اجنبی "اس کا نام کیا ہے "

ابی " لارڈ ولمور "

اجنبی "وہ کس جگہ ہے "

ابی "وہ اب پیرس ہی میں ہے "

اجنبی "کیا وہ بھی مجھے کچھ حال بتا سکتا ہے "

ابی "[illegible] کے حالات وہ ہندوستان میں سنتا رہتا [illegible] انکی [illegible] سا اترتا تھا "

[illegible] اسکا گھر کا پتا معلوم [illegible]

[illegible]

ابی "[illegible] وہ جاسوسی [illegible] رہتا ہے مگر نہ مجھے کچھ معلوم [illegible] نہ خبر "

اجنبی "کیا آپکی بھی اوس انگریز سے کچھ مخالفت ہے "

ابی "میں کونٹ سے بڑی محبت رکھتا ہوں۔ اور وہ اس سے سخت متنفر رکھتا ہے۔ اس لئے آپ قیاس کرسکتے ہیں کہ ہم دوست نہیں ہو سکتے "

اجنبی "کیا آپکو معلوم ہو کہ کونٹ اس دفعہ سے پیشتر بھی کبھی پیرس میں آیا ہے۔

ابی "اس کا تو میں قطعی جواب دیسکتا ہوں۔ وہ آج تک کبھی یہاں نہیں آیا کیونکہ چھ مہینے ہوئے ہیں کہ اس نے مجھے یہاں کے حالات پوچھے تھے اور چونکہ مجھے معلوم نہ تھا کہ میں پھر کب آؤنگا اس لئے میں نے اس کو ایم کیوکل کنٹی کا پتا دیدیا تھا "

اجنبی "ایڈلریا "

ابی "نہیں بارن لولو میو اسکا باپ "

اجنبی "بس میں نے ایک سوال اور پوچھنا ہے اور میں انسانیت۔ مذہب اور عزت کے نام پر آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ صاف صاف جواب دینا "

ابی "پوچھئے "

اجنبی "کیا آپکو معلوم ہے کہ کونٹ نے آٹیل والا مکان کس ارادے سے خرید لیا ہے۔

ابی "مجھے معلوم ہے کیونکہ اس نے مجھے بتلایا تھا "

اجنبی "پھر بتلائیے۔

ابی "اسکا یہ منشا ہے کہ اسی ایک بالکل خانہ تباہ سے یہ کہہ کر ابی نے سر جھکا جس سے اسکا یہ مطلب تھا کہ میں اب مطالعہ میں لگنا چاہتا ہوں۔ اب

آپ تشریف لیجائیے اجنبی نے بھی
ایلی کا منشا معلوم کر لیا یا شاید اس نے
کہا ورنہ پوچھتا تھا۔ وہ اٹھا اور روانہ
ہوا۔ ایلی دروازہ تک اس کے ساتھ گیا
اجنبی "میں نے سنا ہے کہ آپ بڑے
خیرات کرنے والے ہیں۔ اگر آپ خود
بڑے دولتمند ہیں مگر تاہم میں آپ کو
غریبوں کیواسطے کچھ دینا چاہتا ہوں
امید ہے کہ آپ میرے ہدیہ کو رد نہ کیجئے
ایلی "میں آپ کا شکر ادا کرتا ہوں مگر
میں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتا ہوں
کہ جو مدد غریبوں کی ہو وہ صرف میری
ذاتی آمدنی سے ہو۔
اجنبی "مگر"
ایلی "جناب میرے ارادے کبھی بدلا نہیں
کرتے اور اگر آپکی سخاوت حرکت میں
آتی ہے تو آپکو سینکڑوں محتاج ملجائینگے
[illegible] سخاوت چاہتے
یہ کہکر ایلی نے دروازہ کھولا۔ اجنبی نے سلام
کہکر اپنی راہ لی۔ گاڑی اجنبی کو سیدھی
ایم ڈی ولفرٹ کے گھر لیگئی۔
ایک گھنٹہ بعد گاڑی پھر تیار ہوگئی اور
اس [illegible] ڈی [illegible] سینٹ جارج
[illegible] آگئے جہاں لارڈ ولمبور رہتا
تھا جناب میری اجنبی نے لارڈ ولمبور کیطرف
پہلے ہی ملاقات کے واسطے لکھدیا تھا۔
اور لارڈ نے ملاقات کا وقت دس بجے

مقرر کیا ہوا تھا۔ چونکہ یہ اجنبی دس
بجے سے دس منٹ پہلے پہونچا تو نوکروں
نے آسے کہا کہ لارڈ ولمبور جو وقت
کی پابندی کا خیال رکھتا ہے ابھی نہیں
آیا۔ مگر وہ وقت معہود [illegible]
جاو بیٹھا۔ وہ اجنبی کو [illegible]
میں لے گئے جسمیں مختلف قسم کی تصاویر
لٹک رہی تھیں اور جس کی روشنی بھی
دھیمی تھی جو شاید اجنبی کی نظر کا خیال
کر کے ایسی رکھی گئی تھی۔ اتنے میں [illegible]
کی آواز [illegible]
تھی کہ دروازہ کھلا اور [illegible]
وہ خاصہ اونچے قد کا آدمی تھا۔ اس کی
موچھیں پتلی اور بھوری سی تھیں اور
اسکا رنگ سفید تھا اسکا لباس بالکل
انگریزی وضع کا تھا۔ جس میں فرانسیسی
طرز کی بو بھی [illegible]
[illegible] پہلی بار [illegible]
آپکو معلوم ہے کہ میں فرانسیسی نہیں
بولا کرتا
اجنبی "میں جانتا ہوں کہ آپ ہماری
بولی میں گفتگو نہیں کرتے"
لارڈ "مگر [illegible]
[illegible]
[illegible]
کے لیئے انگریزی بولونگا کیونکہ وہ زبان
خوب جانتا ہوں"

لارڈ "تکلیف کی کوئی ضرورت نہیں ہو جو زبان آپکو آسان معلوم ہوتی ہے آپ وہی بولیں "

اجنبی - ملاقاتی خط پیش کیا جسکو کہ لارڈ ولمور نے غور سے پڑھا اور اسے ختم کرکے کہا میں خوب سمجھ گیا ہوں اب اس قسم کے سوالات شروع ہوئے جو کہ ابی لبوسی سے کئے گئے تھے مگر چونکہ لارڈ ولمور اپنی تئیں کونٹ کا دشمن کہتا تھا اور جواب بغیر کسی روک یا سوچ کے دیدیتا تھا - اسلئے آپکی دفعہ بہت لمبی گفتگو ہوئی - اُس نے کونٹ کی جوانی کے حالات بیان کرتے ہوئے ذکر کیا کہ وہ جوانی کے ایام میں ایک ہندوستان کے چھوٹے نواب کے ہاں ملازم ہوا تھا اس نواب کی انگریزوں سے لڑائی تھی اور میں اس کے مقابل میں انگریزوں کی طرف سے لڑا تھا اس جنگ میں زکونی قید ہو گیا مگر کسی طرح سے نکل کر بھاگ گیا پھر اس نے اپنی سیاحت شروع کی اور ڈ ولبن لڑنے لگا - پھر یونان کی بغاوت شروع ہوئی اور وہ یونانیوں کی طرف سے لڑا - اس اثنا میں اسے تھسلی کے پہاڑوں میں چاندی کی ایک کان مل گئی مگر اوس نے اسکو سب سے مخفی رکھا ناوانیو کے لڑائی کے بعد جبکہ یونان کی حکومت مستقل طور پر قائم ہو گئی اُس نے شاہ اوتھو سے اسکوہستان کے کانوں کا ٹھیکا مانگا اس کی یہ درخواست منظور ہو گئی - بس یہی اسکی آمدنی کا ذریعہ ہے جو قریباً بیس تیس لاکھ سالانہ ہے مگر یہ آمدنی کچھ مستقل نہیں ہے کیونکہ اگر یہ کان جاتی رہی تو بس آمدنی بھی ختم -

اجنبی "مگر آپکو معلوم ہے کہ وہ فرانس میں کیوں آیا ہے "

لارڈ ولمور " وہ ریلوے کا ٹھیکہ لینے کا فکر کر رہا ہے اور اس نے چونکہ ایک قسم کی تار سوچی ہے وہ اسے مکمل بھی کرنا چاہتا ہے "

اجنبی " اس کا سالانہ خرچ کیا ہوگا

لارڈ "کوئی پانچ چھ سو روپیہ - وہ بڑا کنجوس اور تنگ دل ہے "

اجنبی "کیا آپ کو اس کے اٹیل والے گھر کا حال معلوم ہے "

لارڈ "کیوں نہیں "

اجنبی - کیا معلوم ہے "

لارڈ "کیا آپ پوچھنا مانگتے ہیں کہ اس نے اُسے کیوں خریدا ہے "

اجنبی " ہاں "

لارڈ "کونٹ ایک قسمت آزما آدمی ہے جو کہ تجربہ کرتے کرتے اپنے آپ کو برباد کر لیگا - اس کو خیال ہے کہ اٹیل والے گھر کے قریب ایک تیل کا چشمہ ہے اُسنے باغ کو ابھی سے اس چشمہ کے معلو

کرنے کے لیے تین چار بار کھود ڈالا ہے مگر چونکہ اُسے ناکامی پر ناکامی ہوئی ہے اسلیئے وہ پاس والے سارے گھر بھی خریدنے کے فکر میں ہے۔ میری تو اس سے عداوت ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا نہ اُسے ریل میں کامیاب کرے اور نہ کسی اور کام میں۔"

اجنبی "آپکے جھگڑے کا باعث کیا تھا؟"

لارڈ "جب وہ انگلنڈ میں تھا تو وہ میرے ایک دوست کی بی بی کو بھگا کر لے گیا تھا۔"

اجنبی "آپ بدلا کیوں نہیں لیتے؟"

لارڈ "میں اتبک اس کے ساتھ تین ڈوئل لڑ چکا ہوں پہلے تلوار کے ساتھ دوسرے پستول کے ساتھ اور تیسرے دو دھارے تلوار کے ساتھ"

اجنبی "اُن ڈوئلوں کا نتیجہ کیا ہوا؟"

لارڈ "پہلی دفعہ اُس نے میرا بازو توڑ دیا۔ دوسرے دفعہ اُس نے مجھے سینے میں زخمی کیا۔ اور تیسری بار یہ برا زخم لگایا۔"

یہ کہہ کر اس نے ایک زخم دکھایا جسکی سرخی سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ نیا ہی ہے۔ اور کہا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ میرے اور کونٹ کے مابین جانی دشمنی ہے؟"

اجنبی "مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ پسے مارنے کی بہت فکر نہیں کرتے؟"

لارڈ - کیوں نہیں۔ میں ہر روز بندوق چلانے کی مشق کرتا ہوں۔"

بس اتنا ہی اجنبی دریافت کرنا چاہتا تھا یا یوں کہو کہ وہ انگریز اپنے تئیں اتنا ہی واقف ظاہر کرتا تھا۔ اجنبی تھا اور لارڈ ولمور کو سلام کرکے روانہ ہوا لارڈ نے بھی سلام کا جواب دیکر اور اسکے پیچھے دروازہ بند کرکے اپنی خوابگاہ کی طرف واپس آیا۔ جہاں کہ اس نے اپنے سرخ بالوں بھوری موچھوں مصنوعی جبڑوں اور اپنے بناوٹی زخم کو اتار کر رکھا اور ان کے نیچے سے کونٹ آف مانٹی کرسٹو کے سیاہ بال اور سیاہی مائل رنگ اور سفید دانت نکل آئے اور ایم ڈی ولفرٹ کے گھر کی طرف جو شخص گاڑی میں واپس آیا وہ پولیس کا افسر نہ تھا۔"

بلکہ خود ایم ڈی ولفرٹ ہی تھا۔ ایم ڈی ولفرٹ اب مطمئن ہوگیا۔ حالانکہ اس نے کوئی خاطر خواہ بات معلوم نہ کی تھی۔ اور اتیل کی دریافت کے بعد یہ پہلی رات تھی۔ کہ وہ آرام سے سو یا

سترّواں باب

(بال)

جولائی کا مہینہ تھا اور تپش سخت پڑ رہی تھی جبکہ ہفتہ مقررہ آپہونچا جس میں کہ البرٹ کا بال ہونا تھا۔ رات کے دس بج گئے تھے۔ مارسرف کے باغ کے بڑے بڑے درخت اپنی لمبی شاخوں کو گنبد نیلگوں کی طرف اٹھائے ہوئے تھے آسمان پر ستارے تو نظر آرہے تھے۔ مگر اس طوفان کے آثار ابھی بالکل معدوم نہ ہوئے تھے جو تمام روز لوٹ پڑنے کی دھمکی دیتا رہا تھا نیچے کے کمروں سے باجے کی آواز اور ناچ کا شور سنائی دے رہا ہے جب کہ روشندانوں میں سے جن میں کہ رنگین شیشے لگے ہیں روشنی کی لہریں نکل رہی تھیں۔ اس وقت باغ میں صرف دس نوکر تھے جنکو کہ آپ کے آقا کی طرف سے کھانا تیار کرنیکا حکم ملا تھا۔ اب تک یہ فیصلہ نہیں کیا گیا تھا کہ کھانا اندر کھانا چاہیئے یا کہ باغ کے پیچھے ایک خیمہ کھڑا کر لیا جاوے۔ مگر خوبصورت نیلے آسمان نے اب اسی باتکا فیصلہ کر دیا کہ باہر اندر سے بہتر ہے۔ باغ میں اب لالٹین لگائی گئیں اور فرانس کے دستور کے مطابق میز پر جس پر کہ کھانا کھایا جاتا تھا۔ طرح طرح کے گلدستے اور لیمپ سجائے گئے۔

اب مہمان آنے شروع ہو گئے میڈیم ڈنگلرس نے جیسے دل میں ان واقعات سے جو ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کچھ شک سا پیدا ہو گیا تھا بال پر جانے سے کچھ پس و پیش ظاہر کی تھی جبکہ صبح کے وقت اس کی گاڑی اتفاقاً ولفرٹ کی گاڑی سے دوچار ہوئی تھی۔

ولفرٹ نے میڈیم ڈنگلرس کو گاڑی ٹھیرانے کا اشارہ کیا اور جب دونوں گاڑیاں قریب آگئیں تو اس نے کہا "کیا آپ میڈیم ڈی مارسرف کے ہاں جائینگے۔"

میڈیم ڈنگلرس "نہیں میری طبیعت کچھ اچھی نہیں ہے۔"

ولفرٹ "[illegible] آپکا وہاں موجود ہونا از حد ضروری ہے"

میڈیم ڈنگلرس "اگر آپ فرماتے ہیں تو میں چلی جاؤں گی"

دونو گاڑیاں اپنے اپنے گھر چلی گئیں
یہی وجہ تھی کہ میڈیم ڈنیگلرس
مارسرف کے ہاں بڑی بن ٹھن کر گئی
وہ ایک دروازہ سے داخل ہوئی
اور اسیوقت مرسی ڈیس ۔
(میڈیم مارسرف) دوسرے درواز
سے آگئی ۔ میڈیم مارسرف نے جب
میڈیم ڈنیگلرس کو دیکھا تو وہ البرٹ
کو اس کے ساتھ ملانے کے لئے
اپنے ساتھ لائی ۔ البرٹ اسکے نزدیک
آیا اور اسکی پوشاک کی تعریف
کرکے اسکے بازو کو پکڑ کر اسے ایک
کرسی کیطرف لیگیا پھر اس نے
اپنے اردگرد دیکھا ۔"

میڈیم ڈنیگلرس ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ میری بیٹی کو دیکھ رہے ہیں ۔"

البرٹ (مسکراتے ہوئے) آپنے خوب پوچھا ہے یہ آپنے کیا ستم کیا ہے کہ اسے ساتھ نہیں لائیں ۔"

میڈیم ڈنیگلرس تسلی رکھو اسے میڈیم ویلنٹین لگئی تھی ۔ اور وہ دونو سفید پوشاک پہنے ہوئے پیچھے آرہی ہیں مگر مجھے بتلاؤ ۔"

البرٹ ۔" آپ کیا پوچھتی ہیں ۔"

میڈیم ڈنیگلرس ۔ کیا کونٹ آف مانٹی کرسٹو آج یہاں نہیں آئیگا ۔"

البرٹ ۔" سترہ ۔"

میڈیم ڈنیگلرس ۔" اس سے آپکی کیا مراد ہے ۔"

البرٹ ۔" میرا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک کی زبان پر کونٹ ہی کونٹ ہے اور آپ سے پہلے سولہ شخص مجھسے یہی سوال پوچھ چکے ہیں کونٹ کی آجکل بڑی قدر ہو رہی ہیں آپکو اس بات پر مبارک باد دونگا ۔"

میڈیم ڈنیگلرس ۔" کیا آپنے سبکو وہی جواب دیا ہے جو مجھکو دیا ہے ۔"

البرٹ ۔" ابھی میں نے آپ کو ابھی جواب کہاں دیا ہے ۔" سو آپ یقین رکھیں کہ کونٹ ضرور آئینگے ۔ ہمپر اسکی خاص عنایت ہے

میڈیم ڈنیگلرس ۔ کیا آپ کل تھیٹر میں تھے ۔"

البرٹ ۔ نہیں میں تو نہیں تھا ۔

" اچھا کیا اسنے وہاں بھی کوئی عجیب کام کیا ۔

میڈیم ڈنیگلرس کیا وہ ایسے کام کرنے سے رہ سکتا ہے دوسرے ایکٹ میں اس نے ایک گلدستے میں ایک انگشتری رکھکر ناچنے

والی کیطرف پھینکی جسکو دوسرے
ایکیٹ میں اپنی انگلی پر پہن کر نکلی
اچھا وہ یونانی شہزادی بھی اس
جگہ آئے گی "
البرٹ نہیں آپکو اس کے دیکھنے
کی خوشی نہیں ہوگی "
میڈیم ڈینگلرس " اچھا وہ
آپکو میڈیم ولفرٹ بلا رہی ہیں
جاؤ شاید انہیں کچھ کام ہوگا "
البرٹ " میڈیم ڈینگلرس کو
سلام کرکے میڈیم ولفرٹ کی
طرف گیا - جب وہ نزدیک پہونچا
تو وہ کچھ بولنے لگی "
البرٹ نے اُسے روک لیا اور
کہا " میں شرط لگاتا ہوں کہ
جو کچھ آپ کہنے لگی تھیں وہ میں نے
تاڑ لیا ہے "
میڈیم ڈینگلرس " اچھا تبلاؤ
آپنے کیا سمجھا ہے -
البرٹ اگر میں تبلاؤں تو کیا
آپ مان لیں گی "
میڈیم ولفرٹ " ہاں "
البرٹ " قسم کھاؤ "
میڈیم ولفرٹ - اچھا لو میں
قسم کھاتی ہوں "
البرٹ - آپ مجھ پوچھنے لگی

تھیں کہ کونٹ آئیگا یا نہیں "
میڈیم ولفرٹ - ہرگز نہیں
مجھے تو اسکا خیال بھی نہ تھا - میں
تو آپ سے یہ پوچھنے لگی تھی کہ آپکو
فرزند کی کوئی چٹھی آئی نہیں "
البرٹ " ہاں کل
میڈیم ولفرٹ - وہ کیا لکھتا
ہے "
البرٹ " وہ لکھتا ہے کہ وہ خط
کے ساتھ ہی روانہ ہو گیا ہے "
میڈیم ولفرٹ - اچھا اب
کونٹ کا حال بتاؤ آئیگا یا نہیں "
البرٹ " تسلی رکھو وہ ضرور آئیگا
میڈیم ولفرٹ - آپکو معلوم ہے
کہ مانٹی کرسٹو کے علاوہ ایک اور نام
اسکا بھی ہے -
البرٹ " مجھے تو معلوم نہیں -
میڈیم ولفرٹ " مانٹی کرسٹو تو
صرف ایک جاگیر کا نام ہے اس کا
خاندانی نام اور ہے "
البرٹ - میں نے تو کبھی نہیں
سنا "
میڈیم ولفرٹ خیر تو مجھے آپسے
زیادہ واقفیت ہے اسکا اصلی نام
زا میکولی ہے -
البرٹ " ممکن ہے "

میڈیم ولفرٹ "وہ مالٹا کا رہنے والا ہے"

البرٹ "یہ بھی ممکن ہے"

میڈیم ولفرٹ "وہ ایک جہاز بنانے والے کا بیٹا ہے"

البرٹ "آپ یہ سب ذرا اونچی بیان کریں آپکو تو بڑی کامیابی ہوتی ہے"

میڈیم ولفرٹ "اس نے ہندوستان میں نوکری کی تھی اور اس نے ایک چاندی کی کان نکالی اور اب وہ آئیل میں تیل کا کارخانہ بنانے کے لیے آیا ہے"

البرٹ "خوب خبر تو اچھی ہے۔ کیا مجھے اجازت ہے کہ اسے کسی اور کو بتاؤں"

میڈیم ڈینگلرس کوئی ڈر نہیں مگر خدا سمجھے کر اور میرا کسیکے پاس نام نہ لینا"

البرٹ "یہ کیوں"

میڈیم ولفرٹ "کیونکہ یہ ایک بھید ہے جو ابھی ظاہر ہوا ہے"

البرٹ "کس نے دریافت کیا ہے"

میڈیم ولفرٹ پولیس نے"

البرٹ "اچھا تو یہ خبر پھر کہاں سے نکلی"

میڈیم ولفرٹ "افسر پولیس کے ہاں سے - آپ جانتے ہیں کہ تمام پیرس اسکی شان و شوکت دیکھکر حیران ہو رہا تھا۔ پولیس کو اسبات سے فکر پیدا ہوئی اور انہوں نے جستجو کی"

البرٹ "اچھا تو اب کونٹ بیچارہ آوارہ گردی میں گرفتار کیا جاویگا" اور بہانہ یہ کیا جاویگا کہ وہ زیادہ دولتمند ہے"

میڈیم ولفرٹ "بیڑا تو جاتا مگر اسکی قسمت کچھ اچھی معلوم ہوتی ہے"

البرٹ "کیا اسے اس خطرہ کی خبر ہے جو اسکی گرد ہے"

میڈیم ولفرٹ "میرا خیال ہے کہ نہیں"

البرٹ "اچھا ہوگا کہ پھر آپ اسے بتلا دیں اچھا آتا ہے تو میں ذکر کرونگا"

ٹھیک اسوقت ایک جوان آدمی جسکی آنکھیں چمکتی تھیں۔ اور جس کے بال سخت سیاہ تھے آیا اور اس نے میڈیم ولفرٹ کو سلام کی البرٹ نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور کہا "میڈیم میں آپ کے سامنے میکسی میلین موریل کو پیش کرتا ہوں۔ جو کہ سپاہیونکے کپتان ہیں اور ہماری ملک کے بہت لائق اور بہادر افسر ہیں"

میڈیم ولفرٹ "دیکھو سرد مہری سی میں نے اس صاحب سے کونٹ کے آئیل والے مکان میں پہلے بھی ملاقات کی ہے"

اس جواب اور اسکی طرز آواز سے غریب موریل کا دل سرد ہو گیا مگر آہستہ جلدی اسکو بھی مل گیا کیونکہ جب وہ [illegible] اس نے دروازہ کے پاس ایک [illegible] دیکھا جسکی [illegible] آنکھیں [illegible] بڑی [illegible] جب [illegible]

کی نظر اُسپر پڑی تو اُس نے پھول لٹکا کر
جو اسکے ہاتھ میں تھا اپنے ہونٹھوں پر
لگایا - مورسل اس سلام کو سمجھ گیا اور یہ
دو نو زندہ بت جو کہ کمرے کے مختلف
... پر کھڑے تھے ایک دوسرے میں
... کہ وہ ایک لحظہ کے
... کھڑے رہا
... وہ کچھ دیر اوسی حالت میں رہتی
... بھی کونٹ آف مانٹی کرسٹو آگیا
ہم بیان کر آئے ہیں کہ اس شخص میں کچھ
ایسی کشش تھی کہ جہاں کہیں وہ جاتا تھا
... اسکی طرف متوجہ ہوجاتا تھا
... کی طرز ادا ... ایسی نہ ہوتی
... اس میں کوئی غیر معمولی بات ہو
... شان و شوکت نہیں
... دونوں کی نظر اسکی طرف کھینچ
... وجہ یہ کہ ہر ایک کی آنکھ کو اس
کی طرف کھینچ لاتی تھی - وہ اس کے چہرہ
کی غیر معمولی زردی اس کے لمبے بالوں
کی سیاہی اور اسکی طبیعت کی سنجیدگی
تھی اس کی آنکھوں کی سیاہی اور وہ
... رنج جس کے آثار اس کے رخ
... ہوتے تھے اپنے اندر کچھ ایسی
... رکھتے تھے کہ سب کی توجہ بے
... اسکی طرف کھینچی آتی تھی اسکا
چہرہ کوئی بڑا خوبصورت نہیں تھا مگر ...
... تھا اسکی ہر ایک حرکت اور
ہر ایک انداز کا کچھ مطلب ہوتا تھا مگر پیرس
کی دنیا کچھ ایسی عجیب تھی کہ ان باتوں پر بھی
توجہ نہ کرتی اگر کونٹ کے متعلق ایک اور
عجیب قصہ بھی مشہور نہ ہوتا "

داخل ہوتے ہی وہ مہمانوں کے گروہ میں
سے ہوتا ہوا میڈیم مارسرف کیطرف بڑھا
وہ ایک بڑے شیشے کے آگے جو دروازہ
کے مقابل رکھا تھا کھڑی ہوئی آنیوالوں کو دیکھ
رہی تھی - جونہی اُس نے کونٹ کو اپنی طرف
آتے دیکھا سوہ پیچھے مڑی اور اس نے مسکراتے
ہوئے اسکو ٹھیک اُسوقت سلام کیا جبکہ
کونٹ بھی اسکی طرف سلام کیلئے جھکا "
میڈیم مارسرف کو یہ خیال تھا کہ کونٹ
پہلے اس سے بات کریگا - مگر کونٹ اپنی
طرف سے یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ وہی پہلے
اس سے گفتگو چھیڑے گی - اس سبب سے
وہ دونو کچھ دیر تک خاموش ایک دوسرے کا منہ
تکتے رہے اور پھر کونٹ البرٹ کیطرف چلا
گیا جس نے بڑی تپاک سے اس کا
استقبال کیا "

البرٹ - کیا آپ میری ماں کو ملے ہیں "

کونٹ - مجھے ابھی اُن سے ملنے کی عزت
حاصل ہوئی ہے مگر میں نے آپکے باپ
کو نہیں دیکھا "

البرٹ " وہ دیکھو وہاں باغ ان
بڑے بڑے لائق آدمیوں کے درمیان
معاملات ملکی پہ گفتگو کر رہے ہیں "

کونٹ "خوب اچھا تو وہ جتنے آدمی وہاں کھڑے ہیں بڑے لایق ہیں۔ میرا ایسا خیال نہ تھا۔ اچھا تو کن کن فنون میں وہ لایق ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ لیاقت بھی کئی قسم کی ہوتی ہے"

البرٹ "وہ لمبے [illegible] سے چہرہ والا آدمی بڑا فاضل ہے اس نے روم کے گرد نواح میں ایک عجیب قسم کی چھپکلی دریافت کی تھی۔ اور اس نے فوراً اپنی تحقیقات کو انسٹیٹیوٹ کے سامنے رکھا اسپر مدت تک بحث ہوتی رہی مگر آخر اسکے حق میں فیصلہ ہو گیا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسکی اس تحقیقات سے علمی دنیا میں بڑی ہل چل مچا دی تھی۔ اور وہ جنٹلمین جو کہ پہلے لیجن آف آنر کا صرف ایک نائٹ تھا افسر بنا دیا گیا"

کونٹ "اگر وہ اسی لایق ہے کہ اسے افسر بنا دیا جاوے۔ اگر وہ ایک مینڈک دریافت کرتا تو شاید کمانڈر بنا دیا جاتا"

البرٹ "دوسرا [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔"

ڈیوڈ

کو حکم ہوا تھا کہ اکیڈمی میں [illegible] کے لیے اپنے کوٹ تیار کرے" یعنی علمی کونسل کا ممبر

کونٹ "اچھا تو وہ صاحب اکیڈمی میں ہیں"

البرٹ "ہاں گذشتہ دو برس سے وہ اکیڈمی کا ممبر بنا ہوا ہے"

کونٹ "وہ کس فن میں لائق ہے"

البرٹ "میرا خیال ہے کہ وہ خرگوشوں کے سر [illegible] [illegible] چھید [illegible]"

کونٹ "اور اس لیاقت کے عوض میں اکیڈمی آف سائنس کا ممبر بنا دیا گیا ہے"

البرٹ "نہیں فرانسیسی اکیڈمی کا"

کونٹ "مگر فرانسیسی اکیڈمی کو اس سے کیا تعلق ہے"

البرٹ "میں آپکو بتانے ہی لگا تھا"

کونٹ "شاید اس لیے کہ اسکے تجربہ نے علوم طبعی کو بڑی وسعت دی ہوگی"

البرٹ "نہیں صرف اسلئے کہ اس کی طرز تحریر بڑی اچھی ہے"

کونٹ "اچھے خط کے بدلے وہ اکیڈمی کا ممبر بنا ہے [illegible] سے تو اکیڈمی کے اور ممبر بھی بڑے [illegible] ہونگے"

البرٹ "جی ہاں"

کونٹ "اچھا تو پھر وہ تیسرا کون ہے"

البرٹ "وہ سب سے [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] **لبرل** [illegible]

اچھا نہیں سمجھتے۔ مگر دوسرے طرف

کسے پرچے اسکی بڑی تعریف کرتے ہیں اور یہ رائے دیتے ہیں کہ اُسے سفیر بنایا جاوے "

کونٹ اور سفارت پر اس کا دعویٰ کیا ہے "

البرٹ " اُسنے تین چار ناٹک لکھے ہیں۔ ایک اخبار میں آرٹیکل دیتے [illegible] پانچ چھہ سال سے وزیر [illegible] خلاف رائے دیتا رہا ہے "

کونٹ " شاباش مسٹر البرٹ آپ تو بڑے واقفکار آدمی ہیں۔ مگر مجھہ پر ایک مہربانی کرنا "

البرٹ۔ وہ کیا "

کونٹ " بس میری اُن صاحبان میں سے کسی سے ملاقات نہ کرانا۔ اور اگر وہ اس بات کی خواہش کریں تو مجھے اطلاع دینا " اسوقت کونٹ نے معلوم کیا کہ کوئی اس کا بازو دبا رہا ہے اس نے پیچھے مڑکر دیکھا تو ڈینگلرس پر اسکی نظر پڑی

کونٹ آہ بیرن صاحب آپ ہیں "

ڈینگلرس " آپ مجھے بیرن کیوں کہتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ مجھے اپنے خطابوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے "

(البرٹ سے) **البرٹ** صاحب میں آپکی طرح نہیں ہوں۔ آپکو اپنے خطاب سے بڑی محبت ہے "

کونٹ " اسمیں کیا شک ہے۔ اجی ہمارے پاس سوائے خطاب کے اور ہے کیا۔ اگر ہم سے خطاب چھین جاوے " تو ہم کچھہ نہیں۔ لیکن اگر آپ سے آپکا خطاب لے لیں تو پھر بھی آپ لکھہ پتی رہیں گے "

البرٹ " یہی خطاب مجھے اچھا لگتا ہے "

کونٹ " مگر کمبختی تو یہ ہے کہ لکھہ پتی کا خطاب بھی ہمیشہ نہیں رہتا اس کے ساتھہ بھی قسمت اور نصیب کی دم لگی ہوئی ہے جیسا کہ فرابنک فورڈ کے پولمین اور فرابنک لکھہ پتی ہی تھے مگر دیوالیے ہوگئے "

ڈینگلرس (زرد ہوکر) ہیں وہ دیوالیے ہوگئے ہیں "

کونٹ " مجھے آج ہی شام خبر آئی تھی۔ میران کے پاس کوئی دس لاکھ جمع تھا مگر چونکہ مجھے وقت پر آگاہی ملگئی تھی اس لئے کوئی ایک مہینہ ہوا کہ میں نے نکلوا لیا تھا "

ڈینگلرس افسوس انہوں نے میرے نام ابھی دو لاکھ کی ہنڈوی کی ہے "

کونٹ " مگر آپ نہ دیں۔ اُنکی ہنڈوی کی تو اب پانچ روپیہ بھی قیمت نہیں ہے "

ڈینگلرس۔ مگر اب تو ہو چکا میں ہنڈوی ادا کر چکا ہوں "

کونٹ " اچھا یہ دو لاکھ بھی انہیں کے

بھی"

ڈینگلرس" خاموش یہ باتیں مت بیان کرو (نزدیک آکر) نظر کرکے مسٹر کیول کنٹی کے سامنے" یہ کہکر وہ مسکرایا اور مسٹر کیول کنٹی کیطرف متوجہ ہوا البرٹ اپنی ماں کے ساتھ بات کرنے کے لئے چلا گیا تھا۔ اور ڈینگلرس کیول کنٹی کے ساتھ اس لئے کونٹ اب اکیلا رہ گیا۔ اس اثنا میں گرمی زیادہ سخت ہوگئی نوکر برف کے پیالے پکڑے ادہر ادہر جارہے تھے کونٹ نے اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا۔ نوکر نے ایک پیالہ اسکے پیش کیا۔ مگر وہ پیچھے ہٹ گیا اور اسنے پینے سے انکار کیا۔ میڈیم مارسرف کونٹ کیطرف دیکھ رہی تہی۔ اس نے دیکھا کہ وہ نہ کچھہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور ساتھہ ہی اس نے اس کے پیچھے ہٹنے کو بھی مشاہدہ کیا۔ جب البرٹ اس کے پاس پہونچا تو اس نے پوچھا" بیٹا کیا تمنے بھی دیکھا ہے"

البرٹ" اماں جان کیا"

میڈیم مارسرف" کہ کونٹ ہماری ضیافت کو قبول نہیں کرتا"

البرٹ" ہاں مگر اس نے میرے ساتھہ حاضری کھائی تھی۔ اور پہلا کھانا یہی تھا۔ جو اس نے پیرس میں کہایا۔

میڈیم مارسرف" مگر تمہارا امکان اور ہے اور ایم ڈی مارسرف کا اور ہے اور جیسے کہ وہ یہاں آیا ہے میں اسے دیکھ رہی ہوں"

البرٹ" اچھا"

میڈیم مارسرف" اس نے ابتک کچھہ بھی نہیں کھایا۔

البرٹ" کونٹ بڑا کم خور آدمی ہے"

میڈیم مارسرف" (حسرت سے مسکراکر) اس کے پاؤں پڑو اور اسکی منت کرو کہ کچھہ لیوے"

البرٹ" اماں جان اس بات کی کیا ضرورت ہے"

میڈیم مارسرف" بیٹا ضرور جاؤ اس سے تمہارا میرے پر احسان ہوگا

البرٹ نے اپنی ماں کا ہاتھہ چوما اور نزدیک گیا اور اس نے بہتیری کوشش کی کہ کسی طرح وہ کچھہ قبول کرے مگر اس نے انکار کر دیا۔ البرٹ اپنی ماں کے پاس واپس آیا مگر اسکا رنگ کونٹ کی ضد کو دیکھ کر اڑ گیا ہوا تھا جب البرٹ اس کے پاس پہونچا تو وہ بولی" البرٹ تمنے دیکھا ہے کہ وہ کسطرح انکار کرتا ہے

البرٹ" انکار کرتا ہے تو کرنے دو آپ کو اس بات سے کیوں رنج پہونچتا ہے

میڈیم مارسرف" البرٹ تم جانتے ہو کہ عورت کا بھی ایک عجیب عالم ہے میری سخت آرزو ہے کہ کونٹ میرے

گھر میں کچھہ تہوڑا سا کھاوے مگر شاید اُسے ہمارے ملکی کھانے پسند نہ آتے ہوں اور وہ کوئی اور اپنی مذاق کی چیز چاہتا ہو"

البرٹ "جی نہیں میں نے آپلی میں اُسے دیکھا کہ وہ سب کچھہ کھا لیتا ہے۔ آج شام کو اسکا کھانے کو جی نہیں چاہتا"

میڈیم مارسرف "شاید اُسے برف کی خواہش اس لئے نہیں ہے کہ اُسے ہماری طرح گرمی نہیں لگتی"

البرٹ "میرا یہہ خیال نہیں ہے کیونکہ تھوڑی دیر ہوئی اس نے گرمی کی بڑی شکایت کی اور پوچھا کہ روشندان کھڑکیوں کی طرح کھول کیوں نہیں دیئے جاتے۔

میڈیم مارسرف "بات یہہ ہے کہ وہ ہمارے گھر سے کوئی چیز کھانا نہیں چاہتا۔ اچھا" یہہ کہکر وہ کمرے میں سے چلی گئی۔ اس کے ایک ہی منٹ بعد روشندان سب کھول دیئے گئے اور اُن کے کھلتے ہی ایک اسب خوشبو سے معطر ہوا کا جھونکا آیا کہ ناچنے والوں گانے والوں اور باتیں کرنیوالوں نے خوشی کا ایک نعرہ بلند کیا۔ اسیوقت میڈیم ڈی مارسرف پھر آگئی مگر وہ پہلے سے بھی زیادہ زرد ہو رہی تھی مگر فوراً اس حلقہ کیطرف گئی جس کا کہ اسکا خاوند مرکز بنا ہوا تھا

اور بولی "کونٹ صاحب ان صاحبان کو یہاں کیوں روک رکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر وہ باغ کی معطر ہوا کھائیں تو وہ بڑے محظوظ ہوں گے"

ایک **بوڑھا جرنیل** "ہم تو باغ میں اکیلے نہیں جاویں گے"

میڈیم مارسرف "اچھا میں آپکے ساتھہ چلونگی رمانئی کرسلوسے) کونٹ صاحب کیا آپ مجھے اپنا ہاتھہ دینگے"

کونٹ ان سادہ الفاظ کے سننے سے قریباً حیران کھڑا رہ گیا اور پھر اس نے اپنی آنکھیں میڈیم مارسرف پر لگائیں۔ اس نے صرف ایک لحظہ ہی دیکھا مگر اس ذرا سی نظر کے اتنے معنے تھے کہ میڈیم کو وہ سو برس کی معلوم دی۔ اس نے میڈیم کو اپنا ہاتھہ دیا میڈیم نے اسے پکڑا یا یوں کہو کہ اُسے صرف اپنے ننھے ہاتھہ سے چھوا اور وہ اکٹھے سیڑھیاں اترنے لگے دونو طرف گلدستے رکھے تھے۔ ان کے پیچھے ایک اور راستہ سے بیس اکیس آدمی خوشی کے نعرے بلند کرتے ہوئے باغ میں داخل ہوئے"

آٹھواں باب

روٹی اور نمک

میڈیم مارسرف کونٹ کے ساتھ ایک پھولوں کے بنے ہوئے دروازہ میں داخل ہوئی اور وہاں ٹھہر کر بولی "کونٹ صاحب کمرے میں بڑی سخت گرمی تھی"

کونٹ "ہاں میڈیم بڑی گرمی تھی اور آپنے خوب سوچی کہ کل دروازوں اور روشندانوں کو کھول دیا جب وہ بول چکا تو اس نے معلوم کیا کہ میڈیم مارسرف کا ہاتھ کانپ رہا ہے اور اس نے پوچھا "میڈیم آپکی پوشاک بڑی پتلی ہے۔ اور آپکے اوپر بھی کوئی چادر نہیں ہے اسوجہ سے شائد آپکو سردی معلوم ہوتی ہے"

میڈیم مارسرف نے کونٹ کے سوال کا کچھ خیال نہ کیا اور بولی "آپ جانتے ہیں کہ میں آپکو کہاں لیجا رہی ہوں"

کونٹ "میڈیم نہیں مجھے نہیں معلوم مگر آپ دیکھتی ہیں کہ میں جانے سے کوئی انکار نہیں کرتا"

میڈیم مارسرف "ہم سبز گھ

کیطرف جا رہے ہیں جو کہ اس جنگلی کے پیرے سے ہے"

کونٹ نے میڈیم کیطرف اس انداز سے دیکھا گویا کہ وہ اس سے کچھ پوچھنا چاہتا ہے مگر وہ خاموش چلتی رہی کونٹ بھی زبان سے کچھ نہ بولا۔ آخر وہ سبز گھر میں پہونچ گئے۔ اسمیں بڑے اعلی قسم کے پھل تھے جو کہ مصنوعی گرمی سے پکائے ہوئے تھے کیونکہ سورج اس ملک میں بڑا کم نکلتا ہے ہمارے فرانسیسی انگور آپکے سسلی اور سائپرس کے انگوروں سے تو لگا نہیں کھا سکتے مگر پھر بھی کیسے لطیف ہیں ہمارے ملک کی گرمی بھی تو ایسے چیزوں کے لئے کافی نہیں ورنہ شائد ان سے اچھے ہوتے چکھئے کھا لیجئے"

کونٹ نے تسلیم کی مگر پیچھے ہٹ گیا"

میڈیم مارسرف "[illegible] ہوئے کیا آپ نہیں لینگے"

کونٹ "میڈیم معاف فرمائیے میں کبھی انگور نہیں کھاتا"

میڈیم مارسرف نے انگور ہاتھ سے پھینک دیئے اور یاس سے آہ بھری ایک نہایت ہی خوش رنگ اور پکی ہوئی ناشپاتی ایک پاس کی دیوار کے ساتھ لٹک رہی تھی۔ میڈیم مارسرف نے نزدیک ہو کر اسے توڑا اور کہا

یہ تو کھائیے"

کونٹ نے پھر انکار کر دیا اسپر وہ سخت مضطر ہوئی آہ بھر کر بولی ہیں پھر انکار۔ کونٹ صاحب آپ مجھے بہت تکلیف دیتے ہیں اسکے بعد بہت دیر تک جانبین سے کوئی نہ بولا آخر میڈیم ایک مستمندانہ نگاہ سے دیکھ کر بولی" عرب میں ایک نہایت اچھا دستور ہے کہ جب دو آدمی ایک ہی چھت کے نیچے کھانا کھا لیں تو پھر ابدالآباد کے لئے دوست بن جاتے ہیں

کونٹ " میڈیم صاحبہ اس دستور سے خوب واقف ہوں۔ مگر ہم تو عرب میں نہیں رہتے۔ ہم فرانس میں ہیں اور اسجگہ ابدالآباد کی دوستی ایسی ہی کمیاب اور شاذو نادر ہے جیسا کہ نمک پانی بانٹ کر کھانیکا دستور کالعدم ہے"

میڈیم مارسرف اس بات کو سن کر بیدم ہوگئی اور کونٹ کے بازو کو اضطراب اور بے قراری میں دبا کر وہ بولی" مگر ہم تو دوست ہیں۔ کیوں کونٹ صاحب ہیں کہ نہیں"

کونٹ کا رنگ اسبات کو سنکر زرد ہوگیا اسکا خون دل کیطرف گیا اور پھر اسکے رخسارہ پر آیا اور انہیں سرخ کر دیا اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور وہ بولا" بیشک ہم دوست ہیں بھلا ہم دوست کیوں نہوں"

یہ جواب کچھ اس طرز سے دیا گیا کہ میڈیم مارسرف کی تسلی نہوئی سو اس نے پیچھے ہٹ کر ایک سرد آہ بھری جو بالکل چیخ کے قریب تھی۔ اور وہ بولی میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں"

انہوں نے اب پھر ٹہلنا شروع کیا۔ کوئی دس منٹ تک خاموش ٹہلے ہونگے کہ میڈیم اچانک بولی کیوں صاحب یہ سچ ہے کہ آپنے بڑی سیاحت کی ہے اور دور دراز ملک دیکھے ہیں اور بڑے بڑے دکھ اٹھائے ہیں"

کونٹ " میڈیم میں نے بڑے دکھ اٹھائے ہیں

میڈیم مارسرف " مگر ابتو آپ خوش ہیں؟"

کونٹ " جی ہاں کیونکہ کوئی شخص مجھے شکایت کرتے ہوئے نہیں سنتا

میڈیم مارسرف۔ آپکی موجودہ خوشی نے آپ کے دل کو نرم کیا ہے یا نہیں"

کونٹ " میری موجودہ خوشی میرے گذشتہ دکھوں کے برابر ہے"

میڈیم " کیا آپ بیاہے ہوئے ہیں

کونٹ " (کیا نہیں سوجھتے) میں بیاہا

ہوا یہ کون کہتا ہے"

میڈیم ۔ مجھ تو کسی نے نہیں بتلایا مگر تماشو مین عموماً آپکے ساتھ ایک جوان اور خوبصورت عورت ہوا کرتی ہے"

کونٹ "میڈیم وہ ایک بادشاہ کی بیٹی تھی اور میں نے اسے قسطنطنیہ میں بکتے ہوئے خریدا تھا چونکہ میرا دنیا میں اور کوئی نہیں ہے اسلئے میں نے اُسے اپنی بیٹی بنایا ہوا ہے"

میڈیم "اچھا تو آپ اکیلے رہتے ہیں"

کونٹ "جی ہاں"

میڈیم "آپکا نہ کوئی باپ ہے نہ ماں نہ کوئی اور رشتہ دار"

کونٹ "جی نہیں کوئی نہیں"

میڈیم آپکے پاس کوئی نہیں جو دنیا سے آپکی محبت بڑھاوے تو آپ زندہ کسطرح سے ہیں"

کونٹ "میڈیم اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے مالٹا میں میں ایک جوان لڑکی پہ عاشق ہوا تھا اور میں اُس سے شادی کرنے کو ہی تھا کہ جنگ [illegible] مجھے [illegible] جانا پڑا میرا خیال تھا کہ وہ ثابت قدم رہے گی اور میرے پیچھے شادی نہ کرے گی مگر جب میں واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ دوسرے کے گھر میں ہے عموماً جوانی میں ایسا ہو جاتا ہے

مگر شاید میرا دل زیادہ کمزور تھا مجھے اسبات سے سخت رنج ہوا ۔ باقی میرا حال سب آپکو معلوم ہے" کونٹ یہاں ٹھیر گیا گویا کہ وہ دم لینا چاہتا ہے"

میڈیم مارسرف "ہاں ۔ اور آپکے دل میں اب تک اسکی محبت باقی ہے بیشک آدمی ایک ہی کو محبت کر سکتا ہے" اچھا کیا آپنے پھر بھی کبھی اسے دیکھا ہے یا نہیں"

کونٹ "کبھی نہیں"

میڈیم مارسرف ۔ "کبھی نہیں"

کونٹ ۔ میں پھر کبھی اس [illegible] کی طرف نہیں گیا جہاں وہ رہا کرتی تھی ۔

میڈیم "مالٹا میں"

کونٹ "ہاں"

میڈیم مارسرف "اچھا تو وہ اب مالٹا میں رہتی ہے"

کونٹ "ایسا ہی خیال ہے"

میڈیم مارسرف "اچھا [illegible] نے جو آپ کو [illegible] آپنے بھلا دیا ہے"

کونٹ "ہاں میں نے اُسے معاف کر دیا [illegible]"

میڈیم مارسرف "معاف تو [illegible] کیا ہے مگر کیا آپ ابھی تک [illegible] ہیں جنہوں نے آپ کو جدا کیا"

کونٹ "میں انکا دشمن ہرگز نہیں [illegible]

کیوں انکا دشمن رہوں "

میڈیم مارسرف اب کونٹ کے مقابل میں کھڑی ہوگئی اور وہ انگور جن میں سے کچھ ابھی اسکے ہاتھ میں تھے اس کے آگے کرکے بولی " کچھ تو لیں "

کونٹ " میڈیم میں یہ نہیں کھایا کرتا "

میڈیم مارسرف نے انکو مایوس ہوکر پرے پھینکدیا اور بولی " ہائے ضدی آدمی "

کونٹ نے اس ملامت کی کچھ پرواہ نہ کی - اسوقت البرٹ دوڑا ہوا آیا - اور آتے ہی چلایا " اماں جان ایک ماجرائے جانکاہ واقعہ ہوا ہے "

میڈیم دگویا کہ وہ خواب سے بیدار ہوئی ہو) کیا ماجرا واقع ہوا ہے - اس نے کہا ہاں تباہی بیشک ہمیں تباہی کی خبر آتی ہے "

البرٹ " ایم ڈی ولفرٹ اپنی بی بی اور بیٹی کو لینے کے لئے آیا ہے "

میڈیم مارسرف " وہ کیوں "

البرٹ " اس لئے کہ میڈیم سینٹ مران ابھی پیرس میں پہونچی ہیں اور وہ مونشیو اور میڈیم ڈی سینٹ مران کی وفات کی خبر لائی ہے - جو کہ مارسیلیز سے ایک منزل پرے واقع ہوئی میڈیم ولفرٹ جو کہ آج بڑی خوشی خوشی ہے تو اس خبر کا یقین ہی نہ آیا - مگر میڈیم ویلنٹین سب بات کو تاڑ گئی تھی ایسا ہوا گویا کہ اسپر بجلی گری ہے "

اور وہ بیہوش ہوگئی "

کونٹ " ایم ڈی مران کا میڈیم ویلنٹین سے کیا رشتہ "

البرٹ " وہ اس کا نانا تھا اور فرنز کے ساتھ اسکی شادی کرنیکے لیے آرہا تھا "

کونٹ " اوہو پھر شاید فرنز کو دیر لگیگی "

میڈیم مارسرف " جانے بھی دو - اچھا بتاؤ کیا ہم دوست نہیں ہیں "

کونٹ - میڈیم میں اپنی آپکا اپنا دوست نہیں کہہ سکتا مگر میں ہر وقت آپکا دست بستہ غلام ہوں میڈیم مارسرف اس بات کو سنکر بہ از اندوہ والم چلی گئی اور بمشکل اسکے کہ وہ دس قدم گئی ہو کونٹ نے اُسے آنکھوں سے آنسو پونچھنے کے لئے رومال اٹھاتے ہوئے دیکھا "

البرٹ (حیران ہوکر) "کونٹ صاحب کیا آپکا میری ماں سے کچھ اختلاف ہے "

کونٹ " اختلاف کیوں کیا اپنی نہیں سنا کہ وہ اپنے تئیں میرا دوست کہتی ہی نہیں " اب وہ باتیں کرتے ہوئے ڈرائنگ روم میں پہونچے جبکہ میڈیم ولفرٹ اور ویلنٹین نے ابھی چھوڑا تھا - کچھ دیر بعد کونٹ نے بھی رخصت لی اور چلا گیا -

---

بہتروّاں باب

میڈیم ڈی سینٹ مران

ایم ڈی ولفرٹ کے مکان پر سچ مچ ایک اداس کر دینے والا سانحہ واقع ہوا تھا۔ لیڈیوں نے بال میں جانے کے لئے ولفرٹ کی بہتیری منت سماجت کی تھی مگر اس نے ایک نہ مانی تھی۔ جب وہ چلی گئیں تو وہ معمول کے مطابق اپنے مطالعہ خانہ میں گیا ہمیشہ تو ولفرٹ کے آگے بہت سے کاغذ رہا کرتے تھے جنکے دیکھنے میں وہ مستغرق رہا کرتا تھا مگر آج کاغذ کاغذ کم تھے وہ آج پڑھنے کی غرض سے نہیں بیٹھا تھا بلکہ سوچنے کی غرض سے!!

مطالعہ خانے میں جاتے ہی اس نے دروازہ بند کر لیا اور حکم دیدیا کہ سوائے بڑے بڑے ضروری کام کے اسے کوئی نہ بلایا جائے۔"

وہ ایک آرام چوکی پر بیٹھ گیا اور ان واقعات پر سوچنے لگا جنکی یادیں پچھلے چند دنوں سے اس کے دل کو تردد پیدا کرنے والے خیالات سے بھرے رکھا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے اپنی میز کا ایک دراز کھولا جس میں سے کچھ کاغذ نکلے۔ ان کاغذات پر خاص طرح کے حرفوں میں جو صرف اسے ہی معلوم تھی اس کے ان اشخاص کے نام لکھے ہوئے تھے جو کاروبار کے معاملات میں یا ملکی معاملات میں اس کے دشمن بنے ہوئے تھے۔ ان کی تعداد بہت بڑی تھی اور بعض انمیں سے بڑے طاقتور نام تھے مگر وہ انہیں دیکھ کر اسی قسم کے اطمینان اور تسلی سے مسکرایا کرتا تھا جس کے ساتھ ایک مسافر جو کہ پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہو ان وحشت ناک ٹیلوں اور غاروں کو دیکھ کر مسکراتا ہے جنسے وہ پار ہو گیا ہے اور جو اسے کچھ تکلیف نہیں دے سکتے اس دفعہ جبکہ اسنے یہ نام پڑھے اور ہر ایک کی بابت کچھ کچھ سوچا تو اس نے اپنا سر ہلایا۔ اور اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے بولا "انہیں میرے دشمنوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ اتنی مدت انتظار کرتا اور اب اس خطرناک بھید کے ذریعہ مجھ سے بدلا لینے کے لئے آتا معلوم ہوتا ہے کہ کسی سیکن نے بات کسی راہب کو سنائی ہوگی اور اس ... کونٹ نے سن لی ہوگی ... ہوگا کہ اس بات کی تحقیق کرے ... دیر سوچکر) مگر میں کہتا ہوں کہ اسکو ... کو جبکہ مالٹا کے ایک جہاز ...

بیٹا ہے اور جو کہ پیرس میں اب پہلی ہی دفعہ آیا ہے اس مخفی اور فضول بات کے تحقیق کرنے سے کیا غرض ہو سکتی ہے اے تبوخی اور لارڈ ولمور کے بیان سے کہ پہلا اسکا دوست ہے اور دوسرا دشمن میرے خیال میں اتنا ضرور ہوتا ہے کہ کبھی بھی کسی حالت میں اور کسی عورت سے میرا اور اس کا کوئی تعلق نہیں ہوا۔

ولفرٹ یہ باتیں تو اپنے آپ کو کہہ رہا تھا مگر اسکا دل خود انکو نہیں مانتا تھا وہ بھید کے ظاہر ہو جانے سے اتنا نہیں ڈرتا تھا کیونکہ وہ آسانی سے انکار کر کے اسکا الزام اپنے سر پر سے ٹال سکتا تھا فکر مند وہ تھا تو اس بات کا تھا کہ اس بھید کا پتا کس نے نکالا ہے جب وہ اس خیال میں مستغرق تھا تو ایک گاڑی کے آنے کی آواز اسکے کان تک پہنچی پھر اس نے کسی بوڑھے آدمی کی سیڑھیوں پر چڑھنے کی آہٹ سنی اور اس کے کمرہ کے روبرو پہنچنے کی آواز آئی اس نے دروازہ کی بلی کھولی اور فوراً ایک بوڑھی عورت جس نے اپنی شال اپنے بازو پر رکھی ہوئی تھی اور اپنی ٹوپی ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی اندر داخل ہوئی اس کے برف جیسے سفید بال اسکی شکن دار پیشانی پر پڑے تھے اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں

وہ آتے ہی چلائی کہ ہائے مصیبت والے قسمت میں ضرور مر جاؤنگی۔ میں نہیں بچونگی۔ ہائے خدایا اور پھر ایک کرسی پر جو کہ دروازہ کے پاس پڑی تھی گر کر اس نے آہیں بھرنی شروع کیں۔ نوکر جو کہ دروازہ کے نزدیک کھڑے تھے انہیں جرأت نہ پڑی کہ اسکے پاس جائیں اور وہ لوٹیشیر کے بوڑھے نوکر کیطرف دیکھتے رہے جس نے کہ اپنے آقا کے کمرے سے یہ شور سنا تھا اور ان کے پیچھے کھڑا تھا۔ ولفرٹ اٹھا اور اپنی ساس کی طرف دوڑا کیونکہ وہ وہی تھا اور چلایا کیوں کیا ہوا ہے بتاؤ کس بات نے آپ کو اتنا پریشان کیا ہے کیا ایم ڈی مران آپ کے ساتھ نہیں ہے"

میڈیم مران نے بغیر کسی تمہید کے فوراً جواب دیا "ایم ڈی مران مر گیا ہے" معلوم ہوتا تھا کہ وہ مبہوط ہو گئی ہے"

ولفرٹ سنتے ہی پیچھے ہٹ گیا اور ہاتھ ملتے ہوئے چلایا "نہیں مر گیا۔ ابھی اچانک۔ موت"

میڈیم مران "ایک ہفتہ گزرا ہے کہ میں اور میرا خاوند کھانا کھانے کے بعد گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے میرا خاوند چند روز سے کچھ بیمار سا تھا مگر ویلنٹین کو دیکھنے کی خواہش نے اس کو وقتی تقویت دی ہوئی تھی۔ اور باوجود

اپنی بیماری کے وہ چاہتا تھا کہ روانہ ہوجاوے
جب ہم عارسیلین سے کوئی دس کوس
نکل آئے تو اُس نے کچھ دوائی کھائی
جس کو وہ ہمیشہ سے کھایا کرتا تھا کھاتے
ہی اسپر ایک ایسی گہری نیند طاری ہوئی
کہ مجھ کو فکر پڑگئی۔ میں نے اسکو جگانا چاہا
مگر کسی خیال سے نہ جگایا۔ اس کے بعد
میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ سُرخ ہوگیا
ہے اور اسکی پیشانی کی رگیں بڑی زور سے
تڑپنے لگی ہیں۔ مگر چونکہ اندھیرا پڑ گیا
اس لئے مجھے بھی نیند آگئی۔ اور میں سوگئی
مگر ابھی آنکھ لگنے ہی نہ پائی تھی۔ کہ مجھے ایک
چیخ سنائی دی یہ اسکے مُنہ سے نکلی تھی اور
اس نے اپنا سر پیچھے ڈال دیا میں نے گاڑی
کھڑی کروائی اور اُسے آواز دی مگر بولے
کون پھر میں نے اسے ہوش اور دوائی پلائی
مگر کچھ بھی نہ ہوا اسکا کام تمام ہوچکا تھا۔"

ولفرٹ مبہوط الحواس اس بیان
کو سن رہا تھا۔ اور جب وہ چپ ہوئی تو
وہ بولا۔ تو آپنے ڈاکٹر کو نہ بلوایا۔"

میڈیم مران " فوراً مگر اب وقت
گزر گیا ہوا تھا۔"

ولفرٹ " مگر ڈاکٹر نے یہ نہ بتایا کہ
وہ کس بیماری سے مرا۔"

میڈیم " اس نے کہا تھا کہ سکتہ کی بیماری
ہوئی ہے۔"

ولفرٹ اچھا پھر آپنے کیا کیا۔"

میڈیم مران " ایم ڈی مران ہمیشہ
سے یہ آرزو ظاہر کیا کرتا تھا۔ کہ اگر میں
پیرس سے باہر کہیں مرجاؤں۔ میری
لاش ضرور میری آبائی قبرستان
میں لاکر دفن کرنا۔" سو اسکی اس وصیت
کے مطابق میں نے اس کا جسم ایک سیسے
کے صندوق میں رکھوایا۔ اور وہ میرے
پیچھے آرہا ہے۔"

ولفرٹ " ہاں پیاری ماں آپ کی
عمر اور یہ عظیم صدمہ اور پھر ایسے مشکل
کام۔"

میڈیم مران " خدا نے اس کام میں میری
امداد کی ہے۔ اگر میں مرجاتی تو ضرور وہ بھی
میری ایسی ہی عزت کرتا جیسی کہ میں نے
اسکی کی ہے یہ سچ ہے کہ جیسے وہ مرگیا ہے
میری ہوش اُڑ گئی ہیں۔ میں رو بھی نہیں
سکتی مگر رونے سے رہ بھی نہیں سکتی
ابھی ویلنٹین کہاں ہے اسی کے سبب
تو میں یہاں آئی ہوں۔ میں ویلنٹین کو
دیکھنا چاہتی ہوں۔"

ولفرٹ نے خیال کیا کہ اگر اُسے یہ
بتایا کہ **ویلنٹین** بال میں گئی ہوئی ہے
تو اندھیر ہوجائیگا پس اس نے کہا کہ وہ
اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ باہر گئی ہوئی ہے
اور ابھی آجاویگی۔"

میڈیم مران " ابھی ابھی بیاسی ابھی
ملنا چاہتی ہوں۔"

ولفرٹ نے بوڑھی عورت کا بازو پکڑا اور اسے اپنے کمرے میں لے گیا اور بولا۔ "اماں جان اس جگہ آرام کرو۔"

میڈیم سینٹ میران نے اس لفظ کے سننے پر اپنا سر اٹھایا اور اس شخص کی طرف دیکھ کر جس کا چہرہ اسے اپنی بیٹی کی یاد دلاتا تھا۔ وہ بڑی متاثر ہوئی اور روتی ہوئی ایک کرسی کے پاس گر پڑی۔ ولفرٹ جبکہ بوڑھا بیرولش حیران و مضطر اپنے آقا کی طرف دوڑا۔ کیونکہ بوڑھے آدمیوں کو اس سے بڑھکر اور کوئی بات پریشان نہیں کرتی کہ وہ جنہیں کہ موت نے کچھ عرصہ کے واسطے چھوڑ دیا ہے اور کسی دوسرے کا کام تمام کیا ہے دیکھیں۔

ولفرٹ نے جاکر ایک گاڑی منگوائی اور خود اپنی بی بی اور بیٹی کو لینے کے لئے دوڑا۔ جب وہ مارسرف کے ہاں جاکر کمرہ کے دروازہ پر پہونچا تو وہ انتظار زدہ تھا کہ ویلنٹین اسکی طرف بیٹھی ہوئی تھی اور کہنے لگی "ہاں بابا میں جانتی ہوں کہ کوئی مصیبت آئی ہے۔"

ولفرٹ "ویلنٹین تمہاری نانی آئی ہیں۔"

ویلنٹین "اور نانا؟" ولفرٹ نے کوئی جواب نہ دیا اور اپنا ہاتھ اپنی لڑکی کیطرف بڑھایا۔ مگر ویلنٹین سمجھ گئی وہ لڑکھڑائی اور گر گئی۔ ولفرٹ اور بی بی اسے مشکل سے گاڑی تک لے گئے

اور اپنی پھوپھی اداسی اور حسرت چھوڑ کر روانہ ہوئے۔ جب وہ سیڑھیوں پر پہونچے تو ویلنٹین نے دیکھا کہ بیرولش اس کا انتظار کر رہا ہے۔

بیرولش۔ (آہستہ سے) "میڈیم ویلنٹین ایم نوئیر آپ سے ملاقات کرنی چاہتا ہے۔"

ویلنٹین نے خیال کیا کہ اس وقت اسکی خدمت کی زیادہ مستحق میڈیم سینٹ مران ہے سو اس نے بیرولش کو جواب دیا کہ "دادا صاحب کو کہدو کہ میں اپنی نانی صاحبہ کے پاس سے ہوکر آتی ہوں۔ ویلنٹین جب کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے اپنی نانی کو چارپائی پر دیکھا اس پہلی ملاقات میں سوائے آنسوؤں اور آہوں اور خاموش پیاروں کے اور کچھ واقع نہ ہوا۔ میڈیم ولفرٹ نے ظاہرا تمام رسم کے آداب کا لحاظ رکھا مگر آخر اس نے اپنے خاوند کے کان میں کہا" میں خیال کرتی ہوں کہ میرا یہاں سے چلا جانا مناسب ہے کیونکہ میرے دیکھنے سے آپ کی ساس کے دل کو تکلیف ہوتی ہے۔"

میڈیم سینٹ مران نے اس کلام کو سن لیا اور کہا "ہاں ہاں اسے جانے دو۔ مگر ویلنٹین ذرا ٹھیرو۔"

میڈیم ولفرٹ چلی گئی اور اس کے پیچھے ہی ولفرٹ بھی چلا گیا۔ مگر ویلنٹین اپنی نانی کے پاس اب اکیلی رہ گئی۔ اب

بیرولس اپنے بوڑھے آقا کی طرف واپس گیا جس نے کہ اُسے شور سُن کر سبب دریافت کرنیکے لیئے روانہ کیا تھا۔ جب وہ **نوٹیر** کے کمرہ میں گیا بوڑھے کی تیز آنکھ نے فوراً اس سے پوچھا کیا ماجرا ہے"

بیرولس "افسوس۔ ایک بڑی مُصیبت بنی ہے **میڈیم مران** آئی ہے اور خبر لائی ہے کہ اس کا خاوند مرگیا ہے **ایم ڈی سینٹ مران** کے ساتھہ **نوٹیر** کی عمر بھر کبھی دوستی نہیں ہوئی تھی مگر ایک بوڑھے آدمی کی موت کا دوسرے بوڑھے پر بڑا اثر ہوتا ہے"

نوٹیر اس خبر کو سُنکر سرنگوں اور متفکر سا ہوگیا اور پھر ایک آنکھ بند کرکے اس نے جتایا۔ کہ میڈیم ویلنٹین بلائی جاوے"

بیرولس "آپکو معلوم ہے کہ وہ بال میں گئی ہوئی ہے۔ کچھ دیر ہوئی کہ وہ آپکو سلام کرنے آئی تھی اور کہتی تھی کہ میں مسٹر ف کے ہاں بال پر چلی ہوں"

نوٹیر نے پھر اپنی بائیں آنکھ بند کی"

بیرولس "کیا آپ اس کو دیکھنا چاہتے ہیں" نوٹیر نے اشارے سے ہاں کہا"

بیرولس "اچھا ولفرٹ اُسے لینے کے لیے گیا ہوا ہے۔ میں انتظار کرتا ہوں اور جب وہ آویگی تو آپکا پیغام اُسے دیدوں گا"

ہم پہلے بیان کر آتے ہیں کہ بیرولس ویلنٹین کا انتظار کرتا رہا اور جب وہ آئی تو اس نے اُسے اُسکے دادا کا پیغام دیدیا۔ اس پیغام کے مطابق جب میڈیم سینٹ مران تکان اور کچھ بخار کے سبب سوگئی ویلنٹین اپنے دادا کے پاس گئی مگر وہ سینٹ مران کے پاس ایک میز پر ایک شربت انار کی بوتل رکھ آئی کیونکہ وہ اکثر اسے پیار کرتی تھی۔ جب وہ دادا کے بستر کے پاس پہونچی تو اُس نے اس بوڑھے مرد کا ہاتھ پکڑ کر چوما۔ بوڑھے نے اسکی طرف ایک ایسی محبت بھری نگاہ سے دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور وہ کچھ دیر اس طرز سے اس کے چہرہ کی طرف دیکھتا رہا۔ آخر ویلنٹین بولی "ہاں ہاں میں سمجھتی ہوں۔ آپ کا یہ مطلب ہے کہ میرا ابھی ایک مہربان اور محبت کرنیوالا دادا موجود ہی ہے نا" **بوڑھے** نے اشارے سے بتایا کہ میرا یہی مطلب ہے"

ویلنٹین "اللہ کا شکر ہے کہ میرا دادا موجود ہے اگر وہ بھی نہ ہوتا تو میرا کون تھا"

اب رات کا ایک بج گیا تھا بیرولس خود بھی سونا چاہتا تھا۔

اور وہ دیکھتا تھا کہ اونکو بھی آرام کرنے کی خواہش ہے۔ نوشیر اگرچہ اپنی عزیز پوتی سے جدا نہیں ہونا چاہتا تھا مگر اب جو اُس نے دیکھا کہ وہ غم اور تکان کے سبب کچھہ مضمحل سی ہوگئی ہے تو اس نے اُسے بھی آرام کرنے کے لئے کہا۔ ویلنٹین چلی گئی اور رات بھر سوتے رہی دوسری صبح وہ اُٹھہ کر اپنی نانی کے پاس گئی۔ دیکھا کہ وہ ابھی بستر ہی میں ہے اور بخار ابھی ویسا ہی ہے۔ اور علاوہ ازیں اُسے ایک قسم کی گھبراہٹ ہو رہی

ویلنٹین "نانی صاحبہ کیا آپکی حالت پہلے سے ابتر ہے"

میڈیم مران۔ نہیں میری بچی نہیں۔ بڑی اضطراب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی تاکہ جب تم آجاؤ تو تمہارے باپ کو بلواؤں"

ویلنٹین "مضطرب ہوکر" میرے باپ کو۔

نانی "ہاں میں اس سے ایک بات کیا چاہتی ہوں"

ویلنٹین نہ چاہتی تھی۔ کہ اپنی نانی کی خواہشوں کا مقابلہ کرے اس لئے اس نے نوکر کو ولفرٹ کے بلانے کا حکم دیا"

تھوڑی دیر کے بعد ولفرٹ آگیا

میڈیم سینٹ مران نے بغیر کسی تمہید کے اور نہایت سراسیمگی سے ڈرتی ہوئی کہ وقت ضائع نہ ہو کہا کیوں جی آپنے مجھے میرے بچے کی شادی کی بابت لکھا تھا۔ کیوں نہ"

ولفرٹ "جی ہاں لکھا تھا۔ اور اب تو تیاری کے سامان ہو رہے ہیں"

میڈیم مران "کیا آپکے داماد کا نام فرڈنینڈ اسپینی ہے"

ولفرٹ "جی ہاں"

میڈیم مران۔ وہ اسی جرنیل اسپینی کا بیٹا تو نہیں ہے جو کہ ہماری طرف تھا اور جو کہ غاصب بونا پارٹ کے البا سے واپس آنے کے کچھہ دن پہلے مارا گیا تھا

ولفرٹ "وہی"

میڈیم مران "کیا اُسے ایک [illegible] کی پوتی سے شادی کرنا گوارا تو نہ ہوگا"

ولفرٹ "ہاں اماں جان بڑی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے خانگی تنازعات اب بالکل متبدل بہ صلح ہوگئی ہوکر ہیں جب جرنیل اسپینی مارا گیا تو اسوقت فرزند ایک چھوٹا بچہ تھا وہ ایم نوشیر کو جانتا بھی نہیں اور اگر وہ اسے خوشی کے ساتھہ نہ ملے گا تو اسکی پرواہ بھی کچھہ نہ کریگا"

میڈیم ولفرٹ "کیا یہ ایک مناسب رشتہ ہوگا۔"

ولفرٹ "ہر طرح سے مناسب۔"

میڈیم مران "اور وہ جوان آدمی"

ولفرٹ "ہر جگہ نیک نام ہے"

میڈیم مران "آپ اسے پسند کرتے ہیں"

ولفرٹ "میرے خیال میں وہ ایک بڑا لائق جوان ہے۔ اس تمام گفتگو میں ویلنٹین بالکل خاموش کھڑی رہی تھی تھوڑی دیر کے تفکر کے بعد پھر میڈیم مران نے کہا دیکھو جی میں چاہتی ہوں کہ یہ شادی جلدی سرانجام ہو جاوے۔ کیونکہ میں تھوڑے دنوں میں مر جاؤں گی"

ولفرٹ اور ویلنٹین "اکٹھے" "آپ مر جاویں گی۔ آپ پر خدا کرے کوئی صدمہ نہ آوے اور آپ مدتوں ہمارے سر پر زندہ رہیں"

میڈیم مران "میں جانتی ہوں کہ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں بالکل سچ ہے میں چاہتی ہوں کہ شادی ہو جاوے تو اس یتیم کی ماں تو نہیں ہے سو وہ اپنی لڑکی کے وقت اپنی نانی کی برکت سے بھی محروم نہ رہیگا۔ دیکھو آپ سمجھتے ہیں کہ میں اسکی نانی ہوں۔ میں اس بچی کی ماں ہوں جس کو بیٹے اتنی جلدی فراموش کر دیا ہے"

ولفرٹ "آہ میڈیم۔ آپکو معلوم نہیں کہ میں چاہتا تھا کہ اپنی چھوٹی بچی ویلنٹین کے لئے کوئی ماں پیدا کروں"

میڈیم مران "اچھی سوتیلی ماں کبھی ماں بن سکتی ہے تم اس سے ہماری کیا غرض۔ بات تو ہم ویلنٹین کی شادی کے متعلق کر رہے تھے یہ ساری گفتگو اس جلدی کے ساتھ ہوئی کہ گویا بجلی کی چمک پڑ گئی ہے"

ولفرٹ۔ "میڈیم آپکی خواہش ضرور پوری ہوگی جلدی بھی خاص کر کے جب آپکی اور میری خواہش کا میلان ایک ہی ہے۔ جو نہی کہ فرنز پیرس میں آتا ہی سب کچھ کیا دیا جاویگا"

ویلنٹین "میری پیاری نانی سوچو میرے نانا کی موت کو یاد کرو۔ امید کہ ایسے بُرے اور منحوس وقت میں آپ میری شادی کرینگی"

نانی (تیزی سے) "میری بچی ایسی باتیں کمزور دلوں کو ڈرایا کرتی ہیں۔ میں بھی اس روز پیدا ہوئی تھی جبکہ میری ماں کا دنیا سے رخصت ہونا تھا۔ سو کیا تم دیکھتی ہو میری زندگی بسر ہوئی دیکھو"

ولفرٹ "میڈیم تم بھی موت کا خیال"

میڈیم مران "میں جانتی ہوں کہ میں مرنے کے قریب ہوں۔ مرنے سے پہلے میں چاہتی ہوں کہ ویلنٹین کے خاوند"

کو دیکھ لوں۔ میں اُسے کہا چاہتی ہوں کہ میری بچی کو خوش رکھے میں اسکی آنکھوں اور چہرے کو دیکھ کر یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ آیا وہ میری خواہشوں کی فرمانبرداری کرنے والا ہے یا نہیں جی ہاں میں اُسے ضرور بتانا چاہتی ہوں تاکہ اگر وہ اپنے فرض کے ادا کرنے میں کوتاہی کرے تو میں اپنی قبر سے نکل کر اس سے بدلا لوں یہ بات اس نے اس طرح سے کہی کہ اس کا چہرہ خوفناک ہوگیا"

ولفرٹ "میڈیم یہ دیوانوں کے خیالات ہیں ایسے توہمات آپکی زندگی کے شایان نہیں ہیں جب آدمی قبر میں پڑ جاتا ہے۔ تو پھر کب اُٹھ سکتا ہے اور کس طرح سے دُنیا میں آ سکتا ہے"

میڈیم مران "اجی میں پھر کہتی ہوں کہ آپ غلطی پر ہیں۔ یہ رات مجھپر بڑی بے چینی کی آئی ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا میری روح میرے جسم کے گرد پھر رہی ہے۔ میں اپنی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کرتی تھی مگر وہ میری مرضی اور ارادے کے برخلاف بند ہوجاتی تھیں اور یہ بات آپکو سب سے زیادہ ناممکن نظر آویگی کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اس کمرے میں جہاں کہ آپ اب کھڑے ہیں اور جہاں سے کہ ایک دروازہ میڈیم ولفرٹ کے [illegible] ایک سفید صورت کو داخل ہوتے دیکھا"

ویلنٹین کی چیخ نکل گئی اور ولفرٹ مضطرب سا ہو کر بولا "اماں جان یہ ایک خواب تھی جب طبیعت خراب ہو تو ایسی ہی خوابیں آیا کرتی ہیں"

میڈیم مران "آپ بیشک شک کریں۔ مگر مجھے تو پکا یقین ہے۔ میں نے ایک سفید صورت دیکھی اور گویا کہ وہ مجھے اپنے آنیکا یقین دلانا چاہتی ہے اس نے اپنے ہاتھ سے اس گلاس کو جو اس میز پر تھا اُٹھایا اور پھر وہیں رکھدیا"

ولفرٹ "او اماں جان یہ سب خواب کی باتیں ہیں"

میڈیم مران "یہ ہرگز خواب نہ تھی میں نے اپنا ہاتھ گھنٹی کیطرف بڑھایا مگر میرے ایسا کرنے پر وہ شکل غائب ہوگئی پھر میری خادمہ چراغ لے کر اندر آئی"

ولفرٹ "کیا اس نے اُسے دیکھا نہیں تو پھر خواب نہ تھی تو اور کیا تھی" اگر سچ مچ کوئی چیز ہوتی تو وہ بھی اُسے دیکھتی"

میڈیم مران "روحیں انہیں کو نظر آیا کرتی ہیں جنکے ساتھ انکا تعلق ہوتا ہے یہ میرے خاوند کی روح تھی۔ اچھا تو اگر میرے خاوند کی روح میرے پاس آ سکتی ہے تو میری روح اپنی پوتی کی حفاظت کے لئے کیا نہیں آ سکتی۔ اس صورت میں تو بلکہ تعلق زیادہ مضبوط اور قریب ہے

ولفرڈ۔ (کچھ متاثر ہو کر) او میڈیم ایسے تاریک اور وحشت کے خیالات کو دل میں راہ نہ دو۔ آپ ابھی بہت دیر تک ہمارے سر پر زندہ رہیں گی اور ہماری برکت اور آسودگی کا موجب بنینگی اور ہم آپکے دل سے آپکی مصیبتوں کو بھلا دینگے

میڈیم مران۔ "کبھی نہیں کبھی نہیں اچھا فرزند اسپینی کب آویگا"

ولفرڈ۔ "بس آیا کہ آیا۔ بس ہر دم اُس کا انتظار رہے ہے"

میڈیم مران۔ بہت خوب۔ جب وہ آوے تو مجھے خبر کرنا۔ ہمیں جہانتک ہوسکے جلدی کرنی چاہئے میں چاہتی ہوں کہ ایک لونڈری منگوایا جاوے۔ تاکہ میری جائداد سب ولینٹین ہی کو پہنچے"

ولینٹین۔ (اپنے ہونٹ اپنی نانی کی سرد ہوئی پیشانی کے ساتھ لگا کر) "ہے اماں جان کیا آپ مجھے اس طرح مار ڈالنا چاہتی ہیں۔ برائے خدا ایسی باتیں زبان پر نہ لائیے۔ لونڈری کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ بیمار ہیں سو ڈاکٹر کو منگوانا چاہیئے"

میڈیم مران۔ (ناک چڑھا کر) ڈاکٹر تو کیا کر سکیگا۔ میں کچھ بیمار نہیں ہوں۔ ہاں پیاسی ضرور ہوں"

ولینٹین۔ "اماں جان آپ کیا پیا کرتی ہیں"

میڈیم مران۔ "ولینٹین تمہیں معلوم ہے کیا ہے۔ دیکھو وہ گلاس اور بوتل میز پر پڑی ہوئی ہے بس ایک گلاس بھر دو"

ولینٹین نے شربت کا ایک گلاس بھرا اور اس نے اپنی نانی کو دیا۔ مگر اس کے ہاتھ کانپتے تھے کیونکہ یہ وہی گلاس تھا جسکو کہ مبوت نے ہاتھ لگایا تھا۔ میڈیم نے ایک ہی دفعہ گلاس کو منہ سے لگا کر ختم کر دیا اور بستر پر لیٹ گئی مگر اس کی زبان پر یہی تھا کہ۔ لونڈری کو بلاؤ لونڈری کو بلاؤ"

ولفرڈ۔ اب کمرے سے چلا گیا اور ولینٹین اپنی نانی کے پاس بیٹھ گئی۔ وہ اس حالت میں تھی کہ اسکے لئے ڈاکٹر بلوایا جانا نہایت ضروری تھا اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ اسکی نبض بڑی تیز چل رہی تھی اور اس کا دم کبھی جلدی جلدی آرہا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ بیچارہ موہایل کیسا مایوس ہوگا جبکہ وہ سنیگا کہ میڈیم مران بجائے اسکے کہ اسکی امداد کرے اس کی سب خبر دشمن اور مخالف بنی ہوئی ہے کئی بار اس کے دل میں خیال آیا کہ سب واقعہ اپنی نانی سے آہستگی سے بیان کر دے مگر وہ ڈرتی تھی کیونکہ موہیلی بیچارہ کسی اعلیٰ خاندان سے نہ تھا۔ اور اسے معلوم تھا کہ اسکی نانی

اونی خاندان کے لوگوں کو حقارت
سے دیکھتی ہے۔ وہ اسبات کی بھی
پرواہ نہ کرتی اور اپنے راز کو ظاہر کر
دیتی مگر اسے یہ ڈر مانع ہوجاتا تھا کہ
اگر ولفرٹ اور سیڈیم ولفرٹ پر بات
ظاہر ہوگئی تو اس کی خیر نہیں اس
عرصہ میں وہ گھنٹہ گزر گئے۔ سیڈیم مراڈن
ہو گئی تھی اور لوٹوری آپہونچا۔
ولینٹین نے اگرچہ لوٹوری کا نام
بڑی آہستہ آواز سے لیا مگر وہ جاگ
اٹھی اور بولی "لوٹوری آگیا ہے
آنے دو" لوٹوری جو کہ دروازہ پر
کھڑا تھا فوراً اندر داخل ہوا۔"
سیڈیم مراڈن "ولینٹین تم چلی جاؤ"
ولینٹین "لیکن نانی جان"
سیڈیم مراڈن "بس میں کہتی ہوں
کہ جاؤ۔"
ولینٹین نے اپنی نانی کے ہاتھ پر بوسہ
دیا اور روتی ہوئی باہر چلی گئی دروازہ
کے باہر اسے نوکر ملا جس نے کہا کہ "
ڈاکٹر آیا ہوا ہے۔ اور ڈرائنگ روم
میں بیٹھا انتظار کر رہا ہے" ولینٹین فوراً
دوڑی گئی ڈاکٹر ولفرٹ کے خاندان کا
واقف تھا۔ وہ اپنے وقت کا بڑا تجربہ
کار طبیب تھا اور وہ ولینٹین کو بڑی
محبت کی نگاہ سے دیکھا کرتا۔ کیونکہ
اسکی پیدائش کے وقت وہ موجود تھا

اسکی اپنی ایک بیٹی تھی جو کہ ولینٹین کی
ہمعمر تھی۔ اس کی طرف سے انکے
دل میں ہمیشہ اندیشہ رہا کرتا تھا کیونکہ
اسکی ماں عرق سل سے مری تھی۔"
ولینٹین "او مسٹر آورگنی ہم آپکا
دیر سے انتظار کر رہے ہیں۔ مگر پہلے
یہ بتاؤ کہ سیڈیم مراڈن اور اپنی نانی
کیسی ہیں"
آورگنی مسکرایا اور بولا "اپنی
نانی تو اچھی ہے مگر سیڈیم مراڈن کا
حال کچھ ایسا ویسا ہے۔ مگر آپنے مجھے
بلایا تھا"
ولینٹین "جی ہاں"
آورگنی "کیا آپکا باپ ایم ڈی ولفرٹ
بیمار ہے" آپ ... "تو بفضل خدا اچھے
بھلے ہیں۔ آپکو صرف اتنی بیہنر بتلانا ہے
کہ زیادہ فکر نہ کیا کریں۔ ولینٹین کا
رنگ سرخ ہوگیا۔"
آورگنی کو علم قیافہ میں بڑی مشق
تھی اور وہ ایک روحانی طبیعت کا آدمی
تھا جو کہ اکثر روح کے ذریعہ بدن کا
علاج کیا کرتا تھا۔"
ولینٹین "نہیں میرا باپ تو اچھا
بھلا ہے۔ میری نانی بیمار ہے۔ کیا
آپکو خبر ہے کہ انپر کیا مصیبت آئی ہے"
آورگنی "نہیں۔ مجھے تو کچھ معلوم نہیں"
ولینٹین (آنسو بھر کر) "افسوس میرا

ہے

نانا فوت ہو گیا ہے۔

آورگنی "ایم ڈی سینٹ مران"

ویلنٹین "ہاں"

آورگنی "اچانک"

ویلنٹین "سکتہ سے"

آورگنی "سکتہ سے"

ویلنٹین "ہاں اور میری نانی کو یہ وہم ہو گیا ہے کہ اس کے خاوند نے اسے بلایا ہے اور اب اس نے بھی مرنا ہے اور مسٹر آورگنی میں منت کرتی ہوں کہ اگر کچھ بن سکے تو اس کو دیکھو اور اسے تسلی دو"

آورگنی "وہ ہیں کہاں"

ویلنٹین "کمرے میں نوئرٹی کے ساتھ"

آورگنی "مسٹر نوئرٹیر کہاں ہیں"

ویلنٹین "وہ بھی اپنے کمرے میں ہیں"

آورگنی "انکا کیا حال ہے"

ویلنٹین "ویسا ہے۔ دل بڑا مضبوط اور صاف ہے۔ مگر نہ بول سکتے ہیں اور نہ حرکت کر سکتے ہیں"

آورگنی "کیا آپ سے اسے ابھی تک ویسا ہی پیار ہے۔ جیسے کہ کبھی ہوا کرتا تھا"

ویلنٹین "ہاں اس کو مجھ سے اب بھی ویسی ہی محبت ہے۔"

آورگنی "پیاری ویلنٹین آپ سے کون محبت نہیں کرتا جو آپ کو دیکھے اسے ہی ایسے الفت ہو جاتی ہے"

ویلنٹین مسکرائی مگر بہت اداس تھی

آورگنی "آپکی نانی کو بیماری کیا ہے آپکو آثار معلوم ہوں گے"

ویلنٹین "گھبراہٹ تو بڑی ہے اور نیند میں عجیب عجیب خواب آتی ہیں اس نے آج صبح نیند میں اپنی روح کو اپنے جسم کے گرد پھرتے دیکھا ہے اور اسے یہ بھی وہم ہو گیا ہے کہ اسے ایک بھوت نظر آیا ہے جس نے کہ اس کے کمرے میں داخل ہو کر گلاس کو اٹھایا اور کچھ نہیں رکھ دیا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بخار کے سبب سے ہے"

آورگنی "عجیب بات ہے مجھے معلوم نہ تھا مسیز سینٹ مران بھی ایسی وہمی ہے"

ویلنٹین "میں نے اس کو عمر بھر میں پہلی دفعہ اس حالت میں دیکھا ہے اور میں تو ڈر گئی تھی کیونکہ مجھے خیال ہو گیا کہ وہ دیوانی ہو گئی ہے۔ میرا باپ بڑے مضبوط دل کا آدمی ہے مگر اسکی طبیعت پر بھی اسکی خوابوں نے اثر کر دیا"

آورگنی "اچھا چلو دیکھیں یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے۔" اتنے میں نوئرٹی باہر نکلا اور ویلنٹین سے کہا کہ اسکی نانی اسے اکیلی چھوڑ کر سے ڈاکٹر کو کہا "کہ بیٹھئے کہ اب یہ

چڑھ جائے۔

آورگینی: "آپ بھی آؤ"

ویلنٹین: "میں نہیں آسکتی۔ اس نے مجھے ڈاکٹر بلوانے سے روک دیا تھا اور میں نے اسکے حکم کے برخلاف آپکو بلوایا ہے سو میں نہیں جا سکتی۔ علاوہ بریں میں خود بھی کچھ اچھی نہیں سو میں جاتی ہوں اور ذرا باغ میں پھرتی ہوں"

ڈاکٹر نے ویلنٹین کے ساتھ مصافحہ کیا اور اسکی نانی کے کمرے میں گیا۔

ویلنٹین سیڑھیوں سے اترکر باغ میں چلی گئی۔ اسبات کے بیان کرنیکی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ باغ کے کون سے حصہ میں پھرا کرتی تھی معمول کے مطابق وہ دیر تک پھولوں میں پھرتی رہی مگر اس نے کسی پھول کو ہاتھ نہ لگایا۔ کیونکہ اس کا دل رنج سے بھرا ہوا تھا اور اس کو پھول اور زیور بالکل نہیں بھاتے تھے۔ اتنے میں اس نے سنا کہ کوئی شخص اس کا نام لے کر پکار رہا ہے وہ حیران [illegible] [illegible] جب اس نے غور سے سنا تو اسے معلوم ہوا کہ یہ [illegible] کی آواز ہے"

تہتّرواں باب

اقرار

یہ درحقیقت **میکسی میلین موریل** ہی تھا جس نے کہ پچھلا روز بڑی خستہ حالی میں گزارا تھا۔ اس قدرتی جذبہ کے ساتھ جو کہ عاشقوں کے دل میں ہوا کرتا ہے اس نے پہلے ہی معلوم کرلیا تھا کہ اب جو میڈیم مراں آگئی ہے اور ایم ڈی مراں مرگیا ہے تو ولفرٹ کے گھر میں اسکی اور ویلنٹین کی محبت کے بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ ہوگا جیسا کہ دیکھیں گے اسکے یہ ڈر بالکل ٹھیک نکلے۔ وہ رنگ اڑے ہوئے اور کانپتے ہوئے [illegible] پہنچ گیا۔ ویلنٹین کو اسکے رنج کا سبب معلوم نہ تھا اور نہ ہی وہ اس وقت آیا تھا۔ اتفاق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

موریل: "میں بڑی خبر سننے اور دینے کے لیے آیا ہوں"

ویلنٹین - یہ ہے ہی مصیبتوں کا گھر سوائے مصیبتوں اور بری خبروں کے یہاں اور ہے کیا - موریل اگرچہ رنج کا پیالہ لبریز ہو گیا ہے - مگر خیر بولو تو

موریل (اپنے جوش کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے) ویلنٹین سنو اور سوچکر جواب دینا - بتلاؤ کہ آپکی شادی کب ہے"

ویلنٹین - مجھ آپسے کوئی چیز چوری نہیں ہے - میں سب کچھ بتلا دونگی آج صبح ہمارے گھر میں اسبات کا تذکرہ ہو رہا تھا - میری نانی جسپر کہ مجھے بڑی امید تھی کہ میری بات کریگی - وہ نہ صرف اس کام میں راضی ہے بلکہ چاہتی ہے کہ یہ کام جلدی ہو جاوے - یعنی جس دن فرنز آیا اس سے دوسرے روز نکاح ہو جاویگا"

موریل نے ایک آہ سرد کھینچی اور دیر تک اپنی محبوبہ کی طرف دیکھتا رہا - آخر بولا" آپ ہی کے مونہہ سے یہ فتوی سننا کیسا دل کو جلاتا ہے آپنے کہا ہے کہ جب فرنز آگیا اس سے دوسرے روز آپ اس کی ہو جاوینگی سو سن لو کہ وہ آج صبح پیرس میں آگیا ہے"

ویلنٹین نے ایک چیخ ماری"

موریل" میں آج صبح کونٹ کے مکان پر بیٹھا ہوا تھا - کونٹ آپکے خاندان کی مصیبت کی بابت کہہ رہا تھا - اور میں آپکے رنج کو یاد کرکے دل میں جل رہا تھا کہ یکایک گاڑی کے پہیوں کی آواز آئی - اسوقت سے پہلے میرا شگون پر ہرگز اعتقاد نہیں مگر اب تو پکا ہو گیا ہے جونہی کہ آواز میرے کان پر پڑی میں کانپ گیا - اور میرے دلمیں ایک قسم کا ڈر پیدا ہوا تھوڑی دیر بعد سیڑھیوں سے کسی شخص کے آنیکی آواز آئی اس سے میں اور بھی دہشت زدہ ہو گیا میرا دل اندر ہی اندر ڈوبا جاتا تھا - مگر مجھے نہ معلوم تھا کہ کیوں آخر دروازہ کھلا اور البرٹ ڈی مارسرف اندر آیا - مجھے اس کو دیکھ کر تسلی ہوئی اور میں نے سوچا کہ میرے ڈر سب بے بنیاد تھے مگر تھوڑی دیر میں اسکے پیچھے ایک اور جوان داخل ہوا جسکو دیکھتے ہی کونٹ چلایا "آیئے مسٹر فرنز آیئے" میں نے اپنے آپ کو بہتیرا سنبھالا مگر کہاں شاید میرا رنگ زرد ہو گیا اور میرا بدن کانپا مگر ظاہر میں مسکرایا - اس کے بعد میں کوئی پانچ منٹ وہاں بیٹھا اور پھر الگ کر چلا آیا

ویلنٹین " ہاں غریب موریل

موریل " ویلنٹین اب وقت

آپہونچا ہے مجھے صاف صاف جواب دیجیا اور یاد رکھو کہ میری زندگی کا آپکے جواب پر انحصار ہے۔ یہہ بتاؤ کہ آپکا ارادہ کیا ہے۔

ویلنٹین نے اپنا سر نیچے جھکا لیا اور کوئی جواب نہ دیا۔

موریل:- دیکھو ہماری حالت بڑی خطرناک ہے اور یہ وقت نہیں ہے کہ ہم جزع فزع میں رہیں ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایسی حالت میں صبر کرتے ہیں اور خدا انکو آسمان میں اس صبر کا اجر دیتا ہے مگر وہ لوگ جو کہ تقدیر اور قسمت کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ بتلاؤ۔ ویلنٹین انہیں کے میں بھی چاہتا ہوں

ویلنٹین اس بات کو سنکر کانپ اٹھی اور اسکی طرف حیرانی سے دیکھنے لگی اسکو کبھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ اپنے باپ اور اپنی نانی کے حکموں کی مخالفت کرے اب جو اس نے ایسی بات سنی تو وہ چلائی

موریل کیا کہتے ہو۔ آپکی قسمت کے ساتھ مقابلہ کرنے کیا مطلب ہے یہ سخت گناہ ہے۔ میں اپنے باپ کے حکم اور اپنے باپ کے حکم اور اپنی قریب المرگ نانی کی خواہشوں کی مخالفت کروں۔ ہرگز نہیں یہ ناممکن ہے میں اپنا غم اپنے دل میں رکھونگی مگر اپنی نانی اور اپنے باپ کے حکموں کی کبھی مخالفت نکرونگی۔

موریل (ٹھنڈے دلسے) بیشک آپ سچ کہتی ہیں۔

ویلنٹین:- موریل آپ کس طرح سے بولتے ہیں۔

موریل:- میڈیم میں آپکی تعریف کر رہا ہوں۔

ویلنٹین:- میڈیم۔ ہائے خود غرض آدمی۔ آپ مجھکو مایوس دیکھ رہے ہیں اور میرا مطلب نہیں سمجھتے۔

موریل:- آپکو غلطی لگتی ہے۔ میں آپکی بات خوب سمجھتا ہوں آپ اپنے باپ اور اپنی نانی کو ناراض نہیں کرنا چاہتیں اور کل آپ اس اقرارنامہ پر دستخط کردیں گی جو آپکے اور آپکے خاوند کے درمیان ہوگا

ویلنٹین:- مگر بتاؤ کہ میں اور کیا کروں۔

موریل:- آپ مجھسے کیوں پوچھتی ہیں میں اس معاملہ میں رائے نہیں دے سکتا۔ میری خود غرضی مجھکو اندھا کر دیگی۔

ویلنٹین:- اگر میں بالفرض آپکی بات مانکے انکا اقرار کروں تو آپ کیا کریں گے [illegible]

موریل "میں کچھ نہیں کہہ سکتا"

ویلنٹین "نہیں۔ آپ غلطی پر ہیں آپ کو جو صلاح دینی چاہیئے"

موریل۔ "کیا آپنے میری صلاح مانی ہے"

ویلنٹین "کیوں نہیں۔ اگر ماننے کے قابل ہوگی تو ضرور مانونگی۔ آپ جانتے ہیں کہ مجھے آپ سے کیسی محبت ہے"

موریل "ویلنٹین مجھے اپنا تھوڑا سا وقت دو میرے حواس باختہ ہوئے ہوئے ہیں اور میرے سر میں عجیب سے خیالات سمائے ہوئے ہیں۔ کاشکے آپ میری نصیحت کو مان لیں"

میری پیاری ویلنٹین! دیکھو میں ایک آزاد آدمی ہوں اور آپ کی پرورش اچھی طرح سے کر سکتا ہوں اگر آپ میری صلاح مانیں تو میں اس وقت سے آپ کو اپنی بی بی کہوں

ویلنٹین "آپکی باتیں مجھے بڑی ڈراونی ہیں۔"

موریل "آہ میرے پیچھے آؤ۔ میں آپ کو اپنی بہن کے پاس لے جاتا ہوں۔ جوکہ آپکی بہی بہن بننے کے قابل ہے ہم خواہ الجزائر کو چلے جاویں خواہ انگلینڈ کو خواہ امریکہ کو یا یہیں کسی گاؤں میں رہیں جب تک کہ میرے دوست آپ کے باپ کو راضی نہ کریں"

ویلنٹین نے سر ہلایا اور کہا "یہ دیوانوں کی صلاح ہے اور اگر میں اسپر عمل کروں تو میں اور بہی دیوانی ہونگی بس میں یہی کہہ کر ختم کرتی ہوں کہ یہ ناممکن ہے بالکل ناممکن ہے"

موریل۔ "اچھا تو پھر آپ اپنے تئیں قسمت کے حوالہ کرنا چاہتی ہو"

ویلنٹین "بے شک"

موریل "ویلنٹین بے شک آپ سچی ہیں اور میں دیوانہ ہوں۔ ایک عشق آدمی کو دیوانہ بنا دیتا ہے" میں آپکی دلیلوں کو پسند کرتا ہوں اچھا تو کل آپکا ہمیشہ کے لئے فرنز کے ساتھ تعلق ہو جاویگا اور یہہ صرف تحریک ہی سے نہیں بلکہ آپکی مرضی سے"

ویلنٹین "یہہ تو پھر آپ میرے دلمیں زہر ڈالتے ہیں۔ پھر آپ میرے زخم پر نمک چھڑکتے ہو آپ خیال کرو کہ اگر آپ بہن اس حالت میں ہوتی تو وہ کیا کرتی"

موریل "آپنے ابھی کہا ہے کہ میں خود غرض ہوں۔ سو مجھے اور [illegible] کیا تعلق [illegible] [illegible]

سے میں نے آپ کو دیکھا ہے میری
یہی خواہش رہی ہے کہ آپکی محبت
حاصل کروں۔ ایک دن آپ نے
اپنی محبت کا اقرار بھی کردیا اور
اس دن سے میں بھی کوشش
کررہا ہوں کہ کسی طرح آپ میری
ہو جاویں کیونکہ آپکے بغیر زندگی
کیا۔ اب سب امیدیں ختم ہو گئی
ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ قسمت
نے میری طرف سے منہ پھیر لیا خیر
یہ ایک معمولی بات ہے جو ئے باز
کبھی جیتتے ہیں اور کبھی اپنی جائداد
بھی ہار دیتے ہیں یہ باتیں موریل نے
بالکل ٹھنڈے دل سے کہیں ''

ولینٹین نے پہلے تو اسکی طرف
بڑی غور سے دیکھا مگر چونکہ وہ
اس کے بھید کو نہ پاسکی وہ بولی ''
مگر بتاؤ تو سہی تو آپ کروگے کیا''

موریل '' بس اب کرنا کیا ہے
جاؤ اب جاتا ہوں خدا آپکو آسودہ
رکھے اور آپ فرزند کی محبت میں
ایسی محو ہو جاویں کہ میں آپکو بالکل
بھول جاؤں لو سلام۔ اب ہمیشہ کے
واسطے رخصت ''

ولینٹین نے سوراخ میں سے
ہاتھ گزار کر اس کے کوٹ کا دامن
لیا۔ اور چلائی '' اجی بتلاؤ تو سہی
جانے کہاں ہو ''

موریل '' بس میں جاتا ہوں۔ ایسا
نہ ہو کہ میرے سبب سے آپکے خاندان
میں کوئی نئی آفت آوے میں یہ
نمونہ دیتا ہوں کہ ہر ایک سچے عاشق
کو ایسی حالت میں ایسا ہی کرنا چاہئے

ولینٹین '' جانے سے پہلے اتنا
بتلا دو کہ آپ کرینگے کیا۔ جلدی
بتلاؤ۔ اور لوٹ ''

موریل '' کیا آپ کا ارادہ
بدل گیا ہے ''

ولینٹین '' ہائے بدقسمت آدمی
یہ کبھی نہیں بدل سکتا ہے اور
آپ جانتے ہیں کہ یہ بدلنا نہیں
چاہیے۔

موریل۔ تو پھر سلام ''

ولینٹین نے اپنے دونوں ہاتھ
بڑھائے اور اسے بڑے زور سے
پکڑ لیا اور چلائی '' اتنا بتلاؤ کہ آپ
کروگے کیا۔ اور جاؤگے کہاں ''

موریل '' آپ کچھ فکر نہ کریں ''
میں آپ سے اقرار کرتا ہوں کہ میں
جہاں کہیں جاؤں گا تمہاری صورت
کو پیش نظر رکھونگا۔ ایک لحظہ کے
لئے کبھی اسکی جدائی گوارا نکرونگا
اور ہمیشہ سوتے بیٹھتے چلتے پھرتے
آپ کو ہی دیکھا کرونگا اور یہ

کہہ کر چلا گیا"

چوہترواں باب

(کارروائی)

نوٹیئر ان تینوں شخصوں کے استقبال کے لئے جن کے آنے کی امید تھی تیار تھا۔ اس نے سیاہ پوشاک پہنی تھی اور وہ اپنی آرام چوکی میں بیٹھا ہوا تھا جب وہ داخل ہوئے تو اس نے دروازہ کی طرف نظر ڈالی جس سے اس کا یہ مطلب تہا کہ یہ بند کر دیا جائے۔ نوکر نے اس کا مطلب سمجھ لیا اور دروازہ بند کر دیا۔

ولفرٹ (ویلنٹین سے) "اگر ایم نوٹیئر کوئی ایسی بات کہے جو تمہاری شادی میں خلل انداز ہو تو اس کی طرف توجہ نکرنا" ویلنٹین شرما گئی اور اس نے کوئی جواب نہ دیا ولفرٹ نوٹیئر کے قریب گیا اور بولا "فرانز [illegible] ہے ہم سب کو بڑی آرزو تھی [illegible] طرح سے اس کی آپ سے ملاقات ہو۔ اب امید ہے کہ اس کے دیکھنے سے آپکو یقین ہو جاویگا۔ کہ آپ کو ویلنٹین کی شادی پر جو اعتراض تھے وہ کیسے سخت غلط اور بے بنیاد تھے"

نوٹیئر نے اور تو کچھہ جواب نہ دیا مگر اس نے ولفرٹ کی طرف ایسی نگاہ ڈالی جس سے اس کا خون سرد ہو گیا پھر اس نے ویلنٹین کیطرف نظر کی وہ اس کے اشارے سمجھنے کی عادی تھی۔ اس نے معلوم کیا کہ وہ چابی مانگتا ہے۔ پھر اس نے ایک چھوٹے سے صندوق کیطرف دیکھا جو کہ دو کھڑکیوں کے درمیان رکھا تھا۔ ویلنٹین نے اس صندوق کو کہولا۔ اس میں سے اسے ایک چابی ملی پھر اس نے اپنے دادا کی آنکھوں کی طرف دیکھا بوڑھے نے ایک پرانی میز کیطرف دیکھا جس میں کہ ان کے خیال میں سوائے پرانے کاغذات کے اور کچھہ نہ تھا"

ویلنٹین۔ کیا میں اس میز کو کھولوں"

نوٹیئر اشارے سے "ہاں"

ویلنٹین۔ "کونسا خانہ"

نوٹیئر۔ "بیچ والا"۔

ویلنٹین [illegible]

میں سے کاغذ و ں کا ایک بنڈل نکالا
اور پوچھا۔ کیا آپ یہ مانگتے ہیں۔
نوٹیبر ۔ نہیں۔ ویلینٹین نے یکے
بعد دیگرے سارے بنڈل نکالے
یہاں تک کہ دراز خالی ہو گیا نوٹیبر
نے ڈکشنری کیطرف دیکھا "
ویلینٹین " بابا جان میں سمجھتی جاتی
ہوں۔ اس نے ڈکشنری اٹھائی
اور تمام حروف ابجد اسے دکھائے
جب اس نے حروف پر انگلی رکھی تو
نوٹیبر نے اسے ٹھیرا لیا۔ اس نے
ڈکشنری کھولی اور تلاش کرتے
کرتے جب وہ لفظ مخفی پر پہونچی
تو اس نے اشارے سے
ٹھیرا لیا "
ویلینٹین۔ خیر معلوم ہوتا ہے
کہ اس میز میں کوئی پوشیدہ
خانہ ہے "
نوٹیبر ۔ ہاں "
ویلینٹین ۔ وہ کیسے معلوم
ہے "
نوٹیبر نے دروازہ کی طرف
دیکھا جس میں سے کہ نوکر باہر
نکل کر گیا تھا "
ویلینٹین کیا آپ بیرولٹس کو
چاہتے ہیں "
نوٹیبر " ہاں ویلینٹین نے باہر
نکل کر بیرولٹس کو بلایا اس اثنا
میں دلفرٹ کی پیشانی پر سے پسینہ
کے قطرے گر رہے تھے۔ اور فرنز
بالکل مبہوط ہو گیا ہوا تھا۔ آخر
بیرولٹس آپہونچا "
ویلینٹین ۔ بیرولٹس دادا نے مجھے
میز کھولنے کا حکم دیا تھا۔ مگر اس میں
ایک مخفی خانہ ہے۔ جس کا حال
تمہیں معلوم ہے سو اسے کھولو "
بیرولٹس نے بوڑھے آدمی کی
طرف دیکھا نوٹیبر نے اسے اشارے
سے کھولنے کا حکم دیا نوٹیبر نے اس
کے مطابق ایک پیچ مروڑا۔ ایک
اور خانہ نکل آیا۔ جسمیں کہ کاغذات
کا ایک بڑا بنڈل تھا۔
بیرولٹس " بس اسی کی ضرورت
تھی "۔
نوٹیبر ۔ ہاں "
بیرولٹس ۔ انہیں دلفرٹ کو دیدوں
نوٹیبر " نہیں "
بیرولٹس " فرنز کو "
نوٹیبر " ہاں "
فرنز حیران ہو کر ایک قدم آگے
بڑھا اور بولا مجھے۔
نوٹیبر " ہاں ۔ فرنز نے کاغذ بیرولٹس
کے ہاتھ سے لیلئے اور اپنی آنکھ الفاظ
پر ڈالکر مفصلہ ذیل عبارت پڑھی "

یہ کاغذات میری موت کے بعد جرنیل ڈ لیوانڈ کو دیدیئے جاویں جو کہ یہ اپنے مرنے کے بعد انہیں میرے بیٹے کو دیدیگا۔ اور آپ سے حکم دیجاویگا۔ کہ انہیں محفوظ رکھو کیونکہ انہیں بڑی ضروری باتیں لکھی ہیں۔"

فرنز۔ اچھا تو میں ان کاغذات کو کیا کروں۔"

ولفرٹ۔ بس انہیں محفوظ رکھو اور کیا کرنا ہے۔"

نوشیر۔ نہیں۔"

ویلنٹین۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ وہ انہیں پڑھے۔"

نوشیر۔ ہاں۔"

ویلنٹین۔ مسٹر فرنز آپنے سمجھا ہے ایم نوشیر کہتے ہیں کہ آپ انہیں پڑھیں۔"

ولفرٹ۔ اچھا پھر بیٹھ جاویں شاید کچھ دیر لگے۔

نوشیر۔ (اشارے سے) بیٹھ جاؤ۔

ولفرٹ بیٹھ گیا۔ ویلنٹین دادا کے پہلو میں بیٹھ گئی اور فرنز کاغذ ہاتھ میں پکڑے اس کے سامنے کھڑا رہا۔

نوشیر۔ پڑھو۔"

سب خاموش تھے۔ فرنز نے لفافہ کھولا اور پڑھنا شروع کیا۔"

بوناپارٹسٹ کلب کے اس جلسہ کا حال جو کہ آٹھ فروری ۱۸۱۵ء کو دو دی سینٹ جیکوس میں منعقد ہوا۔"

فرنز ٹھہر اگیا اور بولا۔ فروری ۱۸۱۵ء اس دن میرا باپ مارا گیا۔"

ویلنٹین اور ولفرٹ دونو بالکل خاموش تھے مگر بوڑھے آدمی کی آنکھ یہ کہتی ہوئی معلوم ہوتی تھی چلو پڑھو۔

فرنز اس کلب سے آتے ہوئے ہی میرا باپ گم ہوگیا تھا۔"

نوشیر چلو پڑھتے جاؤ۔

اس نے پھر پڑھنا شروع کیا۔"

اس تحریر کے راقم لوئس جیکوس بیودی پیر لفٹنٹ کرنل توپخانہ ڈوچیمپی بریگیڈ کا جرنیل اور ڈوپیل خبکلات کا محافظ تحریر کرتے ہیں کہ چار فروری کو جزیرہ البا کی طرف سے بوناپارٹ کلب کے نام ایک اعتباری مراسلہ لکھا آیا اس خط میں جرنیل اسیپنی کوئنسل کی سفارش کی ہوئی ہے۔ اگر اس جرنیل کو لوئس ھشردھم سے بیرن کا خطاب اور اسیپنی کی جاگیر عطا ہوئی ہوئی تھی۔" تاہم اس نے بوناپارٹ کی ۱۸۰۴ء سے ۱۸۱۴ء تک ملازمت کی تھی۔ اور وہ اس کے خاندان کا بڑا ہی معاون اور مددگار

تھا۔ اس مراسلہ کے آنے پر کلب کی طرف جرنل کونسل کے نام ایک رقعہ بھیجا گیا۔ جس میں کہ اُسے اس مراسلہ کا پتا بتایا گیا۔ اور اسکو درخواست کی گئی اور دوسرے روز یعنے پانچویں فروری کو کلب کے جلسہ میں شریک ہو۔ اس رقعہ جلسہ کے محل اور موقعہ کا کوئی مذکور نہ تہا صرف اتنا لکھا تہا کہ اگر جرنیل آنے پر راضی ہو۔ تو نو بجے اسے ایک شخص لینے کے واسطے ساتھ آجاوے گا جلسہ ہفتہ نو بجے سے آدہی رات تک رہا کرتا تھا۔ وقت مقررہ پر جرنل کے مکان پر کلب کا پریزیڈنٹ آگیا۔ جرنل بھی تیار تھا۔ پریزیڈنٹ نے اسکو اطلاع دی کہ جلسہ کی شمولیت کی ایک بڑی شرط یہ ہے کہ آپ کو نہ تو اس بات کا علم ہو کہ جلسہ کہاں ہوتا ہے اور نہ آپ ممبران کلب کے نام کسی کو ظاہر کریں۔ ساتھ اس کے ضروری ہوگا کہ آپکی آنکھوں پر پٹی باندھ لی جائے اور آپ قسم کھائیں کہ راستہ میں اسے ہرگز نہ کھولیں گے۔ جرنل نے حلف اٹھائی کہ نہ میں راستہ دریافت کرنے کی کوشش کرونگا۔ اور نہ ہی پٹی اتارونگا

اس کی اپنی گاڑی بھی تیار کھڑی تھی مگر پریزیڈنٹ نے کہا کہ آپ اسپر نہیں جا سکتے کیونکہ اگر آپکا کوچبان راستہ معلوم کرے تو آپکی آنکھیں بند کرنے سے کیا فائدہ۔ جرنیل نے پوچھا کہ پھر کیا کریں"

پریزیڈنٹ" یہ دیکھو میری گاڑی تیار ہے اسپر بیٹھ کر چلے چلتے ہیں"

جرنل" کیا آپ کو اپنے کوچبان پر بہ اتنا اعتماد ہے کہ جو بھید آپ مجھ سے باز رکھنا چاہتے ہیں وہ اسپر ظاہر کرنے سے دریغ نہیں کرتے"

پریزیڈنٹ - ہمارا کوچبان بھی کلب کا ایک ممبر ہی ہے"

جرنل" پھر ایک اور خطرہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ایسا کوچوان ہمیں کہیں راستہ میں الٹا کرکے مارے"

جرنیل کا یہ کلام ہمنے اسواسطے لکھدیا ہے کہ ناظرین کو معلوم ہو جاوے کہ اُسے کلب میں شامل ہونے کے لئے بالکل مجبور نہیں کیا گیا تھا جب وہ گاڑی میں بیٹھ گئے پریزیڈنٹ نے اقرار کے مطابق اسکی آنکھوں پر پٹی باندھی۔ راستہ میں پریزیڈنٹ نے دیکھا کہ جرنیل پٹی اتارنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہہ دیکھکر اس نے اُسے

اسکی قسم یاد دلائی ۔ جرنیل نے اپنا
ہاتھ قسم کا نام سنسکرٹی پر سے اٹھا
لیا ۔ اور کہا کہ مجھے یاد نہیں رہا تھا ۔
گاڑی ایک گلی کے کنارے پر ٹھیر گئی
جو سارسینٹ جیلوس کی
طرف جاتی تھی جرنیل پریزیڈنٹ
کے بازو پر سہارا لیئے ہوئے اترا
جرنیل کو ابھی تک معلوم نہ تھا کہ میرے
ساتھ کس رتبہ کا آدمی ہے وہ اُسے
صرف کلب کا معمولی ممبر خیال کر رہا
تھا ۔ خیر پیدل روانہ ہوئے اور آخر مکان
جلسہ میں سارے ممبر موجود تھے کیونکہ
ایک نیا اور زبردست ممبر اونمیں شامل
کیا جاتا تھا جب جرنیل کمرے کے
وسط میں پہونچا تو پریزیڈنٹ نے
اس کو پٹی کھولنے کے لئے کہا ۔ اس نے
فوراً پٹی اتاری اور حیران ہو کر دیکھا
اس کلب کے جتنے ممبر ہیں سب
اسکے آشنا اور جان پہچان ہیں
انہوں نے اُسے اُس کے ملکی خیالات
کی بابت سوال کیا مگر جرنیل نے صرف
اتنا جواب دیا کہ البا کے خطوں نے
آپ لوگوں کو سب کچھ بتا دیا ہوگا ۔"
دشمنوں نے اس مقام پر پڑے رہنا چھوڑ دیا
اور کہا " میرا باپ تو خاندان شاہی
کا پیرو تھا ۔ انہوں نے اس کو یہ سوال
کیا ۔ اسکے خیالات کون نہیں جانتا
تھا ۔"

ولفرٹ " ۔ اور یہی وجہ ہے کہ میرا
آپ کے باپ کے ساتھ ایسی محبت
ہو گئی ۔ کیونکہ انکا اتحاد خیالات محبت
اور دوستی کا بڑا ذریعہ ہوتا ہے ۔"

نوٹیر (اشارے سے) چلو پڑھتے
جاؤ ۔"

فرنز نے پھر پڑھنا شروع کیا ۔"
میں نے پھر اُسے دوبارہ کہا کہ ہمارے
سوال کا ذرا کھول کر اور واضح کر کے
جواب دو ۔ مگر جرنل کونل نے
جواب دیا کہ پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ
تمہارا مجھ سے کام کیا ہے اس کو
تب وہ خط دکھایا گیا ۔ جو کہ جزیرہ
البا سے آیا تھا اور جس میں لکھا تھا
کہ جرنیل کو کلب میں شامل کرنا
چاہیئے ۔ کیونکہ وہ ہماری جماعت
کی قوت کو بڑھا دے گا ایک مقام
پر بونا پارٹ کی واپسی کی بابت
لکھا تھا اور ایک دوسرے مراسلہ
کا اقرار کیا ہوا تھا ۔ اس تمام اثنا
میں جرنیل نے جسکو کہ وہ حمایتی اور
برادر خیال کرتے تھے ۔ بڑے بغض
اور حقارت کے آثار ظاہر کئے
جب خط پڑھ کر ختم ہوا تو وہ خاموش
تیوری چڑھائے کھڑا رہا ۔"

پریزیڈنٹ " کیوں جی آپکی

اس مراسلہ کی بابت کیا رائے ہے ؟"

جرنیل - تھوڑی دیر ہوئی ہے کہ میں نے لوئس ھٹرادھم کے ہاتھ پر وفاداری کی قسم اٹھائی ہے سو میں اتنی جلدی اس قسم کو توڑ نہیں سکتا اور نہ مجھ سے ہو سکتا ہے کہ بونا پارٹ کی حمایت کا دم بھروں

جواب بالکل واضح تھا۔ اور اسکے خیالات پورے پورے ظاہر ہو گئے

پریزیڈنٹ - ہم لوئس ھٹرادھم کو ہرگز تخت کا حقدار نہیں جانتے۔ بلکہ ہم حضور والا بونا پارٹ شہنشاہ فرانس کو بادشاہ مانتے ہیں جو کہ طمع اور فریب سے اپنی بادشاہت سے نکال دیا گیا ہے ؟"

جرنیل لوئس ہٹرادہم کو آپ بادشاہ نہ مانیں مگر مجھے تو ماننے سے کوئی چارہ نہیں۔ اس نے مجھے بیرن بنایا ہے اور اسکی مبارک والیسی کی برکت سے میں سرلشکر بنا یا گیا ہوں آپ خیال کہ میں ان وہ نوعناتوں کو کس طرح فراموش کر سکتا ہوں ؟"

پریزیڈنٹ " (بڑی سنجیدگی سے) دیکھو صاحب ہوش سے بات کرو۔ آپ کی باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شہنشاہ بونا پارٹ کو آپکی نسبت دھوکا لگا ہے اور اس وجہ سے اس نے ہمیں دھوکے میں ڈالا ہے ہمنے آپ پر یہ معاملات اسواسطے منکشف کیے ہیں کہ ہمیں آپ پر اعتبار تھا مگر اب معلوم ہوا کہ ہم غلطی پر تھے ایک خطاب اور کچھ عہدے کی ترقی آپکو اس کا دلدادہ بنا رہی ہو جس کو کہ ہم برباد کرنا چاہتے ہیں ہم آپکو اس بات پر مجبور نہیں کرینگے کہ آپ اپنی ضمیر کے برخلاف ہماری امداد کریں کیونکہ یہ ہمارا شیوہ نہیں ہے ہاں اس بات پر آپکو ضرور مجبور کریں گے کہ آپ ذرا سمجھ کر جائیں اس کے یہہ معنے ہیں کہ ہمارا بھید کسی پر ظاہر نہ کریں دیکھو میں نے سب کھول کر بیان کر دیا ہے ؟"

فرنز " ہائے میرا باپ۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ اسکے قتل کا کیا سبب تھا ؟" ویلفنٹین نے ایک نظر فرزند کی طرف ڈالی جسکی فرزندانہ محبت کا جوش اسوقت دیکھنے کے قابل تھا۔ والفرٹ نے ادہر ادہر اضطراب میں پھرنا شروع کر دیا۔ نوئیر نے ہر ایک چہرے

کو دیکھا اور پھر اشارے سے
کہا "پڑھو اور آخر تک پہونچو
معلوم ہو جاوے گا"

فرنز نے پھر شروع کیا۔
پریزیڈنٹ "آپ کو اس جلسہ
میں شامل ہونے کے لئے بلایا گیا
تھا۔ آپ پر کسی طرح کا جبر نہیں
کیا گیا تہا میں نے کہا تہا کہ آپ آنکھیں
بند کر کے چلیں آپ نے اس کو
بھی قبول کیا تہا۔ جب آپنے میری
ان دونوں درخواستوں کو قبول کیا
تہا تو کیا اسوقت آپ کو یہ معلوم
نہ تھا کہ ہم لوئیس کی حکومت کے
خواہاں نہیں ہیں۔ یہہ ہرگز نہیں
ہوگا کہ آپ ہمارے بھید پر اس
دہوکے سے اطلاع پاجاویں اور
باہر نکلتے ہی ہم کو تباہ کردیں ہرگز
نہیں ہرگز نہیں پہلے آپ یہ کہیں
کہ آپ لوئس کی حمایت میں رہیں
گے یا کہ بونا پارٹ کے ساتہہ تعلق
پیدا کریں گے"

جرنیل۔ میں تو شاہی خاندان
کا حامی ہوں میں نے لوئس کے
نام پر حلف اٹھائی ہوئی ہے
اور میں اسی کا حامی ہونگا"
ان لفظوں کو سنکر سب حاضرین
نے منہ میں ایکدوسرے کے ساتہہ
باتیں شروع کیں اور بعضے اس
بات پر بحث کرنے لگے کہ جرنل
سے اس کی اس جرات کا عوض
لیویں۔ مگر پریزیڈنٹ پھر اٹھا
اور سب کو خاموش کر کے بولا۔
دیکھو صاحب آپ ایک دانا
آدمی ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ ہم کس
حالت میں ہیں اس کا نتیجہ کیا
ہوگا۔ آپ نے بڑی جلد بازی
کی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اگر
اب ہم آپ کے پاس اپنی شرائط
پیش کریں تو نامناسب ہوگا"
جرنیل اپنی تلوار کے قبضہ پر ہاتہہ
رکھکر چلایا "اگر تم عزت دار شریف
ہو تو عزت کے قوانین کو نہ توڑو
اور زور و زبردستی سے اپنی بات
نہ منواؤ"

پریزیڈنٹ "ذرا سنجیدگی سے
دیکھو صاحب میں آپکو نصیحت کرتا
ہوں کہ تلوار کو ہاتہہ مت لگاؤ" اسبات
کو سنکر جرنیل نے اضطراب اور بے قراری
سے ادہر ادہر دیکھا۔ اور پھر سنبھل
کر اسی حوصلہ کے ساتہہ بولا "میں
ہرگز قسم نہیں اٹھاؤنگا"

پریزیڈنٹ "تو پھر موت کا
فتوی ہے۔ جرنیل کی شکل کا رنگ
اڑ گیا۔ اس نے پھر اپنے اردگرد

دیکھا۔ کلب کے بہت سے ممبر ایک دوسرے کے کان میں کچھ کچھ رہے تھے۔ اور اپنے اپنے خنجروں کے نیچے اپنے اوزار نکال رہے تھے"

پریزیڈنٹ "جرنیل صاحب ڈیرڈنٹ آپ عزت دار آدمیوں کے درمیان ہیں جو آخری علاج برتنے سے پہلے آپ کو منانے کے ہر ایک ذریعہ کو استعمال کریں گے۔ مگر چونکہ آپ نے ہمکو فسادی کا خطاب دیا ہے اور ہمارے بھید کے آپ واقف ہو گئے ہیں اسلیئے ہم کہتے ہیں کہ آپ ہمارا راز ہمیں واپس دیدیں" اس کے بعد کچھ دیر تک خاموشی رہی اور چونکہ جرنیل نے کچھ جواب نہ دیا پریزیڈنٹ نے دربان کو دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ اس کے اس حکم کے تھوڑی ہی دیر بعد تک پھر خاموشی رہی۔ آخر جرنیل آگے بڑھا اور اپنے جذبات اور جوش کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا" میرا ایک بیٹا ہے اور چونکہ میں اب خونیوں کے درمیان ہوں اس لئے اب مجھے اس کا کچھ خیال کرنا لازم ہے"

پریزیڈنٹ جرنیل صاحب ایک کمزور اور بے بس آدمی بچاس نہیں سو کی بے عزتی کر سکتا ہے مگر یہ اس کے لئے اچھا نہیں ہوتا۔ آپ میری بات پر عمل کریں قسم کھالیں اور بے عزتی نہ کریں۔ جرنیل پریزیڈنٹ کی اس سنجیدہ اور زور آور تقریر سے دبک گیا اور تھوڑی دیر لیس و پیش کرنیکے بعد اس کے میز کے پاس جاکر بولا" اچھا مجھے اقرارنامہ کی شرطیں دکھاؤ"

پریزیڈنٹ۔ بس شرط یہ ہے کہ میں عزت کی قسم اٹھاتا ہوں کہ جو کچھ میں نے پانچ فروری سنہ ۱۸۱۰ء کو نو اور دس بجے شام کے درمیان دیکھا اور سنا ہے ہرگز کسی پر ظاہر نہ کرونگا۔ اگر میں اس قسم کو توڑوں تو میں موت کا سزاوار ہوں"

جرنیل کچھ دیر تک کپکپاتا رہا۔ اور اس نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ اپنی ظاہری عداوت اور نفرت پر غالب آکر اس نے مطلوبہ حلف اٹھائی پہلے تو اس نے حلف

بڑی آہستہ آواز میں اٹھائی مگر ممبروں
کے اصرار پر اُسے اونچی اور صاف
صاف دوہرانی پڑی قسم سے
فارغ ہوکر اس نے پوچھا کہ اب
مجھے جانیکی اجازت ہے پریزیڈنٹ
اٹھا۔ اور اس نے تین ممبروں
کو اپنے ہمراہ جانے کا حکم دیا۔
پھر جرنیل کی آنکھوں پر پٹی
باندھ کر وہ اس کے ساتھ
گاڑی میں بیٹھ گیا۔ باقی ممبر
بغیر بولنے کے ادہر ادہر چلے
گئے۔

پریزیڈنٹ:۔ اب
آپ کہاں جانا چاہتے ہیں۔

جرنیل۔ بس چاہو
کہیں لے چلو مگر یہاں
سے جلدی نکالو۔

پریزیڈنٹ:۔
دیکھو جی ہوش سے بولو
اب تم مجلس میں نہیں ہو
بلکہ چند افراد کے ساتھ ہو۔
سو ہوش سے بولو۔ تاکہ تمہیں
جوابدہی نہ کرنی پڑے۔ جرنیل
نے اس کی بات کی پرواہ
نہ کی بلکہ پھر کہنے لگا۔ تم ابھی
بہت بڑے بہادر ہو کیونکہ ایک
کے مقابل چار ہو اور ساتھ ہی
گاڑی بھی تمہاری آپنی ہے۔"

پریزیڈنٹ نے
گاڑی ٹھیرائی وہ اب کوائی ڈی
آسامس کے اس حصہ میں
تھے جہاں کہ دریا کی طرف
بڑا قریب سے ہی راستہ
نکلتا ہے۔

جرنیل:۔ آپنے اس
جگہ گاڑی کیوں ٹھیرائی ہے

پریزیڈنٹ اسلئے
کہ آپ نے ایک معزز شخص
کی بے عزتی کی ہے اور وہ
عزت دار طریقے میں بدلا لینے
کے بغیر ایک قدم بھی آگے
نہیں جانا چاہتا۔"

جرنیل۔ ناک چڑھاکر
یہ خون کرنے کا نیا طریقہ ہے

پریزیڈنٹ شور نہ
کریں۔ ورنہ میں بھی آپ کو انہیں
بزدلوں میں سے ایک سمجھونگا
جو کہ اپنی بزدلی اور اپنی کمزوری
کو اپنی ڈھال اور پناہ بنا لیتے ہیں
مگر آپ اکیلے ہیں اسلئے آپکے
مقابلہ پر بھی ایک ہی آتے گا
آپ کے پاس بھی تلوار ہے
میرے پاس بھی آپ کا کوئی
گواہ شاہد نہیں ہے سو ان

صاحبان سے ایک اس کام کو کرے گا۔ اچھا اب مہربانی کر کے پٹی کھولیں

جرنیل نے فوراً پٹی اتاری اور بولا۔ اب میں دیکھ لونگا کہ میرا کس کے ساتھہ معاملہ ہے"

اب انہوں نے گاڑی کا دروازہ کہولا اور اترے فرنز نے یہاں پھر پڑہنا بند کر دیا اپنی پیشانی پر سے پسینہ کے قطرہ پونچھے۔ ایک بیٹے کو اپنے باپ کی گمنام موت کا حال بلند آواز سے پڑہتے سننا اور دیکھنا بڑا ہی خوفناک سمان تہا۔ ویلنٹین تو دعا مانگ رہی تھی اور اس کے ہوش وحواس گم ہوئے ہوئے تھے نوٹیر نے ولفرٹ کی طرف ایک متکبرانہ انداز سے دیکھا اور فرنز کی طرف اشارہ کیا۔ کہ جاری رکہو فرنز نے پڑہنا شروع کیا "یہ پانچویں فروری کی رات تھی زمین برف سے ڈہکی ہوئی تھی جرنیل لمبا اور خوب ہٹا کٹا آدمی تھا۔

پریزیڈنٹ اپنے بازو سے پکڑ کر دریا کی طرف چلا دونو گواہ بھی اُن کے پیچھے ہو لئے کوچوان کو اسی وقت ایک کارخانے میں جو پاس ہی تھا بھیجا گیا اور وہ ایک چراغ لے آیا۔ جس کے ذریعہ سے انہوں نے تلواروں کا ملاحظہ کیا۔ پریزیڈنٹ کی تلوار بہت ہلکی اور پتلی تھی اور علاوہ بریں جرنیل کی تلوار سے پانچ انچ چہوٹی تہی جرنیل نے تجویز کی تلواروں پر قرعہ ڈالیں مگر پریزیڈنٹ نے کہا کہ چونکہ میں نے پہلے لڑنیکی درخواست کی ہے اس لیئے یہی بہتر ہے کہ میں اپنی تلوار رکھوں اور آپ اپنی

گواہوں نے اصرار کیا کہ ضرور قرعہ ڈالنا چاہیئے مگر پریزیڈنٹ نے انہیں خاموش کرا دیا پس اب چراغ زمین پر رکھدیا گیا۔ دونو حریف ایکدوسرے کے مقابل کھڑے ہوگئے اور ڈوئل (دو کی لڑائی) شروع ہوگئی۔ دونو تلواریں بجلی کے شعلوں کی طرح معلوم ہوتی تھیں۔ مگر آدمی تو بالکل نظر نہ آتے تھے کیونکہ تاریکی غضب کی تہی۔

جرنیل کونسل ایک بڑا مشہور معروف شمشیر زن تھا مگر اس موقعہ پر ایسا وہ تنگ آیا۔ کہ اسکی بہت سی ضربیں خطا گئیں اور آخر کار وہ گر پڑا۔ گواہوں نے خیال کیا کہ وہ مر گیا ہے۔ مگر اس کا حریف جانتا تھا کہ اُسے کوئی کاری چوٹ نہیں لگی۔ اس لئے اُس نے جرنیل کو اُٹھنے کے واسطے اپنا ہاتھ دیا۔ اس بات سے جرنیل کا غضب اور بھی بھڑکا اور بجائے اس کے کہ وہ کچھ حوصلہ کرے۔ وہ پریزیڈنٹ پر جھپٹا۔ مگر اسکے حریف کی ایک ضرب بھی خطا نہ گئی تین بار جرنیل نے حملہ کیا اور تینوں بار اُس نے اسے اپنی تلوار کی نوک پر لیا۔ آخر تیسری بار وہ پھر گرا۔ انہوں نے خیال کیا کہ پہلے کی طرح اسکا پاؤں پھسل گیا ہے یہ دیکھ کر کہ وہ کچھ حرکت نہیں کرتا وہ اسکے نزدیک آئے اور انہوں نے اس کو اٹھانے کی کوشش کی۔ مگر ایک نے جو اس کے سینہ پر ہاتھ لگایا تو اس کے ہاتھ کو خون لگا۔

جرنیل جو کہ بالکل بیہوش ہو گیا تھا اب ہوش میں آیا۔ اور بولا آہ یہ تو کوئی گتکے باز ہے۔ جو میرے ساتھ لڑ رہا ہے"

پریزیڈنٹ نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا۔ مگر اس گواہ کے نزدیک آکر جس نے کہ چراغ اٹھایا ہوا تھا اس نے اُسے دو زخم دکھلائے جو اُسے بازو پر لگے تھے پھر اپنا کوٹ اُتار کر اس نے ایک تیسرا زخم دکھایا جو اسکے پہلو میں آیا تھا۔ مگر اس نے باوجود اس کے آہ تک نہ بھری جرنیل صاحب اسکے پانچ منٹ بعد جان بحق ہوئے"

فرنز نے یہ پچھلے الفاظ ایسی پُر درد آواز میں پڑھے تھے کہ کلیجے دہل اُٹھے پھر اس نے اپنے منہ پر پسینہ پونچھنے کے واسطے ہاتھ پھیرا اور ایک منٹ کی خاموشی کے بعد پھر پڑھنا شروع کیا"

پریزیڈنٹ اپنی تلوار نیام میں کر کے گاڑی کی طرف واپس آیا۔ جب وہ گاڑی کے پاس پہونچا تو اس نے ایک دہیمی سی آواز سنی یہ جرنیل کے دریا میں ڈالنے

کی آواز تھی - گواہوں نے تحقیق کرکے کہ اس کی جان نکل گئی ہے اُسے پانی میں ڈالدیا تھا۔"

عام مشہور ہے کہ جرنیل قتل کیا گیا تھا - مگر یہ جھوٹ ہے - اصل بات یوں ہے کہ اس نے ایک معزز طریقے میں اپنے اصول کے واسطے لڑتے ہوئے جان دی جیسا کہ اس تحریر سے صاف معلوم ہوتا ہے اور اس واسطے یہ تحریر قلمی کی گئی تھی - تاکہ کسی آئندہ وقت میں کسی بے گناہ پر اس کے قتل کا جرم نہ لگنے پاوے فقط۔"

العبد
بیوری پیراڈو چیمپی
اور لیچاراپل

فرنز نے جب اپنے باپ کی موت کا یہ وحشتناک حال پڑھ کر ختم کیا - دیکھا کہ ویلنٹین تو زرد ہو رہی ہے ولفرڈ کانپ رہا ہے - اور آخر فرنز نوشیر کی طرف مخاطب ہوکر بولا: "آپ ان تمام حالات سے پورے واقف ہیں اور آپ کو میرے معاملات میں کچھ دلچسپی بھی ہے - جس کا اظہار ابھی تک صرف تکلیف اور رنج ہی میں ہوا ہے - سو میں بہزار منت عرض کرتا ہوں - کہ مجھے ایک بات ضرور بتلا دیں -

نوشیر - (اشارے سے) "کہیا"

فرنز: "آپ بتلا دیں کہ پریزیڈنٹ کا نام کیا تھا مجھے کم سے کم یہ تو معلوم ہوجاوے کہ میرے باپ کا قاتل کون ہے"

ولفرڈ نے بے تابی سے دروازہ کی زنجیر کو پکڑا - ویلنٹین جو کہ اپنے دادا کے حالات سے واقف تھی اور جس نے کہ اس کے بازو پر دو چھوٹے چھوٹے زخموں کے نشان دیکھے

ہوئے تھے چند قدم خوف
کے مارے پیچھے ہٹ گئی ۔

فرنز ۔ میڈیم
ویلنٹین آپ بھی مجھے مدد دیں
تاکہ میں اس شخص کا نام معلوم
کروں ۔ جس نے کہ دو برس کی عمر
میں مجھے یتیم بنا دیا تھا ۔

ویلنٹین تو بالکل بے حس
وحرکت اور سنسان رہ گئی
مگر ولفرٹ بولا ۔ جی بس اس
خوفناک نظارہ کو یہیں
ختم کرو ۔ پریذیڈنٹ کا نام
ارادۃً مخفی رکھا گیا ہے
اور میرے باپ کو خود
معلوم نہیں ہے کہ وہ کون
تھا اور اگر اُسے معلوم بھی
ہو تو وہ نہیں بتلا سکتا کیونکہ
اسمائے معرفہ کتب لغات
میں نہیں مل سکتے ۔

فرنز ۔ ہائے قسمت
صرف اسی امید نے تو
مجھے اس تجربہ کو آخر تک
پہنچانے کا حوصلہ دیا تھا ۔ کہ
کم سے کم اس شخص کا پتا
لگ جائیگا ۔ جس نے کہ میرے
باپ کی جان لی (نوٹیر سے)
اے صاحب جس طرح
سے ہو سکے کچھ کرو اور
مجھے بتلاؤ ۔ دیکھو
میں آپ کی منت
کرتا ہوں ۔

نوٹیر نے اشارے
سے ہاں کی ۔

فرنز ۔ وہ میڈیم
ویلنٹین آپ کا دادا کہتا
ہے کہ میں سمجھا سکتا
ہوں ۔ مجھے مدد دو ۔ کسی
طرح سے مجھے پتا لینے دو ۔

نوٹیر نے لغت کی طرف
دیکھا ۔ فرنز نے کانپتے
ہوئے اُسے اٹھایا ۔ اور
ابجد کے تمام حروف بولنے
شروع کئے یہاں تک
کہ وہ حرف میم پر آیا
اس حرف پر بوڑھے
آدمی نے ٹھیرنے کا
اشارہ کیا فرنز نے "م"
کی پٹی پر ہاتھ پھیرنا
شروع کیا ۔ آخرکار
فرنز لفظ "مین" پر پہنچا
بوڑھے نے اُسے اسپر

ٹھیرایا۔"
فرنز کے رونگٹے کھڑے
ہوگئے اور وہ چلایا تم نے
اے ایم نوشیر تم نے
میرے باپ کو قتل کیا۔"

نوشیر نے بڑی مستقل نظر سے
فرنز کی طرف دیکھا اور کہا
"ہاں میں نے مارا۔"
فرنز بیہوش ہوکر اس کرسی پر
گرپڑا۔ دفعتاً ایک دروازہ کھول
کر باہر نکل گیا اور اس طرح یہ
خوفناک سین ختم ہوا۔"